ترکِ موالات

عن الرّوافض

جلد دوم

دوسری صدی ہجری...تا...چودھویں صدی ہجری

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے، ان کے ساتھ لین دین کرنے، خرید و فروخت کرنے، تجارت کرنے، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، شادی بیاہ، غمی وخوشی میں شرکت کرنے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے، ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنے، ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے، اختلاط اور میل جول رکھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان کو ووٹ دینے، ان کو قربانی میں شریک کرنے، ان کو جج اور قاضی بنانے، ان کو عہدہ دینے، اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج....!

تالیف

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

ترکِ موالات

عن الرّوافض

(جلد دوم)

دوسری صدی ہجری...تا...چودہویں صدی ہجری

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے، ان کے ساتھ لین دین کرنے، خرید وفروخت کرنے، تجارت کرنے، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، شادی بیاہ، غمی وخوشی میں شرکت کرنے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے، ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنے، ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے، اختلاط اور میل جول رکھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان کو ووٹ دینے، ان کو قربانی میں شریک کرنے، ان کو جج اور قاضی بنانے، ان کو عہدہ دینے، اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج...!

(.....تالیف.....)

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب........................ **ترکِ موالات عن الرّوافض**

جلد دوم........................ دوسری صدی ہجری....تا....چودہویں صدی ہجری

تالیف........................ حضرت مولانا محب اللہ قریشی صاحب

صفحات........................477

اشاعت........................مارچ 2024ء

ناشر........................ تحفظ ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ اکیڈمی کوئٹہ

﴿فہرست مضامین: جلد دوم﴾

دوسری صدی ہجری کے فتاوی جات..... 46

امام مالکؒ کا فتوی..... 47

(1) صحابہ کرامؓ کے گستاخ کا: مال فئی: میں کچھ حصہ نہیں ہے 47
(2) صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کا: مال فئی: میں کچھ حق نہیں ہے 47
(3) حضور اقدس ﷺ نے ہم کو صحابہ کرامؓ سے محبت کرنے اور صحابہ کرامؓ کے دشمنوں سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے، اور حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے گستاخ کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا 48
(4) شیعہ سے بات کرنے کی ممانعت 49

امام ثوریؒ کا فتوی..... 49

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا 49

امام جعفر صادق صاحبؒ کا فتوی..... 50

شیعوں سے بائیکاٹ کرنا 50

حضرت طلحہ بن مصرفؒ کا فتوی..... 51

شیعہ کا ذبیحہ اور اُن سے نکاح کرنا 51

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا فتوی..... 51

صحابہ کرام سے محبت رکھنا نجات کا ذریعہ ہے 51

امام محمدؒ کا فتوی..... 51

رافضیوں کے پیچھے نماز پڑھنا 51

امام ابوبکر بن عیاش ؒ کا فتویٰ..... 52

رافضی کا جنازہ پڑھنا.......... 52

ابوبکر بن ہانی ؒ کا فتویٰ..... 52

روافض کا ذبیحہ.......... 52

حضرت عبداللہ بن ادریس ؒ کا فتویٰ..... 52

رافضی کو شفعہ کا حق.......... 52

تیسری صدی ہجری کے فتاویٰ جات.... 53

حضرت امام احمد بن حنبل ؒ کا فتویٰ..... 54

(1) صحابہ کرام ؓ کو بُرا بھلا کہنے والے کے اسلام کو مشکوک سمجھو.......... 54

(2) حضرت امیر معاویہ ؓ کی تنقیص کرنے والے کے ساتھ کھانے کی ممانعت.......... 54

(3) گستاخِ صحابہ ؓ کی سزا.......... 54

(4) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو حضرت امیر معاویہ ؓ سے افضل سمجھنے والے کے ساتھ تعلقات رکھنے کی ممانعت.......... 55

(5) حضرت امیر معاویہ ؓ کے گستاخ کے پیچھے نماز پڑھنا.......... 55

حضرت امام شافعی ؒ کا فتویٰ..... 55

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا.......... 55

ابن ابی موسیٰ اور اسحاق بن راھویہ ؒ کا فتویٰ..... 56

گستاخ صحابہ ؓ کے ساتھ نکاح کرنا.......... 56

محمد بن یوسف الفریابی ؒ کا فتویٰ..... 56

شیعہ کا نماز جنازہ اور تدفین.......... 56

امام ابوعبید قاسم بن سلام ؒ کا فتویٰ..... 57

رافضی کا مال غنیمت میں حصہ نہیں 57

امام یزید بن ہارونؒ کا فتوی..... 57

شیعہ سے حدیث لکھنا جائز نہیں 57

چوتھی صدی ہجری کے فتاوی جات.... 58

امام الہدیٰ، القدوۃ الفاضل، الکامل الفقیہ ابی اللیث السمرقندی حنفیؒ کا فتوی..... 59

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا 59

حجۃ الاسلام، محدث وفقیہ احناف، امام طحاویؒ کا فتوی..... 59

گستاخِ صحابہؓ سے نفرت رکھنا ایمان ہے 59

امام ابوبکر رازیؒ کا فتوی..... 60

شیعہ سے مناکحت کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے جنازہ میں شرکت کرنا 60

احمد بن عبداللہ بن یونسؒ کا فتوی..... 60

(1) شیعہ کا ذبیحہ 60

(2) رافضی کا ذبیحہ 60

(3) شیعہ کا ذبیحہ 61

امام ابوجعفر الطحاویؒ کا فتوی..... 61

صحابہ کرم کے دشمن سے بغض رکھنا ایمان کا حصہ ہے 61

امام ابوالحسن الاشعریؒ کا فتوی..... 61

گستاخِ صحابہؓ سے بیزاری اختیار کرنا 61

پانچویں صدی ہجری کے فتاوی جات.... 62

الامام، ابی بکر احمد بن علی بن ثابت المعروف بالخطیب البغدادیؒ کا فتوی..... 63

گستاخِ صحابہؓ سے مناکحت کرنا اوران کا جنازہ پڑھنا.......... 63

امام ابواسحاق ابراہیم علی بن یوسف الشیرازیؒ کا فتویٰ..... 64

رافضی کے قول کا اعتبار نہیں.......... 64

چھٹی صدی ہجری کے فتاوی جات..... 65

قاضی عیاضؒ کا فتویٰ..... 66

(1)صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کے ساتھ نکاح کرنے ،جنازہ پڑھنے ،عیادت کرنے اور اُن کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کی ممانعت.......... 66

(2)صحابہ کرامؓ کے گستاخوں پر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ اور فرشتوں کی لعنت.......... 66

(3)صحابہ کرامؓ کے گستاخ سے نفرت اور بغض رکھنا حضور اکرم ﷺ سے محبت کی علامت ہے.......... 66

(4)صحابہؓ سے محبت رکھنا حضور اکرم ﷺ سے محبت رکھنے کی علامت ہے اور صحابہؓ سے بغض رکھنا حضور اکرم ﷺ سے بغض رکھنے کی علامت ہے.......... 67

(5)دین کے دشمنوں کو مبغوض رکھنا اور اُن سے کنارہ کشی اختیار کرنا حضور اکرم ﷺ سے محبت کی علامت ہے.......... 67

محبوب سبحانی ،قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ..... 68

(1)صحابہ کرامؓ کے گستاخ کے ساتھ مناکحت ،اُن کے ساتھ کھانا کھانا اور اُن کا جنازہ پڑھنا.......... 68

(2)اہل بدعت کے ساتھ تعلقات اور دوستی کا حکم.......... 68

ساتھویں صدی ہجری کے فتاوی جات..... 70

امام ابوبکر ابن ہانیؒ کا فتویٰ..... 71

شیعہ کا ذبیحہ کھانا.......... 71

علامہ قرطبیؒ کا فتویٰ..... 71

صحابہ کرامؓ کے گستاخ کا مال فئی میں کوئی حصہ نہیں.......... 71

آٹھویں صدی ہجری کے فتاوی جات..... 72

شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہؒ کا فتوی..... 73

(1) شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 73

(2) روافض سے دُور رہنے کا حکم 73

(3) کفار کے ساتھ تمام اُمور میں احتراز کرنا لازم ہے 73

الامام ابی الحسن تقی الدین علی ابن عبدالکافی السبکیؒ کا فتوی..... 74

(1) شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنے اور ان کے ذبیحہ کا حکم 74

(2) گستاخِ صحابہؓ کا نمازِ جنازہ پڑھنا 75

ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبیؒ کا فتوی..... 75

(1) روافض سے روایت نہ لی جائے 75

(2) روافض سے روایت کرنے کا حکم 75

حضرت علامہ شعبیؒ کا فتوی..... 76

روافض سے بائیکاٹ کرنا 76

نویں صدی ہجری کے فتاوی جات..... 77

علامہ بزازیؒ کا فتوی..... 78

روافض مرتد ہیں اور ان سے مرتدین کا معاملہ رکھنا ضروری ہے 78

علامہ بدرالدین عینیؒ کا فتوی..... 79

گستاخِ صحابہؓ کی گواہی قبول نہیں 79

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ کا فتوی..... 79

(1) رافضی سے روایت لینا 79

(2) غالی رافضی کی روایت قبول نہیں کی جاسکتی 80

ملا خسرو ؒ کا فتوی..... 80

گستاخِ صحابہؓ کی گواہی قبول نہیں 80

دسویں صدی ہجری کے فتاوی جات..... 81

ابراہیم بن محمد اللیثی ؒ کا فتوی..... 82

رافضیوں کے پیچھے نماز پڑھنا 82

علامہ ابن حجر مکی ؒ کا فتوی..... 82

شیعہ کے ساتھ مناکحت کرنا اوران کا ذبیحہ کھانا 82

ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی ؒ کا فتوی..... 83

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا 83

محمد الفراحی، الہروی المعروف ملا مسکین ؒ کا فتوی..... 83

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا 83

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ؒ کا فتوی..... 84

شیعہ سے روایت نہ لی جائے 84

گیارہویں صدی ہجری کے فتاوی جات..... 85

مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی صاحب ؒ کا فتوی..... 86

(1) شیعہ کے ساتھ نشست وبرخاست کرنا 86

(2) روافض زندیق ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں 86

(3) کفار سے نشست وبرخاست اور میل جول رکھنے کا حکم 87

(4) کفار کے ساتھ دوستی رکھنے اور اُن کا جنازہ پڑھنے کا حکم 88

(5)اسلام اور اہل اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری میں ہے۔............ 88

علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار الشنبلالی الحنفیؒ کافتوی.....89

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا............ 89

بارہویں صدی ہجری کے فتاوی جات.....90

الشیخ نظام وجماعۃمن علماء العلام کافتوی.....91

(1)شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم............ 91

(2)شیعہ مرد سے سنی عورت کا نکاح............ 91

(3)غالی رافضی کی گواہی............ 92

(4)رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا............ 92

(5)صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرنے والوں کی تکفیر واجب ہے،اور ان کے احکام مرتدین کے طرح ہیں............ 92

(6)جو شخص مذہب روافض یا معتزلہ اختیار کرلے گا وہ وقف سے خارج ہوگا............ 92

(7)صحابہ کرامؓ،تابعینؒ،تبع تابعینؒ اور فقہائے کرامؒ وغیرہ کو بُرا بھلا کہنے والے کی گواہی کا حکم............ 93

(8)عورت مرتدہ ہوجائے تو اس کے نکاح کا حکم............ 93

(9)مرتد کی گواہی............ 93

(10)مرتد مسلمان کا وارث نہیں............ 94

(11)آتش پرست اور بت پرست اور مرتد کے شکار کا حکم............ 94

(12)مسلمان اگر مرتد یا یہودی یا نصرانی ہوگیا تو اس کا ذبیحہ کھانے کا حکم............ 94

(13)ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا کتابی ہو،پس مشرکوں کا ذبیحہ اور مرتدوں کا ذبیحہ نہ کھایا جائے............ 95

(14)بیوی مرتد ہوگئی تو میراث کا حکم............ 95

(15)مسلمان نے مرتد کے لئے وصیت کیا............ 95

(16)مرتدہ عورت مرجائے تو اس کے مال کا حکم............ 95

(17)مرتد اور مرتدہ کے احکام ومسائل............ 95

(18)مرتدہ کا نکاح، مسلمہ، کافرہ سے درست نہیں 96
(19)مرتد کی ولایت 96
(20)میاں بیوی میں سے کوئی ایک مرتد ہوجائے تو فرقت واقع ہوجائے گی 96
(21) کسی چیز میں بھی ذمی کو مسلمانوں کی مشابہت اختیار کرنے کی اجازت نہیں 97
(22)ذمی کے ساتھ مصافحہ کا حکم 97
(23)ذمی عورتوں کی وضع قطع مسلمان عورتوں سے جدا ہوں 97
(24)مسلمان کے ارتداد پر ذمی کی گواہی 98
(25)ذمی کی ملکیت میں مسلمان غلام کا حکم 98
(26)ذمیوں کو عبادت کیلئے جمع ہونے یا بلند آواز سے زبور وانجیل وغیرہ پڑھنے کی دارالاسلام میں اجازت نہیں 98
(27)ذمی کے لئے دعائے مغفرت 99
(28)ذمیوں کے لئے دارالاسلام میں جدید شہر کے مسائل 99
(29)ذمی ہو خواہ کتابی ہو یا غیر کتابی اس کا قربانی کے جانور میں شریک ہونا درست نہیں 100
(30)ذمی کے ساتھ مسلمہ کا نکاح 100
(31)ذمی کو بیعہ کا راستہ نہ بتایا جائے 100
(32)ذمی کو ہتھیار اُٹھانے کی اجازت نہیں، اور اُن پر راستہ تنگ کیا جائے 101
(33)ذمی کو سلام کرنا 101
(34)مسلمان کے لئے ذمیوں کے گھر میں داخل ہونا 101
(35)غیر مسلم کا بچہ مر جائے تو اس کا حکم 101
(36)جس مردہ کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم اس کا حکم 101
(37)مسلمان ولی، کافر میت کو کس طرح غسل دے 102
(38)زکوۃ کا مال غیر مسلموں کو دینا 102
(39)کفریہ عقائد رکھنے والوں سے نکاح 102
(40)اہل باطل کے عبادت خانہ بنانے کی اُجرت کا حکم 103

(41) میاں بیوی میں ایک کے مسلمان ہو جانے سے متعلق مسائل 103
(42) جدید بیعہ، کنیسہ ،صومعہ بنانا درست نہیں 103
(43) مسلمان عورت کا نکاح مشرک یا کتابی مرد سے 104
(44) مسلمان پر کافر کی ولایت 104
(45) بچہ ماں باپ کے دین میں سے کس کے تابع ہوتا ہے 104
(46) دارالاسلام میں جدید بیعہ، کنیسہ اور آتش خانہ وغیرہ بنانے کا حکم 104
(47) قدیم بیعہ وکنیسہ منہدم ہو گیا تو دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم 105
(48) کافر کی گواہی 105
(49) مسلمان کا کافر کی نوکری کرنا 105
(50) مسلمان کے لئے بیعہ وکنیسہ میں داخل ہونا 105
(51) مشرکین کے برتن وغیرہ استعمال کرنا 105
(52) نصرانی فقیروں اور بیعہ وکنیسہ کی تعمیر کے واسطے وصیت 106
(53) مسلمانوں کیلئے یہود ونصاریٰ سے توراۃ، زبور وانجیل کا حکم دریافت کرنا 106
(54) مسلمانوں کے لئے توراۃ، زبور وانجیل پڑھنے ولکھنے کا حکم 106
(55) مسلمان کی حربی کے واسطے وصیت 106
(56) دین میں اختلاف کا مانع ارث ہونا 106
(57) کافر ومبتدع سے ملنے کا طریقہ 106

تیرہویں صدی ہجری کے فتاوی جات..... 107

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ کا فتوی..... 108

(1) تعزیہ داری کی مجلس منعقد کرنا اور اس میں فاتحہ ودُرود پڑھنے اور شرکت کرنے کا حکم 108
(2) تعزیہ داری کی مجلس میں تعاون کرنے کا حکم 109
(3) تعزیہ کے سامنے رکھنے والی چیزوں کے کھانے کا حکم 110

(4)تعزیہ پر شیرینی لے جانے کا حکم 110
(5)تعزیہ کا زیارت کرنا اور چھاتی پیٹنا 110
(6)شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم 111
(7)فرقہ امامیہ کو سلام کرنے کا حکم 112
(8)حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گستاخ کو قتل کرنے پر قصاص کا حکم 113
(9)سنی مرد کا شیعہ عورت سے نکاح 113
(10)خلفائے ثلاثہ ؓ کے منکر کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم 114
(11)روافض کے پیچھے نماز کا حکم 114
(12)رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا 114
(13)رافضی کی امامت 114
(14)شیعہ کے نمازِ جنازہ اور اُن کے ذبیحہ کا حکم ،اور شیعہ کیلئے شفعہ کا حق ثابت نہیں ہوتا 114
(15)جس مجلس میں صحابہ کرامؓ پر تبرّا کیا جاتا ہو،اُس مجلس سے نکلنا واجب ہے 115
(16)کفار سے دوستی رکھنے اور اُن کے ہاں نوکری کرنے کا حکم 115
(17)انگریز کی نوکری کا حکم 117
(18)مشرکین اور نصاریٰ کے ساتھ کھانے کا حکم 117
(19)کافر کے ساتھ نکاح کا حکم 118

علامہ قاضی محمد ثناءاللہ صاحب پانی پتیؒ کا فتوی..... 118

(1)روافض کو سلام کہنا،ان کے ساتھ ہم نشینی کرنا،ان کے بیمار کی عیادت کرنا،ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا اور ان کا جنازہ پڑھنا،ان کے ساتھ نکاح کرنا 118
(2)روافض کے ساتھ دوستی رکھنا 119
(3)سبِ شیخینؓ کی سزا اور روافض کے بارہ میں پیش گوئیاں 120
(4)سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا: جو شخص سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ سے بغض رکھے وہ میرا دشمن ہے 121

امام شوکانیؒ کا فتویٰ..... 122

شیعہ، سنیوں کے مال وخون کو جائز قرار دیتے ہیں 122

مفتی عبدالواحد سیتانی سندھیؒ کا فتویٰ..... 123

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا 123

سید احمد بن محمد بن اسماعیل الطحاوی الحنفیؒ کا فتویٰ..... 123

(1) شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا 123

(2) سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے منکر کی امامت کا حکم 124

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ کا فتویٰ..... 124

(1) بدعتی کی تعظیم کرنا 124

(2) منافق کے نماز جنازہ کا حکم 125

حجۃ الاسلام، بانی دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا فتویٰ..... 125

ہر صورت میں اہل تشیع مالِ فئے سے ہمیشہ محروم رہیں گے، کیونکہ جملہ اہلِ مصارف کا صحابہ کرامؓ کے حق میں دُعا کو ہونا ضروری ہے 125

چودہویں صدی ہجری کے فتاویٰ جات..... 127

فقیہ العصر، قطب الارشاد، امامِ ربانی، محدّث دوراں، اَفقہ زماں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کا فتویٰ..... 128

(1) دس محرم کی مجلسِ شہادت اور دیگر خرافات سے بچنے کا حکم 128

(2) ایام محرم میں کتب شہادت پڑھنا 129

(3) محرم میں سبیل لگانے، چندہ دینے اور دودھ کا شربت پلانے کا حکم 129

(4) روافض کا کفر اور اُن کے ساتھ نکاح کا حکم 129

(5) تعزیہ کا زیارت کرنا 130

(6)رافضی تبرائی کے جنازہ کی نماز 130
(7)سنی عورت کا رافضی سے نکاح کرنے کا مسئلہ اور اس کے شیعہ اولاد... ترکہ سے محروم ہوں گے 130
(8)فاسق سے نکاح کرنے ،اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کی عیادت وغیرہ کرنے کا حکم 131
(9)ملازمین سرکار کا بغرضِ انتظام کفار کے میلوں اور ماتمی جلوس میں جانا 132
(10)رافضیوں سے مراسم رکھنا 132
(11)تعزیہ داری اور اس میں خیر خیرات حرام ہے 132
(12)امام باڑہ کی تعمیر کے لئے سامان بیچنا 133
(13)شیعہ سے دوستی کرنا اور اُن کا ہدیہ قبول کرنا 133
(14)مرثیوں کی کتابوں کا جلانا 133
(15)عشرۂ محرم میں حلیم پکانے ،شربت پلانے اور دیگر بدعات کا حکم 134
(16)عشرۂ محرم میں ذکر شہادت پڑھنا 134
(17)تعزیہ نکالنے اور محرم کے مہینہ کی دیگر بدعات اور اُن میں شرکت کا حکم 134
(18)اہل سنت اور شیعوں میں باہمی نکاح 134
(19)شیعہ عورت سے نکاح کا حکم 135
(20)ترکہ کی تقسیم میں شیعوں کے مسلک پر عمل اور فتوی 135
(21) کیا سنی شیعہ کے اور شیعہ سنی کے وارث ہو سکتے ہیں 135
(22)اس زمانہ کے روافض کافر ہیں ،نہ ان کی میراث سنی کو ملے گی ،نہ سنی کی ان کو 136
(23)روافض کا کفر اور اُن سے نکاح کرنا 137
(24)مسلمانوں کی روافض اور ہندوؤں کے تہواروں میں شرکت اور ان کا کھانا کھانے اور اُن سے دوستی رکھنے کا حکم 137
(25)دس محرم کی مجلس شہادت اور دیگر خرافات کا حکم 137
(26)ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا 138
(27)محرم میں سبیل لگانا دودھ کا شربت پلانا 138

(28) سنی عورت کا رافضی سے نکاح کرنے کا مسئلہ 138

(29) رافضی تبرائی کے جنازہ کی نماز 139

(30) عشرہ محرم میں ذکر شہادت پڑھنے کا حکم 139

(31) فاسق سے نکاح کرنے اور اس کی امامت کا حکم 139

(32) امام باڑہ کی تعمیر کے لئے سامان بیچنا 140

(33) ملازمین سرکار کا بغرض انتظام کفار کے میلوں اور ماتمی جلوسوں میں جانا 140

(34) رافضیوں سے مراسم رکھنا 141

(35) تعزیہ داری 141

(36) مرثیوں کی کتابوں کا جلانا 142

(37) شیعہ کا ہدیہ قبول کرنے اور ان کا جنازہ پڑھنے کا حکم 142

(38) شیعہ کی تجہیز و تکفین 142

(39) عشرہ محرم کی مجالس میں شرکت کا حکم 143

(40) شیعہ اور باطل مذہب کے کتب کی خرید و فروخت کا حکم 143

(41) محرم کے جلوس اور کفار کے مجلسوں میں شرکت کا حکم 143

(42) کفار کے میلوں میں بغرض تجارت جانا 144

(43) غیر مسلموں کے مجمع میں، سیر و تفریح کے لئے جانے اور خرید و فروخت کرنے کا حکم 144

(44) کفار کے میلوں میں بغرض تجارت جانا 145

(45) ہندو اگر کسی مسلمان سے عطر وغیرہ کوئی چیز مورتی پر چڑھانے کے لئے خرید دے تو کیا حکم ہے 145

(46) غیر مسلم کو زکوٰۃ دینے کا حکم 146

(47) کافر و فاسق کی تعریف کرنا 146

(48) کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز کا حکم 146

(49) جس کام میں مسلمانوں کی ذلت اور کفار کی ترقی ہوتی ہو، اس کا حکم 146

(50) کفار کے رسوم میں شرکت کرنے والے کی امامت کا حکم 146

(51) کفار کے میلوں میں شرکت کا حکم 147
(52) کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز کا حکم 147
(53) کفار کے رسوم میں شرکت کرنے والے کی امامت کا حکم 147
(54) شرکت مجالسِ بدعت 147
(55) بدعتیوں اور مشرکوں سے تعلقات رکھنا 148
(56) جامع مسجد کا امام بدعتی و فاسق ہو تو کیا کیا جائے 148
(57) بدعتیوں کی کتابوں کی تجارت 148
(58) بدعتی کی امامت 149
(59) بدعتی کی امامت کا حکم 149
(60) بدعقیدہ شخص کی امامت 149
(61) بدعتیوں اور مشرکوں سے تعلقات رکھنا 149
(62) شرکت مجالس بدعت 149
(63) جامع مسجد کا امام بدعتی و فاسق ہو تو کیا کیا جائے 150
(64) بدعتی کی امامت 150
(65) بدعتی کی امامت کا حکم 151
(66) بدعقیدہ شخص کی امامت 151
(67) باطل مذہب کے کتابوں کی تجارت 151
(68) بدعتی پیر سے بیعت کا حکم 151
(69) خلاف شرع کام کرنے والے پیر کا حکم 151

مفتی اعظم، عارف باللہ، حضرت، مولانا، عزیز الرحمٰن
عثمانی صاحبؒ، مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ..... 152

(1) شیعہ کو سنیوں کی مساجد میں آنے سے روکنا اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 152
(2) جو سنی نہ ہو اور شیعہ سے متأثر ہو اُس کی امامت 152

(3)امامیہ شیعہ کی امامت 153
(4)شیعہ تبرائی کی امامت 153
(5)شیعہ کا حنفی لڑکی سے نکاح کرنے اور نکاح پڑھانے والے کی امامت 154
(6)شیعوں کی نماز جنازہ پڑھنے والے کی امامت 154
(7)جو شخص خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو جاہل بتائے اسے امام بنانا کیسا ہے 154
(8)تعزیہ پرست کی امامت کیسی ہے 155
(9)روافض کے پیچھے نماز پڑھی، تو ہوئی یا نہیں 155
(10)مرثیہ خوان تعزیہ والے کی امامت کیسی ہے 155
(11)تعزیہ دار کی امامت 155
(12)شیعہ سے جس نے اپنی لڑکی کی شادی کردی اور شیعہ کی مجالس میں شریک ہوتا ہو، اس کی امامت کا کیا حکم ہے 156
(13)رافضی کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں 156
(14)جو تعزیہ و مرثیہ کرتا ہو، اور اس میں شریک ہوتا ہو، کیا وہ اہل سنت ہے 156
(15)شیعہ سے میل جول رکھنا 156
(16)جو نہ شیعہ ہو نہ اہل سنت، اس کی امامت کیسی ہے 157
(17)سودی قرض لینے والے اور شیعوں سے تعلق رکھنے والے کی امامت 157
(18)شیعہ کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں 157
(19)تعزیہ دار کے پیچھے نماز پڑھنا 159
(20) کیا شیعہ حافظ جماعت میں مل کر لقمہ دے سکتا ہے 158
(21)صرف رافضی کے نماز جنازہ پڑھ لینے سے فرض ساقط ہو جائے گا یا نہیں، اور رافضی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم 158
(22)شیعہ کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں 158
(23)شیعی کی اقتداء جنازہ میں جائز ہے یا نہیں 159

(24)شیعہ عورت کا کفن دفن اور نماز جنازہ.......... 159
(25)شیعہ یا بوہرہ کیلئے ایصال ثواب اور ان کی نماز جنازہ میں شرکت جائز ہے یا نہیں.......... 159
(26)شیعوں کو ممبر بنانا اور قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے.......... 159
(27)شیعوں کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں اور اُن کی نماز جنازہ اور اُن کو چندہ دینے کا حکم.......... 160
(28)شیعہ گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول ہوا، کیا حکم ہے.......... 160
(29)تبرائی شیعہ عورت اگر مسلمان ہو جائے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے.......... 160
(30)شیعہ لڑکی سے شادی ہوئی پھر سنی بنالیا اور دوبارہ نکاح کیا، کیا حکم ہے.......... 161
(31)شیعہ تبرائی سے نکاح درست نہیں ہوا، دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے.......... 161
(32)شیعہ عورت جس نے توبہ کر لی اس سے نکاح جائز ہے.......... 162
(33)شیعہ اور اہل قرآن وغیرہ سے نکاح درست ہے یا نہیں.......... 162
(34)شیعہ جو قرآن کریم کو: محرّف: کہتا ہے اس سے نکاح درست نہیں.......... 162
(35)شیعہ سے نکاح کرنے میں احتیاط ضروری ہے.......... 163
(36)سنی لڑکے کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے یا نہیں.......... 164
(37)تبرائی شیعہ سے سیدہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے.......... 164
(38)فرقہ اثنا عشریہ سے نکاح درست ہے یا نہیں.......... 164
(39)شیعہ تبرائی سے شادی کا کیا حکم ہے اور جو لوگ اس میں حصہ لیں اُن کیلئے کیا حکم ہے.......... 165
(40)باپ نے شیعہ سے نکاح کر دیا پھر دوسرے سے کر دیا، کیا حکم ہے.......... 165
(41)سنی عورت شیعہ سے بیاہی گئی، اب کیا کرے.......... 166
(42)مطلقہ ثلاثہ شیعہ ہو گئی تھی تو اب شوہر کیلئے بلا حلالہ نکاح درست ہے یا نہیں.......... 166
(43)نکاح متعہ وموقت باطل ہے، اور ایسا نکاح پڑھانے والے کو قاضی اور امام بنانے کا حکم.......... 167
(44)رنڈی کا پیشہ بہتر ہے یا شیعہ سے نکاح.......... 167
(45)شیعہ بالغہ لڑکی سنی ہو کر خود نکاح کر لے تو کیا حکم ہے.......... 167
(46)شیعہ نے دھوکہ دے کر نکاح کیا تو وہ فسخ ہو گا.......... 168

(47)شیعہ دھوکہ سے نکاح کر لے تو وہ جائز ہے یا نہیں 168

(48)شیعہ سے نکاح اور شیعہ شوہر سے جو اولاد ہوئی وہ حلال ہے یا حرامی 168

(49)تقیہ کا کیا معنی ہے اور شیعہ دھوکہ دے کر سنی لڑکی سے جو نکاح کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے 169

(50)شوہر رافضی ہو جائے تو کیا حکم ہے 170

(51)شیعہ کی عورت منکوحہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں 170

(52)شیعہ سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں 170

(53)جو سنی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہوں 170

(54)شیعہ لڑکی سے نکاح 171

(55)شیعوں کے خوشی و غمی میں شرکت 171

(56)خلفائے راشدینؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے، ایسے لوگوں سے نکاح کرنے ،اُن کا ذبیحہ
کھانے اور اُن سے میل جول رکھنے کا حکم 171

(57)شوہر جب غالی شیعہ ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے 172

(58)رافضی بن جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے 172

(59)اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہنے والا کافر و مرتد ہے،اس کی امامت اور اس کے ساتھ تعلقات
رکھنا 172

(60)سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر کافر ہے،اور اس کے ساتھ برتاؤ کا حکم 173

(61)قادیانی اور روافض کے ساتھ نکاح کرنا ،ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ مجالست کا حکم 173

(62)غالی شیعہ اسلام سے خارج ہے،ان سے برتاؤ کرنا 174

(63)شیعہ مذہب والا سنیوں کی مسجد کا متولی نہیں ہو سکتا 175

(64)صحبتِ صدیق اکبرؓ کا منکر رافضی کافر ہے، ایسے رافضیوں سے اختلاط و ارتباط رکھنا اور ان کو سنیوں کے مساجد
میں آنے کی اجازت دینا 175

(65)مسجد کی زمین کو امام باڑہ،تعزیہ گاہ بنالینا جائز نہیں 175

(66)مسجد کی زمین کو امام باڑہ،تعزیہ گاہ بنالینا اور اس میں چندہ دینا جائز نہیں 176

(67) مسجد کے موقوفہ مکان یا درخت کو فروخت کر کے اس کی قیمت امام باڑہ پر صرف کرنا 176
(68) تعزیہ کی گذرگاہ کیلئے مسجد کے درختوں کی پھیلی ہوئی شاخیں کاٹنا 176
(59) مسجد کا مال تعزیہ داری اور سویم وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں 177
(70) اہل شیعہ کے مقابلے میں اہل سنت نے جو دوسری مسجد بنائی ہے وہ مسجد ضرار نہیں، بلکہ شیعوں کی بنائی ہوئی امام باڑے پر مسجدِ ضرار کی تعریف صادق آتی ہے 177
(71) مسجد کے پتھر امام باڑے میں لگانا 178
(72) اہل سنت کی بنائی ہوئی مسجد کو آباد رکھنا ضروری ہے، شیعوں کیلئے نہ چھوڑنی چاہیے 178
(73) شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 179
(74) مسجد ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو (شیعہ کے ساتھ) ترکِ موالات کے زمانے میں بھی عدالت میں نالش کرنی چاہیے 179
(75) سود لینے والے رافضیوں کا روپیہ مسجد میں لگانا 179
(76) شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 180
(77) شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا، تعلقات رکھنا اور شیعہ کو ہماری مسجد میں داخل ہونے سے روکنا 180
(78) تعزیہ بنانے والے کو قاضی بنانا اور اس سے تعلق رکھنا 181
(79) قربانی میں شیعہ کو شریک کرنا 181
(80) شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 181
(81) ایام ماتم میں کھانا کھلانا درست نہیں 182
(82) شیعوں سے اختلاط رکھنا اور ان کی شادی غمی وغیرہ مجالس میں شریک ہو کر کھانا کھانا 182
(83) شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 182
(84) شیعہ کے ہاں کھانا کھانے سے احتیاط لازم ہے 182
(85) شیعوں کی دعوت قبول کرنا اور ان سے میل جول رکھنا 183
(86) رافضیوں سے تعلق رکھنے والی عورت سے احتیاط کرنا 183
(87) شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 183

(88) شیعوں کے ساتھ خورد و نوش اور میل رکھنا 184

(89) شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 184

(90) شیعوں کے جلوس کو جائز سمجھنا اور اس کا انتظام کرنا اور اس میں شرکت کرنا 184

(91) شیعہ تبرائی سے علیحدگی ضروری ہے، اور اُن کے ساتھ مناکحت 184

(92) جو شخص ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، عائشہؓ کو کافر، منافق اور غاصب قرار دے اور اس کو کارِ ثواب سمجھے، اُس سے دینی و دنیاوی برتاؤ کس حد تک جائز ہے 185

(93) شیعوں کے ساتھ خورد و نوش اور میل رکھنا، اور اُن کو سنیوں کی مساجد میں آنے دینا 187

(94) شیعہ کی تعظیم جائز ہے یا نہیں 187

(95) ہنود کے مذہبی اُمور میں شرکت کرنے والوں سے تعلقات رکھنا 187

(96) شیعہ اور دوسرے فرقِ باطلہ کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، اور کھانا پینا 188

(97) آلِ نبی ﷺ اور صحابہؓ کو بُرا بھلا کہنے والے سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے، اور اس کی امامت کا حکم 188

(98) گستاخِ رسول ﷺ و گستاخِ ازواجِ مطہراتؓ سے ترکِ مجالست 189

(99) باپ کی خوشنودی کے لئے رافضی سے میل جول رکھنا 189

(100) تعزیہ داری میں چندہ دینا 189

(101) تعزیہ داری کرنے کی وصیت پر عمل کرنا درست نہیں 190

(102) شیعہ بیوی مسلمان شوہر کی وارث ہے یا نہیں 190

(103) شیعہ کی اذان میں اضافہ، افتراء اور کذب ہے 191

(104) شیعوں کی اذان کافی ہے یا نہیں 191

(105) خلفائے ثلاثہؓ (ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بُرا بھلا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟ اور اس کا ذبیحہ کھانے اور اس کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم 192

(106) جو شخص قرآن شریف کو جھوٹا کہتا ہے وہ مرتد و کافر ہے، اس کے ساتھ تعلقات رکھنا 192

(107) تعزیہ دیکھنے والے کا حکم 193

(108) شادی شدہ سنی مسلمان عورت، شیعہ یا مرزائی مذہب اختیار کر لے تو اس کے نکاح کا کیا حکم ہے 193

(109)شیعہ کے ساتھ سنیہ مسلمہ کا نکاح 193

(110)شیعہ کا ذبیحہ اوران کے ساتھ نکاح کرنا اوران کی مجالست کا حکم 194

(111)جس شخص کے عقائد اور خیالات شیعوں جیسے ہیں وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ اوراس سے تعلقات رکھنا 194

(112)جس شخص کے عقائد اور خیالات شیعوں جیسے ہیں وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ اس کے ساتھ برتاؤ کا حکم 195

(113)شیعہ اثناعشری کی تجہیز وتکفین میں مدد کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا درست نہیں 195

(114)سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں توہین آمیز الفاظ لکھنے والے کی امامت اور ایسی کتاب پڑھنے کا حکم 196

(115)شیعوں کی مجلس میں جانے اوران کے ساتھ دوستی رکھنے کا حکم 196

(116)اہل تشیع کی شرکیہ رسوم میں شرکت کرنا 196

(117)مولیٰ علیؓ کی سواری اور شرکیہ اعمال، اوراس میں شرکت اور تعاون کرنا 197

(118)محرم میں تعزیہ بنانا اوراس کا جلوس نکالنا اوراس میں شرکت اور تعاون کرنے کا حکم 198

(119)محرم میں تعزیہ بنانا اوراس کا جلوس نکالنا اوراس میں شرکت واعانت کرنا 198

(120)تعزیہ بنانا اور رسومِ شرکیہ کرنا اوراس میں تعاون کرنا اور ایسے شخص کی امامت میں نماز پڑھنا 198

(121)تعزیہ داری میں تعاون اور شرکت کرنے کا حکم، اور تعزیہ داری کی مخالفت کرنے والوں کو برادری سے خارج کرنے کا حکم 199

(122)تعزیہ داری میں شرکت کرنا اور ہرقسم کا تعاون کرنا حرام ہے، اور جو امام تعزیہ داری میں شریک ہوتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تعزیہ داری ثابت ہے، اس کے پیچھے نماز کا حکم 200

(123)تعزیہ بنانا اوراس میں شرکت واعانت کرنا اور اپنے گھر میں اور مسجد میں تعزیہ رکھنا 201

(124)تعزیہ داری دیکھنا اوراس میں چندہ دینا وغیرہ وغیرہ کا حکم 202

(125)تعزیہ کی خاطر مندر بند کروانے میں شیعوں کو چندہ دینا 202

(126)تعزیہ میں چندہ نہ دینے کی وجہ سے برادری سے خارج کرنا 202

(127)تعزیہ میں چندہ دینا اور شیعوں کا سنیوں سے مقدمہ بازی کیلئے زبردستی چندہ وصول کرنا 203

(128)روافض کے جنازہ کی نماز اوراُن کے لئے ایصالِ ثواب 203

(129) شیعہ اور سنی کا نکاح، ان کے مجالس میں شرکت، ان کے ساتھ دوستی کرنا 204

(130) سود خور، تعزیہ پرست، یا جس کی عورتیں بے پردہ ہوں، اُس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں 205

(131) سنی لڑکی کا نکاح شیعہ سے 205

(132) سنی کا نکاح رافضیہ سے 206

(133) شیعہ اور اہل سنت کی مناکحت 206

(134) سود خور، تعزیہ پرست، یا جس کی عورتیں بے پردہ ہوں، اُس امام کو معزول کرنا 207

(135) سنیہ کا نکاح رافضی سے 207

(136) رافضی سے سنیہ کا نکاح کسی حال مناسب نہیں 207

(137) شیعہ غالی سے سنیہ کا نکاح جائز نہیں 208

(138) شیعہ ہو جانے سے تحلیل کا حکم ساقط نہیں ہوتا 208

(139) شیعوں کے بعض فرقوں سے نکاح 209

(140) اگر اہل سنت کی مسجد کا امام و متولی شیعہ ہو جاوے 209

(141) شیعہ کے پیسے مسجد میں صرف کرنے کا حکم 210

(142) رافضی کا ذبیحہ 210

(143) شیعوں کے ذبیحہ اور اُن کے ساتھ نکاح کا حکم 210

(144) شیعہ کے ساتھ نکاح 211

(145) مرتد کے ساتھ تعلقات رکھنا 211

(146) جو شخص اپنے آپ کو بد دین کہتا ہے، اُس سے میل جول رکھنا 211

(147) کفار سے دوستی کی ممانعت، اور یہود و نصاریٰ کو: اَوۡلِیَآء: بنانے سے کیا مراد ہے 211

(148): صلّوا خلف کلّ برٍ و فاجر: کا کیا مطلب ہے 212

(149) کفار سے محبت رکھنا 212

(150) کفار کے رسوم میں شرکت کرنا 213

(151) کافر کا نماز جنازہ پڑھنا 213

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ کا فتوی..... 214

(1) شیعوں کا ذبیحہ اور اُن سے میل جول 214
(2) خلفائے راشدینؓ کو گالی دینے والے کا حکم، شیعہ کے ساتھ مناکحت کا حکم، اور اگر کوئی بندہ شیعہ بن جائے تو اس کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز نہیں 214
(3) یادگار حسینی میں اہل سنت کی شرکت اور اس کا حکم 215
(4) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر لعن طعن کرنے والے شخص کا حکم، اور اس کے ساتھ تعلقات رکھنا 216
(5) شیعہ کا کفن دفن اور نماز جنازہ مسلمانوں پر ضروری ہے یا نہیں 217
(6) رافضیوں کے جلوس میں شرکت کرنا اور اس جلوس کو دیکھنا 217
(7) رافضیوں کو سنیوں کی آبادی سے جلوس گزارنے سے منع کرنا 218
(8) شیعہ اور سنی کے درمیان نکاح 218
(9) آنحضرت ﷺ کی شان میں بے ادبی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے والے کا حکم، اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم 218
(10) خلفائے راشدینؓ اور قرآن کریم کی گستاخی کرنے والا اور تارک الصلوۃ شخص کو مسلمانوں کا قائد بنانا 219
(11) محرم میں تعظیم وتکریم کی غرض سے مولا علیؓ کا شیر بنانا 220
(12) تعزیہ اور بُراق اور اُن میں چندہ دینے کا حکم 221
(13) تعزیہ داری کا رسم، واجب الترك ہے 222
(14) دس محرم کو شربت پلانے اور کھانا کھلانے کا حکم 222
(15) تعزیہ بنا کر جلوس نکالنا اور اس میں شرکت کرنا 222
(16) ماہِ محرم میں مروجہ طریقہ پر شہادت حُسینؓ کا تذکرہ کرنا اور مجلس منعقد کرنا 223
(17) مرثیہ کی مجلس قائم کرنا اور اس میں شرکت وتعاون کا حکم 223
(18) بائیس رجب کے کونڈوں کی حقیقت اور اس میں شرکت کرنے اور اس کے کھانے کا حکم 223
(19) سنی امام کے پیچھے شیعہ کا نماز پڑھنا اور شیعوں کا مسجد میں مداخلت کرنا 224
(20) وبائی امراض کے دفعیہ کیلئے (شیعوں کی ایجاد کردہ) مخصوص شرکیہ جملوں کا ورد کرنا 224

(21) وبائی امراض کے دفعیہ کیلئے (شیعوں کی ایجاد کردہ) مخصوص شرکیہ جملوں کا تعویذ لگانا 225
(22) مجالسِ تعزیہ منعقد کرنے والے کے ایمان اور امامت کا حکم 225
(23) تعزیہ بنانے والے کی امامت 226
(24) خاوند کی اجازت کے بغیر شیعہ کے ہاں نوکری کرنا 226
(25) اجنبی عورت کو شیعہ کے ہاں نوکری پر رکھوانے والے کا حکم 226
(26) شیعہ کے ہاں نوکری پر رکھوانے والے کے پیچھے نماز کا حکم 226
(27) رافضی کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ پڑھنا 227
(28) شیعہ کی اقتداء میں سنی کا نماز جنازہ پڑھنا 227
(29) قرآن کریم کو ناقص کہنے والے اور خلفائے ثلاثہؓ کی توہین کرنے والے شیعہ سے نکاح 227
(30) شیعہ سنی کے نکاح میں گواہ بن سکتا ہے یا نہیں 228
(31) خلفائے ثلاثہؓ کو کافر کہنے والے شیعہ سے نکاح درست ہے یا نہیں 228
(32) فرقہ شیعہ سے اہل سنت کا نکاح جائز ہے یا نہیں 229
(33) تفضیلی شیعہ سے سنی لڑکی کا نکاح کرنا 229
(34) شیعہ سنی کا آپس میں نکاح کرنا 230
(35) شیعہ اور سنی کے نکاح کا حکم 230
(36) نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکا غالی شیعہ ہے تو نکاح کا کیا حکم ہے 231
(37) فرقۂ شیعہ سے اہل سنت والجماعت کی مناکحت کا حکم 231
(38) شیعہ سے کئے ہوئے نکاح کا حکم 232
(39) مسلمان لڑکی کا شیعہ سید سے نکاح 233
(40) لاعلمی میں رافضی سے نکاح ہو جائے تو کیا حکم ہے 233
(41) شیعہ لڑکی کا سنی لڑکے یا سنی لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کرنا 233
(42) فسخِ نکاح کے بیس برس بعد شیعہ شوہر کا اپنے کو سنی بتا کر بقائے نکاح کا دعویٰ کرنا 234
(43) شیعہ کے ساتھ نکاح کا حکم اور شیعہ سنی کے نکاح کے فسخ کی صورت کیا ہے 235

(44) شیعہ کا دھوکہ دے کر نکاح کرنے کی صورت میں فسخِ نکاح 236
(45) افضلیت وخلافتِ سیدنا صدیق اکبرؓ کے منکر کی امامت کا حکم 236
(46) وقف کا ثبوت کیسے ہوا ور وقف کی رقم تعزیہ داری پر خرچ کرنے کا حکم 237
(47) مرثیہ کی مجلس قائم کرنا اور اس میں شرکت وتعاون کرنا حرام ہے 238
(48) ایسی مساجد میں جانے کا حکم جہاں علمائے حق کو بُرا بھلا کہا جائے 238
(49) شیعہ سے چندہ کر کے قرآن خوانی کرنا 239
(50) مسجد میں پنجتن پاک سے متعلق اشعار لگانا 239
(51) شیعہ کی گستاخانہ مجالس میں شرکت کا حکم 240
(52) شیعہ سے تعلق اور لین دین رکھنا 240
(53) شیعہ کے گستاخانہ مجالس میں شرکت کرنا 240
(54) شیعہ کے ساتھ تعلقات رکھنا 240
(55) رجب کے کونڈے واجب الترک ہے 241
(56) اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے دشمن (شیعوں) سے ترکِ موالات 241
(57) مطلقہ ثلاثہ کے ارتداد سے حلالہ ساقط ہوگا یا نہیں 242
(58) مطلقہ ثلاثہ کے مرتدہ ہونے سے حلالہ ساقط ہوگا یا نہیں 242
(59) ملحدانہ اشعار والی مجلس میں شرکت کا حکم 242
(60) صدقاتِ واجبہ ذمی کو دینا 242
(61) ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے 243
(62) مرتد کے ساتھ نکاح کرنا 243
(63) مرتد سے نکاح اور اُن کا ذبیحہ 243
(64) کفار کی مدد کرنا 243
(65) مسجد میں مشرک کے لئے دعائے مغفرت کرنا 244
(66) اپنی لامذہبیت کا اعلان کرنے والے کی قیادت کا حکم 244

(67) کلمۂ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں 244
(68) مسجد کے قریب ،مندر یا گوردوارہ بنانا 245
(69) غیر مسلم بادشاہ کی تاج پوشی کی خوشی میں مسجد میں چراغاں کرنا اور اس کیلئے دعا مانگنا اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم 245
(70) مسلمان میراثیوں کا غیر مسلموں کی تقریب میں شرکت کرنا 245
(71) سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت کافر مشرک کے حوالے کرنا 246
(72) غیر مسلم ریاست کا مسلمانوں کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے سے رُوکنا 246
(73) منکرِ توحید و رسالت کی نجات کا عقیدہ رکھنے والے شخص کی امامت کا حکم 246
(74) مسلم پر کافر کو ولایتِ نکاح حاصل ہے یا نہیں 247
(75) ادائے فرائض کے لئے سلطنت سے اجازت لینا 247
(76) فاسق و فاجر کی امامت 247
(77) فاسق و فاجر کو امام بنانے پر اصرار کرنا 248
(78) اہل ہنود کے ساتھ تعاون کرنا 248
(79) کفریہ افعال پر مصر رہنے والے مسلمان کی نمازِ جنازہ و تدفین اور غسل کا حکم 248
(80) فرضی اسلام قبول کرنے والی عورتوں کی نمازِ جنازہ اور ایسی عورت سے نکاح کا حکم 249
(81) مسلمان کے زیرِ پرورش کافر بچے کی نمازِ جنازہ کا حکم 249
(82) غیر مسلم کے جنازہ میں شرکت اور اُن کے عبادت گاہوں میں جانے کا حکم 250
(83) کافر بادشاہ کے لئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرنا 251
(84) صحتِ نکاح کے لئے مسلمان گواہوں کا ہونا شرط ہے 251
(85) مسلمان پر کفار کی گواہی معتبر ہے یا نہیں 251
(86) موافق شرع اُمور میں غیر مسلم حاکم کا فیصلہ 252
(87) غیر مسلم محتاجوں کو زکوٰۃ دینا 253
(88) مومنین کی ارواح کو مشرکین کی صحبت سے اذیت پہنچتی ہے، مسلمانوں کی قبرستان کی صفائی وغیرہ کیلئے مشرکین کو

رکھنا،مشرکین کومسلمانوں کے قبروں پر سے گزرنا،مشرکین کا باعثِ عذاب الٰہی ہونا،کیاقبرستان بھی واجب التعظیم ہے،
مسلمان ملازم کے ہوتے ہوئے قبرستان کی خدمت کے لئے مشرک ملازم رکھنا........ 253
(89)غیر مسلم کو صدقۂ فطر دینا........ 254
(90)غیر مسلم کوسلام کہنا........ 254
(91) کافر عورتوں سے پردہ کرنا........ 254
(92)بلاضرورت غیر مسلموں سے تعلقات قائم رکھنا........ 255
(93)سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت کافرومشرک کے حوالے کرنا........ 255
(94) کافروں سے دوستی کرنے کی ممانعت........ 255
(95) کفار کی عبادت گاہوں میں جانا اوراُن کی مذہبی اعمال میں شرکت........ 255
(96) کفار کا مسلمان میت کوکندھا دینا اور دفن کرنا........ 256
(97) کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت کرنا اور چندہ دینا........ 256
(98)صدقاتِ واجبہ غیر مسلم کودینا........ 256
(99) کافر کا ذبیحہ........ 256
(100) کافر سے دوستی کرنا........ 257
(101)بدعتی کی امامت........ 257
(102)حرام مجلس کے انعقاد کے لئے چندہ دینااوراس میں شرکت کرنا........ 257
(103)اولیاءاللہ کے عرسوں میں شرکت کے لئے جانا جائز ہے یانہیں........ 257
(104)اہل بدعت کے ساتھ میل جول رکھنا........ 258
(105)اہل بدعت کے اجتماعات میں شرکت کرنا........ 258

علامہ ظفر احمد عثمانی صاحبؒ وحضرت مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلوی صاحبؒ کافتوی..... 259

(1)تعزیہ بنانے،اس میں چندہ دینےاوراس کومسجد میں رکھنےاورایسےلوگوں سے برتاؤ کا حکم........ 259
(2)ایسی عورت سے احتراز لازم ہے جوشیعوں سے روابط رکھے،اورجس کی بیوی بدکار ہواس کی امامت کا حکم.. 261

(3)ایسی عورت سے بائیکاٹ ضروری ہے جو شیعوں سے غلط مراسم رکھے،اور ایسی عورت کے خاوند کے پیچھے نماز کا حکم 262
(4)تعزیہ سازی اور اس پر نذر و منت ماننے کا حکم 263
(5)شیعہ رافضی کا سنی عورت کے ساتھ نکاح کا حکم 263
(6)حکم نکاح سُنیّه با رافضی 265
(7)رافضی مرد کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح اور اس کی بعض صورتوں کی تفصیل 268
(8)مرتد سے معاملات تجارت رکھنے کا حکم 272
(9)مرتد اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے احکام 273
(10)منکوحہ نومسلمہ اگر بت خانہ میں جا کر افعالِ شرکیہ کرے تو اس کا حکم اور ایسے شرکیہ گھرانے کی دعوت قبول کرنے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم 276
(11)مطلقہ ثلاثہ اگر مرتد ہو کر پھر مسلمان ہو جائے تو طلاق ثلاثہ کا حکم باطل ہو جائے گا یا نہیں 277
(12)مَنْ تَشَبَّہ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ: کی تشریح 277
(13)اَلْحُبُّ فِي اللّٰہ: کی حقیقت اور اس کی علامات 278
(14)غیر مسلموں کے میلہ میں جانے اور خرید و فروخت کرنے کا حکم 278
(15) کفار سے دوستی اور میل رکھنے کا حکم 279
(16) کفار کے مذہبی دعوتوں میں شرکت کا حکم 279
(17)مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا 279
(18)فاسق پیر کی بیعت 281

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ کا فتوی..... 282

(1)رافضی شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والوں کا حکم 282
(2)شیعہ کے ساتھ سنی عورت کا نکاح 282
(3)شیعہ کے ساتھ سنی عورت کا نکاح 283
(4)شیعہ سے سنی لڑکی کے نکاح کی تفصیل 284

(5) شیعہ اور سنی لڑکی کے نکاح کا حکم 285
(6) کسی مصلحت کی وجہ سے شیعہ کے جنازہ میں شریک ہونا 286
(7) شیعہ کے ذبیحہ اور اُن سے نکاح کا حکم 286
(8) شیعوں کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مسجد کے لئے اُن سے چندہ لینا 287
(9) شیعہ و سنی کے درمیان میراث کا حکم 288
(10) حکم تعزیہ وفرق درمیان تعزیہ و دیگر صورت غیر ذی روح اور اس میں چندہ دینا 288
(11) تعزیہ میں تقسیم ہونے والی اشیاء کھانے اور تعزیہ میں چندہ دینے والوں کا حکم اور اس کی امامت 289
(12) گستاخِ امیر معاویہؓ کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے تعلق رکھنا 290
(13) رافضیہ کا حکم مرتدہ کی طرح ہے، اس لئے اس کے ساتھ نکاح درست نہیں ہے 291
(14) شیعہ سے سنی لڑکی کا نکاح 292
(15) سر آغا خان کو اپنا راہنما کہنے والے کو کافر کہیں گے یا مسلمان سمجھیں گے؟ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دی جاوے یا نہیں؟ اور جو نام نہاد مولوی ایسے شخص کی میت کی نماز جنازہ پڑھتے اور اس کو مسلمان کہتے اور کہلواتے ہیں اور اس میں کوشش کرتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے 293
(16) طریقہ نماز یا اصول دعا تعلیم کردہ آغا خان 295
(17) تعزیہ اور اس کا جلوس اور اس میں شرکت کرنے اور چندہ دینے کا حکم 299
(18) ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں 299
(19) شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا 300
(20) شیعوں کی مجالس میں شرکت کرنا 300
(21) شیعہ مرتد ہے اس لئے ان کے ساتھ نکاح درست نہیں 301
(22) ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے 301
(23) بچۂ کافر پر نمازہ جنازہ کی تحقیق 301
(24) مشرک کے بچہ، پروردۂ مسلم پر، نماز جنازہ پڑھنا اور غسل وکفن دینا 301
(25) کفار کے مجمع میں سیر (تماشا) کی نیت سے جانا 302

(26) غیر مسلم کی شہادت 303

(27) کفار سے اتحاد کرنے کی شرط 303

(28) کفار سے دوستی اور معاملات رکھنے کی تفصیل 303

(29) کفار کا مدد کرنا 304

(30) صدقاتِ واجبہ کا گوشت غیر مسلم کو دینا 304

(31) کفار سے اختلاط وارتباط رکھنا 304

(32) کفار سے دوستی رکھنا 304

(33) کفار کے ساتھ برتاؤ کرنا 305

(34) کفار سے دوستی رکھنا 306

(35) کفار کو راز دان بنانے کی ممانعت 306

(36) کفار، مسلمانوں کے دوست نہیں بن سکتے 306

(37) کافر سے نکاح 307

(38) فسخِ نکاح وغیرہ میں غیر مسلم کا فیصلہ غیر معتبر ہے 307

(39) کافر سے نکاح 307

(40) بدعتی کی تعظیم جائز نہیں 308

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فتوی..... 309

(1) شیعہ فرقوں کے احکام اور اُن کو سنیوں کے مساجد میں آنے سے رُوکنا 309

(2) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی توہین کا حکم اور ایسے لوگوں سے تعلقات رکھنے کا حکم 310

(3) فرقہ آغا خانی کا حکم اور اُن سے نکاح کرنا 311

(4) عشرۂ محرم میں تعزیہ داری میں تعاون کرنا، تعزیہ پر نذر و نیاز کے کھانے وغیرہ کے مسائل 312

(5) سنی لڑکی کا نکاح رافضی سے 313

(6) شیعہ نے دھوکہ دے کر سنی لڑکی سے نکاح کرلیا 314

(7) شیعہ و روافض سے سنیہ کا نکاح 314

(8)روافض کے گھر کا کھانا 315
(9)روافض وشیعہ کے ساتھ اسلامی معاملہ کرنے،ان کا ذبیحہ کھانے،ان کے ساتھ مناکحت کرنے اور ان پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم 315
(10)سنی لڑکی کا نکاح رافضی سے 318
(11)آغاخانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور ان کے ساتھ اسلامی برتاؤ کرنے کا حکم 319
(12)طریقۂ نماز یا اصول دعا تعلیم کردہ آغاخان 321
(13)خلفائے ثلاثہ اور امام اعظم کو برا بھلا کہنے والے کے ساتھ برتاؤ 325
(14)محرم کی مجالس میں شرکت کرنا اور اس کے لئے چندہ دینا 325
(15)یادگارِ حسینی کے جلسے میں شرکت کرنا 326
(16)روافض کی نماز جنازہ میں شریک ہونا 326
(17)رافضی پر نماز جنازہ پڑھنا 327
(18)دس محرم کو قبرستان میں کھانا اور تقسیم کرنا 327
(19)شیعہ اور قادیانی کی مجالسِ وعظ اور طعام میں شرکت 328
(20)اہل سنت کی مسجد مس رافضی کا اذان دینا درست نہیں 328
(21)محرم میں مرثیہ پڑھنے والے کو امام بنانا 328
(22)تعزیہ داری کرنے والے، چہلم کرنے والے اور ڈھول بجانے والے شخص کی امامت 329
(23)شیعہ کے جنازے میں شرکت کرنا 329
(24)مرتد عورت کا مسلمان ہو کر فاسق مسلمان شوہر سے نکاح کرنا 329
(25)ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے 330
(26)ارتدادِ شوہر سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے 330
(27)خلافِ اسلام تقریر کرنے والے کافر کی تعریف کرنا حرام ہے،اور ایسا شخص مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہوسکتا 330
(28)صدقۂ فطر غیر مسلم کو دینا 331

(29)ہندو پنڈت سے تعویذ لے کر باندھنا 331
(30)اہل ہنود کی تقلید کرنا جائز ہے یا نہیں؟اور اسکول میں مسلمان لڑکوں کا ہندو لڑکوں کے ساتھ پراتھنا میں شریک ہونا 331
(31)غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 332
(32)ہندو کا روپیہ مسجد میں کس طرح لگ سکتا ہے 332
(33)کافر کے جنازہ میں شرکت کرنا 333
(34)کفار کے ساتھ صحبت واختلاط رکھنا 333
(35)کافر کے جنازہ کے ساتھ مرگھٹ تک جانا 333
(36)کفار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 333
(37)غیر مسلموں کو زکوۃ دینا 333
(38)کافر کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا 334
(39)کافر کو زکوۃ دینا 334
(40)کفار سے نکاح 334
(41)شریعت اسلامیہ میں غیر مسلموں کے ساتھ معاملات کرنا 334
(42)معاملاتِ کفار میں تعلیماتِ اسلامیہ کا خلاصہ 336
(43)کفار کے ساتھ اشتراکِ عمل 341
(44)کفار کی متابعت وموالات حرام ہے 344
(45)کفار سے دوستی کی ممانعت 347
(46)آتش پرست سے نکاح کرنے اور ان کے ذبیحہ کا حکم 347
(47)کفار کے ساتھ معاملات میں اسلامی طرزِ عمل 347
(48)بدعتی کی امامت 349
(49)بدعتی کو امام بنانا 349
(50)اہل بدعت کے مجالس میں شرکت کرنا اور چندہ دینا 349

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحبؒ ودیگر مفتیانِ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ..... 350

(1) موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ نکاح کا حکم 350

(2) مجالس محرم میں شرکت کا حکم 350

(3) اہل تشیع سے علم سیکھنے کا حکم 351

(4) تعزیہ مسجد میں رکھنا اور تعزیہ کا بنانا اور دیکھنا جائز نہیں اور اسے حاجت روا سمجھنا کفر ہے 351

(5) رجب کے کونڈے بُغضِ صحابہؓ کی دلیل ہے، اس میں شرکت کرنے کا حکم 352

(6) روافض کو سنیوں کی مساجد میں نہ آنے دیا جائے 353

(7) انسدادِ تعزیہ کے لئے کوشش کرنا 353

(8) محرم میں سبیل لگانا بدعت اور قابلِ رد ہے 353

(9) اہل تشیع کی اذان کا جواب نہ دیا جائے 354

(10) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو بُرا بھلا کہنے والے سے میل جول میں سلبِ ایمان کا اندیشہ ہے 354

(11) اہل سنت والجماعت کے خلاف عقائد رکھنے والے کو امام نہیں بنانا چاہئے 354

(12) اہل تشیع سے وسیع تعلقات رکھنے والے کی امامت، اور شیعوں کے ساتھ مناکحت اور اُن کے ذبیحہ اور مسجد کے لئے اُن سے چندہ لینے کا حکم 355

(13) روافض کو ہرگز اہل سنت کی مساجد میں داخل نہ ہونے دیا جائے 357

(14) کبھی شیعہ کبھی سنی بن جانے والے کی امامت 358

(15) سنی، شیعہ کو غسل کیسے دے 358

(16) شیعہ کا جنازہ ہرگز نہیں پڑھنا چاہئے 359

(17) سنیوں کا جنازہ شیعہ نہ پڑھے 359

(18) دانستہ کربلا کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کفر ہے اور اس کے ساتھ برتاؤ کا حکم 359

(19) روئے زمین کے علماء کو کافر ومرتد کہنے والا کافر ہے اور اس سے میل جول کا حکم 360

(20) شیعہ کو سنیوں کے جنازہ میں شرکت کی اجازت نہ دی جائے، شیعہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہوں تو بجائے دُعا کے بددُعا کرتے ہیں 360

(21) شیعہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں 361

(22) شیعہ اور مرزائی کو زکوۃ کمیٹی کا چیئرمین نہ بنایا جائے 361

(23) زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو شیعہ لکھنا 361

(24) موجودہ دَور کے شیعوں کے ساتھ نکاح کا حکم 362

(25) شیعہ کو عُشر دینا جائز نہیں 362

(26) اہل تشیع سے نکاح کرنے والے سے بائیکاٹ کا حکم 362

(27) اہل تشیع کے ساتھ نکاح کا حکم 263

(28) دس محرم کو دربار پر جا کر منت ماننا اور نذر و نیاز پکانا 363

(29) شیعوں کو سنیوں کے جنازہ میں شریک نہ کیا جائے 363

(30) کوئی شیعہ اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے نکاح کر لے تو پتہ چلنے پر اولیاء فسخ کرا سکتے ہیں 364

(31) ماتم کرنے کی منت ماننے کا حکم 364

(32) سیدنا حضرت حسینؓ کے نام کی سبیل لگانا اور اس سے پانی وغیرہ پینے کا حکم 365

(33) مدارس میں نو اور دس محرم کی چھٹی کرنا روافض کا شعار ہے، اس سے اجتناب لازم ہے 365

(34) شیعوں کے ساتھ مناکحت کرنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، اور اُن کے ساتھ برتاؤ کا حکم 366

(35) شیعہ سے چندہ لینا منع ہے 367

(36) محرم میں عام تقسیم سے خیرات کرنا روافض کا شعار ہے 367

(37) شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے، اُن کے جنازوں میں شرکت کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 368

(38) محرم کی بدعت اور تعزیہ مشابہہ بِعِجْلِ سَامِرِیْ ہے 369

(39) مرتد کو کیسے دفن کیا جائے 370

(40) منکوحہ مرتدہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی 370

(41) قرآن پاک کو فرسودہ کتاب کہنے والے کے ساتھ نکاح کا حکم 370

(42) مطلقہ مغلظہ مرتد ہو جائے تو بدوں حلالہ دوبارہ نکاح کا حکم 371

(43)مرتد سے طلاق لینے کی ضرورت نہیں 371
(44)غیر مسلم والدہ ہو تو اسے پرورش کا حق ملے گا یا نہیں 372
(45)تعمیر مسجد میں غیر مسلم سے چندہ لینا 372
(46)کافر، مسلمان کی وصیت کا گواہ نہیں بن سکتا 373
(47)غیر مسلم عامل کو زکوۃ نہ دی جائے 373
(48)مسلمانوں کے قبرستان میں غیر مسلم کو دفن کرنے کا حکم 373
(49)کفار سے محبت اور تعلق رکھنا 373
(50)کفار سے دلی محبت رکھنا 374
(51)کفار سے دوستی و محبت رکھنا 374
(52)مشرک کی امامت 375
(53)غیر مسلم کا اپنی عبادت گاہ مسجد کی طرح بنانا 375
(54)کافر کا جنازہ پڑھنا اور اس کے لئے استغفار کرنا 375
(55)کافر کو زکوۃ دینا 375
(56)غیر مسلموں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 376
(57)غیر مسلم کو زکوۃ دینا 376
(58)کفار سے چندہ لینا 376
(59)غیر مسلم سے چندہ لینا 376
(60)میت کی مجلسِ بدعات میں تاویل کے ساتھ شرکت کرنا اور اس کی امامت کا حکم 377
(61)بدعتی کی امامت 377

تاج المحدثین، قدوۃ العلماء حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ کا فتوی..... 378

(1)روافض کے ذبیحہ کا حکم 378
(2)تعزیہ بنانے اور اس کو دیکھنے اور اس میں شریک ہونے کا حکم 378
(3)جہاں پر روافض، صحابہ کرامؓ کی عظمت کو کم کرنے کے درپے ہوں وہاں پر صحابہ کرامؓ کے مناقب بیان کرنا اشد

واجبات سے ہوگا☆جس مجلس میں خلفاء ثلاثہؓ کے فضائل بیان نہ کئے جائے اُس مجلس میں شرکت کرنے کا حکم☆
مصائب حسنینؓ کا ذکر بغیر ذکر مناقب خلفائے ثلاثہؓ کے جائز نہیں 379
(4) مجمع ذکر صالحین میں نظم مدح خلفاء ثلاثہؓ پڑھنا و پڑھوانا جائز اور مستحب ہے، لیکن بصورتِ مزاحمتِ روافض اَشد واجبات سے ہے☆محض خوشنودی شیعہ کے واسطے جس تقریب میں قصائد مدح خلفاءؓ نہ پڑھے جائیں اُس تقریب میں شرکت کا حکم 385
(5) شیعیت کا راستہ نہ رُوکنے والے، اور شیعیت کی چاپلوسی کرنے والے علماء و اُمراء کو پیشوا و مقتدیٰ ہرگز نہ بنانا چاہئے۔ اور ایسے علماء و اُمراء سے قطع تعلق نہ کرنا اپنے کو بھی دوسروں کو بھی عنداللہ رافضی بنانا ہے 387
(6) روافض کی لعنت بالجہر سے اللہ رب العزت کے دین، مذہب اہل سنت کی سخت ترین توہین ہوتی ہے جس کو دفع نہ کرنا اعانتِ کفر ہے، لہذا بالجہر لعنت بھیجنے والے رافضی کو جو سزا نہ دے گا یا سزا نہ دلائے گا وہ حضرات خلفاء ثلاثہؓ کا نہ محبّ صادق ہوگا نہ مقتدی واثق عنداللہ، اہل سنت سے خارج اور اہل لعنت میں داخل ہوگا 388
(7) جو لوگ کہتے ہیں کہ خلفاء ثلاثہؓ کا ذکر نہ کیا جائے اِس سے شیعہ لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے، وہ لوگ ہرگز سنی نہیں ہیں بلکہ منافق، بے دین، سنی نما رافضی ہیں، ایسے لوگوں سے بالکل قطع تعلق کرنا بلا شبہ فرض ہے 389
(8) مصائب حسنینؓ کا ذکر بغیر ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے جائز نہیں 390

حضرت مولانا محمد عبدالحیؒ صاحب لکھنوی فرنگی محلیؒ کا فتویٰ..... 391

(1) شیعوں کے ذبیحہ کا حکم 391
(2) تعزیہ بنا کر گھر میں رکھنے اور اس کا احترام کرنے کا حکم 391
(3) تعزیہ دیکھنا 392
(4) تعزیہ بنانا اور محرم کے دیگر رسوم اور اس کے مرتکب کا حکم 392
(5) رافضی تبرائی کے ہاتھ کا ذبیحہ 393
(6) دس محرم کو مجلس شہادتِ حضرت حسینؓ کرنا 393
(7) متعہ کی صورت میں میراث کا حکم 393
(8) محرم میں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی شہادت کا بیان کرنا 394
(9) روافض اور سنی کے درمیان شادی غمی میں آمد و رفت کا حکم 397

(10)تعزیہ سے مراد چاہنا 397
(11)شیعہ کے ساتھ مناکحت ومواکلت ومجالست اور خورد ونوش کرنا 397
(12)مجلس تعزیت کا انعقاد اور حضرت حسینؓ کی شہادت کا ذکر 398
(13)تعزیہ بنانا اور محرم کے دیگر رسوم اور اس کے مرتکب کا حکم 399
(14)عشرہ محرم میں تعزیہ رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا وغیرہ وغیرہ کا حکم 399
(15)شیعہ کا ذبیحہ 400
(16)شیعہ کا ذبیحہ کھانا 400
(17)تعزیہ کو نظرِ تماشہ دیکھنے کا حکم 401
(18)چوک اور امام کے چبوترہ کی تعظیم کرنا 401
(19)تعزیوں اور شوالوں پر چڑھانے والی چیزوں کا کھانا 401
(20)شیعہ کے ساتھ مناکحت کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 401
(21)شیعہ کے ساتھ نکاح اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 402
(22)تعزیوں پر چڑھاوا، کھانے کا حکم 402
(23)مرتد کے نماز جنازہ اور غسل وکفن کا حکم 402
(24)مرتد کے نماز جنازہ کا حکم 403
(25)غیر مسلم ہندو کی دعوت قبول کرنا 403
(26)شراب اور گوبر کی پرستش کرنے والے کے ساتھ برتاؤ 403
(27)کافر گواہوں کی گواہی مسلمان مدعا علیہ پر 404
(28)کافر کی اطاعت کرنا 404
(29)نوکری کے خوف سے ہندو کے بُت کی تعظیم کرنا 404
(30)مسجد کی تعمیر میں ہندو کا روپیہ لگانا 405
(31)کفار سے محبت وموانست میں احتراز 405
(32)کفار کی ملازمت کرنے کا حکم 405

(33) مسلمان کے خلاف کافر کی گواہی 406
(34) کافر کی اطاعت کا حکم 406
(35) مسلمان اور کتابی کے سوا دوسرے کفار کے ذبیحہ کا حکم 406
(36) کفار کے ساتھ دوستی کرنا 408
(37) کفار سے تمام اُمور میں احتراز کرنا افضل ہے 408
(38) کافر کے غسل وکفن دفن کا حکم 409
(39) جہاں پر کوئی مسلمان مرد نہ ہو، وہاں پر مسلمان کو غسل دینے اور نماز جنازہ پڑھانے کا حکم 409
(40) مسلمان میت کو کافر رشتہ دار غسل نہ دے 409
(41) غیر مسلم شہید نہیں کہلا سکتا 401
(42) کافر رشتہ دار کا مسلمان میت کے قبر میں داخل ہونے کا حکم 410
(43) جس میت کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو، اس کے غسل ونماز جنازہ کا حکم 410
(44) کافر کو غسل دینا 410
(45) مسلمان اور غیر مسلم مُردے مل جائے تو اُن کو غسل دینے اور جنازہ پڑھنے کا حکم 410

امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کا فتویٰ..... 411

(1) شیعہ کے ساتھ مناکحت کرنے، اُن کا ذبیحہ کھانے، اُن کا جنازہ پڑھنے اور مسجد کے لئے اُن سے چندہ لینے کا حکم 411
(2) شیعہ، سنیوں کے جنازہ میں شریک ہوکر بدُعا کرتے ہیں 413

حضرت مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین دبیرؒ ساکن بھیں ضلع جہلم کا فتویٰ..... 415

(1) شیعوں سے اسلامی برتاؤ اور اتحاد رکھنا 415
(2) شیعوں سے دوستی کرنے والے، سنی بھائی توجہ کریں 416
(3) شیعہ، سنیوں کے جنازہ میں شریک ہوکر بدُعا کرتے ہیں۔ لہٰذا اُن کو اپنے جنازوں میں شریک ہونے نہ دیں 416
(4) شیعوں سے دوستی کرنے والے سے بڑا بے غیرت کون ہوسکتا ہے 417

تمیں جید علمائے کرام کا فتوی..... 418

شیعہ اثناعشریہ مسلمان ہے یا کافر؟ اور ان کے ساتھ مناکحت کرنے، ان کا ذبیحہ کھانے، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے یا اپنے جنازہ میں ان کو شریک کرنے، اور مسجد کیلئے ان سے چندہ لینے کا حکم 418

حضرت مولانا محمد جمال ؒ کا فتوی: استاذِ تفسیر دار العلوم دیوبند..... 423

(1) شیعوں کے ساتھ معاشرتی معاملات، ان کا جنازہ پڑھنا، ان کے ساتھ نشست وبرخاست رکھنا وغیرہ وغیرہ 423

(2) روافض اور عداوتِ اسلام 424

حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحب ؒ کا فتوی..... 426

(1) اختلافِ دین مانعِ ارث ہے 426

(2) ارتداد مانعِ ارث ہے 427

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب ؒ کا فتوی..... 428

(1) شیعوں کے یہاں کھانے پینے کا حکم 428

(2) شیعہ کی گواہی کا حکم 428

(3) کفریہ عقائد اختیار کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے 428

(4) مسجد میں غیر مسلم کے چندہ کا استعمال 429

(5) کفار کے ساتھ موالات کا حکم 429

حضرت مولانا مفتی جمیل تھانوی صاحب ؒ کا فتوی..... 431

شیعہ قطعی طور پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ حکومت سعودیہ، اور ہر مسلمان حکومت اور علماء وعوام سب کی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ذمہ داری ہے کہ ان کا حدودِ حرم میں داخلہ بند کریں اور کرائیں، ورنہ درجہ بدرجہ گنہگار ہوں گے 431

نواب صدیق الحسن خان قنوجی ؒ کا فتوی..... 432

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا 432

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحبؒ کا فتوی.....433

(1) شیعوں کے عقائد وافعال اور اُن سے نکاح کرنے، اُن کا نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والوں اور اُن کے ذبیحہ کا شرعی حکم.......433
(2) شیعہ کے ساتھ مناکحت اور تعلقات رکھنے کا حکم.......435
(3) تعزیہ اور علم اور اس میں شرکت کا حکم.......436
(4) تعزیہ کے جلوس میں شرکت کا حکم.......436
(5) مجلس حسینی میں شرکت.......436
(6) کیا شیعہ لوگ سنیوں کو نجاست کھلاتے ہیں.......437
(7) شیعہ کے گھر کا کھانا.......437
(8) شیعوں کے ساتھ تعلقات رکھنے اور مذہبِ شیعہ اختیار کرنے والے کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے.......438
(9) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا مقام اور گستاخِ حضرت امیر معاویہؓ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم.......438
(10) جس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت حسینؓ کی شہادت سے اسلام کی تکمیل ہوئی، ایسے شخص سے تعلقات قائم رکھنا.......439
(11) شیعہ ومرزائی کا ذبیحہ اور اُن کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم.......440
(12) نماز کا فدیہ شیعہ کو دینا.......441
(13) تعزیہ گاہ میں نماز جنازہ لے جانے والوں کا حکم.......441
(14) شیعہ اہل کتاب نہیں ہے.......441
(15) شیعہ کو ووٹ دینا.......442
(16) شیعہ کے سوال کا جواب کس طرز پر ہونا چاہئے.......442
(17) دفع وباء کے لئے تعزیہ کی نذر ماننا اور اس میں چندہ دینا.......443
(18) مجلسِ شہادت میں شرکت کرنا.......443
(19) بائیس رجب کے کونڈوں کی حقیقت اور اس میں شرکت.......443
(20) شوہر شیعہ ہو جائے تو اس کے نکاح کا حکم.......444

(21)شوہر شیعہ ہو جائے تو اس کے نکاح کا حکم 445
(22)شوہر شیعہ ہو جائے تو اس کا حکم 445
(23)شیعہ کے لئے ایصالِ ثواب کرنے اور ایسے حافظ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم 446
(24)نکاحِ متعہ کے احکام اور متعہ کرنے والے سے ترکِ تعلقات 447
(25)دورِ حاضر کے شیعہ کو ایصالِ ثواب 447
(26)شیعہ وغیرہ سے نکاح پڑھوانا 448
(27)بیٹی کا بغیر تحقیق کے غیر مسلک (جس کے گھر میں شیعہ لڑکی بھی ہو) میں نکاح کرنا 448
(28)بے خبری میں شیعہ تبرائی سے نابالغہ کا نکاح ہو گیا 449
(29)شیعہ سے نکاح 449
(30)مسجد میں تعزیہ رکھنا 450
(31)رافضی مرد و عورت سے نکاح اور ان کے عقائد 450
(32)یومِ عاشورا کی تعطیل مدارس میں 450
(33)سیدہ کا نکاح شیعہ سے 451
(34)قبرستان کی حفاظت کے لئے شیعہ کو ملازم رکھنا 452
(35)روافض کا ذبیحہ مجبوری میں کھانے کا حکم 452
(36)شیعہ کا ذبیحہ 453
(37)شیعہ کے گھر کھانا اور اُن کے ساتھ برتاؤ 453
(38)شیعہ کے گھر کھانا 453
(39)تعزیہ بنانے والوں سے ترکِ تعلق 453
(40)اگر سوال، شیعہ سنّی تو ارث کا ہو تو جواب کس طرح دیا جائے 454
(41)شیعوں کے سلام کا جواب 455
(42)قادیانی و شیعہ کو سلام اور جواب 455
(43)سیاہ کرتا پہننا 455

(44) شیعہ عورت بغیر وارث چھوڑے مرنے پر اس کے موروثہ زیور کا مصرف 455
(45) خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو منافق کہنے والے روافض، اور ان کے ساتھ نکاح کرنے اور ان کے ذبیحہ کا حکم 456
(46) شیعہ کو زکوۃ و فطرہ دینا 456
(47) یوم عاشورا کی تعطیل مدارس میں نہ کی جائے 457
(48) ایک مسجد کے متعلق اختلاف کہ وہ سنیوں کی ہے یا شیعوں کی 457
(49) قبرستان کی حفاظت کے لئے شیعہ کو ملازم رکھنا 458
(50) شیعہ کو ووٹ دینا 458
(51) گستاخ صحابہ کرامؓ سے محبت کرنا 458
(52) گستاخ صحابہؓ ... محبت کے لائق نہیں بلکہ لعنت کے مستحق ہے 459
(53) اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول علیہ کے دشمنوں کے ساتھ محبت رکھنا 459
(54) شیعہ ختم نبوت کے منکر ہے، اُن کے ساتھ تعلق رکھنے اور نکاح کرنے کا حکم 459
(55) روافض کے شعار سے بچنے کا حکم 459
(56) روافض کے شعار سے بچنے کا حکم 459
(57) مرتدین سے تعلقات رکھنے اور مرتدین سے تعلق رکھنے والوں کا حکم 460
(58) مرتد سے موالات کا حکم اور جو مرتد سے موالات ترک نہ کرے اس کا حکم 461
(59) جنازۂ مرتد پر نماز اور مسلم قبرستان میں دفن کرنے کا حکم 461
(60) مرتد سے موالات رکھنا 461
(61) غیر مسلم کے جنازہ میں شرکت 461
(62) کفار کے جنازہ و مذہبی جلوس میں شرکت کرنا 462
(63) کیمونسٹ کے جنازہ کی نماز 462
(64) غیر مسلم کے ساتھ کھانا 462
(65) نرسری اسکول میں غیر مسلم معلمات کا تقرر، اور اُن کو راز دان بنانا 463

(66) ایک عبرتناک واقعہ ملاحظہ فرمائیں 466
(67) کافر ملازم کے ذریعہ گوشت منگانا 466
(68) غیر مسلم کے فیصلۂ عدالت کے بعد نکاحِ ثانی اور اس میں شرکت کرنے والوں کا حکم 466
(69) کافر کے گھر کا گوشت کھانا 467
(70) نکاح میں شرکت کے لئے غیر مسلموں کو مسجد میں لانا 468
(71) غیر مسلموں کے میلہ میں جانا اور اُن کے تیوہاروں میں چندہ دینا 468
(72) کفار و مشرکین کے ساتھ کھانا اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 468
(73) کافر ملازم کے ذریعہ گوشت منگانا 469
(74) کافر کے گھر کا گوشت 469
(75) غیر قوم کے تہوار میں اُن کو مبارکباد دینا 469
(76) غیر قوم کے مذہبی اجتماع میں شرکت 469
(77) غیر مسلم کے جنازہ میں شرکت 469
(78) کافر کا مسلم اور مسلم کا کافر کے جنازہ کے ساتھ چلنا 470
(79) غیر مسلم کو ایصالِ ثواب بخشنا 470
(80) غیر مسلم کو ثواب پہنچانا 470
(81) مشرک کے جنازہ کی نماز پڑھانے والے کی امامت 470
(82) کافر کا جھوٹا پانی پینا 471
(83) کفار سے تعلقات رکھنا اور اُن کے ہدیہ کا حکم 471
(84) کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا 471
(85) دینی مدارس میں اتوار کے دن تعطیل کرنا غیروں کے ساتھ تشبّہ ہے 471
(86) منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا 471
(87) مشرک کا نماز جنازہ پڑھنا 472
(88) کفار کے مذہبی اجتماع اور میلوں میں شرکت کرنا 472

(89) کفار سے دوستی کرنا 472
(90) کافرہ سے نکاح کرنا 472
(91) مشرک کے لئے دعائے مغفرت کرنا 472
(92) کفار سے محبت رکھنا 472
(93) کافر کے لئے دُعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرنا 473
(94) مسلمان پر غیر مسلم کی ولایت 473
(95) صدقہ واجبہ کا گوشت غیر مسلم کو دینا 473
(96) کفار کے ساتھ معاملات کرنا 473
(97) گوشت کے حلال یا حرام ہونے میں کافر کے قول کا حکم 473
(98) کفار کا دعوت قبول کرنا 473
(99) غیر مسلموں سے تعلقات رکھنا 473
(100) اصلاح کی نیت سے بدعات میں شرکت کرنا 474
(101) اصلاح کی نیت سے بدعتیوں کے ساتھ امام صاحب کی کھانے میں شرکت 474
(102) بدعتی سے میل جول 476
(103) مدرسہ چلانے کے لئے مجلس میلاد میں شرکت کرنا 476
(104) اصلاح کی نیت سے عرس میں شرکت کرنا 476
(105) بدعتی کی امامت 477
(106) اہل بدعت کے مجالس میں شرکت کا حکم 477

دوسری صدی ہجری کے فتاوی جات

امام مالکؒ کا فتوی

صحابہ کرامؓ کے گستاخ کا:مال فئی:میں کچھ حصہ نہیں ہے:

مالک بن انس وغیرہ نے فرمایا ہے کہ جس نے صحابہ کرامؓ کو مبغوض رکھا اور اُن کو بُرا کہا، سو اُس کا مسلمانوں کے مال فئی میں کچھ حق نہیں اور انہوں نے یہ بات سورہ حشر کی اس آیت سے نکالی ہے:

:والّذین جاؤامن م بعدھم یقولون ربّنااغفرلناو لاخواننا الّذین سبقوابالایمان ولاتجعل فی قلوبنا غلّاللّذین اٰمنوا ربنا انّک رءوف الرحیم:اور:فئی:

ترجمہ: واسطے اُن لوگوں کے ہے جو آئے ہیں پیچھے اُن کے، کہتے ہیں اے ہمارے رب! بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو پہلے ایمان لائے ہم سے اور مت کر ہمارے دلوں میں کینہ واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں۔اے ہمارے رب! تو ہی نرمی والا مہربان ہے۔

اور کہا ہے کہ جس کو اصحابؓ محمدﷺ کے سبب غصہ پیدا ہو، سو وہ کافر ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا :لیغیظ بھم الکفار: تا کہ غصہ دلائے کافروں کو۔(نسیم الریاض:اُردو ترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ:ج 2:ص 45)

صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کا:مال فئی:میں کچھ حق نہیں ہے:

جو کوئی اصحاب رسولﷺ میں سے کسی صحابی کی منقصت کرے تو اُس کا اس :فئی: میں کچھ حق نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ نے اس :فئی: کو تین قسم میں منقسم فرمایا ہے۔پس فرمایا:

:للفقراء المھاجرین الّذین اخرجوامن دیارھم واموالھم یبتغون فضلامّن اللّٰہ ورضواناوّینصرون اللّٰہ ورسولہ اولئک ھم الصّادقون:

ترجمہ: (یہ مال) واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں کے (ہے) جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور مالوں سے، ڈھونڈتے رہے ہیں فضل اللہ تعالیٰ کا اور رضامندی اس کی، اور مدد دیتے ہیں اللہ کو اور اس

کے رسول کو،یہی لوگ ہیں سچے :انتھی:

پھر فرمایا:والّذین تبوّأالدّاروالایمان من قبلھم یحبّون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مّمّااوتواویؤثرون علیٰ انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ:

ترجمہ: اور جوجگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے،محبت کرتے ہیں اس سے جو وطن چھوڑ آوے ان کے پاس،اور نہیں پاتے اپنے دل میں غرض اس چیز سے جو ان کو ملااور اول رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگر چہ ہو اپنے اوپر بھوک:انتھی:اور یہ انصار ہیں۔

پھر فرمایا:والّذین جاؤامن م بعدھم یقولون ربّنااغفرلناولاخوانناالّذین سبقوابالایمان ولاتجعل فی قلوبناغلًالّلّذین اٰمنوار بنااٰنّک رءوف الرحیم:

ترجمہ: اور یعنی:واسطےاُن لوگوں کے ہے جو آئے ہیں پیچھےاُن کے،کہتے ہیں اے ہمارے رب!بخش ہم کواور ہمارے بھائیوں کو جو پہلے ایمان لائے ہم سے اور مت کر ہمارے دلوں میں کینہ واسطےاُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں۔اے ہمارے رب!تو ہی نرمی والا مہربان ہے۔

پس جوکوئی ان کی تنقیص کرےسو یعنی المسلمین:میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

(شمیم الریاض:اُردوترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ :ج2:ص290)

حضور اقدس ﷺ نے ہم کو صحابہ کرامؓ سے محبت کرنے اور صحابہ کرامؓ کے دشمنوں سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے،اور حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے گستاخ کا جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا:

حضور اقدس ﷺ کے نزدیک ایک شخص کا جنازہ حاضر کیا گیا تو حضور اقدس ﷺ نے اس پر نماز نہ پڑھی اور فرمایا کہ یہ عثمان کو دشمن رکھتا تھا،سوخدا تعالیٰ جل شانہ نے اس کو دشمن رکھا۔

حضور اقدس ﷺ سے مروی ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:جو کوئی میرے اصحاب میں میری حفاظت کرے گا (اور میرے حق کو ملحوظ رکھے گا) تو قیامت کے روز میں اس کا حافظ اور نگہبان ہوں گا،اور فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے اصحاب میں میری حفاظت کرے گا وہ میرے پاس میرے حوض پر وارد ہوگا،اور جو کوئی میرے اصحاب میں میری حفاظت

نہ کرے گا سو وہ میرے پاس میرے حوض پر بھی وارد نہ ہوگا اور نہ مجھ کو دیکھے گا، مگر دُور سے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ یہ ہیں حضور اقدس ﷺ جو سارے خلق کے ادب سکھانے والے ہیں اور جن کے سبب ہم کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہدایت کی ہے اور جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے: رحمۃ للعالمین: بنایا ہے وہ راتوں کو جنت البقیع کی جانب تشریف لے جاتے اور ان کیلئے دعا استغفار کرتے جیسے کہ آپ ان کو رخصت کر رہے ہوں اور اسی کا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو حکم کیا تھا اور حضور اقدس ﷺ نے ہم کو صحابہ کرامؓ کی محبت اور شفقت اور موالات کا اور اُن اشخاص سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے جو حضرات صحابہ کرامؓ کو دشمن رکھے۔

(شمیم الریاض: اُردو ترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ: ج 2: ص 46)

شیعہ سے بات کرنے کی ممانعت:

امام مالک صاحبؒ فرماتے ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو گالی دیتا ہے، اس کا اسلام میں کوئی نام ونصیب نہیں۔

ایک مرتبہ اِن سے شیعوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ان سے بات نہ کرو اور نہ ہی ان کی بات کا جواب دو، یہ جھوٹے ہیں۔ (اثنا عشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 211)

امام ثوریؒ کا فتویٰ

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

حضرت ابراہیم بن مغیرہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ثوریؒ سے دریافت کیا: جو سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کو گالیاں دیتا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے؟ کہا: جائز نہیں ہے۔

(اثنا عشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 216)

امام جعفر صادق صاحبؒ کا فتوی

شیعوں سے بائیکاٹ کرنا:

اصول کافی کے صفحہ 554 پر ہے:عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام قال لا تصحبوا اھل البدعۃ و لاتجالسوھم فتصیروا عندالناس کواحدمنھم.قال رسول اللّٰہﷺ المرء علی دین خلیلہ وقرینہ:

ترجمہ: امام جعفر صادق صاحبؒ سے روایت ہےفرمایا کہ:بدعتی لوگوں کی صحبت نہ کرو،اور نہ اُن سے مل کر بیٹھو،ورنہ.....لوگوں میں تم انہیں جیسے ہوجاؤں گے۔اسی طرح رسول پاکﷺ نے فرمایا:آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔

امام جعفر صادق صاحبؒ نے اس حدیث میں اہل بدعت سے برتاؤ کرنے،ان سے دوستی کرنے اوراُن سے مل کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔اور ظاہر ہے کہ روافض جن کا بھنگ،شراب،نماز چھوڑنا اور بزرگانِ دین کوبُرا بھلا کہنا پیشہ ہے،اہل بدعت ہیں۔اس لئے امام جعفر صادقؒ کےفتوی کے مطابق ان سے مسلمانوں کو بائیکاٹ کردینا چاہئے،ورنہ بحکم حدیث ھذا.....وہ ان جیسے سمجھے جائیں گے۔(آفتاب ہدایت رَدِرفض وبدعت:ص469)

دوسری حدیث:اصول کافی کے صفحہ 555 پر ہے کہ جوشخص ایسے لوگوں کے پاس نشست وبرخاست کرے جوخدا کےدوستوں کوسب کیا کریں تووہ خدا کا سخت نافرمان ہے۔

اس حدیث میں امام جعفر صادقؒ ،سبّی شخص کے پاس بیٹھنے سے منع فرماتے ہیں،اور ظاہر ہے کہ روافض نہ صرف خلفاء ثلاثہؓ کوگالیاں دیتے ہیں بلکہ اہل بیتؓ کوگالیاں دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔اس لئے ان سے برتاؤ کرنے والا امام جعفر صادقؒ کا نافرمان ہے۔

تحقیق بالا سے ثابت ہوگیا کہ روافض کی تکفیر قرآن حدیث اور اقوال آئمہ اہل بیتؓ اور فتوی علماء ظاہرو باطن کی رو سے ثابت ہے۔ان سے کسی قسم کا برتاؤ کرنا اللہ تعالی جل شانہ اور رسولﷺ کی نافرمانی میں داخل ہے۔ان سے بالکل قطع تعلق کرنا چاہئے۔ان سے مل کر کھانے میں،نشست وبرخاست رکھنے،رشتے ناطے کرنے،ان سے محبت واُلفت راہ

ورسم رکھنے،ان کے جنازوں میں شامل ہونے،ان سے مل کرنماز پڑھنےاور دیگر تعلقات قائم رکھنے کی سخت ممانعت ہے۔ مسلمانوں کواس پرعمل پیرا ہوکراپنے دین وایمان کو بچانا چاہئے۔(آفتاب ہدایت ردِ رفض وبدعت:ص470)

حضرت طلحہ بن مصرفؒ کافتوی

شیعہ کاذبیحہ اوراُن سے نکاح کرنا:

شیعوں رافضیوں سے نہ تو اُن کی عورتوں سے نکاح کیا جائے نہ ہی اُن کاذبیحہ کھاجائے، کیونکہ یہ مرتد ہیں۔ (اثناعشریہ عقائدونظریات کاجائزہ اورگھناؤنی سازشیں:ص217)

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کافتوی

صحابہ کرام سے محبت رکھنانجات کاذریعہ ہے:

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے کہاہے کہ جس کسی میں دوخصلتیں پائی جاویں اُس نے نجات پائی،ایک سچائی اوردوسرا اصحابہ کرامؓ کی محبت۔(شمیم الریاض:اُردو ترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ:ج2:ص45)

امام محمدؒ کافتوی

رافضیوں کے پیچھے نماز پڑھنا:

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائزنہیں،کیونکہ وہ سیدناصدیق اکبرؓ کی خلافت کے منکر ہیں۔(حقیقی دستاویز:ص270)

امام ابوبکر بن عیاشؒ کا فتوی

رافضی کا جنازہ پڑھنا:

میں کسی رافضی کا نماز جنازہ نہیں پڑھتا، کیونکہ وہ سیدنا فاروق اعظمؓ کو کافر سمجھتا ہے۔

(توہینِ صحابہؓ کا شرعی حکم:ص 107)

ابوبکر بن ہانیؒ کا فتوی

روافض کا ذبیحہ:

روافض اور قدریہ کا ذبیحہ حلال نہیں جیسا کہ مرتد کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔(حقیقی دستاویز:ص 272)

حضرت عبداللہ بن ادریسؒ کا فتوی

رافضی کو شفعہ کا حق:

رافضی کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہے۔(آئینہ مذہبِ شیعہ:ج:2:ص 1280)

تیسری صدی ہجری کے فتاوی جات

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ

صحابہ کرامؓ کو بُرا بھلا کہنے والے کے اسلام کو مشکوک سمجھو:

صحابہ کرامؓ کی شان میں بُرا بھلا کہنے والے کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: اذا رأيت احدا يذكر اصحاب رسول اللهﷺ بسوء فاتهمه على الاسلام:

ترجمہ: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو صحابہ کرامؓ میں سے کسی صحابی کو بُرا بھلا کہتا ہے تو اس کے اسلام کو مشکوک سمجھو۔(توهين صحابهؓ كا شرعی حکم: ص 93)

حضرت امیر معاویہؓ کی تنقیص کرنے والے کے ساتھ کھانے کی ممانعت:

اسی طرح امام ابراہیم الحربیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا کہ میرا خالو حضرت امیر معاویہؓ کی تنقیص کرتا ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ مل کر کھا سکتا ہوں؟ تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے جواب میں فرمایا: اس کے ساتھ مل کر مت کھاؤ۔(توهين صحابهؓ كا شرعی حکم: ص 93)

گستاخِ صحابہؓ کی سزا:

طبقات الحنابلہ میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: نبی کریمﷺ کے صحابہ کرامؓ کے محاسن ذکر کیا جائے اور ان کی لغزشوں کو ذکر کرنے اور ان کے مابین ہونے والے مشاجرات کو بیان کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ جو شخص تمام صحابہ کرامؓ یا ان میں سے کسی ایک صحابی کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا ان کی تنقیص کرتا ہے یا ان پر طعن و ملامت کرتا ہے یا ان پر عیب لگانے کی کوشش کرتا ہے یا ان میں سے کسی ایک صحابی پر عیب لگاتا ہے تو وہ خبیث بدعتی رافضی ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں نہ اس کا کوئی فرض قبول ہے اور نہ کوئی نفل، بلکہ صحابہ کرامؓ سے محبت سنت ہے، ان کی اقتداء کامیابی کا وسیلہ ہے اور ان کے آثار کی اتباع میں بہت بڑا درجہ ہے۔

کسی کیلئے جائز نہیں کہ وہ ان کی لغزشوں کو ذکر کرے، اور نہ کسی کے لئے یہ جائز ہے کہ ان پر عیب لگائے یا ان کی تنقیص کرے۔ جو شخص ایسا کرے تو حاکم پر واجب ہے کہ اس کو سزا دے اور اسے معاف نہ کرے، اسے سخت سزا دے

اوراس سے توبہ کرائے، اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے پھر سزا دے اور ہمیشہ قید خانے میں رکھے، یہاں تک کہ وہ رجوع کرے یا وہیں مرجائے۔(توھینِ صحابہؓ کا شرعی حکم:ص94)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو حضرت امیر معاویہؓ سے افضل سمجھنے والے کے ساتھ تعلقات رکھنے کی ممانعت:

امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو حضرت امیر معاویہؓ سے افضل سمجھتا ہے، اس پر امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا:

:فلاتجالسه و لاتواکله و لاتشاربه واذامرض فلاتعده:

ترجمہ: نہ اس کے ساتھ بیٹھو، نہ اس سے مل کر کھاؤ پیو، اور جب بیمار پڑ جائے تو اس کی بیمار پرسی بھی نہ کرو۔(توھینِ صحابہؓ کا شرعی حکم:ص75)

حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کے پیچھے نماز پڑھنا:

امام احمدؒ سے یہ سوال ہوا کہ جو شخص حضرت امیر معاویہؓ کو گالی دے، کیا اُس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟ فرمایا: نہ تو اُس کے پیچھے نماز پڑھی جائے نہ اُس کی عزت کی جائے۔

(اثناعشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص212)

حضرت امام شافعیؒ کا فتوی

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

بویطی نے امام شافعیؒ سے سوال کیا کہ میں رافضی کے پیچھے نماز پڑھ لوں؟ تو امام شافعیؒ نے فرمایا: نہیں۔ رافضی کے پیچھے نماز مت پڑھو، نہ قدری کے پیچھے، نہ مرجی کے پیچھے۔ میں نے کہا اُن کی صفات تو بیان کریں؟ امام شافعیؒ نے فرمایا: جو یہ کہتے ہیں کہ ایمان نام صرف زبان سے قول کا ہے تو وہ مرجی ہے اور جو یہ کہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ امام برحق نہ تھے تو وہ رافضی ہے۔(سیر اعلام النبلاء ج8:ص388)

ابن ابی موسی اوراسحاق بن راھویہؒ کافتوی

گستاخِ صحابہؓ کے ساتھ نکاح کرنا:

ابن ابی موسی اور اسحاق بن راھویہ کے اصحاب فرماتے ہیں کہ جس نے سلف (بشمول صحابہ کرامؓ) کو بُرا بھلا کہا روافض میں سے تو وہ اہل سنت کا کفو نہیں۔ لہذا اس کے ساتھ شادی نہ کی جائے۔ (حقیقی دستاویز: ص272)

محمد بن یوسف الفریابیؒ کا فتوی

شیعہ کا نماز جنازہ اور تدفین:

خلالؒ نے روایت کیا ہے کہ مجھے حرب بن اسماعیل کرمانی نے بتایا، اس نے کہا کہ ہمیں موسیٰ بن ہارون بن زیاد نے بیان کیا، اس نے کہا کہ میں نے فریابی سے سنا کہ ایک آدمی ان سے اُس شخص کے بارے میں پوچھ رہے تھے جس نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو گالی دی، تو انہوں نے کہا: وہ کافر ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا اُس کا جنازہ پڑھا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ اس نے پوچھا وہ: لا الٰہ الا اللّٰہ: پڑھتا ہے، اس کے ساتھ کس طرح پیش آیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: کہ اُس کو ہاتھ نہ لگاؤ، اُس کو لکڑی کے ساتھ اُٹھاؤ اور گڑھے میں دفنا دو (آئینہ مذہب شیعہ: ج2: ص1281)

امام ابوعبید قاسم بن سلامؒ کا فتوی

رافضی کا مال غنیمت میں حصہ نہیں:

رافضی شیعہ کا حصہ مالِ غنیمت میں سے کچھ بھی نہیں۔اور مزید فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے میل جول رکھا ہے اور علم کلام والوں سے بھی بات چیت کی ہے، میں نے رافضیوں اور شیعوں سے بڑھ کر زیادہ گندی بکواس کرنے والا اور نفرت انگیز بات کرنے والا اور دلیل میں کمزور ترین اور احمق ترین کسی کو نہیں پایا۔

(اثنا عشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص 211)

امام یزید بن ہارونؒ کا فتوی

شیعہ سے حدیث لکھنا جائز نہیں:

ہر بدعتی سے حدیث لکھنا جائز ہے بشرطیکہ اپنی بدعت کی حمایت نہ کرے۔لیکن شیعوں سے نہ لکھی جائے ،یہ جھوٹے ہیں۔(اثنا عشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص 216)

چوتھی صدی

ہجری کے

فتاوی جات

امام الہدیٰ، القدوۃ الفاضل، الکامل الفقیہ ابی اللیث السمرقندی حنفیؒ کا فتوی

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

جہمی، قدری اور رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔(فتاوی النوازل:ص48)

حجۃ الاسلام، محدّث وفقیہ احناف، امام طحاویؒ کا فتوی

گستاخِ صحابہؓ سے نفرت رکھنا ایمان ہے:

فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہؓ سے محبت رکھتے ہیں، اور ان میں سے کسی کی محبت میں غلو نہیں کرتے، اور نہ ان میں سے کسی سے تبرّی کرتے ہیں۔اور جو شخص صحابہ کرامؓ سے بغض رکھے اور ان کا ناشائستہ تذکرہ کرے ہم اس سے بھی بغض رکھتے ہیں۔(گمراہ کن عقائد و نظریات اور صراط مستقیم:ص274)

امام ابوبکر رازیؒ کا فتوی

شیعہ سے مناکحت کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے جنازہ میں شرکت کرنا:

حضرت مولانا ابوبکر رازیؒ نے اس مسئلہ کو از روئے روایت و درایت، زیادہ شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ:

ایسے زندیقوں کے پیچھے نہ نماز جائز ہے، نہ ان کی شہادت قبول ہے، نہ ان کا احترام کرنا درست ہے اور نہ سلام و کلام کرنا صحیح ہے، نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے، نہ ان سے شادی بیاہ کیا جائے اور نہ ان کا ذبیحہ کھایا جائے۔(اکفار الملحدین:ص166)

احمد بن عبداللہ بن یونسؒ کا فتوی

شیعہ کا ذبیحہ:

اگر کوئی یہودی ایک بکری ذبح کرے اور کوئی رافضی بھی ذبح کرے تو میں یہودی کا ذبیحہ کھا لوں گا، لیکن رافضی کا ذبیحہ نہیں کھاؤں گا، کیونکہ وہ اسلام سے مرتد ہو چکا ہے۔(آئینہ مذہب شیعہ:ج2:ص1281)

رافضی کا ذبیحہ:

اگر ایک رافضی بکری ذبح کرے اور ایک یہودی ذبح کرے، تو میں یہودی کا ذبیحہ کھالوں گا، رافضی کا ذبیحہ نہیں کھاؤں گا۔ کیونکہ وہ (رافضی) اسلام سے برگشتہ ہو چکا ہے اور یہودی اہل کتاب ہے جس کا ذبیحہ حلال ہے۔

(عظمت و شانِ صحابہؓ:ص21)

شیعہ کا ذبیحہ:

اگر ایک بکری یہودی ذبح کرتا ہے اور دوسری بکری رافضی شیعہ ذبح کرتا ہے تو میں یہودی کی ذبح کی ہوئی بکری کھاؤں گا، شیعہ کی ذبح کی ہوئی بکری کا گوشت نہیں کھاؤں گا، کیونکہ یہ دین اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔

(اثناعشریہ عقائدو نظریات کاجائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص212)

امام ابوجعفر الطحاویؒ کا فتوی

صحابہ کرم کے دشمن سے بغض رکھنا ایمان کا حصہ ہے:

ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے ساتھ محبت کرتے ہیں، اور ان میں سے کسی ایک کی محبت میں افراط کا شکار نہیں ہوتے، اور نہ ہی ان میں سے کسی بھی صحابی سے برأت کا ذکر کرتے ہیں، اور ہر وہ شخص جو ان صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتا ہے یا ان کا ذکر بھلائی کے علاوہ کرتا ہے ہم اس سے بغض رکھتے ہیں اور ہم صحابہ کرامؓ کا ذکر صرف بھلائی سے کرتے ہیں، صحابہ کرامؓ سے محبت ایمان، دین اور احسان ہے، اور ان سے بغض رکھنا کفر، منافقت اور سرکشی ہے۔

(توھین صحابہؓ کاشرعی حکم:ص99)

امام ابوالحسن الاشعریؒ کا فتوی

گستاخِ صحابہؓ سے بیزاری اختیار کرنا:

تمام صحابہ کرامؓ امام اور مامون ہیں، دین کے بارے میں متہم نہیں، اللہ تعالی جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان تمام کی تعریف کی ہے، اور ہمیں ان کی توقیر وتعظیم اور ان سے محبت کرنے اور جو شخص ان میں سے کسی ایک صحابی کی بھی تنقیص کرے اس سے بیزاری کا مکلف بنایا ہے۔ اللہ تعالی جل شانہ ان سب سے راضی ہو۔

(توھین صحابہؓ کاشرعی حکم:ص103)

پانچویں صدی
ہجری کے
فتاوی جات

الامام، الحافظ، المحدّث، ابی بکر احمد بن علی بن ثابت المعروف بالخطیب البغدادیؒ کا فتوی

گستاخِ صحابہؓ سے مناکحت کرنا اوران کا جنازہ پڑھنا:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے چنا اور میرے لئے میرے صحابہ کو چنا اور انہیں میرا مددگار اور سسرال بنایا اور آخر میں ایک قوم نکلے گی جو صحابہ کرامؓ کی نقص بیان کرے گی، خبردار! اُن سے نکاح مت کرنا، خبردار! اُن کے ساتھ نماز مت پڑھنا، خبردار! اُن کی نماز جنازہ مت پڑھنا وہ لعنتی ہے۔

(کتاب الکفایۃ فی علم الروایۃ: ص 48)

امام ابواسحاق ابراہیم علی بن یوسف الشیرازیؒ کا فتوی

رافضی کے قول کا اعتبار نہیں:

رافضی وہ..... جو سلف صالحینؒ کو سب کرتے ہیں ان کے فتاوی مردود اور ان کے اقوال ساقط ہیں۔ یہی ہمارا مشہور مذہب ہے۔(المجموع شرح المھذب:ج1:ص470)

چھٹی صدی ہجری کے فتاوی جات

قاضی عیاضؒ کا فتویٰ

صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کے ساتھ نکاح کرنے، جنازہ پڑھنے، عیادت کرنے اور اُن کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کی ممانعت:

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: میرے اصحاب کو گالی مت دینا، کیونکہ آخر زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے اصحاب کو گالی دیں گے، تو تم نہ اُن پر نماز پڑھنا اور نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ اس کے ساتھ نکاح اور بیاہ کرنا اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست اختیار کرنا اور اگر وہ بیمار ہوں تو تم اُن کی عیادت بھی نہ کرنا۔

(شمیم الریاض: اُردو ترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ: ج 2: ص 288)

صحابہ کرامؓ کے گستاخوں پر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ اور فرشتوں کی لعنت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم میرے اصحاب کو گالی مت دو، سو جو کوئی ان کو گالی دے، سو اُس پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی اور اس کے فرشتوں کی اور سب کی پھٹکار ہے، اور اللہ عزوجل اس سے نہ نفل قبول فرمائے گا اور نہ فرض۔

(شمیم الریاض: اُردو ترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ: ج 2: ص 287)

صحابہ کرامؓ کے گستاخ سے نفرت اور بغض رکھنا حضور اکرم ﷺ سے محبت کی علامت ہے:

حضور پاک ﷺ کی محبت کی علامت ایک یہ ہے کہ اس شے کو محبوب رکھے جس کو نبی کریم ﷺ نے محبوب رکھا ہو اور اُس شخص کو محبوب رکھے جو نبی کریم ﷺ کے سبب یا آپ ﷺ کے نسب سے ہو جیسے نبی کریم ﷺ کے اہل بیتؓ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ۔ اور اُس شخص کے ساتھ عداوت رکھے جس کو نبی کریم ﷺ نے دشمن رکھا ہو اور اُس شخص سے بغض رکھے جس کو نبی کریم ﷺ نے مبغوض رکھا ہو اور بُرا کہا ہو، کیونکہ جو کوئی کسی کو محبوب رکھتا ہے تو وہ اس کو بھی محبوب رکھتا

ہے جس کو وہ محبوب رکھتا ہو۔(شمیم الریاض:اُردو ترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ:ج2:ص 20)

صحابہؓ سے محبت رکھنا حضور اکرم ﷺ سے محبت رکھنے کی علامت ہے اور صحابہؓ سے بغض رکھنا حضور اکرم ﷺ سے بغض رکھنے کی علامت ہے:

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ (کے بارے) میں خدا سے ڈرو، خدا سے ڈرو، میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنالینا (کہ ان حضراتؓ پر طعن و تشنیع کرنے لگو) سو جس کسی نے ان کو محبوب رکھا ہے سو میری محبت سے محبوب رکھا ہے اور جس کسی نے ان کو مبغوض رکھا سو میرے بغض سے مبغوض رکھا ہے اور جس نے ان کو ایذاء دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کو پکڑے (اور اس سے مواخذہ کرے)۔(شمیم الریاض:اُردو ترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ:ج2:ص20)

دین کے دشمنوں کو مبغوض رکھنا اور اُن سے کنارہ کشی اختیار کرنا حضور اکرم ﷺ سے محبت کی علامت ہے:

حضور پاک ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اُس شخص کو بُرا جانے اور مبغوض رکھے جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کا رسول ﷺ بُرا جانے اور مبغوض رکھیں، اور اُس شخص کو دشمن رکھے جس کو خدا تعالیٰ دشمن رکھتا ہو اور اُس شخص سے جدا رہے اور کنارہ کشی کرے جو آپ ﷺ کی سنت کا مخالف ہو اور اس نے دین میں کوئی نئی بات نکالی ہو اور اس امر کو گراں جانے جو آپ ﷺ کی شریعت کے خلاف ہو، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا:

لَاتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ:(مجادلہ:آیت:22)

ترجمہ: نہ پاوے گا تو کسی قوم کو کہ ایمان لائے ہوں ساتھ اللہ کے اور پچھلے دن کے کہ دوستی کریں اُس شخص کے جو مقابلہ کرتا ہے اللہ کا اور اس کے رسول کا (اگرچہ ہوں باپ ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبہ ان کا) اور یہ ہیں اصحابؓ رسول ﷺ جنہوں نے آپ کی خوشی کے لئے اپنے دوستوں اور باپوں اور بیٹوں کو قتل کیا ہے۔ اور آپ ﷺ سے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابیؓ نے عرض کیا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اس کا (یعنی اپنے باپ کا) سر لے کر آؤں۔(شمیم الریاض:اُردو ترجمہ الشفاء قاضی عیاضؒ:ج2:ص 21)

محبوب سبحانی، قطب ربانی

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتوی

صحابہ کرامؓ کے گستاخ کے ساتھ مناکحت، اُن کے ساتھ کھانا کھانا اور اُن کا جنازہ پڑھنا:

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ خداوند کریم نے مجھ کو چن لیا ہے اور پسند کیا ہے اور میرے واسطے میرے یار بھی چن لئے ہیں اور پسند کر لئے ہیں۔ ان کو میرا مددگار بنایا ہے اور ان کو میرے سسر اور رشتہ دار بنایا۔ اور آخر زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا کہ وہ اصحابوں کے رتبہ کو کم کرے گا۔ خبردار! تم نے ان کے ساتھ ہرگز کھانا پینا نہیں، ہرگز ان کے ساتھ نکاح کرنا کرانا نہیں، اور ان کے ساتھ نماز بھی نہ پڑھنی، اور ان پر جنازہ بھی نہ پڑھنی اور ان پر لعنت کرنی حلال ہے۔ (غنیۃ الطالبین: ص155)

اہل بدعت کے ساتھ تعلقات اور دوستی کا حکم:

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اہل بدعت کو سلام کرتا ہے گویا وہ ان سے دوستی رکھتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم آپس میں سلام پھیلاؤ تا کہ تمہارے درمیان محبت بڑھے اور بدعتیوں کے ساتھ نہ بیٹھو، اور نہ ہی ان کے قریب جاؤ، اور ان کے کسی خوشی کے وقت یا ان کے عید کے دن ان کو مبارکباد نہ کہو اور اگر یہ لوگ مر جائیں تو ان پر جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور اگر کہیں ان کا ذکر ہو تو ان کے حق میں رحمت کے کلمے نہ کہے جائیں بلکہ ان لوگوں سے دُور رہیں اور ان سے دشمنی رکھیں اور یہ دشمنی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے واسطے ہو اور اس اعتقاد سے ہو کہ اہل بدعت کا مذہب جھوٹا ہے اور ان کی دشمنی سے ہم کو بڑا ثواب اور بہت اجر ملے گا۔

رسول مقبول ﷺ سے روایت کی گئی کہ آپ نے فرمایا: اگر کوئی.....اللہ تعالیٰ جل شانہ کے واسطے اہل بدعت کو

اپنا دشمن سمجھے اور دشمنی کی نظر سے ان کو دیکھے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے دل کو امن وایمان سے بھر دے گا اور اگر کوئی.... اہل بدعت کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دشمن جان کر ان کو ملامت کرے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ قیامت کے دن اس کو امن اور ایمان میں رکھے گا، اور جو شخص.....اہل بدعت کو ذلیل اور خوار رکھے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کو جنت میں سو درجے بخشے گا، اور جو آدمی..... بدعتی سے کشادہ پیشانی یا ایسی طرح سے پیش آئے جس سے وہ خوش ہو تو اِس شخص نے اُس چیز کی حقارت کی جو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے رسول مقبول ﷺ پر نازل فرمائی ہے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی....اہل بدعت کے ساتھ دوستی کرے تو اس کے نیک اعمال کو اللہ تعالیٰ جل شانہ ضائع کر دیتا ہے اور اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لیتا ہے۔اور جس وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص.....اہل بدعت سے دشمنی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کو بخش دے گا اگر چہ اس کے عمل تھوڑے ہی ہوں، اور جب تُو کسی بدعتی کو راستے میں آتا ہوا دیکھے تو اس راستہ کو چھوڑ دے اور دوسرے راستے سے ہو کر چلا جا۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ نے کہا ہے کہ سفیان بن عیینہؒ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بدعتی کے جنازہ کے پیچھے جاوے تو جب تک وہ واپس نہ آوے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا غضب اس پر نازل ہوتا رہتا ہے۔اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے بدعتی پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے کہ جو آدمی دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے یا بدعتی کو اپنے ہاں پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے سب فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت نازل ہوتی ہے اور اس کے فرض اور نفل کو اللہ تعالیٰ جل شانہ قبول نہیں کرتا۔(غنیۃ الطالبین:ص 156)

میرے محترم قارئین کرام!

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک بدعتی کے ساتھ نشست وبرخاست پر اتنی سخت وعیدیں آئی ہے تو آپ اندازہ لگائیں کہ کسی کافر اور گستاخِ رسول ﷺ وگستاخِ صحابہؓ کے ساتھ نشست وبرخاست پر کیا سزا ہوگی۔**(قریشی)**

ساتویں صدی ہجری کے فتاوی جات

امام ابوبکر ابن ہانیؒ کا فتوی

شیعہ کا ذبیحہ کھانا:

روافض (شیعہ) اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں جیسے کہ مرتد کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں۔ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتدین میں ہیں۔ (الصارم المسلول: ص 575)

علامہ قرطبیؒ کا فتوی

صحابہ کرامؓ کے گستاخ کا: مال فئی: میں کوئی حصہ نہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: والّذین جاء وامن بعدھم یقولون ربّنا اغفرلنا ولاخواننا الّذین سبقونا بالایمان ولاتجعل فی قلوبنا غلّا للّذین امنوا ربّنا انّک رءوف الرحیم:

(سورۃ الحشر: آیت 10)

یہ آیت کریمہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ محبت کے واجب ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے صحابہ کرامؓ کے بعد آنے والے لوگوں کیلئے: مال فئی: میں اس شرط کے ساتھ حصہ مقرر فرمایا ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ محبت کریں گے، اور ان کے لئے استغفار کریں گے، اور بے شک وہ شخص جو صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے یا ان میں سے کسی ایک کو بُرا بھلا کہے یا ان کے بارے میں بُرا گمان رکھے تو بیشک اس کا: مال فئی: میں کوئی حصہ نہیں۔

(توھین صحابہؓ کا شرعی حکم: ص 29)

آٹھویں صدی ہجری کے فتاوی جات

شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہؒ کا فتوی

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

شیعہ اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں، جیسے کہ مرتد کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں، حالانکہ اہل کتاب یہود و نصاری کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتدین میں سے ہیں۔(الصارم المسلول:ص 575)

روافض سے دُور رہنے کا حکم:

علامہ شعبیؒ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں اُن تمام اہل ھواء سے دُور رہنے کا حکم دیتا ہوں اور اُن میں سے سب سے زیادہ بُرے روافض ہیں۔ وہ اسلام میں رغبت اور خوفِ خدا سے داخل نہیں ہوئے بلکہ مسلمانوں سے بغض اور غصے کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں۔(منہاج السنۃ النبویہ فی نقض کلام الشیعۃ والقدریۃ:ص:83)

کفار کے ساتھ تمام اُمور میں احتراز کرنا لازم ہے:

علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ قلبی میل جول اور محبت (جو کفار کے ساتھ ممنوع ہے) کا تعلق اگرچہ قلب سے ہے لیکن ظاہری مخالفت کفار کے ساتھ قطع تعلق میں زیادہ مؤثر ہے، (اور یہ قطع تعلق مطلوب ہے)۔ پھر ظاہری تعلق اگرچہ قلبی تعلق کا سبب قریب یا بعید نہ بن سکے، لیکن اس میں قطع تعلق کی مصلحت بھی حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ ظاہری تعلق ربط اور میل ہی کی طرف مائل کرتا ہے، جیسا کہ انسانی طبعیت اور عادت کا تقاضا ہے۔

اسی لئے اسلافؒ اُن آیات سے (جن میں کفار سے مودت و موالات کی ممانعت ہے) اس بات پر استدلال کرتے رہے ہیں کہ سلطنت و انتظام کے امور میں بھی ان سے مدد نہ لی جائے جیسا کہ حضرت ابو موسیٰؓ اشعری سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا فاروق اعظمؓ سے ذکر کیا کہ میرا ایک نصرانی کاتب ہے، سیدنا فاروق اعظمؓ نے ناراضگی کا اظہار فرما کر کہا کہ.....کیا تم نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

:یاایھاالّذین اٰمنوا الاتتخذوا الیھود و النّصاریٰ اولیآء اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بنایا کرو، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

تم نے کسی مسلمان کو کیوں نہ کاتب بنایا؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اس کے لکھنے سے مطلب ہے، اور اس کا دین اسی کیلئے ہے۔تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کی اہانت کی ہے تو میں ان کا اکرام نہیں کروں گا۔ جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو ذلیل کیا، تو میں ان کا اعزاز نہیں کروں گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انہیں دُور کر دیا، تو میں ان کو قریب نہیں کروں گا۔

علامہ ابن تیمیہؒ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:سیدنا فاروق اعظمؓ نے عاملوں (وزراء) کو لکھ دیا تھا کہ اہل کتاب سے لکھنے کا کام نہ لیا کرو، اس لئے کہ اس طرح تم میں اور ان میں محبت قائم ہو جائے گی، جو شرعاً ممنوع ہے۔ اور نہ اُن کے لئے کنایہ کے الفاظ استعمال کرو، اس لئے کہ یہ تعظیم و تکریم کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ایک اور جگہ آیتِ قرآنی :لست منھم فی شیئ: کے ذیل میں فرمایا: کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان سے تمام امور میں احتراز کیا جائے۔(اقتضاء الصراط المستقیم:ص22:34)

الامام ابی الحسن تقی الدین علی ابن عبدالکافی السبکیؒ کا فتویٰ

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنے اور ان کے ذبیحہ کا حکم:

جو شخص صدیق اکبرؓ کو گالی دے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، اُن کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں، اور نہ شیعہ کو شفعہ کرنے کا حق ہے، کیونکہ شفعہ کا حق مسلمان کے لئے ہے۔(فتاوی السبکی:ج2:ص580)

گستاخِ صحابہؓ کا نماز جنازہ پڑھنا:

جو شخص سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کو گالی دے وہ کافر ہے۔اس پر نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

(السیف المسلول علی من سب الرسول:339)

ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذّہبیؒ کا فتوی

روافض سے روایت نہ لی جائے:

حرملہؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں نے روافض سے زیادہ کسی کو جھوٹا نہیں دیکھا۔یزید بن ہارونؒ کہتے ہیں کہ ہر بدعتی سے روایت لی جائے گی جبکہ وہ اپنی بدعت کا داعی نہ ہو سوائے رافضی کے، کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔

شریکؒ کہتے ہیں کہ ہر ایک سے علم حاصل کرو سوائے روافض کے۔کیونکہ وہ جھوٹی حدیثیں بنا کر اُسے دین سمجھتے ہیں۔(میزان الاعتدال فی نقدالرجال:ج1:ص28)

روافض سے روایت کرنے کا حکم:

رافضی غالی کی روایت رد کر دی جائے گی اگر چہ وہ سچا ہی کیوں نہ ہو۔اشہب کہتے ہیں کہ امام مالکؒ سے رافضہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اُن سے بات مت کرو اور نہ ہی اُن سے روایت کرو کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔(میزان الاعتدال فی نقدالرجال:ج1:ص27)

حضرت علامہ شعبیؒ کا فتوی

روافض سے بائیکاٹ کرنا:

فرمایا: میں تمہیں اُن تمام اہل ھواء سے دُور رہنے کا حکم دیتا ہوں اور اُن میں سے سب سے زیادہ بُرے روافض ہیں۔ وہ اسلام میں رغبت اور خوفِ خدا سے داخل نہیں ہوئے بلکہ مسلمانوں سے بغض اور غصے کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں۔(منھاج السنۃ النبویہ فی نقض کلام الشیعۃ والقدریۃ:ج6:ص83)

نویں صدی

ہجری کے

فتاوی جات

علامہ بزازیؒ کافتوی

روافض مرتد ہیں اوران سے مرتدین کامعاملہ رکھناضروری ہے:

علامہ بزازیؒ نے روافض کومندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر کافر کہا ہے:

پہلی وجہ..... روافض اس عقیدے کے قائل ہیں کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ ایک دوسری جنم میں دنیا کو واپس لوٹ سکتا ہے۔

دوسری وجہ..... روافض دوسرے مذاہب باطلہ کی طرح عقیدہ تناسخ کے بھی قائل ہیں۔عقیدہ تناسخ کا مطلب یہ ہے کہ انسان پر موت واقع ہوجاتی ہے،جس کی وجہ سے اس کا جسم ختم ہوجاتا ہے،لیکن اس کی روح ہمیشہ کے لئے زندہ رہتی ہے،جو دوبارہ کسی انسانی یا حیوانی شکل میں آکر اپنے نیک یا بد اعمال کی سزا بھگتی ہے۔

تیسری وجہ..... معبود کی روح اللہ تعالیٰ جل شانہ سے نکل کر امامِ وقت میں منتقل ہوتی ہے،جس کی وجہ سے امام کو خدائی کا درجہ مل جاتا ہے اور پھر اسے امر ونہی اور مکمل تشریع کا اختیار حاصل ہوجاتا ہے۔

چوتھی وجہ..... اماموں کا یہ سلسلہ موقوف ہوچکا ہے،یہ ترتیب دوبارہ پھر قیامت کے قریب شروع ہوجائے گی،لہٰذا اب تک کے لئے امر ونہی کا اختیار بند ہے۔

پانچویں وجہ..... قرآن کریم کے نزول اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ وحی حضرت علیؓ کی جگہ حضرت محمد ﷺ پر غلطی سے اُتاری گئی،وحی کے اصل مستحق (نعوذباللہ) حضرت علیؓ تھے۔

چھٹی وجہ..... خلفائے ثلاثہؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔

ان وجوہات کی وجہ سے روافض مرتد ہیں اوران سے مرتدین کا معاملہ رکھناضروری ہے۔

(مذاهب اربعه میں توهین رسالتﷺاورتوهین صحابهؓ کاتحقیقی جائزه:ص226)

علامہ بدرالدین عینیؒ کافتوی

گستاخِ صحابہؓ کی گواہی قبول نہیں:

اُس شخص کی گواہی مقبول نہیں جوسلف صالحین کواعلانیہ بُرا بھلا کہتا ہو،اور سلف صالحین سے مراد صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ ہیں۔(توھینِ صحابہؓ کا شرعی حکم:ص106)

ابوالفضل احمدبن علی بن حجرالعسقلانیؒ کافتوی

رافضی سے روایت لینا:

بہر حال تشیع.....متاخرین کی عرف میں رفضِ محض کا نام ہے۔رافضی غالی کی روایت قبول نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اُس کی کرامت،شرافت ہوگی۔(تھذیب التھذیب:ج1:ص94)

غالی رافضی کی روایت قبول نہیں کی جاسکتی:

متقدمین کے عرف و اصطلاح میں تشیع کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علیؓ کو صرف حضرت عثمانؓ پر فضیلت دی جائے اور یہ کہ حضرت علیؓ اپنی جنگوں میں حق بجانب تھے اور ان کے مخالف خطاء پر تھے اور وہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی تقدیم و تفضیل کے قائل تھے۔ پھر آگے فرمایا اور بہر حال متاخرین کے عرف و اصطلاح میں تشیع کا مفہوم خالص رفض ہے، نہ تو غالی رافضی کی روایت قبول کی جاسکتی ہے اور نہ اس کی عزت کی جاسکتی ہے۔

(دفاعِ صحابہؓ اور علمائے دیوبند:ص 220)

ملا خسروؒ کا فتویٰ

گستاخِ صحابہؓ کی گواہی قبول نہیں:

اور اُس شخص کی بھی گواہی قبول نہیں جو سلف صالحین یعنی حضرات صحابہ کرامؓ و رعلماء و مجتہدین کی گستاخی کرتا ہو، کیونکہ یہ افعال اس کے عقل اور مروت کی کمی پر دلالت کرتے ہیں، اور جو شخص ان افعال سے نہیں بچتا تو وہ جھوٹ بولنے سے بھی منع نہیں ہوتا۔(توھینِ صحابہؓ کا شرعی حکم:ص 104)

دسویں صدی
ہجری کے
فتاوی جات

ابراہیم بن محمد اللیثیؒ کا فتوی

رافضیوں کے پیچھے نماز پڑھنا:

اور رافضی غالی کہ خلافتِ سیدنا صدیق اکبرؓ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

(حقیقی دستاویز:ص 271)

علامہ ابن حجر مکیؒ کا فتوی

شیعہ کے ساتھ مناکحت کرنا اوران کا ذبیحہ کھانا:

وفی الصواعق المحرقة:اعلم ان الذی اجمع علیه اهل السنة والجماعة انه یجب علی کل مسلم تزکیة جمیع الصحابة باثبات العدالة لهم والکف عن الطعن فیهم والثناء علیهم فقداثنی اللّٰه سبحانه وتعالیٰ علیهم فی آیات:انتهیٰ:

وفی الصواعق المحرقة:عن عویمرؓ بن ساعدة انه صلی اللّٰه علیه وسلم قال انّ اللّٰه اختارنی واختارلی اصحاباًفجعل لی منهم وزراء وانصارا واصهارافمن سبّهم فعلیه لعنت اللّٰه والملائکة والنّاس اجمعین،لایقبل اللّٰه منهم یوم القیامة صرفا ولاعدلاً:

وفی الصواعق المحرقة:وامّاسبّهم والطّعن فیهم فان خالف دلیلاًقطعیاًکان کفراًوان کان بخلاف ذٰلک کان بدعة وفسقاً:انتهیٰ مختصراً:

وفی الصواعق المحرقة:قدقال امام عصره ابوزرعة الرازیؒ من اجل شیوخ مسلم اذارأیت الرجل ینتقص احدامن اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاعلم انه زندیق:

:وفی الصواعق المحرقة:عن انسؓ:انّ اللّٰه اختارنی واختارلی اصحاباً واسحارا وسیأتی قوم یسبّونهم وینتقصونهم فلاتجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتواکلوهم ولاتناکحوهم:(فتاوی سهولیه:ص390)

ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبیؒ کا فتویٰ

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا:مع الکراهة: جائز ہے،مگر جس کے عقائد کفر تک پہنچ گئے ہیں جیسا کہ غالی رافضی (شیعہ) جو سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں یا سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت بلا فصل کا انکار کرتے ہیں یا شیخینؓ پر سب کرتے ہیں، یہ کفر ہے۔ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔(صغیری :شرح منیة المصلی:ص264)

محمد الفراهی، الهروی المعروف ملا مسکینؒ کا فتویٰ

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

غالی رافضی سے مراد وہ شخص ہے جو صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر ہو،اُس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(شرح ملا مسکین:ص55)

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطیؒ کافتوی

شیعہ سے روایت نہ لی جائے:

صحیح یہ ہے کہ رافضی کی روایت اور سلف کوبُرا بھلا کہنے والے کی روایت مقبول نہیں، بلکہ جھوٹ اُن کا شعار اور تقیہ اُن کی چادر ہے۔

اشہب کہتے ہیں کہ امام مالکؒ سے روافض کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اُن سے بات مت کرو اور نہ اُن سے روایت لو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے رافضیوں سے زیادہ کسی کو جھوٹا نہیں دیکھا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ہر بدعتی جو کہ داعی نہ ہو اس کی روایت لی جائے سوائے رافضی کے۔ شریک کہتے ہیں کہ ہر ایک سے علم حاصل کرو سوائے رافضی کے۔ (تدریب الراوی فی تقریب النواوی: ج1: ص178)

گیارہویں صدی ہجری کے فتاوی جات

مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی صاحبؒ کا فتویٰ

شیعہ کے ساتھ نشست و برخاست کرنا:

کافر کی صحبت سے بدعتی کی صحبت کا فساد بڑا ہوا ہے، تمام بدعتیوں میں سب سے بدتر بدعتی وہ جماعت ہے جو صحابہ کرامؓ سے بغض رکھے۔ خداوند عالم قرآن پاک میں خود اُن کو کافر فرماتے ہیں: لیغیظ بھم الکفّار.

(مکتوبات: ج1: ص71)

روافض زندیق ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں:

اس میں شک نہیں کہ شیخین (سیدنا صدیق اکبرؓ و سیدنا فاروق اعظمؓ) اکابر صحابہؓ میں سے ہیں بلکہ افضل الصحابہؓ ہیں، پس ان کو کافر ٹھہرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔

محیط میں امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں، کیونکہ وہ خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ کے منکر ہیں، حالانکہ صحابہ کرامؓ کا آپؓ کی خلافت پر اتفاق ہے۔

خلاصہ میں کہ جو سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور ہر صاحب خواہش اور صاحب بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔

پھر صاحب خلاصہ کہتے ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچا دے اُس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں، اگر کفر کی حد تک نہ پہنچائے تو نماز جائز ہے، لیکن مکروہ۔ اور اصح قول پر یہی حکم اُس شخص کا ہے جو سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت سے انکار کرتا ہے۔

لہذا جب ان دونوں حضراتؓ کی خلافت سے انکار کفر ٹھہرا تو اُس کا کیا حال ہوگا جو ان کو گالی دے یا ان پر

لعنت بھیجے....؟؟؟

اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ کو کافر ٹھہرانا احادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلفؒ کے موافق ہے۔

(ردِّ روافض:ص 38)

کفار سے نشست و برخاست اور میل جول رکھنے کا حکم:

دونوں جہان کی سعادت فقط سردار دو جہاںﷺ کی تابعداری سے وابستہ ہے۔اور آنحضرتﷺ کی متابعت یہ ہے کہ اسلامی احکام بجالائے جائیں اور کفر کی رسمیں مٹادی جائیں، کیونکہ اسلام وکفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ایک کو ثابت وقائم کرنا دوسرے کے دُور ہو جانے کا باعث ہے اور ان دونوں ضدوں کے جمع ہونے کا احتمال محال ہے۔حق تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیبﷺ کو فرماتے ہیں: یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ: اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر۔

پس جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے پیغمبرﷺ کو جو خلقِ عظیم سے موصوف ہے کفار کے ساتھ جہاد کرنے اور ان پر سختی کرنے کا حکم فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان پر سختی کرنا خُلقِ عظیم میں داخل ہے۔

پس اسلام کی عزت.....کفر اور کافروں کی خواری میں ہے۔جس نے اہل کفر کو عزیز رکھا اس نے اہل اسلام کو خوار کیا۔ان کے عزیز رکھنے سے یہ مراد نہیں کہ صرف ان کی تعظیم کریں اور بلند اٹھائیں بلکہ اپنی مجلسوں میں جگہ دینا اور ان کی ہم نشینی کرنا اور ان کے ساتھ گفتگو کرنا، سب اعزاز میں داخل ہے۔کتوں کی طرح ان کو دُور کرنا چاہئے۔اور اگر کوئی دنیاوی غرض ان کے متعلق ہو، جو ان کے بغیر حاصل نہ ہوتی ہو، تو پھر بھی بے اعتباری کے طریق کو مدنظر رکھ کر بقدر ضرورت ان کے ساتھ میل جول رکھنا چاہئے۔اور کمالِ اسلام تو یہ ہے کہ اس دنیاوی غرض سے بھی درگزر کریں اور ان کی طرف نہ جائیں۔

حق تعالیٰ جل جلالہ نے اہل کفر کو اپنا اور اپنے پیغمبرﷺ کا دشمن فرمایا ہے، پس ان اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسولﷺ کے دشمنوں کے ساتھ ملنا جلنا اور محبت کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔کم سے کم ضرر ان کی ہم نشینی اور ملنے جلنے میں یہ ہیں کہ احکامِ شرعی کے جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو مٹانے کی طاقت مغلوب ہو جاتی ہے اور دوستی کی حیاء اس کی مانع ہو جاتی ہے، اور یہ ضرر حقیقت میں بہت بڑا ضرر ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی والفت کرنا خدا تعالیٰ جل شانہ اور اس کے پیغمبرﷺ کی دشمنی تک پہنچا دیتا ہے۔

ایک شخص گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ایمان وتصدیق رکھتا ہے، لیکن نہیں جانتا کہ اس قسم کے بُرے اعمال اس کے اسلام کی دولت کو لے جاتے ہیں۔ ان نابکاروں کا کام اسلام اور اہل اسلام پر ہنسی ٹھٹھا کرنا ہے، ہر وقت اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ اگر قابو پائیں تو ہم کو اسلام سے باہر کر دیں، یا سب کو قتل کر دیں، یا کفر میں لوٹا دیں۔

پس اہل اسلام کو بھی شرم چاہئے کہ :الحیاء من الایمان :حیاء ایمان سے ہے اور مسلمانی کی عار ضروری ہے۔ ہمیشہ ان کی خواری کے در پے رہنا چاہئے۔ اہل کفر کے ساتھ بغض وعناد رکھنا دولت اسلام کے حاصل ہونے کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کلام مجید میں ان کو نجس اور دوسری جگہ :رجس فرمایا ہے۔

پس چاہئے کہ اہل اسلام کی نظروں میں اہل کفر نجس وپلید دکھائی دیں۔ جب ایسا دیکھیں اور جانیں گے تو ضرور ان کی صحبت سے پرہیز کریں گے اور ان کے ساتھ ہم نشینی کرنے کو بُرا سمجھیں گے۔ ان سے کچھ پوچھنے اور اس کے موافق عمل کرنے میں ان دشمنوں کی کمال عزت ہے۔ (ارشادات مجدد الف ثانی :ص:95)

کفار کے ساتھ دوستی رکھنے اور اُن کا جنازہ پڑھنے کا حکم:

ارشاد خداوندی ہے: نہ پائیں گے آپ کسی قوم کو جو ایمان لاتے ہوں اللہ اور دن آخرت پر کہ دوستی کریں اُس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کا، اگر چہ ہوں باپ ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبا ان کا۔
دوسری جگہ فرمان خداوندی ہے: نہ نماز پڑھئے کسی پر ان میں سے جو مر جائے۔ (رد روافض :ص 13)

اسلام اور اہل اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری میں ہے:

دین ودنیا کے سردار حضور ﷺ نے اپنی بعض دعاؤں میں اہل شرک کو اس عبارت میں لعنت ونفرین فرمائی ہے

:اللّٰهم شتّت شملهم وفرّق جمعهم وخرّب بنيانهم وخذهم اخذ عزيز مقتدر:

ترجمہ: یا اللہ! تو ان کی جمعیت کو پراگندہ کر، اور ان کی جماعت میں تفرقہ ڈال، اور ان کے گھروں کو ویران کر، اور ان کو ایسا پکڑ جیسے غالب طاقتور پکڑتا ہے۔

اسلام اور اہل اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری میں ہے، جزیہ سے مقصود کفار کی خواری اور ان کی اہانت ہے، جس قدر اہل کفر کی عزت ہو، اسی قدر اسلام کی ذلت ہے، اس سر شتہ کو گم کر دیا ہے، اور بدبختی سے دین کو برباد کر دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: یاآیھا النبی جاھد الکفار و المنٰفقین واغلظ علیھم: اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان کے ساتھ سختی سے معاملہ کر۔ کفار کے ساتھ جہاد کرنا اور ان پر سختی کرنا دین کی ضروریات میں سے ہے۔

(ارشادات مجدد الف ثانیؒ: ص102)

علماء کی شان یہ ہے کہ دین کے دشمنوں سے سختی کرے:

ہر شخص کے دل میں کسی نہ کسی امر کی تمنا ضرور ہوا کرتی ہے لیکن اس فقیر کی تمنا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ سختی کی جائے، اور ان بدبختوں کی اہانت کی جائے اور ان کے جھوٹے خداؤں کو ذلیل و خوار کیا جائے۔ یہ فقیر یقیناً جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک اس عمل سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب عمل اور کوئی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بار بار آپ کو اس عمل پسندیدہ کے لئے ترغیب دیتا ہے اور اس کام کا بجالانا نہایت ضروری سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہم کو اس بلا میں مبتلا نہ کیا، اس نعمت عظمیٰ کے شکر ادا کرنے کے بعد ان بدبختوں اور ان کے جھوٹے خداؤں کی تحقیر اور توہین میں بہت کوشش کرنی چاہئے۔ امید ہے کہ بعض سستیاں جو آپ سے وقوع میں آئی ہیں اس عمل سے ان کی تلافی اور کفارہ ہو جائے گا۔

(ارشادات مجدد الف ثانی: ص159)

علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار الشنبلالی الحنفیؒ کا فتویٰ

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

جو انکار کردے کسی بھی ایسی بات کا جو ضروریات دین میں سے ہو یا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا منکر ہو یا ان کی خلافت کا منکر ہو یا حضرت عمرؓ کی خلافت کا منکر ہو یا شیخینؓ کو سب و شتم کہے یا حضرت عائشہؓ کے بارے میں بد گوئی کرے تو ایسا شخص کافر ہے اور ایسے شخص کی امامت میں نماز کسی صورت درست نہیں۔ (سبیل الفلاح والوشاح: ص174)

بارہویں صدی ہجری کے فتاوی جات

الشیخ نظام وجماعة

من علماء العلام کافتوی

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: ہمارے محلے میں شیعہ سنی آبادی ملی ہوئی ہے، اگر ہم الگ جماعت کرتے ہیں تو آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ ہے، اگر ہم مصالحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو جائز ہے یا نہیں؟ یا اکیلا اکیلا نماز ادا کریں؟

جواب: شیعہ کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ان کے عقائد سے قطعِ نظر بھی کر لی جائے تو نماز کے احکام اتنے مختلف ہیں کہ اہل سنت کے ساتھ نماز کے اتحاد کی کوئی شکل نہیں۔ لہذا کوشش کی جائے کہ اہل سنت حضرات اپنی مسجد الگ بنائیں اور اس میں باجماعت نماز ادا کر لیں، اور جب تک یہ ممکن نہ ہو کسی کے گھر میں جماعت کر لی جائے۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج 1:ص 367)

شیعہ مرد سے سنی عورت کا نکاح:

سوال: رافضی شیعہ اور اثناعشری میں کوئی فرق ہے تو تحریر کیجئے، نیز ایسے عقائد رکھنے والوں سے کسی سنی العقیدہ عورت کا یا مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ خلفائے ثلاثہؓ پر تبرا پڑھتے ہیں، حالانکہ حضور ﷺ کی حدیث ہے: کہ جس نے میرے صحابی کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی، جس نے مجھے تکلیف دی اُس نے گویا خدا کو ناراض کیا۔ ان ارشادات کی روشنی میں نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: شیعوں کے بہت سے فرقے ہیں۔ وہ سب اپنے آپ کو شیعہ اور اثناعشری کہتے ہیں اور اہل سنت ان سب کو رافضی کہتے ہیں۔ یہ تمام فرقے علی الاطلاق کافر نہیں ہیں بلکہ ان میں سے جو لوگ حضرت علیؓ کی خدائی کے قائل ہوں یا قرآن کریم کو تحریف شدہ مانتے ہوں یا حضرت عائشہؓ پر تہمت لگاتے ہوں یا اس قسم کے کسی اَور کافرانہ عقیدے کے

معتقد ہوں وہ تو کافر ہیں اور ان سے نکاح نہیں ہوتا، لیکن جو لوگ اس قسم کے کفریہ عقائد نہ رکھتے ہوں وہ کافر نہیں ہیں، ان سے نکاح تو ہو جاتا ہے مگر مناسب نہیں۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج2:ص198)

غالی رافضی کی گواہی:

غالی رافضی جتّی کہ اپنوں کے لئے جھوٹ بولنا جائز جانتے ہیں۔لہذا اُن کو گواہی مردود ہے۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج1:ص367)

رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا:

رافضی، قدری، جہمی، مشبہہ اور اُس شخص کے پیچھے جو قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہے، نماز جائز نہیں۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج1:ص368)

صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرنے والوں کی تکفیر واجب ہے، اور اُن کے احکام مرتدین کے طرح ہیں:

جو لوگ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تکفیر کرتے ہیں، اُن کی تکفیر کرنا واجب ہے، یعنی اُن کو کافر کہنا واجب ہے۔

اور روافض کو کافر کہنا واجب ہے اُن کے اس قول پر کہ مُردے لوٹ کر دنیا میں آئیں گے اور ارواح میں تناسخ ہوتا ہے یعنی اوا گون ہوتا ہے اور اس کی روح مامون میں منتقل ہوئی اور اس قول پر کہ ائمہ اطہار میں سے ایک امام پوشیدہ ہو گئے ہیں وہ آخر میں نکلیں گے اور اس قول پر کہ شرعی امر و نہی جب تک امام موصوف نکلے معطل ہے اور اس قول پر کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے غلطی سے وحی الٰہی حضرت محمد ﷺ کو پہنچائی نہ حضرت علیؓ کو۔اور ایسے سب لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہی ہیں جو مرتدوں کے احکام ہیں۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص540)

جو شخص مذہب روافض یا معتزلہ اختیار کرلے گا وہ وقف سے خارج ہوگا:

اور اگر اپنی اولاد پر وقف کیا اور یہ شرط کی کہ جو شخص مذہب معتزلہ اختیار کرلے گا وہ وقف سے خارج ہوا، تو جو شخص ان میں سے معتزلی ہوا وہ خارج ہوگا۔اور اسی طرح اگر وقف کنندہ معتزلہ مذہب ہوا اور اس نے شرط کی کہ جو معتزلہ

مذہب چھوڑ کر اہل سنت کے مذہب سے اس کے سوائے اور کسی طرف انتقال کر لے گا پس خارجی یا رافضی ہو جائے گا تو وہ وقف سے خارج ہو گا، پھر اگر ان میں سے کوئی شخص دین اسلام سے پھر کر مرتد ہو گیا، وہ وقف سے خارج ہو جائے گا۔ اور واضح رہے کہ اس میں مردوں اور عورت کا حکم یکساں ہیں۔(فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج4: ص159)

صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور فقہائے کرامؒ وغیرہ کو بُرا بھلا کہنے والے کی گواہی کا حکم:

جو شخص سلفؒ کو اور وہ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، امام ابو حنیفہؒ اور جو اُن کے اصحاب ہیں بُرا کہتا ہو اور ظاہر میں کہتا ہو، اس کی گواہی مقبول نہ ہو گی۔(فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج5: ص248)

عورت مرتدہ ہو جائے تو اس کے نکاح کا حکم:

سوال: خالدہ نکاح توڑنے کے لئے مرتدہ ہو گئی حالانکہ اس طرح نکاح فسخ نہیں ہوتا، تو کیا وہ وراثت کی حقدار ہے؟

جواب: اصل اور ظاہر الروایہ تو یہی ہے کہ ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے، مگر چونکہ عورتوں نے اس کو مفارقت کا آلہ بنالیا ہے اس لئے بعض علماء نے حکم فرمایا کہ نکاح تو فسخ نہیں ہوتا ہے لیکن عورت کو تجدید اسلام پر مجبور کیا جائے گا، پھر دیکھا گیا کہ اس میں بھی مشکلات کا سامنا ہے اور جبر کرنا دشوار ہے اس لئے فتویٰ دیا گیا کہ نکاح فسخ نہیں ہوتا، تاہم جب تک وہ تجدید اسلام اور پھر تجدید نکاح نہ کرے اُس وقت تک صحبت وغیرہ بھی ممنوع ہے لیکن دوسری جگہ نکاح درست نہیں۔ یہ سب کچھ بطور سزا اور تعزیر کے ہے اور یہی غایت ہے۔ لہٰذا صورت موجودہ میں عورت کو مستحق وراثت قرار دینا اس غایت کے منافی ہے، اسی سزا کے ذیل میں مرتدہ کا نفقہ بھی ساقط ہو جاتا ہے، نیز اختلافِ دِین کا مانع اِرث ہونا مصرح و منصوص ہے۔(فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج10: ص454)

مرتد کی گواہی:

مرتد مرد یا عورت کی گواہی میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے، بعض نے کہا کہ کافروں پر مقبول ہے اور بعض نے کہا کہ مرتد پر مقبول ہے اور اصح یہ ہے کہ ہر صورت میں غیر مقبول ہے۔(فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج5: ص309)

مرتد مسلمان کا وارث نہیں:

جو شخص مرتد ہو گیا وہ مسلمان کا وارث نہیں ہو گا اور نہ اپنے مثل دوسرے مرتد کا وارث ہو گا۔ اور مرتد اگر حالت ارتداد میں قتل کیا گیا یا مر گیا یا دار الحرب میں جا ملا، پس جو کچھ اس نے حالت اسلام میں کمایا ہے وہ اس کے مسلمان وارثوں کے واسطے میراث ہو گا اور اس میں سے اس کی زوجہ وارث ہو گی بشرطیکہ مسلمان ہو اور مرتد ایسے حال میں مرا ہو کہ وہ عدت (یعنی نکاح ٹوٹ جانے کی عدت) میں ہو، اور اگر مرتد کے مرنے سے پہلے اس کی عدت پوری ہو گئی یا مرتد نے اس کے ساتھ دخول ہی نہیں کیا تو عورت مذکورہ کو اس میں سے میراث نہ ملے گا، اور اگر عورت مذکورہ بھی اس کے ساتھ مرتدہ ہو گئی تو اس عورت کو اس مرتد سے کچھ میراث نہ ملے گی، جیسے اس کے اور اقارب جو مرتد ہو گئے ہوں وارث نہیں ہوں گے۔ پس اگر شوہر و بیوی دونوں ساتھ مرتد ہو گئے پھر عورت اس سے بچہ جنی پھر مرتد مر گیا تو عورت مذکورہ کو اس مرتد سے میراث نہیں ملے گی اگر چہ دونوں میں نکاح (یعنی مرتد ہونے کے بعد) باقی رہا ہے۔

اور رہا بچہ سو اگر مرتد مذکور کے مرتد ہونے کے وقت چھ مہینے سے کم میں بچہ مذکور جنی ہے تو بچہ کو اس کی میراث ملے گی اور اگر مرتد ہونے سے چھ مہینے سے زیادہ میں جنی ہے تو بچہ وارث نہیں ہو گا، پھر بنا بر قول امام ابو حنیفہؒ کے اسی مال مرتد کا وارث ہو گا جو اُس نے حالت اسلام میں کمایا ہے اور جو مال اس نے حالت ارتداد میں کمایا وہ فئی ہو گا کہ بیت المال میں داخل کیا جائے گا اور امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ کے نزدیک حالت ارتداد کی کمائی بھی مثل حالت اسلام کی کمائی کے میراث ہو گی۔ (فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج10: ص454)

آتش پرست اور بت پرست اور مرتد کے شکار کا حکم:

مجوسی یعنی آتش پرست اور بت پرست اور مرتد کا شکار نہیں کھایا جائے گا اور اس واسطے کہ یہ لوگ ذکوۃ اختیاری کی اہلیت نہیں رکھتے ہیں، پس ایسے ہی ذکوۃ اضطراری کی اہلیت بھی نہیں رکھتے ہیں۔

(فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج9: ص265)

مسلمان اگر مرتد یا یہودی یا نصرانی ہو گیا تو اس کا ذبیحہ کھانے کا حکم:

مسلمان اگر مرتد ہو گیا تو اس کا شکار و ذبیحہ نہ کھایا جائے گا۔ اسی طرح اگر یہودی یا نصرانی ہو گیا تو بھی یہی حکم ہے۔ (فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج9: ص274)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا کتابی ہو، پس مشرکوں کا ذبیحہ اور مرتدوں کا ذبیحہ نہ کھایا جائے:

ازانجملہ یہ ہے کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا کتابی ہو پس مشرکوں کا ذبیحہ اور مرتدوں کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا، کیونکہ مرتد جس دین کی طرف منتقل ہو گیا ہے اس کا مقر نہیں ہے۔ اور اگر مرتد ایک طفل مراہق یعنی قریب بہ بلوغ ہو تو امام اعظمؒ و امام محمدؒ کے نزدیک اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک کھایا جائے گا بنابریں کہ طرفین کے نزدیک اس کی ردّت صحیح ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ (فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج 8: ص 478)

بیوی مرتد ہو گئی تو میراث کا حکم:

اگر بیوی مرتد ہو گئی تو دیکھا جائے گا کہ اگر بیوی مذکورہ ایسی حالت میں مرتدہ ہو گئی کہ جب وہ صحیح سالم تھی تو اس کا شوہر اس کے مال کا وارث نہیں ہو گا اور اگر حالت مرض میں مرتدہ ہوئی ہے پس اگر مرتدہ مذکور ہی ایسی حالت میں مرگئی کہ ہنوز اس کی عدت پوری نہیں ہوئی ہے تو وہ قیاساً فارہ (جو میراث سے فرار کرنے والی ہو، یعنی اس کی یہ غرض ہے کہ شوہر میراث نہ پائے) نہیں ہو گی اور شوہر اس کا وارث نہیں ہو گا، لیکن استحساناً وہ فارہ ہو گی اور شوہر اس کا وارث ہو گا۔

(فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج 10: ص 454)

مسلمان نے مرتد کے لئے وصیت کیا:

اگر مسلمان نے مرتد کے واسطے وصیت کی تو جائز نہیں ہے۔ (فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج 9: ص 537)

مرتدہ عورت مر جائے تو اس کے مال کا حکم:

جب مرتدہ عورت مر جائے تو اس کا مال وارثوں کے درمیان بر فرائض اللہ تعالیٰ تقسیم ہو گا، خواہ اس کے اسلام کی حالت کی کمائی ہو یا حالت ارتداد کی کمائی ہو، اس کی دونوں کمائیاں اس کے وارثوں کے واسطے میراث ہوں گے۔

(فتاوی عالمگیریہ: اُردو: ج 10: ص 454)

مرتد اور مرتدہ کے احکام و مسائل:

ایک مرتد چند مرتبہ مرتد ہوا اور ہر بار تجدید اسلام کی اور تجدید نکاح کر لی، تو بنابر قول امام اعظمؒ کے اُس کی

عورت اُس کے واسطے بدون دوسرے شوہر سے نکاح کرنے کے حلال ہوگی۔ جو عورت مرتد ہوگئی اُس کے شوہر کو اختیار ہے کہ اُس عورت کے سوائے چار عورتوں سے نکاح کرے بشرطیکہ عورت مذکورہ دارالحرب میں چلی گئی ہو۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج2:ص304)

مرتدہ کا نکاح، مسلمہ، کافرہ سے درست نہیں:

اور مرتد کے لئے درست نہیں ہے کہ مرتدہ یا مسلمہ یا اصلی کافرہ عورت سے نکاح کرے۔ اسی طرح مرتدہ عورت کا نکاح بھی کسی کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ (فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج2:ص199)

مرتد کی ولایت:

مرتد کی ولایت کسی پر نہیں ہوتی ہے، نہ مسلمان پر، نہ کافر پر، نہ اپنے مثل مرتد پر۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج2:ص203)

میاں بیوی میں سے کوئی ایک مرتد ہو جائے تو فرقت واقع ہو جائے گی:

اگر بیوی اور مرد دونوں میں سے ایک دین اسلام سے مرتد ہوگیا تو دونوں میں بغیر طلاق کے فرقت فی الحال واقع ہو جائے گی خواہ دخول سے پہلے مرتد ہوا ہو یا دخول کے بعد۔

پھر اگر شوہر ہی مرتد ہوا ہے تو عورت کو پورا مہر ملے گا بشرطیکہ اُس کے ساتھ دخول واقع ہوا ہو یا نصف مہر ملے اور اگر دخول واقع نہیں ہوا ہے اور اگر عورت ہی مرتد ہوگئی ہے پس اگر دخول ہو چکا ہے تو اُس کو پورا مہر ملے گا اور اگر دخول نہیں ہوا ہے تو اُس کو کچھ مہر نہ ملے گا۔

اگر دونوں ایک ساتھ مرتد ہو گئے پھر دونوں ایک ساتھ مسلمان ہو گئے تو استحسانًا دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے۔ اور اگر دونوں ایک ساتھ مرتد ہو کر پھر دونوں میں ایک مسلمان ہو گیا تو دونوں میں فرقت واقع ہو جائے گی۔

اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اوّل کون مرتد ہوا ہے تو حکم میں یہ قرار دیا جائے گا کہ گویا دونوں ایک ساتھ مرتد ہوئے ہیں۔

اگر عورت نے اپنے شوہر سے جان چھڑانے کے واسطے یا اس غرض سے کہ اس مرد کے نکاح سے باہر ہو جائے یا اس غرض سے کہ تجدید نکاح سے اس پر دوسرا مہر لازم آئے اپنی زبان پر کلمۂ کفر جاری کیا تو اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی، پس وہ مسلمان ہونے کے واسطے مجبور کی جائے گی اور ہر قاضی کو اختیار ہے کہ اُس کا جدید نکاح بہت کم مقدار پر

اگر چہ ایک دینار ہو باندھ دے خواہ عورت اُس سے خوش ہو یا ناراض ہو، اور اُس عورت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ اس شوہر کے سوائے دوسرے سے نکاح کرے۔ اور شیخ ابو جعفر ہندوانی صاحبؒ نے فرمایا کہ میں اسی حکم کو لیتا ہوں اور فقیہ ابو اللیثؒ نے فرمایا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔

اگر مرد مسلمان ہو اور اُس کے ماتحت کتابیہ عورت ہے، پھر مرد مذکور مرتد ہو گیا تو اُس کی بیوی اُس سے بائنہ ہو جائے گی۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج2:ص302)

کسی چیز میں بھی ذمی کو مسلمانوں کی مشابہت اختیار کرنے کی اجازت نہیں:

اور یہ سزاوار ہے کہ کوئی ذمی اس اختیار پر نہ چھوڑ دیا جائے کہ وہ مسلمانوں سے مشابہت پیدا کرے، یعنی ذمی مسلمانوں سے مشابہت نہ کرنے پائیں، نہ لباس میں، نہ سواری میں، نہ وضع و ہیات میں۔ اور ذمیوں کو گھوڑے کی سواری سے منع کیا جائے گا مگر اس وقت سوار ہونے پائیں کہ اس کی حاجت ہو، پھر جب اہل ذمہ بسبب ضرورت کے سوار ہوئے مثلاً امام کو محاربہ اور مسلمانوں سے بُرائی دُور کرنے میں ان کی مدد کی حاجت ہوئی پس سوار ہو کر دشمن سے لڑنے کو گئے تو چاہیے کہ جہاں مسلمانوں کا مجمع ہو وہاں سواری سے اُتر پڑیں، پھر اگر ضرورت برابر باقی رہے تو ان کو حکم کیا جائے کہ اکاف کی ہیت کی زین بنوادیں۔

اور منع کئے جائیں چادر پہننے اور عماموں اور دراعہ پہننے سے جس کو علمائے دین پہنتے ہیں۔ اور چاہیے کہ وہ لوگ کلاہائے مضروبہ (بنی ہوئی ٹوپیاں) اُوڑھیں۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص518)

ذمی کے ساتھ مصافحہ کا حکم:

ذمی کے ساتھ مصافحہ مکروہ ہے۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج9:ص127)

ذمی عورتوں کی وضع قطع مسلمان عورتوں سے جدا ہوں:

واجب ہے کہ اُن کی عورتوں سے بھی مسلمان عورتوں سے تمیز کر دی جائے، راہ چلنے کی حالت اور حماموں میں داخل ہونے کی حالت میں۔ چنانچہ اس غرض سے ان کی عورتوں کی گردنوں میں لوہے کے طوق ڈلوائے جائیں اور مسلمان عورتوں کی اِزار اور اُن کی اِزار مخالف رہے، اور اُن کے گھروں کے دروازوں پر ایسے علامات مقرر کر دیئے جائیں جن سے مسلمانوں کے گھروں سے تمیز ہو جائے تاکہ یہ نہ ہو کہ اُن کے دروازوں پر سائل کھڑا ہو کر اُن کے واسطے مغفرت

کی دعا کرے۔

پس حاصل یہ ہے کہ ایسے اُمور سے اُن کی تمیز کر دینی واجب ہے کہ وہاں کے لوگوں میں یہ اُمور بسبب رواج وزمانہ کے ذلت وحقارت ومقہوریت پر دلالت کریں۔تاکہ اُن کے ذلیل وحقیر ومقہور ہونے پر اشعار ہو جائے۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص519)

مسلمان کے ارتداد پر ذمی کی گواہی:

اگر مسلمان میت پر ایک ذمی نے گواہی دی کہ مرتد مرا ہے تو نماز ترک نہ کی جائے گی۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج9:ص127)

ذمی کی ملکیت میں مسلمان غلام کا حکم:

کوئی مسلمان مملوک کسی ذمی کی ملک میں نہ چھوڑا جائے گا بلکہ اس (ذمی) پر جبر کیا جائے گا کہ اس (مسلمان غلام) کو فروخت کردے، بشرطیکہ وہ محل بیع ہو۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج9:ص127)

ذمیوں کو عبادت کیلئے جمع ہونے یا بلند آواز سے زبور وانجیل وغیرہ پڑھنے کی دارالاسلام میں اجازت نہیں:

نصاریٰ کو اختیار نہیں ہے کہ اپنے گھر میں مسلمانوں کے شہر میں ناقوس بجائے۔اور اختیار نہیں ہے کہ نصرانیوں کو اپنے گھر میں نماز کے واسطے جمع کرے، ہاں اس کو یہ اختیار ہے کہ خود تنہا نماز پڑھ لے،اور نصرانیوں کو یہ اختیار نہیں کہ اپنے کنیسوں سے صلیبیں وغیرہ نکالیں،اور اگر انہوں نے زبور یا انجیل پڑھنے میں اپنی آواز بلند کی پس اگر اس میں اظہار شرک ہو تو اس سے منع کئے جائیں گے،اور اگر اس سے اظہار شرک واقع نہ ہو تو ممانعت نہیں کی جائے گی۔اور مسلمانوں کے بازاروں میں اس کے پڑھنے سے منع کر دیئے جائیں گے،اور اسی طرح اسلام کے شہر وفنائے شہر میں شراب وسور کے فروخت کرنے اور شراب وسور ظاہر کرنے سے منع کئے جائیں گے،اور اگر فناہائے شہر سے دُور ہو گئے تو وہاں صلیب نکالنے وناقوس بجانے میں مضائقہ نہیں ہے،اور ہر دیہ وموضع میں جو شہر ہائے اسلام سے نہ ہو وہاں ایسے اُمور سے منع نہ کئے جائیں گے اگرچہ اس مقام میں گنتی کے چند مسلمان رہا کرتے ہوں،ایسا ہی امام محمدؒ نے سیر کبیر میں فرمایا ہے۔اور بہت سے ائمہ بلخ نے فرمایا کہ یہ قول امام محمدؒ نے نظر بخصوص دیہات کو فرمایا ہے،اس واسطے کہ وہاں ان دیہات کے تمام

رہنے والے ذمی در روافض ہیں اور ہمارے دیار کے دیہاتوں میں بھی اہل ذمہ ایسے اُمور سے منع کئے جائیں گے جیسے شہروں میں منع کئے جاتے ہیں،اور ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ دیہات میں ایسے اُمور کے اظہار و احداث سے کسی حال میں منع نہ کئے جائیں گے۔

اور تجنیس خواہر زادہ میں فرمایا کہ اگر اہل ذمہ نے مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں یا مسلمانوں کے گاؤں میں سے کسی گاؤں میں ایسا کوئی امر کیا جس پر صلح نہیں کی ہے یعنی داخل صلح نہیں ہے مثل زنا،فواحش،مزامیر، طبل،راگ لہو اور نوحہ سے رونا اور کبوتر بازی وغیرہ تو اس سے منع کئے جائیں گے جیسے مسلمان منع کئے جاتے ہیں۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص519)

ذمی کے لئے دعائے مغفرت:

ذمی کے حق میں دعائے مغفرت نہ کرے۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج9:ص126)

ذمیوں کے لئے دارالاسلام میں جدید شہر کے مسائل:

اور اگر مسلمانوں نے اراضی موات (غیر آباد بنجر زمین) میں جس کا کوئی مالک نہیں ہے کسی شہر کی بنیاد ڈالی اور اس اراضی کے قریب میں اہل ذمہ کے گاؤں ہیں پھر شہر مذکور بہت بڑھ گیا یعنی آبادی بہت بڑھی یہاں تک کہ ان گاؤں تک پہنچ یا ان سے متجاوز ہوگئی تو یہ دیہات اس شہر سے ہو جائیں گے، کیونکہ شہر نے ان کے اطراف سے ان کو گھیر لیا ہے پھر اگر ان ذمیوں کے قدیمی بیعے و کنائس ان دیہاتوں میں ہوں تو وہ اپنے حال پر چھوڑ دیئے گے۔اور اگر مسلمانوں کے شہر ہو جانے کے بعد انہوں نے ان دیہاتوں میں جو شہر میں سے گئے ہیں کوئی بیعہ یا کنیسہ یا آتش خانہ جدید بنانا چاہا تو اس سے منع کر دیئے جائیں گے،شہر ہائے اسلام میں سے جو شہر ایسا ہو کہ اس میں نماز ہوتی ہو اور حدودِ شرعی قائم ہوں وہاں کسی مسلمان یا ذمی کو نہ چاہئے کہ اعلانیہ شراب یا سور داخل کرے۔اور اگر کسی مسلمان نے ایسے شہر میں شراب یا سور داخل کی اور کہا کہ میں اس شہر سے ہو کر جاتا تھا اور شراب کو میں سرکہ بنانے کو لے جاتا ہوں یا کہا کہ یہ میری نہیں ہے بلکہ دوسرے کی ہے اور یہ نہ بتلایا کہ کس کی ہے تو دیکھا جائے گا کہ اگر یہ شخص مرد متدین ہو کر اس پر شراب خوری کا شبہ وا تہام نہ ہو تو اس کی راہ چھوڑ دی جائے گی اور حکم دیا جائے گا کہ اس کو سرکہ کر دے اور اگر مرد مذکور شراب خوری میں متہم ہو یعنی اس پر شبہ ہو تو اس کی شراب بہادی جائے گی اور اس کے سور ذبح کر کے آگ سے جلا دیئے جائیں گے اور اگر امام نے دیکھا کہ بغیر تعزیر کے باز نہ آئے گا اور قصد کیا کہ اس کو کوڑے مار کر قید کر کے تعزیر دی جائے گی یہاں تک کہ اس کی توبہ ظاہر ہو

تو ایسا کر سکتا ہے۔اور اگر اس نے فقط کوڑے مارے یا قید کرنے پر اقتصار کیا تو یہ بھی کر سکتا ہے مگر اس کو یہ نہ چاہئے کہ جس مشک یا کتے یا ظرف دیگر میں شراب تھی اس کو پھاڑ ڈالے یا توڑ ڈالے اور اگر اس مشک وغیرہ کو پھاڑ ڈالا یا ظرف کو توڑ ڈالا تو اس کا ضامن ہوگا۔

اور کتاب العشر والخراج میں فرمایا کہ ان میں سے کسی کو نہ چھوڑا جائے گا کہ مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں کوئی گھر یا حویلی خرید ے اور نیز کسی کو یہ بھی اختیار نہیں دیا جائے گا کہ شہر اسلام میں رہنے پائے اور اسی روایت کو حسن بن زیاد نے اختیار کیا ہے۔

اور عامہ کتب کی روایات کی بناء پر ان کو دارالاسلام میں رہنے کی گنجائش دی جائے گی سوائے زمین عرب کے کہ اگر کوئی شہر یا صوبہ عرب ہو مثل حجاز وغیرہ کے تو وہاں ان کو رہنے کا قابو نہیں دیا جائے گا۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص520)

ذمی ہو خواہ کتابی ہو یا غیر کتابی اس کا قربانی کے جانور میں شریک ہونا درست نہیں:

اور اگر کوئی شریک ذمی ہو خواہ کتابی ہو یا غیر کتابی اور خواہ وہ گوشت کی غرض سے شریک ہو یا اپنے دین کے موافق قربت کا قصد رکھتا ہو تو سب کی قربت جو انہوں نے نیت کی ہے ادا نہیں ہوگی،یہ ہمارے نزدیک ہے،اس واسطے کہ کافر کی طرف سے قربت متحقق نہیں ہوتی ہے تو اس کی نیت کالعدم ہوگی (فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج8:ص538)

ذمی کے ساتھ مسلمہ کا نکاح:

اگر ذمی نے مسلمان عورت سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق کردی جائے گی اگر چہ ذمی مسلمان ہو جائے۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج2:ص300)

ذمی کو بیعہ کا راستہ نہ بتایا جائے:

اگر کسی ذمی نے کسی مسلمان سے بیعہ کا راستہ پوچھا تو مسلمان کو نہ چاہئے کہ اس کو بیعہ کا راستہ بتا دے۔اس لئے کہ یہ معصیت پر راہ بتلائی ہوگی۔

اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں ذمی ہو تو مسلمان کو نہ چاہئے کہ اس کو گھر سے بیعہ کو پہنچا دے۔اور یہ روا ہے کہ اس

کو بیعہ سے ہاتھ پکڑ کر گھر پہنچادے۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص519)

ذمی کو ہتھیار اُٹھانے کی اجازت نہیں، اور اُن پر راستہ تنگ کیا جائے:

ذمی لوگ ہتھیار نہ اُٹھانے پائیں گے اور جب راستہ میں جا ہیں تو مسلمان لوگ متفق ہو کر اس طرح چلیں کہ ذمی راستہ میں دب کر چلیں۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص519)

ذمی کو سلام کرنا:

کوئی مسلمان اُن سے سلام کرنے میں پہل نہ کرے۔ہاں اگر وہ پہلے سلام کریں تو جواب میں فقط و علیکم: کہے۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص519)

مسلمان کے لئے ذمیوں کے گھر میں داخل ہونا:

مسلمانوں کو یہ نہ چاہئے (یعنی درست نہیں ہے) کہ اُن کے یہاں اُن کے مکانوں میں اُتریں۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص520)

غیر مسلم کا بچہ مر جائے تو اس کا حکم:

اگر کافروں کا کوئی بچہ اپنے ماں باپ کے ساتھ یا اس کے بعد قید ہو کر آئے پھر مر جائے تو اس کو غسل نہ دیں، لیکن اگر وہ سمجھ والا ہو اور اس نے اسلام کا اقرار کیا ہو یا اس کے ماں باپ میں سے کوئی مسلمان ہو گیا تو غسل دیں۔ دادا دادی کے مسلمان ہونے کی صورت میں علماء کا اختلاف ہے۔اور اگر صرف بچہ قید ہو کر آئے تو اس کو غسل دیں اور اس پر نماز پڑھیں۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج1:ص489)

جس مردہ کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم اس کا حکم:

جس شخص کا مسلمان اور کافر ہونا معلوم نہ ہو، پس اگر اس پر کوئی مسلمان ہونے کی علامت ہو یا ایسے ملکوں میں ہو جو مسلمانوں کے ملک ہوں تو اُس کو غسل دیں، ورنہ نہ دیں۔

اگر مسلمانوں اور کافروں کے مُردے مل جائیں یا مسلمانوں اور کافروں کے مقتول مل جائیں تو اگر مسلمان کسی علامت سے پہچانے جاتے ہوں تو اُن پر نماز پڑھیں، اور مسلمانوں کی علامت ختنہ اور خضاب اور سیاہ کپڑے ہیں۔اور

اگر کوئی علامت نہ ہوتو اگر اس میں مسلمان زیادہ ہیں تو سب پر نماز پڑھیں اور نماز اور دُعا میں نیت مسلمانوں کی کریں اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں۔اور اگر زیادتی مشرکین کی ہوتو کسی پر نماز نہ پڑھیں اور غسل وکفن دیں لیکن..... مسلمانوں کے مُردوں کی طرح غسل وکفن نہ دیں،اور مشرکین کے قبرستان میں دفن کریں۔اور اگر دونوں برابر ہوں تو بھی اُن پر نماز نہ پڑھیں۔

دفن میں مشائخ کا اختلاف ہے،بعض مشائخ کا قول ہے کہ مشرکین کے قبرستان میں دفن کریں،اور بعض کا قول ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں،اور بعض فقہائے کرامؒ نے کہا ہے کہ اُن کیلئے علیحدہ مقبرہ بنا دیں۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج1:ص489)

مسلمان ولی،کافر میت کوکس طرح غسل دے:

اگر کوئی کافر مرااور ولی اس کا مسلمان ہےتو اس کوغسل دے،کفن دےاور دفن کرے۔لیکن غسل اس طرح دیجئے جیسے نجس کپڑے دھوتے ہیں،اور ایک کپڑے میں لپیٹےاور ایک گڑھا کھودےاور کفن اور قبر میں سنت کی رعایت نہ کرے(یعنی سنت طریقے کے مطابق نہ کرے)اور قبر میں اس کو رکھے نہیں بلکہ ڈال دے۔

کافر باپ کا مسلمان بیٹا اگر مر جائے تو کافر باپ کواس کے نہلانے کا قابو نہیں دینا چاہئے بلکہ مسلمان لوگ اپنے آپ یہ کارِخیر پورا کریں۔(فتاوی عالمگیریہ:اردو:ج1:ص491)

زکوۃ کا مال غیر مسلموں کو دینا:

زکوۃ کا مال ذمیوں میں صرف کرنا بالاتفاق جائز نہیں۔صدقہ نفل میں سے ان کو دینا بالاتفاق جائز ہے۔صدقہ فطر ,نذر اور کفارہ میں اختلاف ہے۔امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے لیکن مسلمانوں کے فقیروں کو دینا بہتر ہے۔حربی مستامن کو زکوۃ اور صدقہ واجبہ دینا بالاجماع جائز نہیں،صدقہ نفل میں سے دینا جائز ہے۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج1:ص540)

کفریہ عقائد رکھنے والوں سے نکاح:

زنادقہ،باطنیہ،اباحیہ اور ہر ایسے مذہب کی عورتیں جن کا معتقد کافر ہوتا ہے اُن سے نکاح حرام ہے۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج2:ص197)

اہل باطل کے عبادت خانہ بنانے کی اُجرت کا حکم:

سوال: اہل ہنود کے عبادت خانہ جیسے مندر وگر جاوغیرہ میں معماری کا کام کرنا کیسا ہے؟

جواب: اہل باطل کے عبادت خانہ جیسے گر جا گھر، یا بت کدہ میں تعمیری مزدوری کرنا مکروہ تحریمی ہے، اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو ج7:ص287)

میاں بیوی میں ایک کے مسلمان ہوجانے سے متعلق مسائل:

اگر بیوی ومرد میں سے ایک مسلمان ہوگیا تو دوسرے پر بھی اسلام پیش کیا جائے گا، پس اگر وہ مسلمان ہوگیا تو دونوں بیوی ومرد رہیں گے ورنہ دونوں میں تفریق کردی جائے گی۔ اگر دوسرا خاموش رہا تو قاضی دوبارہ اُس پر اسلام پیش کرے گا، یہاں تک کہ تین مرتبہ تک احتیاطاً پیش کرے گا۔ اور دونوں میں سے جو کفر پر اڑ گیا چاہے وہ بالغ ہو اور چاہے تمیز دار نابالغ ہو، بہر حال اُس کے انکار اسلام سے دونوں میں تفریق کردی جائے گی، یہ امام اعظمؒ وامام محمدؒ کا قول ہے۔ اور اگر دونوں میں ایک نابالغ بے تمیز ہو تو اُس کے عاقل ہونے تک انتظار کیا جائے گا۔ پھر جب تمیز دار عاقل ہوجائے گا تو اُس پر اسلام پیش کیا جائے گا، پس اگر مسلمان ہوگیا تو ٹھیک ورنہ دونوں میں تفریق کردی جائے گی اور اُس کے بالغ ہونے تک انتظار نہ کیا جائے گا۔ اور اگر دونوں میں ایک مجنون ہو تو اُس کے ماں وباپ پر اسلام پیش کیا جائے گا، پس اگر دونوں مسلمان ہوگئے یا ایک مسلمان ہوا تو فبہا: ورنہ دونوں میں تفریق کردی جائے گی۔

اور اگر شوہر مسلمان ہوگیا اور بیوی نے انکار کیا تو دونوں میں تفریق ہوگی مگر یہ تفریق طلاق نہ ہوگی، اور اگر بیوی مسلمان ہوئی اور شوہر کافر رہا تو دونوں میں تفریق امام اعظمؒ وامام محمدؒ کے نزدیک طلاق ہوگی۔ پھر اگر بوجہ انکار کے دونوں میں تفریق واقع ہوئی پس اگر بعد دخول ہوجانے کے تفریق ہوئی تو عورت کو اُس کا پورا مہر ملے گا اور اگر دخول سے پہلے ہو، پس اگر بوجہ انکار شوہر کے ہوئی تو عورت کو نصف مہر ملے گا اور اگر بوجہ انکار بیوی کے ہو تو بیوی کو کچھ مہر نہ ملے گا۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو ج2:ص300)

جدید بیعہ، کنیسہ، صومعہ بنانا درست نہیں:

اور جیسے جدید بیعہ وکنیسہ کا بنانا جائز نہیں ہے ایسے ہی جدید صومعہ کا بنانا بھی جائز نہیں ہے کہ جس میں ایک شخص ان میں سے اپنے طریقہ پر عبادت کرے۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو ج3:ص515)

مسلمان عورت کا نکاح مشرک یا کتابی مرد سے:

مسلمان عورت کا نکاح کسی مشرک یا کتابی مرد سے جائز نہیں ۔(فتاوی عالمگیریہ :اُردو:ج 2:ص 199)

مسلمان پر کافر کی ولایت:

مسلمان مرد یا عورت پر نابالغ و مجنون اور کافر کی ولایت نہیں ہے ۔(فتاوی عالمگیریہ :اُردو:ج 2:ص 203)

بچہ ماں باپ کے دین میں سے کس کے تابع ہوتا ہے:

بچہ اپنے ماں و باپ میں سے اُس کا تابع قرار دیا جائے گا جو برائے دین دونوں میں سے بہتر ہو۔اور یہ حکم اُس وقت ہے کہ دار مختلف نہ ہو مثلاً دونوں دارالاسلام میں ہوں یا دونوں دارالحرب میں ہوں یا بچہ دارالاسلام میں ہوں اور باپ دارالحرب میں مسلمان ہوگیا تو بچہ اپنے باپ کی تبعیت میں مسلمان ہوگا،اس لئے کہ باپ اگر چہ دارالحرب میں مسلمان ہوا ہے لیکن وہ حکماً دارالاسلام کے لوگوں میں ہے،اور اگر بچہ دارالحرب میں ہو اور باپ دارالاسلام میں مسلمان ہوگیا ہو تو بچہ اُس کا تابع قرار نہ دیا جائے گا اور مسلمان نہ ہوگا۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج:2:ص 303)

دارالاسلام میں جدید بیعہ، کنیسہ اور آتش خانہ وغیرہ بنانے کا حکم:

اگر ذمیوں نے جدید بیعوں یا کنیسوں کا بنانا چاہا یا مجوس نے آتش خانہ بنانا چاہا،پس اگر انہوں نے مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر یا فنائے شہر میں(یعنی شہر سے باہر)اس کا بنانا چاہا تو بالاتفاق سب کے نزدیک منع کئے جائیں گے۔اور اگر انہوں نے سوادِ شہر اور دیہات میں اس کو بنانا چاہا تو اس میں روایات مختلف ہیں،اور روایتوں کے خلاف کی وجہ سے مشائخ نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے ۔چنانچہ مشائخ بلخ نے فرمایا کہ اس سے بھی منع کئے جائیں گے مگر ایسے گاؤں میں جہاں کے اکثر رہنے والے ذمی ہوں منع نہ کئے جائیں گے۔اور مشائخ بخارا نے جس میں امام ابو بکر محمد بن الفضل صاحبؒ بھی ہیں فرمایا کہ منع نہیں کئے جائیں گے۔

اور شمس الائمہ سرخسیؒ نے فرمایا کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ وہ لوگ سوادِ شہر میں بھی بنانے سے منع کئے جائیں گے۔اور زمین عرب میں شہروں اور دیہاتوں سب جگہ اس سے منع کئے جائیں گے۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج:3:ص 515)

قدیم بیعہ وکنیسہ منہدم ہوگیا تو دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم:

اور اگر ان کے بیعوں میں سے یا کنیسوں میں سے کوئی بیعہ یا کنیسہ قدیمی منہدم ہوگیا تو اُن کو اختیار ہوگا کہ اسی مقام پر جیسا تھا ویسا ہی بنالیں۔اور اگر انہوں نے کہا کہ ہم اس کو یہاں سے تحویل کر کے دوسری جگہ بنادیں گے تو اُن کو یہ اختیار نہیں ہوگا، بلکہ اسی مقام پر اسی قدر عمارت کا جیسا پہلے تھا بنا سکتے ہیں۔اور پہلی عمارت سے زیادہ کرنے سے منع کئے جائیں گے۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج3:ص516)

کافر کی گواہی:

کافر کی گواہی مسلمان پر مقبول نہ ہوگی۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج5:ص309)

مسلمان کا کافر کی نوکری کرنا:

اگر مسلمان نے کسی کافر کی خدمت کے واسطے نوکری کرلی تو جائز ہے مگر مکروہ ہے۔اور امام فضلیؒ نے فرمایا کہ خدمت ایسی چیزوں کے واسطے جن میں ذلت ہے مسلمانوں کو کافر کی نوکری جائز نہیں ہے، بخلاف زراعت اور سینچے وغیرہ نوکریوں کے کہ یہ جائز ہیں۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج7:ص248)

مسلمان کے لئے بیعہ وکنیسہ میں داخل ہونا:

مسلمان کیلئے بیعہ وکنیسہ میں جانا مکروہ ہے۔اور کراہت اس راہ سے نہیں ہے کہ مسلمان کو اس کے اندر داخل ہونے کا استحقاق نہیں ہے بلکہ اس راہ سے مکروہ ہے کہ وہاں مجمع شیاطین ہوتا ہے۔

(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج9:ص124)

مشرکین کے برتن وغیرہ استعمال کرنا:

امام محمدؒ نے فرمایا کہ مشرکوں کے برتنوں میں دھونے سے پہلے کھانا پینا مکروہ ہے باوجود اس کے کہ اگر ان کے برتن میں کھایا پیا تو جائز ہے اور حرام کھانے پینے والا قرار نہیں دیا جائے گا۔اور یہ حکم اُس وقت ہے کہ برتن کو یہ نہ جانتا ہو کہ نجس ہے۔اور اگر جانتا ہو تو دھونے سے پہلے اس میں کھانا پینا جائز نہیں ہے۔اور اگر کھایا پیا تو حرام کھانے والا اور پینے والا قرار دیا جائے گا۔(فتاوی عالمگیریہ:اُردو:ج9:ص124)

نصرانی فقیروں اور بیعہ وکنیسہ کی تعمیر کے واسطے وصیت:

مسلمان کے لئے جائز ہے کہ نصرانی فقیروں کے واسطے وصیت کرے۔اس لئے کہ نصرانی فقیروں کے واسطے وصیت کرنا گناہ نہیں ہے بخلاف ان کی بیعہ تعمیر کرانے کی وصیت کے کہ یہ معصیت ہے۔پس جو شخص اس کی تعمیر میں مدد کرے گا وہ گناہ گار ہوگا۔(فتاوی عالمگیریہ:أردو:ج9:ص546)

مسلمانوں کیلئے یہود ونصاریٰ سے توراۃ،زبور وانجیل کا حکم دریافت کرنا:

کسی مسلمان کو نہ چاہئے کہ یہودی یا نصرانی سے توراۃ وانجیل وزبور کا حکم دریافت کرے۔

(فتاوی عالمگیریہ:أردو:ج9:ص127)

مسلمانوں کے لئے توراۃ،زبور وانجیل پڑھنے ولکھنے کا حکم:

کسی مسلمان کو نہ چاہئے کہ توراۃ وانجیل وزبور کو لکھے اور پڑھے۔(فتاوی عالمگیریہ:أردو:ج9:ص127)

مسلمان کی حربی کے واسطے وصیت:

اگر مسلمان نے کسی حربی کے واسطے جو دارالحرب میں ہے وصیت کی تو باطل ہے،اگرچہ وارث لوگ اجازت دیدیں۔(فتاوی عالمگیریہ:أردو:ج9:ص536)

دِین میں اختلاف کا مانع اِرث ہونا:

دِین میں اختلاف ہونا بھی مانع ارث ہے،اوراس سے مراد یہ ہے کہ دونوں میں اسلام وکفر کا اختلاف ہو،اور کفر کی ملتیں مختلفہ مراد نہیں ہیں۔(فتاوی عالمگیریہ:أردو:ج10:ص452)

کافر ومبتدع سے ملنے کا طریقہ:

کافر ومبتدع سے ترش روئی کے ساتھ ملے۔(فتاوی عالمگیریہ:أردو:ج9:ص127)

تیرہویں صدی ہجری کے فتاوی جات

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلوی ؒ کا فتوی

تعزیہ داری کی مجلس منعقد کرنا اور اس میں فاتحہ و دُرود پڑھنے اور شرکت کرنے کا حکم:

سوال: اس مجلس میں یعنی تعزیہ داری کی مجلس میں بہیت زیارت و گریہ وزاری حاضر ہونا اور وہاں جا کر مرثیہ اور کتاب سننا اور فاتحہ و دُرود پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس مجلس میں بہ بہیت زیارت و گریہ وزاری کے بھی حاضر ہونا نا جائز ہے۔اس واسطے کہ اس جگہ کوئی زیارت نہیں کہ زیارت کے واسطے جائے۔اور وہاں چند لکڑی جو تعزیہ دار کی بنائی ہوئی ہوتی ہے، وہ زیارت کے قابل نہیں بلکہ مٹانے کے قابل ہے۔چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

من رای منکرا فلیغیّرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذٰلک اضعف الایمان: یعنی جو شخص کوئی امر خلافِ شرع دیکھے تو چاہئے کہ اس کو مٹا دے اپنے ہاتھ سے، اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت اس کو نہ ہو تو زبان سے مٹا دے، یعنی زبان سے منع کر دے، اور اگر زبان سے منع کرنے کا بھی اس کو اختیار نہ ہو تو اس کو مٹا دے اپنے دل سے، یعنی دل میں اس کو بُرا جانے، اور یہ یعنی دل سے منع کرنا نہایت ضعیف ایمان ہے۔

اور مجلس تعزیہ داری میں جا کر مرثیہ اور کتاب سننے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر مرثیہ اور کتاب احوالِ واقعی نہ ہو، بلکہ کذب و افتراء ہو، اس میں ایسا ذکر ہو جس سے بزرگوں کی تحقیر ہوتی ہو تو ایسا مرثیہ اور کتاب سننا درست نہیں،

بلکہ ایسی مجلس میں جانا بھی جائز نہیں۔ چنانچہ اسی طرح کا مرثیہ سننے کے بارہ میں حدیث شریف میں منع وارد ہے:

:عن ابی اوفیٰ قال نہیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم عن المراثی: یعنی روایت ہے حضرت ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے مرثیہ سے۔

اور اگر مرثیہ اور کتاب میں احوالِ واقعی ہو تو ایسے مرثیہ اور کتاب :فی نفسہ: سننے میں مضائقہ نہیں، لیکن ہیئت اس مجلس کی جس طرح بدعتی کرتے ہیں نہ کرنا چاہئے۔ اس واسطے کہ اس میں مشابہت بدعتی گروہ سے ہو جاتی ہے، اور پرہیز کرنا بدعتیوں کی مشابہت سے ضرور ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے:من تشبّہ بقوم فھو منھم: یعنی جس نے مشابہت کی کسی قوم کی وہ بھی اُن ہی لوگوں سے ہوا۔

اور جو شخص تعزیہ داروں کی مجلس کی مانند مجلس منعقد کرے تو وہ اس حدیث کے مصداق میں بھی داخل ہو جائے گا :من کثّر سواد قوم فھو منھم و من رضی عمل قوم کان شریکا لم عمل: یعنی جس شخص نے زیادہ کیا جماعت کو کسی قوم کی تو وہ شخص بھی اسی قوم سے شمار ہوگا اور جو خوش ہوا عمل سے کسی قوم کے تو وہ بھی اس کا شریک قرار پائے گا، جو عمل وہ کرے۔

اور فاتحہ وُرود پڑھنا فی نفسہ: درست ہے، لیکن ایسی جگہ یعنی مجلس تعزیہ داری میں پڑھنے سے ایک طرح کی بے ادبی ہوتی۔ اس واسطے کہ ایسی مجلس اس قابل ہے کہ مٹا دی جائے، اور ایسی مجلس میں نجاست معنوی ہوتی ہے۔ اور فاتحہ وُرود اُس جگہ پڑھنا چاہئے جو نجاست ظاہری و باطنی سے پاک ہو۔

پس جو شخص پائخانہ میں قرآن کریم کی تلاوت کرے اور دُرود پڑھے، وہ مستوجب ملامت و طعن ہوگا، ایسا ہی جس جگہ نجاست باطنی ہو اور دُور کرنے کے قابل ہو، تو وہاں بھی پڑھنا باعث ملامت و طعن ہوگا۔ اس واسطے کہ بے محل وہ پڑھنا ہوگا۔ (فتاوی عزیزی:ص186)

تعزیہ داری کی مجلس میں تعاون کرنے کا حکم:

سوال: اس مسئلہ میں کیا حکم ہے یعنی کوشش کرنا اور مدد کرنا اُمور تعزیہ داری وغیرہ میں تعزیہ داروں کے ساتھ خود اپنے خیال سے یا پاس خاطر قرابت یا بسبب ہمسائیگی و غرض خانگی اور اپنا اسباب عاریتاً دینا؟

جواب: یہ بھی جائز نہیں، اس واسطے کہ اس سے معصیت میں اعانت کرنا لازم آتا ہے۔ اور معصیت میں اعانت کرنا بھی ناجائز ہے۔ (فتاوی عزیزی:ص187)

تعزیہ کے سامنے رکھنے والی چیزوں کے کھانے کا حکم:

سوال: اُن چیزوں کو کھانا کیسا ہے جو تعزیہ وغیرہ پر نذر و نیاز لے جاتے ہیں اور وہاں رکھ کر فاتحہ کرتے ہیں، اور وہاں رکھے رہتے ہیں۔ اور شبِ عاشورا میں قاب حلوے کا نیچے تخت ضرائح و تعزیہ کے رکھتے ہیں اور صبح اس کو تبرکاً تقسیم کرتے ہیں؟

جواب: جس کھانے کا ثواب حضرات امامینؓ کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ و قُل و دُرود پڑھا جائے وہ کھانا تبرک ہو جاتا ہے، اس کا کھانا بہت خوب ہے۔ البتہ وہ کھانا تعزیہ وغیرہ کے سامنے لے جانا اور تعزیہ کے سامنے تمام رات رکھنا، بلکہ اصلی قبروں کے پاس بھی ان سب اُمور میں مشابہت کفار اور بُت پرستوں کی پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس میں کراہت ہو جاتی ہے۔(فتاوی عزیزی:ص189)

تعزیہ پر شیرینی لے جانے کا حکم:

سوال: قبر پر جو شیرینی لے جاتے ہیں، اور تعزیہ کے نزدیک جو شیرینی اور حلوا لے جاتے ہیں، کہ لوگ اس کے سامنے بطریق پیش کش رکھتے ہیں۔ تو اس بارے میں صحیح اور مرجح قول آنجناب کے نزدیک کیا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے: اللّٰھم لا تجعل قبری و ثنا یعبد: یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے پروردگار! نہ بنانا میری قبر کو بُت کہ اس کی پرستش کی جاتی ہو۔ تو قبر کا بُت ہونا زائرین کے کس کس فعل کا باعث متصور ہوتا ہے۔(فتاوی عزیزی:ص189)

تعزیہ کا زیارت کرنا اور چھاتی پیٹنا:

سوال: تابوت تعزیہ کی زیارت کرنا، اس پر فاتحہ پڑھنا، مرثیہ پڑھنا، مرثیہ بنانا، مرثیہ سنانا اور فریاد و نوحہ کرنا، چھاتی پیٹنا اور گلا نوچنا حضرت حسینؓ کے ماتم میں شرعاً ان اُمور کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب ناجائز ہے۔ چنانچہ کتاب السراج میں خطیب کی روایت مذکور ہے: لعن اللّٰہ من زار بلا مزار و لعن اللّٰہ من زار شبحا بلا روح: یعنی لعنت کی اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس پر جس نے زیارت کی بلا مزار کے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس پر جس نے زیارت کی کسی جسم بے جان کی۔

اور مرثیہ بنانا اور اپنے گھر میں پڑھنا اور سننا، اس میں قباحت نہیں بشرطیکہ اس کے مضمون سے اہل بیتؓ کی

اہانت اور تحقیر نہ ہوتی ہو، اور اس میں ظلم وستم کی نسبت اللہ تعالیٰ جل شانہ کی جانب نہ ہو۔

فریاد و نوحہ کرنا اور چھاتی پیٹنا اور گالو نوچنا یہ سب حرام ہے۔ اور حدیث شریف میں یہ ہے: لیس منّا من حلق وصلق وخرق: یعنی نہیں ہے ہم سے وہ شخص جس نے اپنا گالو نوچا نوحہ کے طور پر رویا اور گریبان چاک کیا۔

ایک اور حدیث شریف میں مذکور ہے: لیس منّا من ضرب الخدو دوشق الجیوب ودعی بدعوی الجاھلیۃ: یعنی نہیں ہے ہم سے وہ شخص جس نے اپنا منہ پیٹا اور گریبان چاک کیا اور شور مچایا مانند شور مچانے وقت جاہلیت کے۔ (فتاوی عزیزی: ص 195)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: شیعہ کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر اس کا عقیدہ اس درجے تک نہ پہنچا ہو کہ صحابہ کبارؓ اور امہات المؤمنینؓ کو کافر جانتا ہو، بلکہ صرف ظلم اور غصب اور جور کے ذکر پر اکتفا کرتا ہو تو ضرورت کی حالت میں اس کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو بخاری اور مسلم میں وارد ہے اور مشکوۃ شریف میں موجود ہے۔ وہ روایت یہ ہے:

ترجمہ: یعنی عدی بن خیار حضرت عثمانؓ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپ محصور تھے یعنی باغیوں نے آپؓ کا حصار کیا تھا، تو عدی بن خیار نے کہا کہ آپ عام طور پر سب لوگوں کے امام ہیں اور آپ پر جو تر دُد آیا ہے وہ آپ پر ظاہر ہے اور ہم لوگوں کے آگے فتنہ کا امام یعنی 'مفسد' نماز پڑھاتا ہے۔ اور ہم لوگوں کو اس میں حرج معلوم ہوتا ہے۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ نماز لوگوں کے اعمال میں نہایت بہتر عمل ہے، تو جب لوگ نیک عمل کریں تو تم بھی ان کے ساتھ نیک عمل کرو، اور جب لوگ بُرا عمل کریں تو تم اُن کی بُرائی سے پرہیز کرو۔

یہ ترجمہ روایت مذکورہ کا ہے۔ لیکن..... شیعہ کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنا بحالت ضرورت بھی اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ ارکان نماز اور واجبات وضو میں ہمارے مذہب کے موافق عمل کرے اور اس میں کچھ خلل نہ ہو، مثلاً وضو میں ہمارے مذہب کے موافق پاؤں دھوئے، ایسا نہ ہو کہ اپنے مذہب کے موافق پاؤں پر مسح کرے۔ ورنہ اس کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنا جائز نہیں۔

البتہ مسائل اجتہادیہ کہ منصوصات قطعیہ سے نہیں اور علماء کرام میں ان مسائل میں فرضیت اور وجوب کے

بارے میں باہم اختلاف ہے۔ایسے مسائل میں اگر خلل واقع ہوتو اس میں مضائقہ نہیں۔جیسے یہ مسئلہ ہے کہ وضو میں ترتیب اور نیت امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ثابت ہے کہ جب خون نکلے اور بہہ جائے تو وضوٹوٹ جاتا ہے۔اس حال میں بھی متاخرین حنفیہ کا مذہب یہی ہے کہ شیعہ کے پیچھے نماز میں ہرگز اقتداء نہ کرنا چاہئے۔ لیکن مذہب منصور اور اقویٰ یہ ہے کہ جب شرط مذکور پائی جائے تو اقتداء جائز ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام ابو یوسفؒ نے ہارونُ الرشید کے پیچھے اقتداء کی تھی۔یعنی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جائز ہے کہ فاضل مفضول کے پیچھے اقتداء کرے۔اور مذہب تحقیق یہ ہے کہ مسائل اجتہادیہ میں حق تابع اجتہاد ہوتا ہے بخلاف مسائل منصوصہ کے،یعنی بخلاف ان مسائل کے کہ اس میں نص وارد ہے۔کہ اگر خلاف اس نص کے اجتہاد کیا جائے تو وہ قابل سماعت نہیں۔

(فتاوی عزیزی:ص389)

فرقہ امامیہ کو سلام کرنے کا حکم:

سوال: فرقۂ امامیہ کہ فی زمانہ ان کا مذہب مروّج ہے۔ان کے ایمان واسلام کے بارے میں کیا کہا جائے؟اور بوقت ملاقات اُن کو سلام کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: بلاشبہ فرقۂ امامیہ،سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت سے منکر ہے اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت سے جس نے انکار کیا وہ اجماع قطعی کا منکر ہوا اور کافر ہو گیا۔

چنانچہ فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ:رافضی جو بُرا کہتا ہو حضرات شیخینؓ کو اور ان حضرات پر لعنت بھیجتا ہو (نعوذباللہ من ذٰلک)کافر ہے اور اگر بُرا نہ کہتا ہو مگر اس امر کا قائل ہو کہ سیدنا صدیق اکبرؓ پر سیدنا علی المرتضیٰؓ کو فضیلت ہے تو وہ کافر نہیں البتہ بدعتی ہے،اور اگر عائشہ صدیقہؓ کی شان میں قذف کا مرتکب ہو تو وہ بھی کافر ہے۔

او رفتاوی عالمگیری میں یہ بھی لکھا ہے کہ:جس کو سیدنا صدیق اکبرؓ کے امام ہونے سے انکار ہو تو وہ کافر ہے۔ بعض علماء کرام کے نزدیک وہ بدعتی ہے کافر نہیں۔صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔اور ایسا ہی جس کو سیدنا فاروق اعظمؓ کے امام ہونے سے انکار ہو تو زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔

اس فتاوی میں یہ بیان بھی ہے کہ:روافض،مذہب اسلام سے خارج ہیں۔ان لوگوں کے بارے میں وہی احکام ہیں جو مرتد کے بارے میں ہیں۔

جب روایات فقہ سے روافض کا کفر ثابت ہے تو ان کی ملاقات کے بارے میں وہی حکم ہے جو حکم کفار کی

ملاقات کے بارے میں ہے۔یعنی ان کو پہلے سلام نہ کرنا چاہئے۔البتہ جب سلام نہ کرنے سے ان سے ضررِ عظیم پہنچنے کا خوف ہوتو اُس وقت ان کو ابتداءً سلام کرنے میں مضائقہ نہیں ہے۔اور ردِّ جواب میں بھی قدرِ ضرورت پر اکتفاء کرنا چاہئے۔اگر سلام کے سوا کوئی دوسرا فعل تعظیم کا وہ خود کریں تو اس کی مکافات بقدرِ شروع کرنا چاہئے۔ایسا ہی عیادت، تعزیت، تہنیت اور اجابت دعوت میں صرف مکافات کا لحاظ رکھنا چاہئے۔چنانچہ یہی حکم دوسرے کفار کے بارے میں بھی ہے۔اور یہی حکم خوارج اور نواصب کے بارے میں ہے۔(فتاوی عزیزی:ص410)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گستاخ کو قتل کرنے پر قصاص کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص قذفِ عائشہ صدیقہؓ یا سبِّ صحابہ کبارؓ کا مرتکب ہو اور اس کو کوئی شخص قتل کرے تو اس کے قصاص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قاذف بلاشبہ مرتد ہے، اس کو حاکم کے پاس لے جانا چاہئے، جب گواہوں سے ثابت ہو جائے کہ فی الواقع اس نے قذف کیا ہے تو اس کو قتل کرنا چاہئے۔چنانچہ حدیث شریف میں ہے: من بدّل دینه فاقتلوه: یعنی جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کرو۔

یہ حکم اس واسطے ہے تاکہ قاتل پر قصاص نہ عائد ہو، ورنہ جب کوئی شخص اپنے کان سے کلامِ شنیع سنے اور اُس کلام کے متکلم کو قتل کرے تو وہ عنداللہ ماخوذ نہیں، البتہ اگر اس کا معتبر گواہ نہ ہو تو وہ قاضی کے نزدیک مستوجبِ قصاص ہوگا۔(فتاوی عزیزی:ص411)

سنی مرد کا شیعہ عورت سے نکاح:

سوال: اگر نکاح کرنے والا اہل سنت والجماعت سے ہو اور منکوحہ کا مذہب شیعہ امامیہ ہو تو ایسے مرد اور عورت میں مذہب اہل سنت والجماعت کے موافق نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرد سنی اور عورت شیعہ میں نکاح کا حکم اس پر موقوف ہے کہ شیعہ کافر ہے یا نہیں۔حنفی مذہب میں اس پر فتوی ہے کہ شیعہ فرقے کے بارے میں مرتد کا حکم ہے، ایسا ہی فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے۔تو اہل سنت والجماعت کیلئے یہ درست نہیں کہ شیعہ عورت سے نکاح کریں۔اور مذہب شافعیؒ میں دو قول ہیں: ایک قول کی بناء پر شیعہ کافر ہیں۔اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ لوگ فاسق ہیں، ایسا ہی صواعق محرقہ میں مذکور ہے۔لیکن قطع نظر اس سے اس فرقہ کے ساتھ نکاح کرنے میں طرح طرح کا بہت فساد ہوتا ہے، مثلاً بدمذہب ہونا، اہل خانہ اور اولاد کا، اور ایک ساتھ بسر کرنے

وغیرہ میں باہمی اتفاق نہ ہوناتو اس سے پرہیز کرنا واجب ہے۔(فتاوی عزیزی:ص539)

خلفائے ثلاثہ ؓ کے منکر کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

شرح مواہب الرحمٰن میں لکھا ہے کہ: جائز نہیں نماز پیچھے اُس شخص کے کہ اس کو انکار ہو سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ کی خلافت سے۔اور صحیح ہے نماز یعنی کراہت کے ساتھ، پیچھے اس شخص کے کہ فضیلت دیتا ہو سیدنا حضرت علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ پر۔اس واسطے کہ وہ بدعتی ہے۔(فتاوی عزیزی:ص385)

روافض کے پیچھے نماز کا حکم:

محیط میں لکھا ہے کہ روایت ہے امام محمدؒ سے کہ روافض کے پیچھے نماز جائز نہیں۔اس واسطے کہ ان لوگوں کو سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت سے انکار ہے۔حالانکہ آپؓ کی خلافت پر اجماع ہے۔(فتاوی عزیزی:ص385)

رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا:

تتمۃ الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ: رافضی کہ اس کو اپنے مذہب میں غلو ہو اور انکار کرتا ہو سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت سے، جائز نہیں نماز اس کے پیچھے۔(فتاوی عزیزی:ص385)

رافضی کی امامت:

مرغینانی نے لکھا ہے کہ: مکروہ ہے نماز پیچھے اس شخص کے کہ اپنی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرتا ہو یا بدعتی ہو، اور جائز نہیں پیچھے رافضی کے۔پھر کہا کہ حاصل اس کا یہ ہے کہ اگر وہ خواہش نفسانی ایسی ہو کہ اس سے کفر لازم آتا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ورنہ جائز ہے مگر مکروہ ہے۔(فتاوی عزیزی:ص385)

شیعہ کے نمازِ جنازہ اوراُن کے ذبیحہ کا حکم،اور شیعہ کیلئے شفعہ کا حق ثابت نہیں ہوتا:

اور محمد بن یوسف غرمانی صاحبؒ سے پوچھا گیا اُس شخص کا حال کہ جو سیدنا صدیق اکبرؓ کو بُرا کہے، کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کفر کا حکم دیا جائے گا۔تو پوچھا گیا کہ کیا جب وہ مرجائے گا تو ہم لوگ اس کے

جنازے کی نماز پڑھیں؟ کہانہیں۔

اور منجملہ ان علماء کرام کے کہ جن لوگوں نے رافضی کو کافر کہا ہے احمد بن یونسؒ ابوبکر بن ہانیؒ ہیں، اور کہا انہوں نے کہ چاہئے نہ کھایا جائے ذبیحہ اُن کے ہاتھ کا۔ اس واسطے کہ یہ لوگ مرتد ہیں۔ اور کہا عبداللہ بن ادریس نے جو ائمہ کوفہ سے ایک ہیں کہ نہیں ہے رافضی کے لئے حق شفعہ، اور حق شفعہ صرف مسلمان کے لئے ثابت ہے۔

(فتاوی عزیزی: ص386)

جس مجلس میں صحابہ کرامؓ پر تبرّا کیا جاتا ہو، اُس مجلس سے نکلنا واجب ہے:

جب کوئی شخص کسی ایسی مجلس میں موجود ہو کہ وہ لوگ صحابہ کبارؓ کو بُرا کہتے ہوں تو اس پر واجب ہے کہ اگر قادر ہو یعنی اختیار میں ہو تو اپنے قول اور فعل کے ذریعہ سے باز رکھے۔ اس واسطے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ: یعنی جو شخص کوئی امر خلاف شرع دیکھے تو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے مٹادے۔ آخر حدیث تک۔ اور اگر باز رکھنے پر قادر نہ ہو تو چاہئے کہ وہاں سے اُٹھ کر چلا جائے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا ہے: واذا رایت الّذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم حتّٰی یخوضوا فی حدیث غیرہ، واِمّا ینسینّک الشیطٰن فلاتقعد بعد الذّکری مع القوم الظّٰلمین:

یعنی جب آپ دیکھیں ان لوگوں کو کہ فکر و خوض کرتے ہیں۔ یعنی اشتباہ کی گفتگو کرتے ہیں، ہماری آیات میں تو چاہئے کہ آپ اُن سے اعراض کریں اُس وقت تک کہ وہ لوگ کسی دوسری بات میں خوض اور فکر کریں۔ اور اگر شیطان آپ کو بھلادے تو پھر یاد ہونے پر اس ظالم قوم کے ساتھ آپ نہ بیٹھیں۔

اگر وہ شخص اس پر بھی قادر نہ ہو کہ اس مجلس سے اُٹھ کر چلا جائے، اور اس کو خوف ہو کہ یہ لوگ ضرر پہنچائیں گے تو چاہئے کہ صبر کرے اور دل سے بُرا جانے اور اس پر اکتفا کرے کہ صحیح حدیث میں وارد ہے:

:اذا رایتم الّذین یسبّون اصحابی فقولوا لعنۃ اللّٰہ علیٰ شرکم: یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دیکھو اُن لوگوں کو کہ بُرا کہتے ہوں ہمارے اصحاب کو تو کہو کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے تمہارے شر پر اور یہی حال باقی سب منکرات کا ہے۔ یعنی اُمور خلاف شرع کا ہے۔ (فتاوی عزیزی: ص388)

کفار سے دوستی رکھنے اور اُن کے ہاں نوکری کرنے کا حکم:

سوال: کفار سے موالات (دوستی) کا کیا حکم ہے؟

جواب: موالاتِ کفار کے بارے میں فقہاء کرامؒ نے جولکھا ہے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔خلاصہ اس کا یہ ہے کہ موالات جو بمعنی دوستی کے ہے اگر کفار کے ساتھ بلحاظ دین ان کفار کے ہو تو بالاجماع کفر ہے اور اگر صرف طبعی محبت ہو مثلاً اپنا بیٹا یا زوجہ کافر ہو، اور اس کی محبت صرف طبعاً بمقتضائے بشریت ہو تو یہ حرام نہیں، البتہ ان کی تذلیل میں حتی الامکان کوشش کرنا چاہئے اور اس بارہ میں جو آیات اور احادیث وارد ہیں، اس میں تطبیق باعتبار تفصیل مذکور کے ہوتی ہے، اس میں چنداں تکلف کی ضرورت نہیں۔مثلاً اللہ تعالی کا کلام ہے: لایتخذ المؤمنون الکافرین اولیآء من دون المؤمنین: یعنی چاہئے کہ دوست نہ بنائیں مسلمان کافروں کو علاوہ مؤمنین کے۔

اور اللہ کا یہ کلام پاک ہے: لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوآدون من حآدّ اللّٰہ ورسولہ: یعنی نہ پائیں گے آپ اس قوم کو جو ایمان لاتی ہے اللہ پر اور آخرت کے دن پر کہ وہ محبت رکھے اُس سے جس نے مخالفت کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے۔اور اللہ تعالی جل شانہ کا یہ پاک کلام ہیں: و من یتولّھم منکم فانّہ منھم: اور جس نے دوستی کی کفار سے تو وہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے۔اور اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں اس بارہ میں۔لیکن موالات جو بمعنی معاونت و مناصرت کے ہے تو اسکے بارے میں جو حکم ہے اس کی بناء اصل شرعی پر ہے کہ اعانت، کفر اور معصیت میں بالاتفاق معصیت ہے۔اور یہ ثابت ہے اللہ تعالی جل شانہ کے کلام پاک سے۔

:ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان: یعنی باہم ایک دوسرے کی اعانت نہ کرو گناہ اور ظلم میں۔

یہ ترجمہ آیتِ مذکور کا ہے۔

اور یہ معاونت کبھی باجرت ہوتی ہے اور اس کو عرف میں چاکری یعنی نوکری کہتے ہیں اور کبھی بلااُجرت ہوتی ہے اور اس کو مدد اور کمک کہتے ہیں۔اور دونوں طرح کی معاونت میں ایک ہی حکم ہے۔یعنی اگر کفار کا ارادہ ہو کہ مسلمانوں کے ساتھ قتال کریں یا کوئی ملک اور شہر اہل اسلام کا اپنے تصرف میں لے آئیں تو ان کفار کی نوکری حرام ہے اور ان کی مدد اور کمک بھی حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔

اور اگر کفار باہم قتال کریں اور اس غرض سے مسلمانوں کو نوکر رکھیں تو باعتبار ظاہر شرع کے یہ مباح ہے۔اور ایسا ہی اگر کفار اپنے مال کی حفاظت کے لئے مسلمان کو نوکر رکھیں یا جو ملک پہلے سے کفار کے تصرف میں ہو اور اس کے ملکی انتظام کیلئے مسلمانوں کو نوکر رکھیں تو یہ بھی باعتبار ظاہر شرع کے مباح ہے اور یہ حکم بہ قیاس باقی اقسام اجارہ کے ہے۔جیسا کہ خیاطت یعنی سلائی اور تجارت وغیرہ میں کفار کی نوکری جائز ہے، اور کیوں یہ امر جائز نہ ہو اس واسطے کہ ثابت ہے کہ بزرگانِ دین نے مشرکین کا کام اُجرت پر کیا ہے۔لیکن .....غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرمت سے خالی نہیں علی

بالخصوص اس زمانہ میں کہ نوکری کفارکی کی خاص کر رُوشناسوں کے حق میں مفاسدِ دینی کیلئے نہایت باعث ہوتی ہے۔اور کم سے کم یہ خرابیاں ہیں کہ اُن کے افعالِ قبیحہ کے انکار کرنے میں سستی ہوتی ہے اور اُن کی بہبودی اور خیر خواہی کرنا پڑتی ہے اور اُن کی گروہ زیادہ ہوتی ہے اور اُن کی شوکت ہونے میں مدد کرنی پڑتی ہے۔اور یہ ضرور رہوتا ہے کہ اُن کی تعظیم حد سے زیادہ کی جائے اور اُن کو صاحب اور قبلہ کہا جائے،اور حد سے زیادہ اُن کی محبت ظاہر کی جائے۔اور اس کے علاوہ اُن کی نوکری میں طرح طرح کا فساد ہے۔

اور اس طرح کی نوکری میں بھی فرق کرنا چاہئے،یعنی فرماں برداری اُن کفار کی جو معاندین کے ہوں زیادہ قبیح ہے بہ نسبت فرماں برداری اُن کفار کی جن کو دین اسلام سے عناد نہ ہو۔(فتاوی عزیزی:ص415)

انگریز کی نوکری کا حکم:

سوال:انگریز کی نوکری کرنا جائز ہے یا نہیں:

جواب:اگر نوکری میں ایسے کام کرنے کا خدشہ ہو جو کہ کبیرہ گناہ ہے مثلاً فوج کی نوکری ہو اور خدشہ ہو کہ اہل اسلام کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑے گا۔یا خدمت گاری نوکری ہو اور خدشہ ہو کہ شراب اور مردار اور خنزیر کا گوشت لانا ہوگا تو اس کی نوکری اور روزگار منع ہے۔اور جس نوکری اور روزگار میں اس طرح کی منہیات نہ ہو مثلاً اُس نوکری میں یہ کام ہو کہ عدالت کے اُمور لکھے جائیں،یا مثلاً منشی گیری کا کام ہو یا قافلہ پہنچانے کا کام ہو یا اس طرح کا اور کوئی دوسرا کام ہو تو اس طرح کی نوکری اور روزگار منع نہیں ہے۔(فتاوی عزیزی:ص600)

مشرکین اور نصاریٰ کے ساتھ کھانے کا حکم:

سوال:مشرکین اور نصاریٰ کے ساتھ اُن کے دسترخوان پر بیٹھ کر کھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب:خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہے کہ مجوس وغیرہ مشرکین کے ساتھ کھانا مباح ہے یا نہیں تو حاکم بن عبدالرحمٰن کاتب کا یہ قول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر مسلمان ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اس امر میں مبتلا ہو جائے تو مضائقہ نہیں کہ مشرکین کے ساتھ کھائے۔اس واسطے کہ روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اس حال میں ایک کافر آنحضرت ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا،اور اس نے کہا کہ اے محمد ﷺ! کیا میں تمہارے ساتھ کھاؤں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:ہاں۔پس آنحضرت ﷺ نے کافر کے ساتھ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ کھانا تناول فرمایا ہے،اس غرض سے کہ اُس کافر کا دل اسلام کی طرف مائل ہو،لیکن اکثر ان کے ساتھ کھانا مکروہ ہے۔اس واسطے کہ اُن کے ساتھ اختلاط اور محبت رکھنا اور

اُن کی جماعت زیادہ کرنا منع ہے۔روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: من الجفاء ان تاکل مع غیر اهل دینک: یہ شرع کی حد سے تجاوز کرنا ہے کہ تُو اس شخص کے ساتھ کھالے جو تیرے دین میں نہیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانا دوسری ملت والوں کے ساتھ نہ کھانا چاہئے۔(فتاوی عزیزی:ص609)

کافر کے ساتھ نکاح کا حکم:

شرعاً مؤمن اور کافر کے درمیان نکاح منعقد نہیں ہوتا۔(فتاوی عزیزی:ص542)

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی ؒ کا فتوی

روافض کو سلام کہنا،ان کے ساتھ ہم نشینی کرنا،ان کے بیمار کی عیادت کرنا، ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا اوران کا جنازہ پڑھنا،ان کے ساتھ نکاح کرنا:

سوال: اِن آیات:یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:(آل عمران: 118)،ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسّکم النّار: (هود: آیت 113)،لاتتولّوقوما غضب اللّٰه علیهم:(الصف: آیت 13) میں دوستی اور موالاۃ کفار سے منع کیا گیا ہے نہ کہ اہل قبلہ سے؟

جواب: اکثر مبتدعین فرقوں کے عقائد کفر تک جا پہنچے ہیں،پھر اعتبار عموم الفاظ کا کیا جاتا ہے نہ کہ خصوص موارد کا،مذکورہ بالا آیات کے عموم میں کفار کے ساتھ ساتھ وہ گروہ بھی آجاتے ہیں،جن کے عقائد ان کے مشابہ ہیں خوارج وروافض وغیرہ وغیرہ،یا یوں کہیں کہ روافض وخوارج کو قیاس کرکے اس آیت کے حکم میں داخل کیا جائے گا۔

لہذا جوکام محبت کی زیادتی کا باعث بنتے ہیں، مثلاً: سلام کہنا، ہدیے بھیجنا، ان کے ساتھ ہم نشینی کرنا، ان کے بیمار کی عیادت کرنا وغیرہ جائز نہیں ہیں۔ اوران کی اقتداء میں نماز پڑھنا اوران کا جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

:ان اللّٰہ اختارنی واختارلی اصحابی واصھاری وسیأتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتناکحوھم:رواہ العقیلی،ورواہ الشیخ محی الدین عبدالقادر الشریفالجیلیؒ وزادو لاتصلومعھم ولاتصلوعلیھم علیھم حلت اللعنۃ:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا، اورمیرے دوست چنے، اورمیرے اصہار، ایک قوم آئے گی، وہ انہیں سبّ کریں گے، اوران کی تنقیص کریں گے، ان کے ساتھ نہ بیٹھنا، نہ کھانا پینا، اورنہ مناکحت کرنا۔ امام عقیلیؒ نے اسے روایت کیا، اورشیخ عبدالقادر جیلانی صاحبؒ نے بھی اسے ذکر کیاہے، اورمزید یہ کہ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو، ان کا جنازہ نہ پڑھو، ان پرلعنت اُتر چکی ہے۔

اس طرح رافضیہ، خارجیہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے فرمان: لاتناکحوھم: کی وجہ سے، اوراس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: و لامۃ مؤمنۃ خیر مّن مّشرکۃ وّلواعجبتکم: ایمان دارعورت مشرک سے بہتر ہے، چاہے تمہیں پسند آئے۔ (السیف المسلول:ص 514)

روافض کے ساتھ دوستی رکھنا:

روافض، خوارج اوردوسرے اہل ہوا کے ساتھ محبت اوردوستی قائم کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:

:یٰٓاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَاتَتَّخِذُوۡا بِطَانَۃً مِّنۡ دُوۡنِکُمۡ لَایَاۡلُوۡنَکُمۡ خَبَالًا وَدُّوۡا مَاعَنِتُّمۡ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاھِھِمۡ وَمَاتُخۡفِیۡ صُدُوۡرُھُمۡ اَکۡبَرُ قَدۡبَیَّنَّالَکُمُ الۡاٰیٰتِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف میں رہو، نکلی پڑتی ہے دشمنی ان کی زبانوں سے اور جو کچھ مخفی ہے ان کے جی میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے، ہم نے بتادیئے تم کو پتے اگر تم کو عقل ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: ولاترکنواالی الّذین ظلموافتمسّکم النّار:

ترجمہ: ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ پہنچ جائے۔

نیز اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:لاتتولوقوما غضب اللّٰه علیهم:

ترجمہ: جس قوم پر اللہ کا غضب ہے ان کے ساتھ دوستی نہ لگاؤ۔(السیف المسلول:ص513)

سبِّ شیخینؓ کی سزا اور روافض کے بارہ میں پیش گوئیاں:

1.....حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اے ابوالحسن! تم اور تیرہ گروہ جنت میں ہوں گے، ایک قوم دعویٰ کرے گی کہ وہ تیرے سے محبت کرتے ہیں، اسلام کی تحقیر کریں گے، اس سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر، کمان سے نکل جاتا ہے، ان کی علامت (یہ) ہے کہ انہیں رافضہ کہا جائے گا، اگر تُو اسے پائے تو قتل کرنا یہ مشرک ہیں۔

2.....حضرت علیؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایک قوم آئے گی، انہیں رافضہ کہا جائے گا، اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر دینا، وہ مشرک ہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیری تعریفوں میں وہ باتیں لائیں گے جو تجھ میں نہیں اور سلف پر طعن کریں گے۔ ایک دوسری سند سے دارقطنی نے اس طرح روایت کیا ہے، اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ اہل بیت کی محبت کے مدعی ہوں گے، حالانکہ ایسے نہیں ہیں، اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ ابوبکر و عمر کو گالی دیں گے۔

3.....حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایک عمل بتاتا ہوں، جب تُو اس کو کرے گا، اہل جنت سے ہو جائے گا۔ میری بعد ایک قوم آئے گی، انہیں رافضہ کہا جائے گا جب تُو انہیں پائے قتل کر دے، کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا: ان کی نشانی کیا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: وہ ابوبکر و عمرؓ کو گالی بکیں گے۔

4.....حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں ایک قوم ہوگی جنہیں رافضہ کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

5.....حضرت فاطمہ زہراؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کی طرف نظر کی، اور فرمایا: یہ جنتی ہے، اس کے شیعہ میں ایک قوم ہے جو اسلام کو ترک کر دیں گے، ان کا نام رافضہ ہوگا، اے علی! جب تُو انہیں پائے قتل کر دینا۔

6.....علامہ بغویؒ معالم میں حضرت علیؓ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری سیرت اہل جنت کی ہے، ایک قوم جو تیری محبت کا دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر اُن کے حلق کے نیچے نہ اُترے گا، وہ رافضیہ ہیں، اگر تُو ان کو پائے تو اُن سے جہاد کر، کیونکہ وہ مشرک ہیں۔

7.....ہروی ابراہیم بن حسن بن علی بن ابی طالب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوں گی، رافضیہ نام دیئے جائیں گے، اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

8.....حافظ ابو موسی المدینی اور حافظ رضی الدین احمد بن اسماعیل بن یوسف بن الحاکم، بروایت حضرت ابن عمرؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تُو جنتی ہے، میرے بعد ایک قوم ہوگی، انہیں رافضیہ کہا جائے گا، جب تُو انہیں پائے تو قتل کر دینا، کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! ان کی نشانی کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جمعہ اور جماعت کے قائل نہ ہوں گے اور ابو بکر وعمر کو گالی دیں گے۔

9.....طبرانی، حاکم، اور محاملی عویر بن ساعدہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دوست پسند فرمائے، ان میں وزیر، مددگار اور خاندان سسر بنائے، جو ان کو گالی دے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں اور جملہ انسانوں کی لعنت ہے۔ (السیف المسلول: ص516)

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا: جو شخص سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ سے بغض رکھے وہ میرا دشمن ہے:

حافظ ابو سعید بن علی بن الحسین بن سمان روایت کرتا ہے سمان سے وہ سوید بن غفلہ سے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ میں ایک قوم شیعہ کے پاس سے گزرا وہ ابو بکرؓ وعمرؓ کی تنقیص کر رہے تھے، اگر وہ آپ کے ان کے متعلق اندرونی خیالات نہ جان چکے ہوتے تو ایسا نہ کہتے۔ حضرت علیؓ نے کہا: میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ ابو بکرؓ وعمرؓ کے بارہ میں اچھے خیالات کے علاوہ دل میں لاؤں، وہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی تھے، اور آپ ﷺ کے وزیر۔ پھر حضرت علیؓ روتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو بند کر کے منبر پر چڑھے اور داڑھی پکڑی، لوگ بھی جمع ہو گئے، حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر مختصر خطبہ دیا اور فرمایا:

اُن اقوام کا کیا حال ہے جو قریش کے دو سرداروں، مؤمنین کے روحانی باپوں (سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) کا تذکرہ ایسا کرتے ہیں، جس سے میں پاک وصاف ہوں، اور اس پر اُن کو سزا دوں گا۔ دانہ پیدا کرنے والے اور روح بنانے والے خدا کی قسم اُن دونوں (سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) سے ایماندار ہی محبت کرتے ہیں، اور فاجر ردی ہی بغض رکھتے ہیں، اِن (سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) کی مثل تم کہاں سے لا سکتے ہو؟ جو اِن (سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) سے محبت کرتا ہے، اس نے مجھ سے محبت کی اور جو ان (سیدنا صدیق

اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) سے بغض رکھتا ہے وہ میرا دشمن ہے، میں اس سے بَری ہوں۔

نیز فرمایا: ایک قوم ان دونوں (سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) پر مجھے فضیلت دیتی ہے، اس قوم کے دل میں نفاق ہے اور یہ مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنا چاہتے ہیں، اختلاف اُمت کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے اطلاع دی تھی، مجھے حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو قتل کردوں جو ظاہر کے بھائی ہوتے ہیں اور اندر کے دشمن، ان کے ہاں جھوٹ بولنا مستحسن ہے، ان میں گناہ عام ہے، وہ مصاحف قرآن کا انکار کرتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو سب وشتم کر کے گناہ کماتے ہیں، جو ان کے مابین آپس میں اختلافات ہوئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کو معاف کر چکا۔ چھوٹا بڑے سے یہ باتیں سیکھتا ہے، اس طرح سنت کو مٹاتا ہے، اور بدعت کو زندہ کرتا ہے۔ اس بارہ میں جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کیا وہ افضل المجاہدین سے ہے، ان کے لئے خوشی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک روافض سے زیادہ اور کوئی روئے زمین پر مبغوض نہیں ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی زمین ان پر ناراض ہے، آسمان ناپسندیدگی میں ان پر سایہ کن ہے، ان کے علماء آسمان کے نیچے رہنے والوں میں بدترین ہیں، انہیں سے فتنے نکلیں گے اور ان میں عود کریں گے، آسمانوں اور زمین میں یہ لوگ گندے نام دیئے گئے ہیں۔

(السیف المسلول: ص522)

امام شوکانیؒ کا فتوی

شیعہ، سنیوں کے مال وخون کو جائز قرار دیتے ہیں:

رافضی شیعہ صرف اپنے مذہب میں امانت والا ہے، وگرنہ ان میں امانت داری کا نام ونشان نہیں بلکہ جو رافضی نہ ہو یہ اُس کے مال وخون کو جائز قرار دیتے ہیں۔ یہ داؤ لگانے کیلئے "تقیہ" کا سہارا لیتے ہیں۔ فرصت ملنے پر غیر شیعی کو نقصان پہنچانے میں ذرہ برابر کسر نہیں چھوڑتے۔

(اثناعشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص215)

مفتی عبدالواحد سیستانی

سندھی ؒ کافتوی

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یانہیں؟

جواب: جوشخص ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت کامنکر ہو یا عائشہ صدیقہؓ پرتہمت باندھتا ہوں، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، بوجہ اس کے کفریہ عقیدہ کے۔ اسی طرح: فتاوی السراج الوھاج :میں ہے کہ رافضی (شیعہ) کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(فتاوی واحدی المعروف بیاض واحدی:ص286)

سید احمد بن محمد بن اسماعیل

الطحاوی الحنفی ؒ کافتوی

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

اسی طرح: مسح علی الخفّین: کے منکر، صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر، حضرات شیخینؓ پرسب کرنے والے کے یا سیدہ عائشہ صدیقہؓ پرتہمت کے قائل کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے منکر کی امامت کا حکم:

جو بعث بعد الموت کا منکر ہو، یا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر ہو یا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہو یا سبِّ شیخینؓ کرتا ہو، یا شفاعت کا منکر ہو، ایسے شخص کی امامت درست نہیں ہے۔(حاشیه علی مراقی الفلاح:ص 181)

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ کا فتوی

بدعتی کی تعظیم کرنا:

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: وَذَرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ...ظاہر او رباطن دونوں طرح کے گناہ چھوڑ دو۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ شریعت کی ظاہر میں مخالفت کرنا بھی گناہ ہے، اور یہ کسی کیلئے بھی جائز نہیں۔ اسی طرح شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے کی متابعت کرنا بھی ظاہری گناہ ہے۔ اور یہ کسی کیلئے جائز نہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابراہیم بن میسرہؒ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی، اس نے گویا دین حقہ اسلام کی تباہی اور بربادی میں امداد دی۔ یعنی صحیح یہ ہے کہ کسی بدعتی کی کبھی بھی عزت وتوقیر نہ کی جائے، کیونکہ بدعت کی عزت کرنا درحقیقت اسلام کی تذلیل وتحقیر کرنا ہے۔

علمائے ربانی کا ارشاد ہے کہ شعائرِ اسلام کی مخالفت کرنے والے کو سمجھانا چاہئے اور اس کی بدعملی سے بیزاری کا اظہار کرنا چاہئے، اور اس کے ساتھ ہم نشینی نہ رکھنا چاہئے، کیونکہ ایسا کرنا ان سے پیار کرنے کے برابر ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم کو دوست رکھا وہ انہی میں سے ہے۔

(البلاغ المبین فی احکام رب العلمین:ص:80:85)

منافق کے نماز جنازہ کا حکم:

جب مشہور منافق عبداللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کا بیٹا جس کا نام بھی عبداللہ تھا اور مخلص مؤمن تھا، خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ﷺ! میرے باپ کی قبر پر تشریف لے چلے، اور اس کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیے۔ آنحضرت ﷺ اس کی دلداری کیلئے تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنی چاہی، سیدنا فاروق اعظمؓ نے آنحضرت ﷺ کی چادر مبارک پکڑلی اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ایک منافق کی قبر پر کھڑے نہ ہو جائیں اور نہ دعا فرمائیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن تھا۔ اسی جگہ آیت کریمہ اُتری: وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَاتَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ: اور ان میں سے کوئی مر جائے تو اس کے جنازہ پر کبھی نماز نہ پڑھے اور نہ دفن کے لئے اس کی قبر پر کھڑے ہو جائیں۔ (ابلاغ المبین فی احکام رب العلمین ص 48)

حجۃ الاسلام، بانی دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحبؒ کا فتوی

ہر صورت میں اہل تشیع مالِ فئے سے ہمیشہ محروم رہیں گے، کیونکہ جملہ اہلِ مصارف کا صحابہ کرامؓ کے حق میں دُعا گو ہونا ضروری ہے:

فرمایا: اس سے بڑھ کر اور لیجئے: للفقرآء المھجرین: لذی القربیٰ: سے بدل واقع ہوا ہے۔ اور اس پر

بطور عطف یہ ارشاد ہے:والّذین تبوّؤ الدّار والایمان من قبلھم: اور جولوگ جگہ پکڑر ہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے۔

اور نیز بطور عطف ہی پھر یہ ارشاد ہے:والّذین جآء و من بعدھم یقولون ربّنا اغفر لنا ولاخواننا الّذین سبقونا بالایمان ،الخ:

ترجمہ: اور واسطے اُن لوگوں کے جو آئے ان کے بعد کہتے ہوئے اے رب! بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔

اس لئے تابعینؒ سے لے کر قیام قیامت تک جس قدر مسلمان پیدا ہوں اور صحابہ کرامؓ کے دعا گو ہوں ان سب کو اموال فئے میں شریک مِلک کرنا پڑے گا۔ مگر سب جانتے ہیں کہ اموال مملوکہ کیلئے مالکوں کا بالفعل موجود ہونا ضروری ہے۔

جو لوگ ابھی ساحت وجود میں قدم رکھنے ہی نہیں پائے وہ کیونکر مالک اموالِ مملوکہ بالفعل ہو سکیں ایسی بات کوئی نادان بھی نہیں کہہ سکتا تو اس پر شیعہ بے وجہ تکرار کرتے ہیں۔

اگر بالفرض اصناف مذکور مالکِ اموال واراضی فئے ہوتے بھی تو شیعوں کو کیا مل جاتا۔ کلام اللہ میں تو پہلے ہی سے ان کے محروم ہونے کے لئے یہ قید لگادی ہے:یقولون ربّنا اغفر لنا ولاخواننا الّذین سبقونا بالایمان ،الخ: سو ان کی دُعا گوئی بہ نسبت صحابہ کرامؓ (تبرابازی) سبھی کو معلوم ہے۔

(مقالات حجۃ الاسلام:ج6:ص410)

چودھویں صدی

ہجری کے

فتاوی جات

فقیہ العصر، قطب الارشاد، امامِ ربانی، محدّث دوراں، اَفقہ زماں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کا فتوی

دس محرم کی مجلسِ شہادت اور دیگر خرافات سے بچنے کا حکم:

سوال: یوم عاشورا کو یوم شہادت حضرت حسینؓ گمان کرنا، واحکام ماتم ونوحہ وگریہ وزاری و بے قراری کے برپا کرنا اور گھر گھر مجالس شہادت منعقد کرنا اور واعظین کو بھی بالخصوص ان ایام میں شہادت نامہ یا وفات نامہ بیان کرنا خاص کر روایات خلاف وضعیہ سے اور سامعین کو بھی ان اُمور میں ہر سال کوشش ہونی کہ اس کے مثل وعظ میں نہیں ہوتی ہرگز اور خاص ایام مذکورہ ہی میں ایصال ثواب وصدقات کرنا اور تعین آب وطعام بھی مثل شربت ہے یا کھچڑا ہے اور رہر غنی وفقیر کو اس کا لینا اور تبرک جاننا اور جو غنی یا سید اس کو نہ لیوے تو مطعون کریں اور بُرا جانیں اور فی الجملہ ریا کو اس میں بہت دخل ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں ثواب کی اُمید ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور یہ تمام اُمور بدعات ومعصیت ہیں یا نہیں؟

جواب: ذکر شہادت کا ایامِ عشرۂ محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے اور ماتم ونوحہ کرنا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے مرثیوں سے منع فرمایا ہے۔اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہیں۔ تقسیم صدقات: بتخصیص: ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعت ضلالہ ہے: علیٰ ھذا: تخصیص کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے،اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے،اس پر طعن کرنا فسق ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج1:ص156)

ایام محرم میں کتب شہادت پڑھنا:

سوال: کتاب ترجمہ: سر الشہادتین: یا دیگر کتب شہادت خاص شہادت کی رات کو پڑھنا کیسا ہے؟ حسب خواہش نمازیان مسجد یا کسی کے مکان پر؟

جواب: ایام محرم میں: سر الشہادتین: کا پڑھنا منع ہے، حسب مشابہت مجالس روافض کے۔

(فتاوی رشیدیہ:ج1:ص157)

محرم میں سبیل لگانے، چندہ دینے اور دودھ کا شربت پلانے کا حکم:

سوال: محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیح یا بعض ضعیفہ بھی؟ و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: محرم میں ذکر شہادت حضرت حسینؓ اگر چہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا دودھ پلانا سب نا درست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔(فتاوی رشیدیہ:ج1:ص157)

روافض کا کفر اور اُن کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال: روافض یا خوارج کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے ساتھ عقد نکاح وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی حرام ہے یا غیر حرام؟ اور عند التقویٰ کیسا ہے؟

جواب: رافضی کے کفر میں خلاف ہے جو علماء کافر کہتے ہیں۔بعض نے اہل کتاب کا حکم دیا ہے، بعض نے مرتد کا۔پس درصورت اہل کتاب ہونے کے عورت رافضیہ سے مرد سنی کا نکاح درست ہے اور عکس اس کے ناجائز اور بصورت ارتداد ہر طرح ناجائز ہوگا اور جو اُن کو فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک ہر طرح درست ہے مگر ترک بہر حال اولیٰ ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج1:ص219)

تعزیہ کا زیارت کرنا:

سوال: تعزیوں کے ساتھ بہ نیت تماشا غیر اعتقاد سے جانا کیسا ہے؟اور اعتقاد سے جانا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ زیارت کرنا تعزیوں کا اچھا ہے جیسے خانہ کعبہ کا نقشہ لاتے ہیں اور اس کی زیارت کرتے ہیں ایسے ہی یہ بھی ایک مکان کا نقشہ ہے اس کی زیارت میں کچھ نقصان نہیں ۔اس کا جواب کس طرح ہے؟

جواب: تعزیہ، بُت ہے، اور کعبہ کا نقشہ مثل نقشہ مکان کی ہے اس کی پرستش نہیں کرنا اس کی پرستش کرے گا تو پھر کفر ہو جائے گا۔(فتاوی رشیدیہ:ج1:ص231)

رافضی تبرائی کے جنازہ کی نماز:

سوال: رافضی تبرائی کے جنازہ کی نماز جو کہ اصحاب ثلاثہؓ کی شان میں بے ادبی کے کلمات کہتے ہیں، پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: ایسے رافضی کو اکثر علماء کافر کہتے ہیں، لہذا اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیۓ۔

(فتاوی رشیدیہ:ج1:ص316)

سنی عورت کا رافضی سے نکاح کرنے کا مسئلہ اور اس کے شیعہ اولاد.....ترکہ سے محروم ہوں گے:

سوال: جو سنیہ عورت رافضی کے ہاں ظہور رفض کے بعد بخوشی خاطر رہ چکی ہوں، پھر رفض یا دوسری شئی کو حیلہ قرار دے کر بغیر طلاق کے علیحدہ ہو جائے اور سنی سے نکاح کرلیوے تو یہ سنی سے نکاح کرنا شیعہ کے طلاق دینے کے بغیر کیا حکم رکھتا ہے؟اور سنی کا اولاد اگر شیعہ ہو جائے تو سنی والد کے ترکہ سے" محروم الارث" ہوگئی یا نہیں؟

جواب: جس کے نزدیک رافضی کافر ہے وہ فتوی اوّل سے ہی بطلانِ نکاح کا دیتا ہے، اس میں زوجہ کے اختیار کا کیا اعتبار ہے؟ پس جب چاہے علیحدہ ہو کر عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔اور جو رافضی کو فاسق کہتے ہے ان کے نزدیک یہ امر ہرگز درست نہیں کہ پہلی نکاح صحیح ہو چکی ہے ۔اور سنی کا جو اولاد رافضی ہو گیا تو سنی والد کے ترکہ سے اس کو حصہ نہیں ملے گا۔(فتاوی رشیدیہ:ج2:ص194)

فاسق سے نکاح کرنے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کی عیادت وغیرہ کرنے کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص معتقد تعزیوں کا ہو کہ ان سے مرادیں مانگے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہو کہ اس میں حضرت حسینؓ موجود ہوتے ہیں یا قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو، اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا بدعتی مثل جواز عرس وسویم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں تو ایسے شخص سے عقد جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہود ونصاریٰ سے تو جائز ہے تو اِن سے کیوں ناجائز ہو؟ یہ بھی تو بہت سی رسمیں شرک وکفر کی ترک کرتے ہیں یا جس مرد وعورت نے سابق میں مراسم شرکت وکفر معتقد یا غیر معتقد ہو کر کئے ہوں اور اب تائب ہو گئے ہوں تو اُن کو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور ان دونوں قسموں کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور اگر مکروہ ہے تو تنزیہی ہے یا تحریمی؟ بشرط مکروہ تنزیہی یا تحریمی اگر کوئی شخص اعادہ نماز کرے تو اس نے اچھا کیا یا بُرا کیا؟ اور نماز فجر وعصر کا بھی اعادہ کرے یا نہیں؟ اور ابتدائے سلام کرے یا نہیں؟ اور رسم ہدیہ باہمی جاری رکھے یا نہیں؟ عیادت مریض وشرکت جنازہ کرے یا نہیں؟

مولانا مرحومؒ تقویة الایمان میں لکھتے ہیں کہ جو شخص ستاروں وغیرہ کی نحوست وسعادت کا قائل ہو تو اس کی شرکت جنازہ وعیادت نہ کرے، اور جو شخص بدعتی سے دِل ملائے اس کا ایمان نہیں ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ اگر ظاہراً ان سے ملتا رہے اور اختلاف نہ رکھے اور دل سے بُرا نہ جانے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے۔ ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلمہ کا اِس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے ربط ضبط رکھنا حرام ہے، اگرچہ نکاح اس سے درست ہو جاوے۔ اور دختر مسلمہ کا نکاح نصرانی سے ہرگز درست نہیں، اور جس عورت مسلمہ کا اگر فاسق فاجر سے نکاح ہو گیا تھا، اگر وہ تائب ہو گیا تو کوئی ضرورت تجدیدِ نکاح کی نہیں، البتہ اگر اس کا کفر ثابت ہو جاوے تو تجدید واجب ہوگی۔

اور جو ایسے شخص ہیں ان کا جب تک کفر ثابت نہ ہو فاسق کہلاتے ہیں اور فاسق کا امام بنانا حرام ہے، اور اس کے پیچھے اگر کوئی نماز پڑھے تو بکراہت تحریم ادا ہو جاتی ہے، اور اگر اس کا ثبوت کفر ہو جاوے تو ہرگز نماز نہیں ہوتی۔ اوّل تو اس کے پیچھے نہ پڑھے اور اگر پڑھ ہی لے تو اعادہ کر لینا اچھا ہے۔ بعض فقہاء کرامؒ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر اور فجر کے بعد جائز ہے۔ اور ایسے شخصوں سے ابتدائے سلام درست نہیں۔ اور اگر فساد کا اندیشہ ہو تو کر لے۔ اور عیادت وجنازہ کے لئے بھی وہی حال ہے اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو کرے ورنہ نہیں۔ تقویة الایمان کا کلام صحیح ہے۔

(فتاوی رشیدیہ:ج2:ص194)

ملازمین سرکار کا بغرضِ انتظام کفار کے میلوں اور ماتمی جلوس میں جانا:

سوال: مجمع اہل ہنود میں شریک ہونا، اہل پیشہ.....خواہ نوکران سرکار جیسے آج کل بباعثِ انتظام سب انسپکٹران وغیرہ تماشائی محرم یا ہولی ودیوالی میں مقرر کردیئے جاتے ہیں، جائز ہے یا نہیں؟ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی یا حرام یا غیر حرام؟

جواب: مجمع میلہ کفار وفساق وروافض میں جانا خواہ تجارت کی وجہ سے ہو، خواہ انتظام کے واسطے ہو، خواہ تماشے کے واسطے ہو، سب حرام ہے، اس وجہ سے کہ اس میلہ کی تکثیر ورونق ہوتی ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج2:ص337)

رافضیوں سے مراسم رکھنا:

سوال: رافضیوں سے انس رکھنا، اتحاد رکھنا، رسم دوستی ادا کرنا، اس کی دعوت کرنا اور اس کے یہاں دعوت کھانا باوجودیکہ اس سے دین ودنیا کا کوئی مطلب نہ ہو جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص بلاضرورت روافض سے اتحاد رکھیں وہ کیسا ہے؟ اور ثقات کو اس کی معیت میں اکل وشرب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روافض خوارج اور سب فساق سے ربط ضبط موڈت کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناچاری کے معذور ہے اور ان سے موڈت کرنے والا: مداھن فی الدین: عاصی ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج2:ص366)

تعزیہ داری اور اس میں خیر خیرات حرام ہے:

سوال: ریاست گوالیار میں والی ریاست وسردارانِ ریاست وجملہ حاکماں وافسرانِ ریاست ماہِ محرم میں تعزیہ داری کرتے ہیں اور چالیس روز تک بڑی خیر خیرات کرتے ہیں اور اس سبب سے جملہ مساکین کو بڑی مدد پہنچتی ہے، اور فقیر وفقراء کا گزارہ ہو جاتا ہے اور مسلمان بھی اس شرک میں مبتلا ہیں۔ اگر ان مسلمانوں کو منع کیا جاتا ہے اور وہ لوگ چھوڑ دیتے ہیں تو یقیناً مقام اہلِ ہنود چھوڑ دیں گے اور اگر اہلِ ہنود چھوڑ دیں گے تو یہ خیر خیرات موقوف ہو جائیں گی تو تمام فقراء کا روزینہ جاتا رہے گا اوران تمام مساکین کو کمال تکلیف ہوگی۔ اس صورت میں ان کا منع کرنے والا عنداللہ مأجور ہوگا یا نہیں؟

جواب: رزق، حلال طریقہ سے حاصل ہونا ضروری ہے اور تلوث معصیت ہر حال حرام ہے۔ پس معرکہ

تعزیہ داری کو الیا روغیرہ کا حرام ہے اور ایسی خیر خیرات بھی حرام ہے، کہ یہ خیر خیرات نہیں بلکہ رسم ہے، جو خیرات بھی ہوتو بھی مرکب حرام وحلال سے ہوتا ہے، سو یہ سب معرکہ حرام ہے اور سب حیلہ خرافات غیر مسموع ہے۔ جہاں پر یہ واہیات نہیں ہوتی وہاں کے فقیر بھی بھوکے ہوکر نہیں مر گئے۔

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے اس جیسے سوال کے جواب میں فرمایا کہ تعزیہ داری و مرثیہ خوانی رسم شیعہ کی ہے اور بدعات قبیحہ سے ہے اور امثال بدعات میں وارد ہے: کلّ بدعة ضلالة وکلّ ضلالة فی النّار۔ ممانعت تعزیہ داری اور تعظیم اس کی اس آیت سے مستنبط ہو سکتی ہے: اتعبدون ماتنحتون واللّٰہ خلقکم وماتعملون: (فتاوی رشیدیہ: ج 2: ص 367)

امام باڑہ کی تعمیر کے لئے سامان بیچنا:

سوال: ایک امام باڑہ بنتا ہے، ایک شخص نے اپنا سامان یعنی کڑی وغیرہ واسطے تیاری امام باڑہ کے ہاتھ فروخت کر دی۔ زید کہتا ہے کہ یہ شخص جس نے اپنی کڑی امام باڑہ کے واسطے فروخت کر دی بڑا گنہگار ہوا۔ یہ کہنا زید کا صحیح ہے یا غلط؟

جواب: اگر کوئی امام باڑہ کے بنانے کو کڑی خرید کرے تو اس کے ہاتھ کڑی کا بیچ کرنا امام صاحب کے نزدیک درست ہے کہ مکان بنانے سے گناہ نہیں ہوتا بلکہ گناہ دوسرا فعل ہے، مگر بہتر ہے کہ اعانت نہ کرے۔

(فتاوی رشیدیہ: ج 2: ص 227)

شیعہ سے دوستی کرنا اور اُن کا ہدیہ قبول کرنا:

سوال: رافضی کا ہدیہ، دعوت اور جنازہ کی نماز میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی کا ہدیہ اور دعوت کھانا کو درست ہے مگر ان کے جنازہ اور ان سے محبت درست نہیں ہے، اس لئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی چاہئے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ (فتاوی رشیدیہ: ج 2: ص 368)

مرثیوں کی کتابوں کا جلانا:

سوال: مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا پڑھتے ہیں، اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دُور کرنا چاہے تو اِن کو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا؟

جواب: ان کوجلا دینایاز مین میں دفن کرناضروری ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج 2:ص 367)

عشرۂ محرم میں حلیم پکانے،شربت پلانے اوردیگر بدعات کاحکم:

سوال: عشرہ محرم میں حلیم پکانا اور شربت پلانا درست ہے یانہیں؟یا جوخوش عقیدہ ہیں وہ اس میں داخل ہیں؟

جواب: شربت وحلیم سب بدعت ہیں اور رسمِ روافض ہے،خواہ بدعقیدہ کرے خواہ خوش عقیدہ۔بدعت خوش عقیدہ سے زیادہ ترمعیوب ہے۔(باقیاتِ فتاوی رشیدیہ:ص 85)

عشرۂ محرم میں ذکرشہادت پڑھنا:

سوال: عشرہ محرم کوذکرشہداء بیان کرنا کیسا ہے؟

جواب: عشرہ میں ذکر پڑھنا حرام ہے،اس واسطے کہ مشابہ رافضیوں کے ہے،وہ ان ایام میں اس ذکرکو افضل عبادت جانتے ہیں،اورحدیث شریف میں ہے کہ جوکوئی کسی قوم سے مشابہ کام کرے،وہ اُن میں ہی ہے۔پس ایسا کام کرنا رافضی ہونا ہوا۔(باقیات فتاوی رشیدیہ:ص 85)

تعزیہ نکالنےاورمحرم کے مہینہ کی دیگر بدعات اوراُن میں شرکت کاحکم:

سوال: تعزیہ داری کرنا اوربچوں کوطوق بیڑی پہنانا اور ماتم کرنا،اوربُھوسا اُڑانا وغیرہ،اورذکرسوانح و وقائع شہادت وغیرہا میں سامان کرنا،اوراس پر رُونا اوررُلانا اوراس کے واسطے انعقادمجلس تعزیت کرنا۔موجبِ ثواب ہے یاباعثِ عقاب؟اورنوحہ اورمرثیہ خوانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ بنانا،اس میں شریک ہونا،اس پرچڑھاوا چڑھانا،یا منت ماننا،ان ایام عشرہ محرم میں ذکر شہادت حضرت حسینؓ کرنا،رُونا پیٹنا،چلاّنا،نوحہ کرنا،کپڑے پھاڑنا،یہ سب نادرست ہےاوربدعت سیئہ ہے۔تعزیہ داری کرنا وغیرہ اُمورمذکورہ فی السوال ناجائزوبدعت ہیں اورموجبِ عقاب ہیں۔(باقیاتِ فتاوی رشیدیہ:ص 86)

اہل سنت اورشیعوں میں باہمی نکاح:

سوال: درمیان اہل سنن وروافض مناکحت جائز ہے یانہیں؟

جواب: مناکحت روافض سے اہل سنت کوجائزنہیں،بلکہ ممنوع ہےشرعاً۔کیونکہ رسول اللہﷺ نے:اہل

ہوا: سے مؤدت ومخالطت کومنع فرمایا ہے،اور مناکحت میں یہ امر موجود ہے۔لہذا مناکحت باہم اہل سنت اور روافض کی جائز نہیں۔(باقیاتِ فتاوی رشیدیہ:ص242)

شیعہ عورت سے نکاح کا حکم:

سوال: عورت اہل سنت والجماعت کو شیعہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟اور اولاد اس کی کیسی ہے؟ اور وہ عورت اپنے شیعہ خاوند کے مال سے حج اور زکوۃ ادا کرے،جو کہ اس کے خاوند نے اس کو دیا ہے،اس کا ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟ وہ عورت خاوند شیعہ کے مال سے کسی عالم وغیرہ کی دعوت کرے،درست ہے یا نہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت عورت کو شیعہ مرد سے نکاح حرام ہے،جو ہو گیا تو اولاد حلال ہوگی۔شیعہ خاوند کے مال سے حج کرنا اور کسی کو دینا بھی حلال ہے،کیونکہ بعضے علماء،شیعہ کو کافر نہیں کہتے۔اور نکاح اس واسطے ہو جاتا ہے، اگرچہ بُرا ہے۔(باقیاتِ فتاوی رشیدیہ:ص244)

ترکہ کی تقسیم میں شیعوں کے مسلک پر عمل اور فتوی:

سوال: اگر زید مدعی اثبات حق فرائض کے لئے عالم باعمل کو عدالت میں طلب کرے،پس اس شخص کو تائید حقیقت مذہب کا چاہئے یا موافق فرائض باطلہ؟مذہب مورث شیعہ کی تائید کرے اور اثبات حق مدعی باطل کرے،اور توریہ نہ کرے یا توریہ کر کے اس کا حق عدالت سے دلائے۔جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جواب یہ ہے کہ درصورت مورث کے شیعہ اور وارث کے سنی ہونے میں،اگر حسب روایت دیگر علماء کے کوئی عالم میراث جاری کرے،تو بموجب حکم شرع اور مذہب حق کے جواب لکھے۔اگر حسب مذہب روافض کے لکھے گا تو مورد:و من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک ھم الفسقون:کا ہوے گا اور ضال مضل بنے گا۔ایسا فتویٰ اور ایسا حکم مردود ہوے گا اور مفتی اور حکم فاسق ٹھہرے گا اور حکم اس کا رد کیا جاوے گا۔

(باقیاتِ فتاوی رشیدیہ:ص297)

کیا سنی شیعہ کے اور شیعہ سنی کے وارث ہو سکتے ہیں:

سوال: زید مذہب اہل سنت والجماعت فوت ہوا،اور ایک بنت مذہب اہل سنت اور ایک عم عصبہ،مذہب شیعہ وارث چھوڑی۔تو صورتِ مذکورہ میں عم عصبہ وارث یا کل ترکہ بنت سُنیہ کو پہنچے گا۔غرض خلاصہ یہ ہے کہ اگر مورث

اہل تسنن سے ہواور وارث مذہب شیعہ یا اس کے بالعکس ہو تو باہم وارث ہوں گے یا نہیں؟ اور کتاب شریفیہ شرح سراجیہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت اور روافض اور خوارج اور معتزلہ باہم وارث ہوں گے۔ قال بخلاف اهل الاهواء فانهم معترفون بالانبياء والكتب ،ويختلفون فى تاويل الكتاب والسنة،وذلك لايوجب اختلاف الملة:

اور مولوی عبدالحئی صاحبؒ اسی کے حاشیہ پر لکھتے ہیں: وتلويح الدفع انهم متفقون فى الاصول، كالتوحيد والاقرار بنبوة النبى ﷺ ،فما اختلفت لخلهم وان اختلفوافى الفروع:

اس عبارت سے واضح ہے کہ اہل سنت والجماعت اور شیعہ باہم وارث ہوں گے۔ اور کتاب درمختار وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وارث نہ ہوں گے۔ کیونکہ سبِ شیخینؓ کفر ہے، اور جب سبِ شیخینؓ کفر ہے تو اہل سنت والجماعت اور شیعہ باہم مختلف ملت ہو گئے۔ اور جب ملت مختلف ہوئی تو باہم وارث بھی نہ ہوں گے۔ اسی واسطے عالمگیری میں ہے کہ اخلافِ دین سے مراد اختلاف اسلام اور کفر ہے۔

تو جو مذہب مختار اور صحیح اور مفتٰی بہ درباب کفر یا عدمِ کفر روافض اور وارث اور عدمِ وارث ہونے کے ہو، مع روایات فقہہ معتبرہ ارقام فرمائیں، تاکہ دارین میں اجرِ عظیم پاویں۔

جواب: قدماء علماء نے بھی کفر شیعہ میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اہل اہواء و فاسق لکھتے ہیں اور بعض کافر۔ اور متاخرین جو ان کے اصول وقواعد سے واقف ہوئے تو فتویٰ کفر کا دیتے ہیں۔ بظاہر قدماء کو ان کے اصول پر واقفیت نہیں ہوئی، سو ہمارے ملک کے شیعہ حسبِ قواعدِ شرعیہ کافر ہیں۔ باہم شیعہ سنی کے توارث نہ ہوگا۔ اور شریفیہ وغیرہ کتب میں جو توارث لکھا ہے، تو بسبب ناواقفیت اصول شیعہ کے لکھا ہے، حق یہ ہے کہ اِس وقت اور اِس ملک کے شیعہ کافر اور توارث منقطع۔ (باقیات فتاوی رشیدیہ: ص595)

اس زمانہ کے روافض کافر ہیں، نہ ان کی میراث سنی کو ملے گی، نہ سنی کی ان کو:

سوال: شخص سنی المذہب ترکہ مورث شیعہ میں وارث ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور عکس بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: روافض اِس زمانہ کے جو منکر قطعیات نصوص کے ہیں، کافر ہیں۔ حسبِ فتویٰ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے۔ پس سنی کو میراث شیعہ کی نہیں ملے گی اور: علىٰ هذا: شیعہ کو میراث سنی کی نہیں ملے گی۔ کیونکہ توارث مسلمان و کافر میں درست نہیں ہوتا: لاتوارث بين المسلم والكافر: یہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

(باقیات فتاوی رشیدیہ: ص297)

روافض کا کفر اور اُن سے نکاح کرنا:

سوال: روافض یا خوارج کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے ساتھ عقد نکاح وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی حرام ہے یا غیر حرام؟ اور عندالتقویٰ کیسا ہے؟

جواب: رافضی کے کفر میں خلاف ہے جو علماء کافر کہتے ہیں۔ بعض نے اہل کتاب کا حکم دیا ہے، بعض نے مرتد کا۔ پس درصورت اہل کتاب ہونے کے عورت رافضیہ سے مرد سُنّی کا نکاح درست ہے اور عکس اس کے ناجائز اور بصورت ارتداد ہر طرح ناجائز ہوگا اور جو اُن کو فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک ہر طرح درست ہے مگر ترک بہر حال اولی ہے۔(تالیفات رشیدیہ: ص 67)

مسلمانوں کی روافض اور ہندوؤں کے تہواروں میں شرکت اور ان کا کھانا کھانے اور اُن سے دوستی رکھنے کا حکم:

سوال: مسلمانوں کو اہل ہنود کے تہواروں میں اور شادیوں میں شریک ہونا درست ہے یا نہیں؟ اور اُن کا بھیجا ہوا کھانا وغیرہ کا لینا: وعلیٰ ھذا: روافض ونصاریٰ وغیرہم کی شرکت درست ہے یا نہیں؟

جواب: کسی رافضی، خارجی، ہنود، اہل بدعت کے تہوار و مجمع میں شریک ہونا حلال نہیں، بلکہ حرام ہے، مگر جو وہ کھانا دیویں، رعایا ہونے کے سبب تو لینا درست ہے اور محبت و دوستی کی وجہ سے نہ لیوے۔ کفار سے دوستی رکھنی درست نہیں۔(باقیات فتاوی رشیدیہ: ص 442)

دس محرم کی مجلس شہادت اور دیگر خرافات کا حکم:

سوال: یوم عاشورا کو یوم شہادت حضرت حسینؓ گمان کرنا، و احکام ماتم و نوحہ و گریہ و زاری و بے قراری کے برپا کرنا اور گھر گھر مجالس شہادت منعقد کرنا اور واعظین کو بھی بالخصوص ان ایام میں شہادت نامہ یا وفات نامہ بیان کرنا خاص کر روایات خلاف وضعیہ سے اور سامعین کو بھی ان اُمور میں ہر سال کوشش ہوتی کہ اس کے مثل وعظ میں نہیں ہوتی ہرگز اور خاص ایام مذکورہ ہی میں ایصال ثواب و صدقات کرنا اور تعین آب و طعام بھی مثل شربت ہے یا کھچڑا ہے اور رہ غنی وفقیر کو اس کا لینا اور تبرک جاننا اور جو غنی یا سید اس کو نہ لیوے تو مطعون کریں اور بُرا جانیں اور فی الجملہ ریا کو اس میں بہت دخل ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں ثواب کی اُمید ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اور یہ تمام اُمور بدعات و معصیت ہیں یا نہیں؟

جــواب: ذکرشہادت کاایامِ عشرۂ محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے اور ماتم ونوحہ کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے مرثیوں سے منع فرمایا ہے۔اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہیں۔ تقسیم صدقات: بتخصیص: ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعت ضلالہ ہے: علیٰ ھذا: تخصیص کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے،اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے،اس پر طعن کرنا فسق ہے۔(تالیفات رشیدیہ:ص 131)

ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا:

سـوال: کتاب ترجمہ: سرالشہادتین: یا دیگر کتب شہادت خاص شہادت کی رات کو پڑھنا کیسا ہے؟ حسب خواہش نمازیان مسجد یا کسی کے مکان پر؟

جواب: ایام محرم میں: سرالشہادتین: کا پڑھنا منع ہے، حسب مشابہت مجالس روافض کے۔

(تالیفات رشیدیہ:ص 132)

محرم میں سبیل لگانا دودھ کا شربت پلانا:

سـوال: محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیح یا بعض ضعیفہ بھی؟ و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: محرم میں ذکر شہادت حضرت حسینؓ اگر چہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا دودھ پلانا سب نا درست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔(تالیفات رشیدیہ:ص 132)

سنی عورت کا رافضی سے نکاح کرنے کا مسئلہ:

سـوال: جو سنیہ عورت رافضی کے ہاں ظہور رفض کے بعد بخوشی خاطر رہ چکی ہوں، پھر رفض یا دوسری شئی کو حیلہ قرار دے کر بغیر طلاق کے علیحدہ ہو جائے اور سنی سے نکاح کرلیوے تو یہ سنی سے نکاح کرنا شیعہ کے طلاق دینے کے بغیر کیا حکم رکھتا ہے؟ اور سنی کا اولاد اگر شیعہ ہو جائے تو سنی والد کے ترکہ سے "محروم الارث" ہوگئی یا نہیں؟

جــواب: جس کے نزدیک رافضی کافر ہے وہ فتویٰ اوّل سے ہی بطلانِ نکاح کا دیتا ہے،اس میں زوجہ کے اختیار کا کیا اعتبار ہے؟ پس جب چاہے علیحدہ ہو کر عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے۔اور جو رافضی کو فاسق

کہتے ہے ان کے نزدیک یہ امر ہرگز درست نہیں کہ پہلی نکاح صحیح ہو چکی ہے۔ اور سنی کا جوا ولا د رافضی ہو گیا تو سنی والد کے ترکہ سے اس کو حصہ نہیں ملے گا۔ (تالیفات رشیدیہ: ص 383)

رافضی تبرائی کے جنازہ کی نماز:

سوال: رافضی تبرائی کے جنازہ کی نماز جو کہ اصحاب ثلاثہؓ کی شان میں بے ادبی کے کلمات کہتے ہے، پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: ایسے رافضی کو اکثر علماء کافر فرماتے ہیں۔ لہذا اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ (تالیفات رشیدیہ: ص 234)

عشرہ محرم میں ذکر شہادت پڑھنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عشرہ محرم کو ذکر شہداء بیان کرنا کیسا ہے؟

جواب: عشرہ محرم میں ذکر شہادت پڑھنا حرام ہے، اس واسطے کہ یہ مشابہ رافضیوں کے ہے، وہ ان ایام میں اس ذکر کو افضل عبادت جانتے ہیں۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی کسی قوم سے مشابہ کام کرے وہ اُن میں ہی ہے۔ پس ایسا کام کرنا رافضی ہونا ہوا۔ (باقیات فتاوی رشیدیہ: ص 213)

فاسق سے نکاح کرنے اور اس کی امامت کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص معتقد تعزیوں کا ہو کہ ان سے مرادیں مانگے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہو کہ اس میں حضرت حسینؓ موجود ہوتے ہیں یا قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو، اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا بدعتی مثل جواز عرس وسویم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں۔ تو ایسے شخص سے عقد جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہود ونصاریٰ سے تو جائز ہے تو ان سے کیوں نا جائز ہو؟ یہ بھی تو بہت سی رسمیں شرک و کفر کی ترک کرتے ہیں یا جس مرد و عورت نے سابق میں مراسم شرک و کفر معتقد یا غیر معتقد ہو کر کیے ہوں اور اب تائب ہو گئے ہوتو اُن کو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور ان دونوں قسموں کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور اگر مکروہ ہے تو تنزیہی ہے یا تحریمی؟ بشرط مکروہ تنزیہی یا تحریمی اگر کوئی شخص اعادہ نماز کرے تو اس نے اچھا کیا یا بُرا کیا؟ اور نماز فجر وعصر کا بھی اعادہ کرے یا نہیں؟ اور ابتدائے سلام کرے یا نہیں؟ اور یہ رسم بد، باہمی جاری رکھے یا نہیں؟ عیادت مریض وشرکت جنازہ کرے یا نہیں؟

مولانا مرحومؒ تقویۃ الایمان: میں لکھتے ہیں کہ جو شخص ستاروں وغیرہ کی نحوست وسعادت کا قائل ہو تو اس کی شرکت جنازہ وعیادت نہ کرے، اور جو شخص بدعتی سے دِل ملائے اس کا ایمان نہیں ہے۔لہذا عرض ہے کہ اگر ظاہراً ان سے ملتا رہے اور اختلاف نہ رکھے اور دل سے بُرا نہ جانے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے۔ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلمہ کا اِس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے ربط ضبط رکھنا حرام ہے، اگر چہ نکاح اس سے درست ہو جاوے۔اور دختر مسلمہ کا نکاح نصرانی سے ہرگز درست نہیں، اور جس عورت مسلمہ کا اگر فاسق فاجر سے نکاح ہو گیا تھا، اگر وہ تائب ہو گیا تو کوئی ضرورت تجدید نکاح کی نہیں، البتہ اگر اس کا کفر ثابت ہو جاوے تو تجدید واجب ہو گی۔

اور جو ایسے شخص ہیں ان کا جب تک کفر ثابت نہ ہو فاسق کہلاتے ہیں اور فاسق کا امام بنانا حرام ہے، اور اس کے پیچھے اگر کوئی نماز پڑھے تو بکراہت تحریم ادا ہو جاتی ہے، اور اگر اس کا ثبوت کفر ہو جاوے تو ہرگز نماز نہیں ہوتی۔ اوّل تو اس کے پیچھے نہ پڑھے اور اگر پڑھ ہی لے تو اعادہ کر لینا اچھا ہے۔بعض فقہاء کرامؒ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر اور فجر کے بعد جائز ہے۔اور ایسے شخصوں سے ابتدائے سلام درست نہیں۔اور اگر فساد کا اندیشہ ہو تو کر لے، اور عیادت وجنازہ کے لئے بھی وہی حال ہے اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو کرے ورنہ نہیں تقویۃ الایمان کا کلام صحیح ہے۔

(تالیفات رشیدیہ: ص383)

امام باڑہ کی تعمیر کے لئے سامان بیچنا:

سوال: ایک امام باڑہ بنتا ہے، ایک شخص نے اپنا سامان یعنی کڑی وغیرہ واسطے تیاری امام باڑہ کے ہاتھ فروخت کر دی۔ زید کہتا ہے کہ یہ شخص جس نے اپنی کڑی امام باڑہ کے واسطے فروخت کر دی بڑا گنہگار ہوا۔ یہ کہنا زید کا صحیح ہے یا غلط؟

جواب: اگر کوئی امام باڑہ کے بنانے کو کڑی خرید کرے تو اس کے ہاتھ کڑی کا بیچ کرنا امام صاحب کے نزدیک درست ہے کہ مکان بنانے سے گناہ نہیں ہوتا بلکہ گناہ دوسرا فعل ہے، مگر بہتر ہے کہ اعانت نہ کرے۔

(تالیفات رشیدیہ: ص402)

ملازمین سرکار کا بغرض انتظام کفار کے میلوں اور ماتمی جلوسوں میں جانا:

سوال: مجمع اہل ہنود میں شریک ہونا، اہل پیشہ.....خواہ نوکران سرکار جیسے آج کل بباعثِ انتظام سب

انسپکٹران وغیرہ تماشائی محرم یا ہولی و دیوالی میں مقرر کر دیئے جاتے ہیں، جائز ہے یا نہیں؟ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی یا حرام یا غیر حرام؟

جواب: مجمع میلہ کفار و فساق و روافض میں جانا خواہ تجارت کی وجہ سے ہو، خواہ انتظام کے واسطے ہو، خواہ تماشے کے واسطے ہو، سب حرام ہے، اس وجہ سے کہ اس میلہ کی تکثیر و رونق ہوتی ہے۔ (تالیفات رشیدیہ: ص455)

رافضیوں سے مراسم رکھنا:

سوال: رافضیوں سے انس رکھنا، اتحاد رکھنا، رسم دوستی ادا کرنا، اس کی دعوت کرنا اور اس کے یہاں دعوت کھانا باوجودیکہ اس سے دین و دنیا کا کوئی مطلب نہ ہو جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص بلا ضرورت روافض سے اتحاد رکھیں وہ کیسا ہے؟ اور ثقات کو اس کی معیت میں اکل و شرب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روافض خوارج اور سب فساق سے ربط ضبط موّدت کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناچاری کے معذور ہے اور ان سے موّدت کرنے والا: مداهن في الدين: عاصی ہے۔ (تالیفات رشیدیہ: ص472)

تعزیہ داری:

سوال: ریاست گوالیار میں والی ریاست و سرداران ریاست و جملہ حاکماں وافسران ریاست ماہِ محرم میں تعزیہ داری کرتے ہیں اور چالیس روز تک بڑی خیر خیرات کرتے ہیں اور اس سبب سے جملہ مساکین کو بڑی مدد پہنچتی ہے، اور فقیر و فقراء کا گزارہ ہو جاتا ہے اور مسلمان بھی اس شرک میں مبتلا ہیں۔ اگر ان مسلمانوں کو منع کیا جاتا ہے اور وہ لوگ چھوڑ دیتے ہیں تو یقیناً مقام اہلِ ہنود چھوڑ دیں گے اور اگر اہلِ ہنود چھوڑ دیں گے تو یہ خیر خیرات موقوف ہو جائیں گی تو تمام فقراء کا روزینہ جاتا رہے گا اور ان تمام مساکین کو کمال تکلیف ہوگی۔ اس صورت میں ان کا منع کرنے والا عند اللہ ماٴجور ہوگا یا نہیں؟

جواب: رزق، حلال طریقہ سے حاصل ہونا ضروری ہے اور تلوث معصیت ہر حال حرام ہے۔ پس معرکہ تعزیہ داری گوالیار وغیرہ کا حرام ہے اور ایسی خیر خیرات بھی حرام ہے، کیونکہ یہ خیر خیرات نہیں بلکہ رسم ہے، جو خیرات بھی ہو تو بھی مرکب حرام و حلال سے ہوتا ہے، سو یہ سب معرکہ حرام ہے اور سب حیلہ خرافات غیر مسموع ہے۔ جہاں پر یہ واہیات نہیں ہوتی وہاں کے فقیر بھی بھوکے ہو کر نہیں مر گئے۔

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے اس جیسے سوال کے جواب میں فرمایا کہ تعزیہ داری و مرثیہ خوانی رسم

شیعہ کی ہے اور بدعات قبیحہ سے ہے اور امثال بدعات میں وارد ہے: کـلّ بـدعة ضـلالـة وکـلّ ضـلالـة فـی النّار: ممانعت تعزیہ داری اور تعظیم اس کی اس آیت سے مستنبط ہوسکتی ہے: اتعبدون ماتنحتون واللّٰه خلقکم وماتعملون:(تالیفات رشیدیه:ص472)

مرثیوں کی کتابوں کا جلانا:

سوال: مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا پڑھتے ہیں، اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دُور کرنا چاہے تو اِن کو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا؟

جواب: ان کو جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔(تالیفات رشیدیه:ص472)

شیعہ کا ہدیہ قبول کرنے اور اُن کا جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: رافضی کا ہدیہ، دعوت اور جنازہ کی نماز میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی کا ہدیہ، دعوت کھانا کو درست ہے، مگر نماز جنازہ اور ان سے محبت درست نہیں ہے۔ اس لئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی چاہئے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔(تالیفات رشیدیه:ص473)

شیعہ کی تجہیز و تکفین:

جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں اُن کے نزدیک تو اُس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر دَاب دینا چاہئے۔ اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک تجہیز و تکفین حسبِ قاعدہ ہونا چاہئے۔ اور بندہ بھی اُن کی تکفیر نہیں کرتا۔

وضاحت:

چونکہ شیعہ کے مختلف فرقے ہیں اور ہر فرقے کے عقائد و نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں، تو اسی بناء پر ان کی تکفیر میں سلفاً خلفاً اختلاف چلا آرہا ہے، البتہ ان میں جو فرقہ ضروریاتِ دین کا منکر ہو، اُس کی تکفیر میں کسی کو اختلاف نہیں۔ مثلاً: جو گروہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت کا قائل ہے یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور خلافت کا منکر ہے یا سیدنا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا عقیدہ رکھتا ہے اور سیدنا حضرت علیؓ کو نبی تسلیم کر کے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق وحی لانے میں غلطی کا معتقد ہے۔ اُن کے بارے میں علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

:نعم لاشکّ فی تکفیر من قذف السیّدة عائشةؓ اوانکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد

الالوهية في عليؓ او ان جبريل عليه السلام غلط في الوحي او نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن:

اور حضرتؒ نے جن شیعوں کے بارے میں فرمایا کہ: بندہ بھی اُن کی تکفیر نہیں کرتا: شاید حضرتؒ کا اِن سے مبتدعین مراد ہیں۔ ان کے بارے میں علماء سے اقوال مختلف منقول ہیں، بعض کافر کہتے ہیں اور بعض کافر نہیں کہتے۔

(فتاوی رشیدیه:ج1:ص325)

عشرہ محرم کی مجالس میں شرکت کا حکم:

عشرہ میں اور روزِ عشرہ کے، ذکر شہادتین گناہ ہے، ہرگز نہ کرے، اور نہ اس میں شریک ہو، یہ مشابہ روافض کے اور حرام ہے، فقراء کو کھانا کھلانا ہر روز اچھا ہے، مگر خصوصیت عشرہ کی کرنا اور اس کو ضروری جاننا، البتہ گنا ہے۔

(باقیات فتاوی رشیدیه:ص86)

شیعہ اور باطل مذہب کے کتب کی خرید و فروخت کا حکم:

کتب مشرکین کے مذہب کی اور حرام اُمور کی اور اہل بدعت کی بدعات رواج دینے کی کتب، اور شیعہ مذہب کی کتب اور نجوم فال کی کتب کا بیچ کرنا حرام ہے، کہ اعانت حرام کام کی ہے، اور اعانت حرام کام کی حرام ہے۔

(باقیات فتاوی رشیدیه:ص373)

محرم کے جلوس اور کفار کے مجلسوں میں شرکت کا حکم:

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو ایک ولیمہ میں مدعو کیا، جب وہاں پہنچے تو لہو ولعب کی آواز سنی، تو وہاں داخل نہیں ہوئے۔ اس وقت عرض کیا گیا، کیوں لوٹ گئے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، فرمایا: جس شخص نے جس قوم کی تعداد بڑھائی وہ انہیں میں شمار ہوگا۔

اور فردوس میں دیلمی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور عبداللہ بن مبارکؒ نے: کتاب الزہد والرقاق: میں حضرت ابوذرؓ سے روایت کیا ہے:

اور مطلب حدیث مذکور کا یہ ہے کہ جو کوئی کسی قوم کی تکثیر کسی فعل میں کرتا ہے، تو وہ اُس قوم میں بحیثیت اس فعل کے دنیا و آخرت میں شمار اور محشور ہوتا ہے۔ مثلاً: ہولی کے میلے میں جس نے شرکت و تکثیر کی، تو اگر نفس فعل میں ملوث ہوا کہ منکر فعل کفر کا ہے، وہ کفر ہے، اور اگر استحسان اس فعل کا کیا تو بھی کافر ہوا، کہ تحسین کفر بھی کفر ہوتی ہے۔ اور ان دونوں

صورتوں میں عقیدہ اسلامیہ باطنیہ کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ عنداللہ بھی کافر ہوگا، جیسے زنار ڈالنا باوصف صحت وعقیدہ کے کفر لکھا ہے، کتب عقائد وفتاویٰ فقہ میں یہ روایت موجود ہے۔اور جو محض تماشا ہی دیکھا اور تحسین وتلوث بافعال اشرار، اس سے سرزد نہیں ہوا، تو تکثیر فقط ہجوم کی ہے تو اہل ہجوم میں داخل ہوا۔اور مکثر اُن لوگوں کا بنا، فاسق وفاجر ہوا:فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّٰلمین: کے خلاف کیا، اور مکثر ان لوگوں کا ہوا ہے نہ کہ فعل کفر کا۔بہرحال جس قوم میں تکثیر کیا ہے، اُس ہی قوم کا بعض بنا اور اُس ہی قوم میں داخل ہوا۔تماشائی مکثر اہل تماشا ہے، نہ فعل کفر کا۔

رسول اللہ ﷺ کا کلام:جوامع الکلم:ہوتا ہے۔ہر قسم کی رعایت اور معانی اس میں مجتمع ہوتے ہیں۔اب کچھ حاجت نہیں کہ تغلیظ پر حمل کریں، بلکہ معنیٰ حقیقی سب شقوں پر موجود ہیں۔

:قال فی الفتاوی العالمگیریة:ناقلاً عن البحر:و (یکفر) بخروجه الی نیروز المجوس لموافقته معهم فیمایفعلون فی ذٰلک الیوم:انتهیٰ:فقط محصله:والله تعالیٰ اعلم: اسی طرح محرم کی بھیڑ بھاڑ میں جو جائے گِن جاتے ہیں، وہ بھی تحت مصداق حدیث مذکور داخل ہیں۔

(باقیات فتاوی رشیدیه:ص444)

کفار کے میلوں میں بغرض تجارت جانا:

سوال: کفار کے میلوں میں مثل گنگا ہر دوار وغیرہ میں جا کر مال فروخت کرنا درست ہے یا نہیں؟ اگر قرض دار ہو اور اُمید فروختگی مال کی ہو کہ قرض ادا ہو جاوے گا تو کیا کرے؟

جواب: ہرگز جانا درست نہیں، گناہ کبیرہ ہے، اگرچہ قرض دار ہو اور اُمید فروخت مال اور نفع کی کثیر ہو، مطلقاً شرکت ایسے مواقع کی گناہ اور حرام ہے۔(تالیفات رشیدیه:ص455)

غیر مسلموں کے مجمع میں، سیر وتفریح کے لئے جانے اور خرید وفروخت کرنے کا حکم:

سوال: مذہبی مجمع کفار میں اگر کوئی مسلمان بنظر سیر وتماشا، یا بغرض خرید وفروخت چلا جائے، اور اس کو بُرا نہ جانے یا بُرا جان کر جائے۔تو ان تمام صورتوں میں اس کو کس درجہ کا گناہ ہے؟ اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟ سیر (تماشہ) اور خرید وفروخت کو جانا دونوں گناہ میں برابر ہیں یا کچھ فرق ہے؟

جــواب: مجمع کفار میں کہ اس کا نعقاد علی المعصیت ہو،شریک ہونا ہر حال میں حرام ہے،خواہ بوجہ سیر و تماشا جاوے یا بہ غرض خرید وفروخت کے:لقوله تعالٰی:فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّلمین:تو مت بیٹھ یاد آجانے کے بعد ظالموں کے ساتھ:ولقوله عليه الصلوة والسلام:من كثر سواد قوم فهو منهم:

پھر اگر اس فعل کو بُرا اور ممنوع جان کر کرتا ہے تو فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے،کافر نہیں ہوا،اگر چہ قریب کفر کے پہنچا اور نکاح بھی نہیں گیا،اور جو اچھا اور بڑا جان کر کرتا ہے،تو کافر و مرتد ہوگیا:لقوله تعالٰی:بلٰی من کسب سیّئة وّاحاطت به خطیئته فاولئک اصحاب النّار هم فیها خٰلدون: کیوں نہیں،جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ سو وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے،وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

:قال فی الفتاوی العالمگیریة:ناقلاً عن البحر:و(یکفر)بخروجه الی نیروز المجوس لموافقته معهم،فیمایفعلون فی ذٰلک الیوم:انتهیٰ:

پس ظاہر ہوگیا کہ اتباع وشرکت کفار کی کفر ہے۔پس جب کافر ہوا تو نکاح بھی جاتا رہا۔

(باقیات فتاوی رشیدیه:ص445)

کفار کے میلوں میں بغرضِ تجارت جانا:

ســوال: کفار کے میلوں میں مثل گنگا دہر دوار وغیرہ میں جا کر مال فروخت کرنا درست ہے یا نہیں؟اگر قرض دار ہو اور اُمید فروختگی مال کی ہو کہ قرض ادا ہو جاوے گا تو کیا کرے؟

جواب: ہرگز جانا درست نہیں،گناہ کبیرہ ہے،اگر چہ قرض دار ہو اور اُمید فروخت مال اور نفع کی کثیر ہو،مطلقاً شرکت ایسے مواقع کی گناہ اور حرام ہے۔(فتاوی رشیدیه:ج2:ص337)

ہندو اگر کسی مسلمان سے عطر وغیرہ کوئی چیز مورتی پر چڑھانے کے لئے خرید دے،تو کیا حکم ہے:

سوال: ہندو اگر مسلمانوں سے کوئی چیز مثلاً عطر مانگے اور مسلمان سمجھ لے،کہ یہ اس کو کہیں چڑھاوے گا،اور واقعی یہی بات ہو اور مسلمان عطر دے دیں،تو کچھ گنہگار بھی ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا ہی عطر کا حال ہے کہ نہ دیوے۔(باقیات فتاوی رشیدیه:ص447)

غیر مسلم کو زکوۃ دینے کا حکم:

سوال: زکوۃ، غیر مسلم کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نا جائز ہے۔ اگر غیر مسلم کو دیا تو ادا نہ ہوگی۔ مسلمان کو ہی دینا چاہئے۔

(باقیات فتاوی رشیدیہ: ص203)

کافر و فاسق کی تعریف کرنا:

سوال: کافر یا فاسق کی مدح اگر اس کی صفات حمیدہ مثل حُسنِ خلق وصدق وحیاء وغیرہ کے کہ حدیث شریف میں وارد ہے: الحیاء شعبۃ مّن الایمان حیاء ایمان کی شاخ ہے۔ درست ہے یا ممنوع و حرام؟ بوجہ حدیث شریف: اذامدح الفاسق غضب الرب تعالیٰ واھتزلہ العرش: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ غصہ میں آتا ہے اور اس کے لئے عرش حرکت کرنے لگتا ہے؟

جواب: بہ تخصیص یہ کہنا کہ فلاں شخص میں یہ صفت اچھی ہے اگر چہ وہ کافر ہے، بظاہر جائز معلوم ہوتا ہے، واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ البتہ مدح مطلق کرنا گناہ ہے، کیونکہ اس میں تعظیم فاسق کافر کی ہوتی ہے، اور ہم کو حکم ان کی توہین کا ہے۔ (فتاوی رشیدیہ: ج2: ص344)

کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز کا حکم:

ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں، نماز ہو جاتی ہے، مگر اجر و ثواب بہت کم ہے، اور جس کی نوبت کفر تک پہنچ گئی ہو، اُس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ (فتاوی رشیدیہ: ج2: ص55)

جس کام میں مسلمانوں کی ذلت اور کفار کی ترقی ہوتی ہو، اس کا حکم:

اگر ہنود کی شرکت سے اور معاملہ سے بھی کوئی خلافِ شرع امر لازم آتا ہو یا مسلمانوں کی ذلت واہانت یا ترقی ہنود ہوتی ہو، وہ کام بھی حرام ہے۔ (جواھر الفقہ: ج5: ص415)

کفار کے رسوم میں شرکت کرنے والے کی امامت کا حکم:

جو شخص رسومِ کفار کا پابند ہو، اور شریک ہو، اُس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاوی رشیدیہ: ج2: ص70)

کفار کے میلوں میں شرکت کا حکم:

عرس مسلمانان اور نوچندی میں اگر وہ کوئی عرس یا تیرتھ ہے اور سب میلۂ ہنود میں، جاکر فروخت کرنا حرام ہے، اگر چہ سیر کی نیت نہ ہو فقط فروخت ہی کی نیت ہو۔ کیونکہ وہ مجمع معصیت کا ہے، اس کی شرکت بھی معصیت اور حرام ہے۔ (باقیات فتاوی رشیدیہ: ص443)

کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز کا حکم:

ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں، نماز ہو جاتی ہے، مگر اجر و ثواب بہت کم ہے، اور جس کی نوبت کفر تک پہنچ گئی ہو، اُس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ (تالیفات رشیدیہ: ص295)

کفار کے رسوم میں شرکت کرنے والے کی امامت کا حکم:

جو شخص رسومِ کفار کا پابند ہو، اور شریک ہو، اُس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ (تالیفات رشیدیہ: ص303)

شرکت مجالسِ بدعت:

سوال: آیت: وقد نزّل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم اٰیات اللّٰہ یکفر بھا ویستزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتّٰی یخوضوا فی حدیث غیرہ، انّکم اذا مثلھم. الخ:

ترجمہ: اور تم پر کتاب میں یہ حکم دیا کہ جب تم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی آیات کو اس طرح سنو کہ اس کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہو، اور ان کا مذاق اُڑایا جا رہا ہو، تو تم ان کے ساتھ اُس وقت تک نہ بیٹھ جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مصروف نہ ہو جائیں ورنہ تم انہی کے مثل ہو جاؤ گے۔

میں شرکت تمام مجالس ممنوعہ غیر مشروعہ و بدعات ضلالہ ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ ہرگز نہیں، بلکہ مجالسِ کفر و استہزاء کو فرمایا ہے، دیگر اُمور کو اس کے تحت میں داخل کرنا تحریف کلام اللہ شریف ہے۔ لہذا مقولہ زید صحیح ہے یا نہیں؟ اور تفسیر معالم میں تحت آیت جو قول حضرت ضحاکؒ سے منقول ہے: قال الضّحاک عن ابن عباسؓ دخل فی ھذہ الآیۃ کل محدث فی الدین و کل مبتدع الی یوم القیامۃ:

ترجمہ: ضحاکؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کے تحت ہر وہ شخص داخل ہو گیا جو دین میں نئی بات نکالے اور قیامت تک ہر بدعتی بھی اس میں شامل ہو گیا۔

یہ زید کے مقولہ کا منافی ہے یا نہیں؟

جواب: اس آیت سے عدمِ شرکت مجالسِ غیر مشروع ثابت ہوتی ہے۔اس طرح کہ استہزاء بکتاب اللہ حرام ہے۔علیٰ ھذا بدعات خلاف حکم شرع حرام ہیں،جیسا کہ ان کی شرکت کی حرمت ثابت ہوتی ہے،ایسے ہی دیگر معاصی کی بھی۔اور معنی تفسیر ضحاک کے یہ ہے کہ کل مبتدع کے ساتھ بیٹھنا او رہر بدعت کا شریک ہونا حرام ہے۔آپ کا فہم درست ہے۔(تالیفات رشیدیہ:ص137)

بدعتیوں اور مشرکوں سے تعلقات رکھنا:

سوال: بدعتی یا مشرکوں کا کوئی کام یا حاجت پوری کرنے سے یا اخلاق سے باتیں کرنے سے کچھ ثواب ہے یا عذاب؟ بلکہ اخلاق ورسم سے تو فائدہ نصیحت وغیرہ کا معلوم ہوتا ہے اور ترش رُوئی سے تو یہ متصور نہیں اور کلام کا نہ ہونا بالکل محروم نصیحت سے رکھنا ہے،اور شرکت جنازہ سے تجہیز وتکفین مراد ہے یا جنازہ کے ساتھ جانا ہے،اگر بدعتی کے جنازہ کی شرکت نہ کرے تو ثواب ہے؟

جواب: جو شخص بوجہ گناہ ترک کرے گا اس کو زیادہ ثواب ہے اور جو بوجہ طعنہ یا کفالت وغیرہ ترک کرے گا تو اگر خدمت کا ثواب اس کو نہ ہو مگر گناہ سے وہ بچ گیا۔(تالیفات رشیدیہ:ص228)

جامع مسجد کا امام بدعتی وفاسق ہو تو کیا کیا جائے:

سوال: اگر جامع مسجد کا امام بدعتی یا فاسق ہو،اس وجہ سے اپنی مسجد محلّہ میں جمعہ کر لینا اولیٰ ہے یا نہیں؟ اور اگر بدعتی امام کے پیچھے مقتدی بھی بدعتی ہوں تو اُن کی نماز بھی مکروہ تحریمی ہوگی یا نہیں؟

جواب: بدعتی کی اقتداء سے اپنا جمعہ اور جماعت الگ کر لینا بہتر ہے۔بدعتی کے پیچھے اس جیسوں کی نماز بھی مکروہ ہے۔(تالیفات رشیدیہ:ص294)

بدعتیوں کی کتابوں کی تجارت:

سوال: کتب غیر مذہب ومبتدعین کی تجارت وطبع واشاعت کرنا کہ اس میں ابطال مذہب حق اور تائید مذہب باطلہ ہوتی ہے،منع وناجائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسی کتب کی تجارت حرام ہے کہ وہ خود معصیت کی اشاعت اور اسلام کی توہین ہے۔

(تالیفات رشیدیہ:ص 401)

بدعتی کی امامت:

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔(تالیفات رشیدیہ:ص 294)

بدعتی کی امامت کا حکم:

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(تالیفات رشیدیہ:ص295)

بدعقیدہ شخص کی امامت:

سوال: جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعقیدہ ہو، پڑھے یا دوسری جگہ پڑھ لے؟

جواب: جس کے عقیدے درست ہوں، اُس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔(تالیفات رشیدیہ:ص 295)

بدعتیوں اور مشرکوں سے تعلقات رکھنا:

سوال: بدعتی یا مشرکوں کا کوئی کام یا حاجت پوری کرنے سے یا اخلاق سے باتیں کرنے سے کچھ ثواب ہے یا عذاب؟ بلکہ اخلاق ورسم سے تو فائدہ نصیحت وغیرہ کا معلوم ہوتا ہے اور ترش روئی سے تو یہ متصور نہیں اور کلام کا نہ ہونا بالکل محروم نصیحت سے رکھنا ہے، اور شرکت جنازہ سے تجہیز وتکفین مراد ہے یا جنازہ کے ساتھ جانا ہے، اگر بدعتی کے جنازہ کی شرکت نہ کرے تو ثواب ہے؟

جواب: جو شخص بوجہ گناہ ترک کرے گا اس کو زیادہ ثواب ہے اور جو بوجہ طعنہ یا کفالت وغیرہ ترک کرے گا تو اگر خدمت کا ثواب اس کو نہ ہو مگر گناہ سے وہ بچ گیا۔(فتاوی رشیدیہ:ج2:ص 432)

شرکت مجالس بدعت:

سوال: آیت:وقد نزّل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم اٰیات اللّٰہ یکفر بھا ویستزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتّٰی یخوضوا فی حدیث غیرہ،انّکم اذا مّثلھم۔الخ:

ترجمہ: اورتم پر کتاب میں یہ حکم دیا کہ جب تم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی آیات کو اس طرح سنو کہ اس کے ساتھ کفر کیا جارہا ہو،اوران کا مذق اُڑایا جارہا ہو،تو تم ان کے ساتھ اُس وقت تک نہ بیٹھ جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مصروف نہ ہوجائیں ورنہ تم انہی کے مثل ہو جاؤں گے۔

میں شرکت تمام مجالس ممنوعہ غیر مشروعہ وبدعات ضلالہ ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ ہرگز نہیں، بلکہ مجالسِ کفرو استہزاء کو فرمایا ہے، دیگر اُمور کو اس کے تحت میں داخل کرنا تحریف کلام اللہ شریف ہے۔لہذا مقولہ زید صحیح ہے یا نہیں؟ اور تفسیر معالم میں تحت آیت جو قول حضرت ضحاکؒ سے منقول ہے۔قال الضحاك عن ابن عباسؓ دخل فی هذه الآية كل محدث في الدين وكل مبتدع الى يوم القيامة:

ترجمہ: حضرت ضحاکؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کے تحت ہر وہ شخص داخل ہوگیا جو دین میں نئی بات نکالے اور قیامت تک ہر بدعتی بھی اس میں شامل ہوگیا۔

یہ زید کے مقولہ کا منافی ہے یا نہیں؟

جواب: اس آیت سے عدم شرکت مجالسِ غیر مشروعہ ثابت ہوتی ہے۔اس طرح کہ استہزاء بکتاب اللہ: حرام ہے: علیٰ هذا: بدعات خلاف حکم شرع حرام ہیں، جیسا کہ ان کی شرکت کی حرمت ثابت ہوتی ہے، ایسے ہی دیگر معاصی کی بھی۔معنی تفسیر ضحاک کے یہ ہے کہ کل مبتدع کے ساتھ بیٹھنا اور ہر بدعت کا شریک ہونا حرام ہے۔آپ کا فہم درست ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج1:ص166)

جامع مسجد کا امام بدعتی وفاسق ہو تو کیا کیا جائے:

سوال: اگر جامع مسجد کا امام بدعتی یا فاسق ہو، اس وجہ سے اپنی مسجد محلّہ میں جمعہ کرلینا اولیٰ ہے یا نہیں؟ اور اگر بدعتی امام کے پیچھے مقتدی بھی بدعتی ہوں تو اُن کی نماز بھی مکروہ تحریمی ہوگی یا نہیں؟

جواب: بدعتی کی اقتداء سے اپنا جمعہ اور جماعت الگ کرلینا بہتر ہے۔بدعتی کے پیچھے اس جیسوں کی نماز بھی مکروہ ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج2:ص54)

بدعتی کی امامت:

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج2:ص54)

بدعتی کی امامت کا حکم:

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج 2:ص 55)

بدعقیدہ شخص کی امامت:

سوال: جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعقیدہ ہو، پڑھے یا دوسری جگہ پڑھ لے؟

جواب: جس کے عقیدے درست ہوں، اُس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے (فتاوی رشیدیہ:ج 2:ص 55)

باطل مذہب کے کتابوں کی تجارت:

سوال: کتب غیر مذہب ومبتدعین کی تجارت وطبع واشاعت کرنا کہ اس میں ابطال مذہب حق او رتائید مذہب باطلہ ہوتی ہے، منع وناجائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسی کتب کی تجارت حرام ہے کہ وہ خود معصیت کی اشاعت اور اسلام کی توہین ہے۔

(فتاوی رشیدیہ:ج 2:ص 225)

بدعتی پیر سے بیعت کا حکم:

اگر ایک شخص سے کوئی مرید ہوا اور پھر معلوم ہوا کہ وہ پیر بدعتی ہے اور کسی وجہ سے قابل بیعت کرنے کے نہیں ہے تو اس کی بیعت کا فسخ کرنا واجب ہے۔ اگر بیعت کو فسخ نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ حدیث شریف میں آیا ہے: المرء مع من احبّ: سو اگر بدعتی سے محبت کرے گا اس کے ہی ساتھ ہو جائے گا۔ اور بدعتی سے محبت حرام ہے۔

(فتاوی رشیدیہ:ج 1:ص 77)

خلاف شرع کام کرنے والے پیر کا حکم:

جو صوفی ہو اور خلاف شرع کام کرے وہ قابل بیعت کے نہیں اور نہ وہ صاحب طریقت ہے، بلکہ شیطان ہے۔

(تالیفات رشیدیہ:ص 192)

مفتی اعظم، عارف باللہ، حضرت، مولانا، عزیز الرحمٰن عثمانیؒ کا فتوی

(مفتی اوّل دار العلوم دیوبند)

شیعہ کو سنیوں کی مساجد میں آنے سے رُوکنا اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: جماعت میں اگر کوئی شیعہ درمیان میں کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو سنیوں کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ اور اس کو منع کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: سنیوں کی نماز میں اس صورت میں کچھ نقصان اور خلل نہ ہو گا۔ لیکن آئندہ اس رافضی سے کہہ دیں کہ یا وہ اپنے مذہب سے توبہ کرے ورنہ مسلمانوں کی جماعت میں نہ آیا کرے۔ اور اس کو مسلمان اپنے قبرستان میں دفن نہ کریں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج3: ص 53)

جو سنی نہ ہو اور شیعہ سے متاثر ہو اُس کی امامت:

سوال: ایک شخص جو کہ پہلے رافضی تھا وہ درمیان قوم شیعہ و سنی امام بن کر آیا اور چونکہ اکثر لوگ سنی تھے، اس نے اپنا طرز انداز نماز میں سنیوں کا سا رکھا۔ جو لوگ اس کے شیعہ ہونے پر خیال رکھتے ہیں، نماز نہیں پڑھتے، اور اطمینان قلب کے واسطے یہ سوال پیش کرتے ہیں کہ: اگر یہ امام اس فرقہ شیعہ پر جو ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ پر قذف لگاتے ہیں

اور حضرت علیؓ کو خدا جانتے ہیں اور جبریل علیہ السلام کا سہو نزول وحی میں اور صحابہ کرامؓ کو لعن طعن کرتے ہیں، بالخصوص شیخینؓ کو (جو بموجب روایات فقہیہ کافر ہیں روا رکھتے ہیں اور قائل ہیں) لعنت کہے، اور اپنا یہ عقیدہ بیان کرے جو اہل سنت والجماعت کا ہے کہ ایسے لوگ کافر ہیں۔ تب یقین کر کے نماز پڑھتے ہیں ورنہ ہمیں اطمینان نہیں ہوتا جب تک صفائی نہ دے۔ وہ شخص اس امر سے انکار کرتا ہیں کہ یہ بات ہرگز نہیں کہوں گا۔ اس انکار سے اور شک پڑھتا ہے اس کے شیعہ ہونے کا۔ آیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا ایسے شخص کی موجودگی میں جس کے پیچھے ایک عرصہ سے بلا عذر پڑھ رہے ہیں، درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص سنی ہوتا تو غلاۃ روافض کو جن کا اعتقاد حدِ کفر کو بالیقین پہنچا ہوا ہے، اور باتفاق اہل سنت وہ کافر ہیں، کافر کہنے اور ملعون کہنے میں اس کو کیا تأمل ہوتا۔ پس جبکہ وہ شخص اس امر میں اہل سنت والجماعت کی موافقت نہیں کرتا تو ضرور وہ شخص شیعہ اور رافضی ہے، یا رافضیوں کا طرفدار ہے۔ بہر حال امام بنانے کے لائق نہیں ہے اور امام سابق جس میں کوئی وجہ عدم جواز و کراہت امامت کے نہیں ہے، اسی کو امام رکھنا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص111)

امامیہ شیعہ کی امامت:

سوال: فرقہ امامیہ جو رافضی کہلاتے ہیں ان کے پیچھے اہل سنت کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر غلطی سے ان کے پیچھے عید کی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: رافضی کے پیچھے سنی کی نماز نہیں ہوتی، اس نماز کا اعادہ چاہئے۔ اور عید الفطر کی نماز اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اہل سنت کی جماعت بعد میں ہو، ورنہ تنہا عید کی نماز نہیں ہو سکتی۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص123)

شیعہ تبرائی کی امامت:

سوال: ایک شخص مذہب اہل تشیع کا رکھتا ہے، حدیث شریف و فقہ کو نہیں مانتا اور اصحاب کبارؓ کی توہین کرتا ہے، گالی تک نوبت پہنچ جاتی ہے، اور مجالس شیعہ میں مرثیہ خوانی کرتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے تراویح اور نماز پنجگانہ میں اقتداء کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بلکہ یہ شیعہ رمضان سے ہفتہ پہلے تائب ہو جاتا ہے، اور رمضان کے بعد پھر افعال مذکورہ کرنے لگتا ہے۔

جواب: ایسے شخص کی اقتدا احتراز اوح اور فرائض میں نہ کی جائے۔لیکن جس وقت وہ توبہ کرلیتا ہے،اُس وقت اِس کی اقتداء درست ہو جاتی ہے۔اور اگر تجربہ اور بار بار کی اس کی اس حرکت سے یہ ظاہر ہو کہ اس کا عقیدہ وہی ہے جو کہ یہ بعد رمضان کیا کرتا ہے تو اس کو کبھی امام نہ بنایا جائے تاوقتیکہ اس کی توبہ صادقہ کا یقین نہ ہو جاوے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص 167)

شیعہ کا حنفی لڑکی سے نکاح کرنے اور نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال: لڑکی حنفی اور شیعہ لڑکے کا نکاح باہم ہوسکتا ہے یا نہیں؟اگر نہیں ہوسکتا تو جو شخص نکاح پڑھا دے اور اصرار کرے کہ ہوسکتا ہے،اس کے لئے کیا حکم ہے؟اگر وہ امام مسجد ہو تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: رافضی تبرا گو ہو تو اس سے مسلمان سنیہ حنفیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے،اور اگر نکاح ہو گیا ہے تو علیحدہ کرادی جائے،اس لئے کہ وہ شیعہ کافر ہیں۔اور امام مسجد جو ایسا نکاح کرے،امام بنانے کے لائق نہیں ہے اگرچہ نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے۔مگر مکروہ ہوتی ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج3:ص120)

شیعوں کی نماز جنازہ پڑھنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص جو جامع مسجد کا امام ہو اور شیعوں کے جنازہ اور تجہیز و تکفین میں برابر شامل رہے اور لوگوں کو ترغیب دیوے،تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص عاصی و فاسق ہے،اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص 131)

جو شخص خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو جاہل بتائے اسے امام بنانا کیسا ہے:

سوال: بکر یہ کہتا ہے کہ خلفائے ثلاثہؓ سب جاہل تھے،وہ کیا فیصلہ کرتے،وغیرہ الفاظ کہتا ہے۔ایسے شخص کی امامت کیسی ہے؟

جواب: ایسا عقیدہ رکھنے والا اور الفاظِ نازیبا کہنے والا سخت عاصی اور فاسق ہے اور ظالم و جاہل ہے،امامت کے قابل نہیں ہے۔جو رافضی خلفائے ثلاثہؓ کو گالیاں دیتا ہے وہ بعض فقہاءؒ کے نزدیک کافر ہے اور فاسق بالاتفاق ہے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص198)

تعزیہ پرست کی امامت کیسی ہے:

سوال: ایک شخص مسجد کا امام تعزیہ پرستی بہت کرتا ہے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیتا ہے، اور جو لوگ چڑھاوا چڑھاتا ہے اس کو اپنے صرف میں لاتا ہے اور ایک تصویر لا کر کہتا ہے کہ یہ تصویر حضرت حسینؓ کی ہے۔ لوگوں سے روپیہ لے کر اس کی زیارت کراتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہ شخص فاسق اور بدعتی ہے۔ اس کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ایسا شخص اگر امام ہے تو اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کو امامت سے معزول کر دینا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلل و مکمل: ج3: ص 191)

روافض کے پیچھے نماز پڑھی، تو ہوئی یا نہیں:

سوال: رافضی جو اصحاب ثلاثہؓ کو برا کہتا ہو اور حضرت علیؓ کو اچھا کہتا ہو، اس کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ کیا اگر نماز پڑھ لی تو دہرانا چاہئے یا نہیں؟

جواب: رافضی سب شیخینؓ کرنے والے کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، اگر پڑھ لی ہو تو دہرانا چاہئے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج3: ص 188)

مرثیہ خوان تعزیہ والے کی امامت کیسی ہے:

سوال: جو محرم میں تعزیہ کے رُوبرو بیٹھ کر مرثیہ خوانی کرے۔ سنیوں کی اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ایسے فاسق و مبتدع کو امام نہ بنایا جاوے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلل و مکمل: ج3: ص 205)

تعزیہ دار کی امامت:

سوال: تعزیہ دار کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: تعزیہ دار فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج3: ص 213)

شیعہ سے جس نے اپنی لڑکی کی شادی کردی اور شیعہ کی مجالس میں شریک ہوتا ہو،اس کی امامت کا کیا حکم ہے:

سوال: زید حنفی نے اپنی لڑکی کی شادی قصداً شیعہ سے کردی اور شیعہ کی مجالس میں شریک ہوتا ہے۔اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ فعل اس کا بُرا ہے،اور شیعہ کی مجالس میں شامل ہونا شیوہ رفض کا ہے،ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہئے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج3:ص209)

رافضی کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں:

سوال: ایک شخص امامِ مسجد اندھا ہے،اس کے ماں باپ شیعہ ہیں،محض اپنے پیٹ کی وجہ سے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت ظاہر کر کے نماز پڑھاتا ہو،ایسے شخص کی امامت یا جنازہ و نکاح وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ در حقیقت مذہب اہل سنت والجماعت رکھتا ہو رافضی نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز صحیح ہے اور نکاح خوانی اس کی درست ہے،مگر اس امر کی تحقیق ضروری کی جاوے کہ وہ رافضی تو نہیں ہے۔اگر رافضی ہے تو اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج3:ص228)

جو تعزیہ و مرثیہ کرتا ہو،اور اس میں شریک ہوتا ہو،کیا وہ اہل سنت ہے:

سوال: جو مرثیہ سنتا ہو یا تعزیہ جس کے گھر سے نکلے یا جس کے گھر میں تعزیہ ہے یا جس کے گھر میں ماتم کی جائے،وہ اہل سنت میں داخل ہے یا نہیں؟ یا اہل شیعہ ہے؟

جواب: یہ سب امور جو شخص کرتا ہے شعار روافض ہے قال النبی ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ: جو شخص مرثیہ پڑھنا یا سننا جائز جانے اور تعزیہ نکالنا اچھا جانے اور اس میں شریک ہو وہ سنی نہیں بدعتی اور روافض کا ہم خیال ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج3:ص267)

شیعہ سے میل جول رکھنا:

سوال: شیعہ کے ساتھ اہل سنت والجماعت کو پرہیز کرنا چاہئے یا میل جول؟

جواب: روافض کے ساتھ میل جول نہ کرنا چاہئے۔قال اللّٰہ تعالیٰ: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص267)

جو نہ شیعہ ہو نہ اہل سنت،اس کی امامت کیسی ہے:

سوال: جو شخص نہ شیعہ ہو نہ اہل سنت،اس کے پیچھے نماز اہل سنت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے شخص کی اقتداء سے احتراز لازم ہے جس کو اپنے دین کی حفاظت کا خیال بالکل نہیں۔یہ شخص فاسق ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص267)

سودی قرض لینے والے اور شیعوں سے تعلق رکھنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص سودی قرض لیتا ہے اور جو معاملہ شیعہ اور سنیوں کا ہوتا ہے اس میں ہر طرح سے شیعہ کی امداد کرتا ہے اور سنیوں کی مخالفت کرتا ہے۔ایسے شخص کو امام مقرر کرنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص امام بنانے کے لائق نہیں ہے،اور اسکے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص255)

شیعہ کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں:

سوال: شیعہ کے پیچھے اہل سنت کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے پیچھے سنی کی نماز نہیں ہوتی۔چونکہ ان کے بعض عقائد ایسے ہیں جو موجب کفر ہیں،لہذا اس صورت میں نماز کا صحیح نہ ہونا امر یقینی ہے۔اور اگر شیعہ غالی نہ ہو تب بھی احتیاط لازم ہے کہ عقیدہ امر مخفی ہے،اور سبِّ شیخینؓ سے جو عند البعض کفر ہے اور قذف عائشہ صدیقہؓ جو بالاتفاق کفر ہے،کوئی شیعہ خالی نہیں ہوتا۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج3:ص267)

تعزیہ دار کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: ایک شخص بدعتی ہے اور تعزیہ دار ہے اور یہ شخص اُس بکری کا گوشت جو قبر پر چڑھایا جاتا ہے بے تکلف کھاتا ہے۔ایسے شخص کو مسجد کا امام بنائیں یا نہیں؟اور اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: ایسے شخص بدعتی تعزیہ پرست کو امام بنانا درست نہیں ہے۔کیونکہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی

ہے اور شامی میں ہے کہ فاسق کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے اور فاسق کی تعظیم حرام ہے اور ظاہر ہے کہ بدعتی فاسق ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلل ومکمل: ج3:ص238: ناشر: دارالاشاعت کراچی: طبع اول: مئی 1986ء)

کیا شیعہ حافظ جماعت میں مل کر لقمہ دے سکتا ہے:

سوال: اگر تراویح میں امام غلطیاں کرتا ہے اور سامع بھی چوک جاتا ہے اور شیعہ حافظ موجود ہے اگر وہ نیت کر کے اقتداء میں آ کر بتائے تو عند الحنفیہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شیعہ ایسا ہے کہ نہ تبرا گو ہے اور نہ منکر صحبت صدیق اکبرؓ ہے اور نہ قائل قذف عائشہ صدیقہؓ ہے تو اس صورت میں لقمہ دینا جائز ہے، اس کے بتلانے سے لقمہ لینے والے کی نماز اور اس کے مقتدیوں کی نماز صحیح ہے۔ اور اگر وہ شیعہ غالی ہے جس میں اُمور مذکورہ موجود ہوں یعنی تبرائی ہو اور منکر صحبت خلیفہ اوّل ہو اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل ہو تو چونکہ ایسا رافضی مرتد و کافر ہے اس لئے اس کے بتلانے سے اور امام کے لقمہ لینے سے نماز امام کی اور اس کے مقتدیوں کی باطل ہو جاوے گی۔(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج4: ص220)

صرف رافضی کے نماز جنازہ پڑھ لینے سے فرض ساقط ہو جائے گا یا نہیں، اور رافضی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: نماز جنازہ تنہا رافضی کے پڑھنے سے فرض کفایہ اہل سنت کے ذمہ سے ادا ہو گا یا نہیں؟ اور اہل سنت کو رافضی کی اقتدا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی اگر غالی ہے کہ اس کا رفض کفر کی حد کو پہنچا ہوا ہے تو اس کے تنہا نماز جنازہ پڑھنے سے فرض کفایہ ادا نہ ہو گا، اور اس کی اقتدا بھی درست نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ ضروریات دین کے منکر کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج5: ص269)

شیعہ کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں:

سوال: اہلسنت والجماعت کو شیعہ میت کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جو شیعہ غالی ہیں کہ ان کی تکفیر کی گئی ہے، ان کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہئے، جیسے تبرا گو ہیں ان کی نماز نہ پڑھی جائے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج5: ص296)

شیعی کی اقتداء جنازہ میں جائز ہے یانہیں:

سوال: حنفی مقتدی کو شیعہ امام کی اقتداء درست ہے یانہیں؟

جواب: حنفی مقتدی کو شیعہ امام کی اقتداء درست نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج5:ص313)

شیعہ عورت کا کفن دفن اور نماز جنازہ:

سوال: اگر کسی اہل سنت کے گھر میں شیعہ عورت ہواور وہ مر جائے تو اس کا گوروکفن کرنا چاہیے یانہیں؟اور اس کو نماز جنازہ پڑھنی چاہیے یانہیں؟

جواب: شیعہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔بعض شیعہ غالی ہیں جن کی تکفیر کی گئی ہے۔پس اگر وہ عورت اس فریق میں سے ہے تو اس کے جنازہ کی نماز وغیرہ کچھ نہ کرنا چاہیے بلکہ کفار کی طرح گڑھے میں دبا دینا چاہیے۔اور اگر ایسی نہیں ہے بلکہ محض تفضیلیہ ہے تو وہ مسلمان ہے،مسلمانوں کی طرح اس کی تجہیز وتکفین کرنی چاہیے اور نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج5:ص322)

شیعہ یابوہرہ کیلئے ایصال ثواب اوران کی نماز جنازہ میں شرکت جائز ہے یانہیں:

سوال: شیعہ یابوہرہ کی نماز جنازہ یا قرآن خوانی بغرض ایصال ثواب یا تعزیت کے وقت دعائے مغفرت کرنا درست ہے یانہیں؟

جواب: نماز جنازہ پڑھنا اور مغفرت کی دعا کرنا ان کے لئے درست نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج5:ص401)

شیعوں کو ممبر بنانا اور قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے:

سوال: مقام مٹیلہ ملک برما میں انجمن مسلم کمیٹی قائم ہے جس کے اغراض و مقاصد میں ابھی صرف انتظام تجہیز وتکفین میت،مسافرین ونادار مسلمان ہیں۔جس میں پانچ ممبر ہیں،اس میں اثناعشری بھی ہیں۔کیا ایسے شخص کو ممبر

بنانااور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا شیخینؓ کو گالی دینے سے کفر لازم آتا ہے؟

جواب: شیخینؓ کو سب وشتم کرنے والے روافض کو بہت سے فقہاء نے کافر لکھا ہے، اور جو روافض عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں یا صدیق اکبرؓ کے صحابیت کے منکر ہیں یا حضرت علیؓ کی الوہیت کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں۔ پس ایسے روافض کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے، اور ان کو ممبر بنانا درست نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج5: ص346)

شیعوں کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں اور اُن کی نماز جنازہ اور اُن کو چندہ دینے کا حکم:

سوال: اگر شیعہ اثناعشری فرقہ کی میت لاوارث ہو تو ہم اس کو انجمن کی روپیہ سے جو اسی کام کیلئے ہے، تجہیز و تکفین کر سکتے ہے؟ اور اپنے قبرستان میں اس کو دفن کر سکتے ہیں؟ اور شیعہ اثناعشری سے انجمن میں چندہ لے سکتے ہیں؟ اور شیعہ کو اس انجمن کا ممبر بنا سکتے ہیں؟

جواب: روافض کا وہ فرقہ جو بسبب سبِ شیخینؓ وتکفیر صحابہؓ کافر ہے۔ ان کی تجہیز و تکفین میں امداد کرنا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست نہیں ہے۔ اور ان سے بالکل متارکت اور مقاطعت کی جاوے تاکہ ان کو تنبیہ ہو اور وہ سنی ہو جاویں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج5: ص347)

شیعہ گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول ہوا، کیا حکم ہے:

سوال: زید نے اپنی لڑکی کی شادی اس طرح کیا کہ مجلس ایجاب وقبول میں صرف دو چار شیعہ تھے۔ کیا وہ گواہ کی حیثیت بھی رکھتے ہیں جو غالی شیعہ ہو؟ یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: نکاح کے گواہوں میں فقہاء کرامؒ نے مسلمان گواہوں کی شرط لگائی ہے۔ شیعہ کے بعض فرقے کافر کے حکم میں ہیں، اور جو غالی نہ ہو، مسلمان ہونے کے باوجود فاسق ہوتے ہیں۔ لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ یہ نکاح پھر سنی گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ کیا جائے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند، مدلل و مکمل: ج7: ص82)

تبرائی شیعہ عورت اگر مسلمان ہو جائے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے:

سوال: ایک عورت خاوند والی شیعہ مذہب ہے اور شوہر بھی شیعہ ہے، لیکن اس کے شوہر نے عرصہ دراز سے

چھوڑ رکھا ہے،اور وہ عورت اپنے باپ کے گھر رہتی ہے،اور عورت نے مہروں کی نالش کر کے ڈگری بھی حاصل کر لی ہے اور اس کے شوہر نے نکاح ثانی کر لی ہے اب وہ عورت اپنا نکاح اہل سنت سے کرنا چاہتی ہے اور خود بھی اہل سنت ہونا چاہتی ہے،اس صورت میں اس عورت سے اہل سنت کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر اس کا شیعہ تبرائی ہے جو سبِ شیخینؓ کرتا ہے اور عائشہ صدیقہؓ کو تہمت لگاتا ہے اور افک کا قائل ہے تو وہ کافر ہے۔عورت اگر سنی ہو جاوے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا اس کو جائز ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص155)

شیعہ لڑکی سے شادی ہوئی پھر سنی بنالیا اور دوبارہ نکاح کیا،کیا حکم ہے:

سوال: زید کو اس کے والدین شیعہ نے دس سال کی عمر میں استاد کے پاس پڑھنے بٹھایا۔استاد کے کہنے سے زید سنی ہو گیا۔والدین نے اس کی شادی شیعہ لڑکی سے کر دی۔زید نے شادی کے بعد اس کو بھی سنی کر لیا تو تجدیدِ نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟

جواب: زید کو اس صورت میں زوجہ کو سنیہ کر لینے کے بعد تجدیدِ نکاح کر لینے کی ضرورت ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص225)

شیعہ تبرائی سے نکاح درست نہیں ہوا،دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے:

سوال: ایک عورت کا نکاح ایک رافضی شیعہ مذہب کے ساتھ ہوا،عورت اہل سنت والجماعت ہے،اس کو اس شوہر نے مراسمِ روافض ادا کرنے پر مجبور کیا،یہاں تک کہ بُرا بھی کہلوانا چاہا۔جب وہ عورت والدین کے یہاں آئی پھر شوہر کے مکان پر نہیں گئی،اس وقت تک اس عورت کو بارہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔اب بھی یہ عورت اپنے شوہر کے گھر جانے سے انکار کر رہی ہے،اور اس کے شوہر کا خاندان سب تبرائی ہے،اور عورت کو بھی مجبور کرتے ہیں۔پس از روئے شرع اس عورت کا نکاح جائز ہوا کہ نہیں؟اور اب شوہر کے طلاق کے بغیر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی تبرائی کو بہت سے فقہاء نے کافر لکھا ہے،لیکن محققین فقہاء کی یہ تحقیق ہے کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے تو یہ تمام چیزیں باتفاق موجب کفر وارتداد ہیں۔پس ایسے رافضی کے ساتھ سنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا شوہر کے طلاق کے بغیر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج7:ص225)

شیعہ عورت جس نے توبہ کرلی اس سے نکاح جائز ہے:

سوال: زید قوم افغان اہل سنت والجماعت نے ایک بیوہ عورت سے جو کہ صحابہ کرامؓ کو گالی دیتی تھی، اس کو ان خیالات سے چھڑا کر خود نکاح میں لانا چاہتا ہے، لیکن وہ اس وجہ سے مجبور ہے کہ تمام نواح میں اس کو طعن کیا جاتا ہے کہ اہل سنت ہو کر غیر اہل سنت سے کس طرح نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: علامہ شامی صاحبؒ کی رائے یہ ہے کہ سبِ صحابہؓ موجبِ کفر نہیں ہیں بلکہ موجب فسق ہے۔ لہٰذا اس بیوہ عورت نے جب توبہ کرلی ہے تو اس سے نکاح سُنی حنفی کا شرعاً جائز ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک سبِ صحابہؓ موجبِ کفر ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس بیوہ عورت سے بلا تجدید ایمان کے نکاح نہ کیا جائے۔ تا کہ نکاح بلا خلاف جائز ہو جاوے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 7: ص 231)

شیعہ اور اہل قرآن وغیرہ سے نکاح درست ہے یا نہیں:

سوال: اگر لڑکا اہل سنت اور لڑکی شیعہ یا مرزائی یا چکڑالوی وغیرہ ہو، تو وہ باہمی نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مرزائی، چکڑالوی اور غالی روافض کی تکفیر کی گئی ہے، اور باہم مسلمان و کافر میں مناکحت جائز نہیں ہے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 7: ص 377)

شیعہ جو قرآن کریم کو محرّف کہتا ہے اس سے نکاح درست نہیں:

سوال: ہندہ سنیہ کا نکاح زید شیعہ سے ہو گیا، اب ہندہ کو لوگوں نے یہ شک دلایا ہے کہ شیعہ عموماً کافر ہوتے ہیں، تیرا نکاح زید کے ساتھ صحیح نہیں۔ ایک شخص کے دریافت کرنے سے زید نے بحلف اپنے عقیدے کا اظہار کیا اور کہا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں تقیۃً نہیں کہتا اور نہ یہ موقع تقیہ کا ہے بلکہ اپنے دلی خیالات کو صحیح صحیح ظاہر کرتا ہوں کہ میں: صحبت ابو بکرؓ کا قائل ہوں۔ قذف عائشہ حرام جانتا ہوں۔ الوہیت علیؓ کا قائل نہیں ہوں حضرت جبریل سے ہرگز غلطی نہیں ہوئی۔ موجودہ قرآن کو اپنا قرآن جانتا ہوں۔

اُسی وقت سائل نے زید سے یہ کہا کہ تمہاری کتاب اصول کافی میں امام جعفرؒ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے: والله مافيه من قراء تكم حرف واحد: اس حدیث کا کیا جواب ہے؟ تو زید نے کہا کہ میں اپنے مجتہد سے دریافت کر کے اس کا جواب دوں گا۔ سائل نے پھر زید سے پوچھا کہ موجودہ قرآن محرف ہے یا نہیں؟ زید

نے اس کے جواب کو بھی مجتہد کے پوچھنے پر اٹھا رکھا۔ پندرہ دن ہوئے، اس نے جواب نہیں دیا۔ ایسی صورت میں ہندہ کا نکاح زید سے صحیح رہے گا یا نہیں؟

جواب: یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت امام جعفرؓ پر افتراء ہے اور وہ رافضی جس سے گفتگو ہوئی ہے، اگر موجودہ قرآن مجید کے محرف ہونے کا قائل ہے تو وہ بھی کافر ہے، اس سے سنیہ کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ علی هذا القیاس..... اگر کوئی دوسرا امر موجبِ کفر اس میں موجود ہے تب بھی سنیہ کا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ جملہ کفریہ عقائد سے برأت ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہوگا۔ لیکن رافضیوں کا کسی حال میں اعتبار نہیں ہے کہ تقیہ کی آڑ غضب ہے۔ اس لئے سنیہ کو اس سے علیحدہ ہی کرنا چاہئے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 7: ص 378)

شیعہ سے نکاح کرنے میں احتیاط ضروری ہے:

سوال: زید اہل سنت والجماعت کا مذہب رکھتا ہے اور اس کا پھوپی زاد بھائی غیر مغلظہ شیعہ خاندان سے ہے، لیکن معلوم ہے کہ وہ روافض کے مذہب کا پابند نہیں ہے، اور اس کی والدہ زید کی پھوپی اہل تسنن سے ہے، اور بکر کی بیوی بھی اہل تسنن خاندان کی لڑکی ہے، اور بکر کہتا ہے کہ ہم رافضی نہیں ہے، ہمارے نزدیک تمام صحابہ کرامؓ برابر ہیں، ہم کسی کی برائی نہیں کرتے، تمام صحابہؓ پر تبرا ناجائز ہے، اور نماز جمعہ با جماعت پڑھتے ہیں، اور با جماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ پس بکر اپنے لڑکے کے لئے زید کی دختر کا خواستگار ہے۔ آیا ان کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

علاوہ ازیں ایک تقریر مستفتی نے لکھی تھی جس کا حاصل یہ ہے کہ ثواب وعقاب کا دارومدار عمل پر ہے خواہ عقیدہ کچھ بھی ہو؟

جواب: اگر بکر شیعہ غالی تبرائی نہیں ہے تو اس لڑکے سے جبکہ وہ بھی ایسا ہی ہو زید کی دختر کا نکاح صحیح ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ جب تک بکر پورا اہل سنت والجماعت نہ ہو اُس وقت تک نکاح نہ کیا جائے۔

اور ایک تردد اس جگہ دوسرا ہے۔ وہ یہ ہے کہ روافض میں تقیہ ضروری سمجھا جاتا ہے تو یہ کیونکر اطمینان ہو کہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں ان کا یہ کہنا از راہ تقیہ تو نہیں ہے۔

اور واضح ہو کہ عقائد کی خرابی بہت بڑی اور مضر ہے، اور آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو 73 فرقے بتلا کر یہ ارشاد فرمایا: کلّهم في النّار الّا واحدة، الخ: کہ وہ سب دوزخی ہیں سوائے ایک فرقے کے کہ وہ اہل سنت والجماعت ہے۔ اور اس فرقے اہل سنت والجماعت کی تعریف آنحضرت ﷺ نے یہ فرمائی ہے: ما انا علیه و اصحابی: کہ وہ

اس طریقہ پر ہوں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔پس جو فرقہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے وہ ناری ہے اور اہل اھواء اور اہل باطل میں سے ہے۔پس آنحضرت ﷺ سے زیادہ جاننے والا قرآن شریف کا کون ہوسکتا ہے۔اس لئے یہ تقریر آپ کی سب بیکار اور بے اصل ہے۔

اصل یہ ہے صحابہ کرامؓ کا طریقہ دیکھنا چاہئے کہ کیا تھا، کیونکہ وہی طریقہ آنحضرت ﷺ کا ہے اور وہی نجات دینے والا ہے، محض نام مسلمان ہونے سے کام نہیں چلتا۔اور فسادِ عقیدہ کے ساتھ اعمال صالحہ کچھ کام نہیں آتے، جیسا کہ حدیث خوارج میں مذکور ہے..... یحضر احکم صلاتہ مع صلاتھم۔الحدیث:

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص380)

سنی لڑکے کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے یا نہیں:

سوال: میرا مذہب سنی ہے اور میں نے ایک شیعہ کی دختر سے نکاح کیا ہے، یہ نکاح صحیح اور جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روافض میں وہ لوگ جو غالی ہیں، مثلاً عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں۔اور جو روافض سبِ شیخینؓ کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہیں۔بہر حال احتیاط اس میں ہے کہ اس عورت کو سنیہ کر کے پھر نکاح کیا جاوے۔کیونکہ کافرہ عورت کا نکاح مسلمان سنی سے نہیں ہوتا۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص381)

تبرائی شیعہ سے سنیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے:

سوال: زید شیعہ تبرائی جو عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائے اور شیخینؓ کو بُرا کہے اور خلافت کا منکر ہو، اس کے ساتھ ہندہ حنفیہ سنیہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور ہندہ مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ مذکور سے سنیہ کا نکاح صحیح نہیں ہے اور اگر دخول ہو چکا ہے تو مہر کامل ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص383)

فرقہ اثناعشریہ سے نکاح درست ہے یا نہیں:

سوال: فرقہ اثناعشریہ کافر ہیں یا مسلمان؟ سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روافض کے فرقے مختلف ہیں۔بعض غالی ہیں، جو حضرت علیؓ کی الوہیت کے قائل ہیں اور عائشہ

صدیقہؓ پر افک کے قائل ہیں وہ باتفاق قطعاً کافر ہیں، اور بعض سبِ شیخینؓ کرتے ہیں، بعض فقہاء نے ان کو بھی کافر کہا ہے، ایسے روافض کے ساتھ سنیہ مسلمہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا۔ اور بعض محض تفضیلیہ ہیں وہ کافر نہیں اگرچہ مبتدع ہیں، ان کے ساتھ سنیہ کا نکاح ہوجاتا ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص384)

شیعہ تبرائی سے شادی کا کیا حکم ہے اور جولوگ اس میں حصہ لیں اُن کیلئے کیا حکم ہے:

سوال: عورت اہلسنت والجماعت کا نکاح جن کے والدین بھی اہلسنت والجماعت ہوں شیعہ مرد کے ساتھ جس کے باپ دادا بھی شیعہ ہوں جائز ہے یا نہیں؟ یہ کہ مذکورہ بالا مرد وعورت میں مولوی نکاح خوان، اور حاضرین مجلس پر تعزیر شرعی کا کچھ خوف ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: رافضی اگر قطعیات کا منکر ہے جیسے قائل ہونا افک اور قذفِ عائشہ صدیقہؓ کا تو قطعاً کافر ہے۔ اس کا نکاح سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے، بالکل باطل ہے۔ اور واضح ہو کہ سبِ شیخینؓ کو بھی اگرچہ بعض فقہاءؒ نے کفر کہا ہے لیکن عند المحققین وہ فسق وبدعت ہے کفر نہیں ہے۔ لیکن اگر سبِ شیخینؓ کے ساتھ صدیق اکبرؓ کی صحبت کا انکار ہو جو کہ نص قطعی سے ثابت ہے یا عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل ہوں تو پھر باتفاق کافر ہیں۔ اور تبرا کو غالباً عائشہ صدیقہؓ کے قذف وافک کے بھی قائل ہوتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے رافضی کے کفر میں کچھ خفا نہیں ہے اور اس کا نکاح سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے باوجود علم کے نکاح پڑھا اور گواہ ہوئے اور وکیل ہوئے وہ فاسق ہوئے توبہ کرے، اور مابین الزوجین یعنی مابین شوہر رافضی اور زوجہ سنیہ مسلمہ تفریق کرادیویں، یہی ان کیلئے کفارہ ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص384)

باپ نے شیعہ سے نکاح کردیا پھر دوسرے سے کردیا، کیا حکم ہے:

سوال: ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرد شیعی کے ساتھ جس کے عقائد باطل ہیں، یعنی افکِ عائشہ صدیقہؓ کا قائل ہے اور سبِ شیخینؓ کرتا ہے الی غیر ذٰلک اس لڑکی کے باپ نے یہ خیال کرکے کہ یہ مرد شیعی مسلمان نہیں ہے اس وجہ سے نکاح صحیح نہیں ہوا، اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سنی سے کردیا، نکاح ثانی صحیح ہے یا نکاحِ اوّل باقی ہے؟

جــواب: روافض جوسبِ شیخینؓ کرتا ہےان کے کفر میں اختلاف ہے،بعض فقہاءؒ نے ان کی تکفیر کی اور محققین علماء.....عدمِ تکفیر کے قائل ہیں۔لیکن جو روافض افکِ عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں ۔اسی طرح بعض دیگر عقائدِ روافض غالیہ،مثلاً یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے وغیرہ وغیرہ یہ عقائد باتفاقِ اہلِ سنت.....کفر ہیں۔

پس صورت مسؤلہ میں نکاحِ اوّل جوایسے غالی شیعہ سے ہوا،صحیح نہیں ہوا بلکہ باطل ہوا۔اور دوسرا نکاح صحیح ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص385)

سنی عورت شیعہ سے بیاہی گئی،اب کیا کرے:

ســوال: ایک عورت سنی مذہب ایک مردِ شیعہ سے بیاہی گئی ہے،اس کے جبر واکراہ وتبدیلِ مذہب واطوار وغیرہ سے نہایت تنگ ہے،علیحدگی کی خواستگار ہے،طلاق نہیں دیتا۔ایسی صورت میں عورت مذکورہ کا نکاح دوسرے مرد سنی سے ہوسکتا ہے یانہیں؟

جواب:فرقہ شیعہ کی تکفیر وعدمِ تکفیر میں اختلاف ہے:و الاصح عدم التکفیر: اور بعض فقہاءؒان کا حکم اہلِ کتاب کا سافرماتے ہیں۔پس بناءًعلیہ صورت مسؤلہ میں اس سنیہ مسلمہ عورت کا نکاح شیعہ مرد سے نہیں ہوا ہے۔عورت مذکورہ شوہر کے طلاق کے بغیر اپنا عقدِ ثانی کرسکتی ہے۔اور سنی کو اپنی بیٹی،شیعہ کو دینا درست نہیں ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص386)

مطلقہ ثلاثہ شیعہ ہوگئی تھی تو اب شوہر کیلئے بلاحلالہ نکاح درست ہے یانہیں:

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی،بعد اس کے ایسی صورت کا متلاشی ہوا کہ اپنے نکاح میں وہ بلا حلالہ آسکے،مفتیوں نے اس کو انکاری جواب دیا۔شیعوں نے اس کو بہکایا کہ ہمارے مذہب میں بلاحلالہ نکاح میں آسکتی ہے،شیعہ ہوجاؤ۔چنانچہ دونوں شیعہ ہوگئے اور اس عورت مطلقہ کو اپنے نکاح میں لے آیا۔اس شخص کے والدہ نے اس سے گفتگو اور ملنا چھوڑدیا۔اب وہ شخص اس امر کا خواستگار ہے کہ میں سنی ہوجاؤں بشرطیکہ یہ عورت نکاح میں باقی رہے۔اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ جبکہ اکثر علماء کے نزدیک شیعہ کافر ہیں تو اب سنی ہوجانے کی صورت میں وہ عورت بلاحلالہ نکاح میں آسکتی ہے؟اور:الاسلام یھدم ماکان قبلہ: کااثر ہوسکتا ہے یانہیں؟

جواب:قال فی الشامی ای لوطلقھا ثنتین وھی امہ ثم ملکھا اوثلاثا وھی حرۃ

فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبيت و ملكها لایحل له وطئها بملک الیمین حتی یزوجهافیدخل بهاالزوج ثم یطلقها،الخ: پس اگرتسلیم کرلیا جاوے کہ رافضی ہونا ارتداد ہے تب بھی بعد سنی ہونے کے حلالہ کی ضرورت ہے،بدوں حلالہ کے مطلقہ ثلاثہ اپنے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص417)

نکاح متعہ وموقت باطل ہے،اور ایسا نکاح پڑھانے والے کوقاضی اورامام بنانے کاحکم:

سوال: قاضی نے ایک مرد کاایک عورت سے چھ ماہ کیلئے نکاح متعہ پڑھادیااوراس قاضی صاحب کوسرکار نظام سے دونمبر معافی صرف حق الخدمت میں دیئے ہوئے ہیں اور یہ قاضی بالکل بے علم اورنا خواندہ آدمی ہیں۔ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یانہیں؟

جواب: درمختار میں ہے:وابطل نکاح متعة و موقت:پس معلوم ہوا کہ نکاح متعہ وموقت باطل ہے۔جس قاضی نے ایسا کیا وہ جاہل وفاسق ہے۔اس کی امامت مکروہ ہے۔اس کوامام نہ بنایا جاوے۔اوراس کواس عہدے سےمعزول کرنا چاہئے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل،مکمّل:ج 7:ص168: ناشر:دارالاشاعت کراچی:طبع اوّل:مئی1986ء)

رنڈی کا پیشہ بہتر ہے یا شیعہ سے نکاح:

سوال: رنڈی کا پیشہ کرکے کھانا اچھا ہے یا شیعہ سے نکاح کرنا اچھا ہے؟

جواب: دونوں حرام وناجائز ہیں(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج7:ص440)

شیعہ بالغہ لڑکی سنی ہوکر خودنکاح کرلے تو کیا حکم ہے:

سوال: ایک بالغہ شیعہ لڑکی نے برضاورغبت خود بلا اجازت والدین ایک سنی افغانی سے چارگواہ اورایک وکیل کی موجودگی میں معرفت قاضی کے نکاح کیا،منکوحہ کے والدین بوجہ شیعہ ہونے کے اپنی لڑکی کا نکاح شوہر سے فسخ کرانا چاہتے ہیں حالانکہ قبل نکاح لڑکی نے روبروگواہان اقرار کیا ہے کہ میں سنت جماعت حنفی مذہب اختیار کرچکی ہوں اور وکیل نکاح ہونے کا تواقرار ہے اور میں وکیل بھی بنا مگرلڑکی کے ایجاب وقبول کی آواز میرے کانوں میں نہیں پہنچی۔

اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: درمختار میں ہیں:فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضاء ولی الخ ،وھکذافی العالمگیریۃ وغیرہ: پس صورت مسئولہ میں جب کہ وہ لڑکی بالغہ ہے اور سنی ہو چکی ہے جیسا کہ شہادت سے ثابت ہے اور ایجاب وقبول بھی شہادت سے ثابت ہے،لہذا اس کا نکاح سنی المذہب سے صحیح ہو گیا ہے۔والدین دختر جو کہ شیعہ ہیں اور اپنے مذہب پر قائم ہیں نکاح مذکورہ فسخ نہیں کر سکتے (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلل ومکمل:ج 8:ص 117)

شیعہ نے دھوکہ دے کر نکاح کیا تو وہ فسخ ہوگا:

سوال: زید نووارد شیعۃ المذہب نے خالد سنی المذہب کو حلفاً یہ یقین دلا کر خالد کی دختر نابالغہ ہندہ سے عقد کیا کہ وہ سنی ہے،لیکن عقد کے بعد زید سے افعال شیعہ تعزیہ داری وغیرہ ظاہر ہوئے،اس صورت میں خالد کی دختر ہندہ کو فسخ نکاح کا اختیار ہو گا یا نہیں؟

جواب: درمختار میں ہے:لو تزوجتہ علی انہ حر اوسنی الخ فبان بخلافہ الخ کان لھما الخیار الخ:اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس صورت میں عورت کو فسخِ نکاح کا اختیار ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص149)

شیعہ دھوکہ سے نکاح کرلے تو وہ جائز ہے یا نہیں:

سوال: اگر شیعہ مرد کسی عورت کو یہ دھوکہ دے کہ میں سنی ہوں تو اس نکاح کے حوالہ سے علمائے دین کیا فتوی فرماتے ہیں؟

جواب: اس صورت میں فقہاءؒ کا فتوی یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوتا اور عورت اس سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص190)

شیعہ سے نکاح اور شیعہ شوہر سے جو اولاد ہوئی وہ حلال ہے یا حرامی:

سوال: عورت سنی اور مرد شیعہ کا نکاح درست ہے یا نہیں؟اور جو اولاد ہوگی وہ حلال ہے یا حرامی؟اور اس مرد اور عورت کا جماع شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورت سنیہ کا شیعہ مرد سے نکاح درست نہیں ہے،ان میں باہم تفریق کرا دینی ضروری ہے اور

مجامعت ومقاربت درست نہیں ہے۔باقی یہ کہ جواولا دہوچکی وہ ثابت النسب اورولدالحلال ہے یانہیں۔اس میں یہ تفصیل ہے کوچونکہ روافض کے کفروارتداد میں کچھ تفصیل ہےاورنسب کے بارے میں احتیاط ہے،اس لئے جواولا دہو چکی وہ ثابت النسب اوروارث ہوگی لیکن آئندہ کواحتیاط کرنا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص 191)

تقیہ کا کیامعنی ہےاورشیعہ دھوکہ دےکرسنی لڑکی سے جونکاح کرتے ہیں اس کا کیاحکم ہے:

سوال: رافضی شیعہ اپنےآپ کواہل سنت والجماعت بیان کرکےاہل اسلام کی لڑکیوں سےنکاح کرلیا کرتے ہیں اوربیان کرتے ہیں کہ تقیہ فرض ہےاوران کا تقیہ کرنے سےاہل سنت والجماعت لڑکی کا نکاح ان سے قائم رہتا ہے یانہیں؟اوران کےتقیہ کا کیاحکم ہے؟اورتقیہ کامعنی کیا ہےشرعاً؟

جواب: شیعہ اوررافضی اگردھوکہ دےکراوراپنےکوسنی ظاہرکرکےکسی سنیہ سےنکاح کرلےتوبعدعلم کے اس عورت سنیہ اوراس کےولی کونکاح فسخ کرنے کااختیار ہے۔اورغلاۃ روافض جوالوہیت علیؓ کےمعتقد ہیں یاصدیق اکبرؓ کی صحابیت کےمنکر ہیں یاعائشہ صدیقہؓ پربہتان باندھتے ہیں ان کوفقہاءکرامؒ نےقطعاً کافرکہاہے۔پس ایسے غالی رافضی کانکاح مسلمہ سنیہ سےمنعقدنہیں ہوتا۔

اورتقیہ جوکہ روافض کامعمول ہےاوروہ درحقیقت نفاق ہیں اورکذب ہےحرام ہے۔کیونکہ روافض بھی مثل منافقین کےاہل سنت والجماعت کودھوکہ دینےکوان کےسامنےاپنی اغراض عاجلہ کی وجہ سےاپنےکوسنی ظاہرکرتے ہیں اوراپنےعقائدباطلہ کوچھپاتے ہیں،جیساکہ منافقین اپنےعقائدباطلہ کواہل اسلام کےسامنےچھپایاکرتے تھےاوراپنے کومسلمان ظاہرکرتے تھے۔کما قال اللّٰہ تعالی:وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ :اوراس تقیہ کوفرض کہنایہ بھی منافقین کی سی خصلت ہےکہ وہ اس کوبڑی ہوشیاری سمجھتے تھےکہ جھوٹ بول کرآنحضرتﷺ اوراہل اسلام کودھوکہ دیتے تھے۔پس فرض کہناروافض کا ایسےمذموم اورقبیح امرکویہ بھی مُجملہ روافض کی خباثت ہےاوردلیل ہےان کےمذہب کےبطلان کی۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص 198)

شوہر رافضی ہوجائے تو کیا حکم ہے:

سوال: میں نے اپنی بہن کا نکاح کرتے وقت خوب تحقیق کرلی تھی، وہ لوگ اہل سنت والجماعت تھے، رافضی نہیں تھے۔لیکن اب وہ لوگ عرصہ چھ سال سے رافضی ہو گئے ہیں میری لڑکی سے بھی رافضی ہونے کو کہا، اس نے انکار کیا تو سخت تکالیف دی اور میرے گھر پہنچا گئے۔آیا اہل سنت والجماعت لڑکی کا نکاح شیعہ رافضی سے رہ سکتا ہے یا نہیں؟ میں لڑکی مذکورہ کا نکاح اہل سنت والجماعت کے ساتھ کرسکتا ہوں یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں آپ اپنی بہن کا نکاح ثانی (دوسری نکاح) کردیں، کیونکہ رافضی تبرائی سے سنی عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔اور اگر نکاح کے بعد شوہر رافضی ہو جاوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص313)

شیعہ کی عورت منکوحہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں:

سوال: کیا ان کی عورتوں منکوحہ کے ساتھ بلا طلاق نکاح جائز ہے؟اور وہ اہل سنت کا عقیدہ رکھتی ہے؟

جواب: اوپر معلوم ہوا کہ مذکورہ روافض کافر و مرتد ہیں، لہذا سنیہ مسلمان عورت کا نکاح ان کے ساتھ صحیح نہیں ہوا، اور ان کی عورتوں سے بدون طلاق سنیوں کا نکاح صحیح ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص320)

شیعہ سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں:

سوال: ایسے فرقہ کے نکاح میں اہلسنت والجماعت کی لڑکیاں آسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں آسکتی۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص321)

جو سنی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہوں:

سوال: سنیوں کی جولڑکیاں ان کے نکاح میں ہیں، کیا بر تقدیرِ تکفیر اُن کا نکاح فسخ ہوگیا یا نہیں؟

جواب: اگر روافض کے عقائد نکاح کے وقت بھی ایسے ہی تھے تو مسلمہ سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، لہذا فسخ کی اجازت نہیں ہے(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص321)

شیعہ لڑکی سے نکاح:

سوال: اس فرقہ کی لڑکیوں کے ساتھ اہلسنت والجماعت کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست نہیں، کیونکہ کافر اور مسلمان کے درمیان مناکحت صحیح نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص 321)

شیعوں کے خوشی وغمی میں شرکت:

سوال: اہل سنت والجماعت کو اس فرقہ کی شادی وغمی اور ان کے جنازہ وغیرہ میں شرکت درست ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے فرقوں کے بارے میں حدیث شریف میں ہیں: وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ: وغیرہ الفاظ وارد ہیں۔لہذا ان کی غمی وشادی میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص 321)

خلفائے راشدینؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے، ایسے لوگوں سے نکاح کرنے، اُن کا ذبیحہ کھانے اور اُن سے میل جول رکھنے کا حکم:

سوال: خلفاء راشدینؓ اور عائشہ صدیقہؓ کی شان میں جو شخص الفاظ نا ملائم یا دشنام یا بُرا کہتا ہو اور تہمت لگاتا ہو، وہ دائرۂ اسلام میں ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟ ان لوگوں کے ساتھ تعلق دوستانہ وہمدردی رکھنا اور کھانہ کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں اور جو شخص ایسے لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اس سے میل جول رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خلفاء راشدینؓ پر سب وشتم کو بھی بہت سے علماء وفقہاء نے کافر لکھا ہے اور بالخصوص عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنے والوں اور افک کے قائلین کو باتفاق کافر کہا ہے۔ کیونکہ اس میں نص قطعی کا انکار ہے۔پس اس شخص کا ذبیحہ درست نہیں، اور اس سے تعلق ومحبت رکھنا درست نہیں ہے اور جو شخص اس سے میل جول رکھے وہ عاصی وفاسق ہے تو بہ

کرے۔(فتاوی دار العلوم دیو بند:مدلّل و مکمّل:ج:12:ص273)

شوہر جب غالی شیعہ ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے:

سوال: ہندہ نابالغہ کا نکاح بکر سے ہوا، بکر اور اس کے والدین اس وقت سنی تھے، ہندہ کے بالغہ ہو جانے کے بعد وہ رافضی ہو گئے، جو ہر وقت اصحاب ثلاثہؓ حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ اور اصحاب عشرہ مبشرہؓ پر طعن وتبرا کرتے رہتے ہیں۔ابھی تک ان کی یہی حالت ہے کہ علانیہ اصحابؓ وازواج مطہراتؓ کو بُرا کہتے ہیں اور امامت کو نبوت سے افضل کہتے ہیں، ہندہ اب والدین کے گھر ہے تو ہندہ و بکر کا نکاح قائم وجائز ہے یا نہیں؟

جواب: بکر جس وقت رافضی غالی ہو گیا اور اس کا رفض کفر کی حد تک پہنچ گیا تو ہندہ کا نکاح اس سے فسخ ہو گیا۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج:8:ص 327)

رافضی بن جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے:

سوال: اگر کوئی شادی شدہ مسلمہ عورت اہل سنت والجماعت اپنے مذہب سے منحرف ہو کر مثلاً شیعہ یا مرزائی یا کسی اور ایسے مذہب میں چلی جائے جو غیر اسلام ہو تو کیا اس کا سابقہ نکاح بحالت اسلام صحیح رہ سکتا ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر سنیہ مسلمہ عورت منکوحہ نے کوئی ایسا مذہب اختیار کیا جو باتفاق کفر وارتداد ہے جیسے مرزائی ہو جانا یا غلاۃ روافض میں سے ہو جانا تو نکاح اس کا شوہر سابق سے فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج:12:ص255)

اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہنے والا کافر ومرتد ہے، اس کی امامت اور اس کے ساتھ تعلقات رکھنا:

سوال: اصحاب ثلاثہؓ کو جو شخص کافر کہے اس کی امامت وبیعت اور ان کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شخص مذکور کافر ہے۔ان لوگوں کی تعلیم وتلقین کے موافق عمل کرنا اور ان کو اپنا امام وپیشوا بنانا قطعاً جائز نہیں قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ:(آل عمرن:17)

اور ایسے گمراہ لوگوں سے قطع تعلقات کرنا ضروری ہے۔قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْن.(الانعام:14) لہذا حتی الامکان ان کے ساتھ نشست و برخاست سے احتراز کرنا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج12:ص277)

سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر کافر ہے،اور اس کے ساتھ برتاؤ کا حکم:

سوال: ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت وخلافت کا منکر ہو اور مستحق لعنت وتبرا ہو وہ اسلام سے خارج ہے،کسی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہئے۔دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے،وہ کلمہ پڑھتے ہیں،لہذا اسلام سے خارج نہیں ہوسکتا،اس بارے میں کس کا قول صحیح ہے؟

جواب: اس بارے میں عالم کا قول صحیح ہے۔اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اصولِ اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے،اس کو چاہئے کہ اس سے توبہ کرے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج12:ص289)

قادیانی اور روافض کے ساتھ نکاح کرنا،ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ مجالست کا حکم:

سوال: 1.....ایک مولوی صاحب نے بروز جمعہ یہ فتوی بیان فرمایا کہ شرعاً جملہ افراد اہل شیعہ واحمدی کافر ہیں اور جو شخص ان کے ساتھ خورد ونوش کرے گا یا ان کے ساتھ کسی تقریب میں شامل ہوگا کافر متصور ہوگا اور پھر اس کے ساتھ برتاؤ کرنے والا بھی کافر ہوگا: علی ھذا القیاس: سلسلہ کفر جاری رہے گا اور جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہیں جو لڑکیاں اہل سنت والجماعت کی کسی شیعہ یا احمدی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں ان کی اولاد ولد الحرام ہیں اور وہ زنا کرا رہی ہیں،کیا جملہ افراد اہل شیعہ کافر ہیں؟

2.....کیا جملہ افراد احمدی جماعت کے کافر ہیں؟ ہم حنفی ہیں اور جس فرقۂ احمدیہ کا ہم سے تعلق ہیں وہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے؟

3.....کیا جملہ عورات کے نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہیں جو اہل سنت والجماعت کی لڑکیاں ہیں اور کسی شیعہ یا احمدی سے بیاہی ہوئی ہیں اور اس طرح وہ زنا کر رہی ہیں؟

4.....کیا کسی معزز شیعہ یا احمدی اہل برادری کی تعظیم کرنا کفر ہے اور پھر جو اس کے ساتھ برتاؤ کرے گا یا اس کی کسی تقریب میں شریک ہوگا وہ بھی کافر ہوگا یا گنہگار؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب باتفاق علمائے اہل حق کافر و مرتد ہیں۔ان سے کسی قسم کا اتحاد وارتباط رکھنا اور بیاہ شادی کرنا سب حرام ہے۔اور روافض میں یہ تفصیل ہے کہ جو فرقہ ان کا قطعیات کا منکر ہے اور سبِ شیخینؓ کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے،یعنی افک کا معتقد ہے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتا ہے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ان سے مناکحت ومجالست حرام ہے۔اور واضح ہو کہ روافض تبرا گو ہی ہوتے ہیں اگر چہ بوجہ تقیہ کے جو ان کے نزدیک دینی فعل ہے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ مخفی رکھتے ہیں۔لہٰذا ان کے قول وفعل کا اعتبار نہ کیا جاوے بلکہ ان کے اصولِ مذہب کو دیکھا جاوے۔پس بعد اس تمہید کے آپ خود اپنے سوالات کا جواب سمجھ سکتے ہیں۔

1.....اکثر افرادِ شیعہ ایسے ہیں کہ ان کے کفر پر فتوی ہیں اور اصول مذہب کے اعتبار سے ان کے کفر میں کچھ تردد نہیں۔لہٰذا ان کے ذبیحہ میں اور ان سے رشتۂ مناکحت قائم کرنے میں احتیاط کی جاوے اور احتراز کیا جاوے۔

2.....قطعاً کافر و مرتد ہیں اور یہ غلط ہیں کہ وہ مسلمان کو کافر نہیں کہتے۔ان کے کتبِ مذہب کو دیکھو کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی مرزا کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور جو اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

3.....یہ صحیح ہے وہ نکاح نہ ہوا اور اس حالت میں صحبت و جماع کرنا زنا ہے۔

4.....یہ حکم عام نہیں ہے مگر معصیت اور فسق ہونے میں اس کے کلام نہیں ہے،اور حدیث شریف میں ہے :من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام. پس جبکہ مبتدع کی تعظیم وتوقیر کرنا گویا اسلام منہدم کرنا ہے تو ایسے گمراہ کافر و مرتد فرقوں کی تعظیم وتوقیر کس درجہ معصیت ہوگی۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج12:ص290)

غالی شیعہ اسلام سے خارج ہے،ان سے برتاؤ کرنا:

سوال: ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت وخلافت کا منکر ہو اور مستحق لعنت وتبرا ہو وہ اسلام سے خارج ہے،کسی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہئے۔دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے،وہ کلمہ پڑھتے ہیں،لہٰذا اسلام سے خارج نہیں ہوسکتا،اس بارے میں کس کا قول صحیح ہے؟

جواب: اس بارے میں عالم کا قول صحیح ہے۔اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اصولِ اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے،اس کو چاہئے کہ اس سے توبہ کرے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج12:ص299)

شیعہ مذہب والا سنیوں کی مسجد کا متولی نہیں ہوسکتا:

سوال: ایک شخص کو منجانب سرکار کسی مسجد کے اوقاف کا متولی بنایا گیا کہ جو مذہب حنفی رکھتا تھا، اور اہل سنت والجماعت رکھتا تھا، مدت تک وہ تولیت اس کی اولاد میں رہتی رہی، اب متوفی مذکور کی اولاد شیعہ ہوگئی، اور مسجد میں تمام مقتدی اہل تسنن ہیں۔ اس صورت میں شیعہ عقیدہ کے خطیب یا امام کی اطاعت واقتداء جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر بوجہ اسناد شاہی کہ جو اس کے پاس موجود ہوں دعوی خطابت و امامت کا کرے وہ دعوی مسموع ہوگا یا نہیں؟

جواب: کتب فقہ میں تصریح ہے: مراعاۃ غرض الواقفین واجبۃ، پس ظاہر ہے کہ اہل سنت والجماعت شیعہ مذہب کو متولی و امام و خطیب مقرر نہیں کرسکتا۔ لہذا شیعہ مذہب شخص کو کوئی حق تولیت وغیرہ کا نہیں ہے، اور دعوی اس کا باطل ہے اور غیر مسموع ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلل ومکمل: ج 13: ص 152)

صحبتِ صدیق اکبرؓ کا منکر رافضی کافر ہے، ایسے رافضیوں سے اختلاط و ارتباط رکھنا اور ان کو سنیوں کے مساجد میں آنے کی اجازت دینا:

سوال: صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر اور سبِ شیخینؓ کرنے والے شخص کیساتھ مسلمانوں کو تعلقات رکھنا اور اپنے ساتھ مساجد میں نمازوں میں شریک کرنا شرعاً جائز ہے یا نہ؟

جواب: بے شک ایسا رافضی جو منکر صحبت صدیق اکبرؓ ہو، وہ باتفاق کافر ہے اور اکثر فقہاءؒ نے سبِ شیخینؓ کرنے والے کو بھی کافر کہا ہے۔ پس ایسے رافضی کے ساتھ اختلاط و ارتباط رکھنا اور بلا نکیر اُن کو مسلمانوں کی مساجد میں آنے دینا اور شریک نماز و جماعت کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ ایسے لوگوں سے جہاں تک ہوسکے اجتناب و علیحدگی کی جاوے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلل و مکمل: ج 12: ص 308)

مسجد کی زمین کو امام باڑہ، تعزیہ گاہ بنالینا جائز نہیں:

سوال: مسجد کی افتادہ زمین میں جو وقف ہے، تعزیہ رکھنے کا: امام باڑہ: بنانا درست ہے یا نہیں؟ پہلے اس زمین میں دکانات تھیں جن کا کرایہ مسجد میں صرف ہوتا تھا اب ان دکانات کے گر جانے سے: امام باڑہ: بنالیا گیا؟

جواب: مسجد کی موقوفہ زمین میں: امام باڑہ: بنانا جائز نہیں ہے، بلکہ اس افتادہ زمین میں مکان یا دکانات بنوا کر کرائے پر دی جائے، اور اس کا کرایہ مسجد میں صرف کیا جائے۔ اور اگر مسجد کی زمین میں مکان: امام باڑہ: کے نام

سے بنالیا گیا ہے تو اس میں تعزیہ نہ رکھا جائے۔تعزیہ کو وہاں سے اٹھوا دیا جائے۔اگر و یسے اٹھوانے میں دقت ہو تو بذریعہ حکام اور بذریعہ عدالت اٹھوا دیا جائے۔اور اس مکان کو امام باڑہ کے نام سے موسوم نہ کیا جائے، بلکہ اس کو مسجد کا مکان کہا جائے اور کرائے پر دے دیا جائے برائے سکونت۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلل و مکمل:ج 13:ص 271)

مسجد کی زمین کو امام باڑہ،تعزیہ گاہ بنالینا اور اس میں چندہ دینا جائز نہیں:

سوال: مسجد کی دو کوٹھریوں کو اہل محلہ نے امام باڑہ کی شکل سے منتقل کرلیا ہے،اور ایک دالان جیسا بنالیا ہے،تعزیہ کا گھوڑا اس میں رکھا ہے،یہ تعمیر درست ہوئی یا نہیں؟ کیونکہ اس میں صریح مسجد کی حق تلفی ہے،کرائے کی آمدنی مسدود ہوگئی،اور زمین ایک دوسرے مصرف میں لائی گئی۔اس تعمیر میں چندہ دینا کیسا ہے؟

جواب: یہ فعل اہل محلہ کا جائز نہیں ہے،اور یہ تعمیر درست نہیں ہوئی،اور چندہ دینا اس میں اس کام کے لئے جائز نہیں ہوا۔اب لازم ہے کہ ان بدعتوں کو وہاں سے دُور کیا جاوے اور اس دالان کو بکار مسجد لایا جاوے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج 13:ص 271)

مسجد کے موقوفہ مکان یا درخت کو فروخت کر کے اس کی قیمت امام باڑہ پر صرف کرنا:

سوال: اگر مسجد پر کوئی درخت یا مکان وقف ہے تو اس کو فروخت کر کے امام باڑہ پر صرف کر سکتے ہیں یا نہیں واسطے مرمت کے؟

جواب: نہیں کر سکتے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج 13:ص 294)

تعزیہ کی گذرگاہ کیلئے مسجد کے درختوں کی پھیلی ہوئی شاخیں کاٹنا:

سوال: ایک مسجد کے احاطے میں ایک درخت ہے اس کی شاخیں مسجد کی احاطے کی دیواروں کے باہر پھیلی ہوئی ہیں اور مسجد کے قریب ایک مکان قدیم ہے،مسجد اور مکان کے درمیان عام راستہ ہے،اسی راستے سے ایک بڑا تعزیہ نکلا کرتا ہے۔مسجد مذکور مع جائیداد موقوفہ ہے،مکان مذکورہ عرصہ چھ سات ماہ کا ہوا راستہ مذکور کی جانب بڑھالیا گیا ہے جس سے جگہ کی کشادگی میں کمی ہوگئی،اور تعزیہ مذکور کے نکلنے میں دِقت ہو۔لہذا ایسی حالت میں بمقابلہ تعزیہ مسجد مذکورہ کے درخت کاٹنا چھانٹنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ کی رعایت سے اس درخت کا کاٹنا چھانٹنا درست نہیں کہ تعزیہ کا نکالنا اور بنانا خود معصیت کبیرہ ہے، اس کے نکالنے کے لئے راستے کو درست کرنا اور اُوپر سے درخت مسجد کو چھٹوانا درست نہیں ہے۔ کہ اس میں اعانت علی المعصیت ہے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج13:ص313)

مسجد کا مال تعزیہ داری اور سویم وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں:

سوال: اودیپور میں معماروں کی دو مسجدیں ہیں، ان مسجدوں کے نیچے تقریباً چودہ پندرہ دوکانیں ہیں، جن کی آمدنی سالانہ قریب ڈیڑھ ہزار روپے کی ہے، اس میں سے تقریباً نصف آمدنی تو مسجدوں میں صرف ہوتی ہے اور باقی نصف روپیہ قوم کے لوگ تعزیہ بنانے میں صرف کرتے ہیں، اور محرم کے سویم کے روز کھانا پکا کر برادری کے لوگ کھا جاتے ہیں۔ یہ روپیہ جو مال وقف ہے برادری کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہ دوکانیں مسجد کے اُوپر وقف ہیں، ان کی آمدنی تمام مسجد میں خرچ کرنی چاہئے۔ تعزیہ داری اور محرم کے سویم میں اس کو خرچ کرنا بالکل حرام ہے۔ بلکہ اس زائد آمدنی کو بھی مسجد کے لئے رکھنا چاہئے تاکہ آئندہ کو مسجد کی دوکانوں وغیرہ میں ترقی کی جاوے یا اور کوئی مکان وغیرہ خرید کر اس کا کرایہ مسجد میں خرچ کیا جاوے۔ برادری کے آدمیوں کو کھلانا اور سویم خلاف شریعت میں خرچ کرنا اِس کا حرام اور ناجائز ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج13:ص342)

اہل شیعہ کے مقابلے میں اہل سنت نے جو دوسری مسجد بنائی ہے وہ مسجد ضرار نہیں، بلکہ شیعوں کی بنائی ہوئی امام باڑے پر مسجدِ ضرار کی تعریف صادق آتی ہے:

سوال: ایک مسجد اہل شیعہ کی تعمیر کردہ ہے، اس مسجد میں جا کر اگر کوئی مولوی مناقب اصحاب ثلاثہؓ (یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، اور حضرت عثمانؓ کے فضائل) بیان کریں تو سخت خطرہ ہے اور فساد برپا ہوتا ہے۔ اس صورت میں اگر اہل سنت والجماعت دوسری جامع مسجد تعمیر کرادیں تو وہ بحکمِ مسجدِ ضرار ہو گی یا نہیں؟

جواب: بصورتِ مذکورہ اہل سنت والجماعت کو دوسری مسجد تعمیر کرانا ضروری ولابدی ہے تاکہ اہل سنت

والجماعت باطمینان بلاخوف وخطر اس میں نماز با جماعت و جمعہ ادا کریں، اور مناقب صحابہؓ خلفاء راشدینؓ بیان کریں، اور احکام شرعیہ وعظ میں بیان کریں۔ اور جن حضراتؓ کے حق میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے: رضی اللّٰہ عنہم و رضوا عنہ: فرمایا ہے۔ ان حضراتؓ کے مناقب اور فضائل بلاخوف وخطر سنادیں۔

پس ایسی مسجد بحکم مسجد ضرار کسی طرح نہ ہوگی۔ بلکہ مسجد ضرار کے مشابہ روافض کی مسجد ہے، جس پر مسجد ضرار کی تعریف: من بعض الوجوہ: صادق آتی ہے اور مسجد ضرور ایسے ہی منافقین کی بناء کی ہوئی تھی۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج14: ص48)

مسجد کے پتھر امام باڑے میں لگانا:

سوال: ایک شہر میں ایک شاہی مسجد کہنہ آبادی سے باہر ویران پڑی ہوئی تھی، اس میں سے چند لوگوں نے کچھ پتھر نکال کر دوسری عمارت میں لگا دیئے، یعنی ایک امام باڑہ بنایا جاتا ہے۔ اس میں مسجد کے پتھر استعمال میں لائے گئے۔ مسجد کے پتھر نکال کر امام باڑے میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد کے پتھر امام باڑے میں لگانا درست نہیں ہے۔ یہ بالکل حرام ہے اور ناجائز ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج13: ص376)

اہل سنت کی بنائی ہوئی مسجد کو آباد رکھنا ضروری ہے، شیعوں کیلئے نہ چھوڑنی چاہئے:

سوال: ایک مسجد اوائل میں اہل سنت نے بنائی تھی، فی الحال بعض ان میں سے شیعہ بن گئے، اور ہمیشہ صحابہ کرامؓ پر لعنت وتبرا حلال جان کر کرتے ہیں، اور خلافت وصحابیت حضرت ابوبکرؓ کے منکر ہیں۔ اب تک تو دونوں فریق بدستور مسجد مذکور میں نماز پڑھتے چلے آئے ہیں۔ اب بعض اہل سنت کہتے ہیں کہ مسجد نو بنا کرنی چاہئے، ایسی مسجد میں نماز ناجائز ہے اور بعض سنی کہتے ہیں کہ یہی مسجد مشترک بصورت سابقہ کافی ہے، مسجد نو کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ پس کس گروہ کی رائے ٹھیک ہے؟

جواب: اہل سنت والجماعت کو اس میں نماز ترک نہ کرنی چاہئے، کیونکہ جبکہ وہ مسجد بناء کردہ اہل سنت والجماعت ہے تو اس کو آباد رکھنا ضروری ہے۔ اگر اہل سنت والجماعت نے وہاں نماز و جماعت ترک کردی تو ظاہر ہے کہ

وہ ویران ہو جائے گی، اور اہل رفض کے شر وفساد سے اللہ تعالیٰ جل شانہ رہائی دے گا۔ اور اگر بذریعہ عدالت اس کے انسداد کی صورت ہو سکے تو وہ کی جائے، ورنہ منتقم حقیقی ان کو ہلاک وتباہ کرے گا۔

پس رائے اُن لوگوں کی صحیح ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اس مسجد کو چھوڑنا نہ چاہئے، البتہ تبرا گوئی وغیرہ کے انسداد کی فکر اور تدبیر کرنی چاہئے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 14: ص 73)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: یہاں ایک شیعہ مرد کے ذبیحہ پر بحث ہے، شرعاً ذبیحہ شیعہ کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ تبرائی ہے تو کیا حکم ہے؟ اور اگر تبرائی نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: شیعہ تبرائی کو بعض فقہاء نے کافر قرار دیا ہے، اس کا ذبیحہ نہ کھانا چاہئے، احتیاط کرنی چاہئے۔ اور بعض روافض باتفاق کافر ہیں، جو نصوصِ قطعیہ کے منکر ہیں، جیسا کہ وہ فرقہ جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں اور ان پر تہمت رکھتا ہے یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر ہے وغیرہ، ان کا ذبیحہ قطعاً حرام ہے۔ البتہ وہ فرقہ جس کے عقائد کفریہ نہیں ہے جیسے تفضیلیہ فرقہ، ان کا ذبیحہ حلال ہے، مگر چونکہ آج کل جو روافض ہیں وہ اکثر تبرائی ہیں، اس لئے ان کے ذبیحے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل ومکمّل: ج 15: ص 325)

مسجد ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو (شیعہ کے ساتھ) ترکِ موالات کے زمانے میں بھی عدالت میں نالش کرنی چاہئے:

سوال: شیعہ اور سنیوں میں ایک مسجد کا مقدمہ دیوان میں ہے، اگر ترکِ موالات کی وجہ سے پیروی عدالت میں نہ کی جائے تو مسجد ہاتھ سے نکل جائے گی۔ اس صورت میں پیروی عدالت میں جا کر کرنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: ایسی حالت میں اہل سنت والجماعت کو پیروی کرنی چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 14: ص 60)

سود لینے والے رافضیوں کا روپیہ مسجد میں لگانا:

سوال: یہاں قوم شیعہ اسماعیلیہ فرقہ تجارت کرتا ہے، اور یہ لوگ سود لیتے ہیں، لیکن سود کو حلال نہیں جانتے، اور دوسرا فرقہ شیعہ ایرانی یہاں تجارت کرتا ہے وہ غیر مسلمان سے سود لینا درست جانتے ہیں۔ کیا ان دونوں فرقوں کا

روپیہ مسجد میں لگانا درست ہے کہ نہیں؟

جواب: ان دونوں رافضیوں کا روپیہ مسجد میں نہ لگانا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج 14:ص 76)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: زید کہتا ہے کہ شیعہ کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں ہے حرام ہے،اس لئے کہ یہ (شیعہ) شیخینؓ کو بُرا کہتے ہیں لہذا کافر ہیں۔عمر کہتا ہے کہ بقول:لاالہ الااللّٰہ:مسلمان ہیں،البتہ شیخینؓ کو بُرا کہنے کی وجہ سے فاسق فاجر ہیں،کافر نہیں ہیں۔آیا ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟

جواب: صرف سبِّ شیخینؓ کی وجہ سے تو صحیح یہ ہے کہ کافر نہیں ہوتے فاسق ہوتے ہیں،اور ان کا ذبیحہ حلال ہیں،لیکن اگر روافض منکرِ قطعیات ہیں مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں،اور ان کو تہمت سے بَری نہیں سمجھتے جیسا کہ غالبًا تبرائی رافضی قریب قریب سب ایسے ہی ہیں تو وہ مرتد ہیں،ذبیحہ ان کا حلال نہیں۔بہر حال احتیاط لازم ہے کہ معاملہ حلال وحرام کا ہے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج 15:ص 325)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا،تعلقات رکھنا اور شیعہ کو ہماری مسجد میں داخل ہونے سے روکنا:

سوال: شیعہ ہماری مساجد میں محفل میلاد میں شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟اس بارے میں جھگڑا ہو رہا ہے کہ لاٹھیوں کا پہرا ہے کہ سوائے سنیوں کے اور کوئی مسجد میں نہ جائے؟

جواب: جھگڑا اور لڑائی کرنا تو اچھا نہیں ہے،البتہ حکمت اور نرمی کے ساتھ ایسا انتظام کیا جائے کہ سنیوں کی مساجد میں اہل شیعہ نہ آئیں،کیونکہ اس فرقہ سے بالکل علیحدگی مناسب ہے،اور ربط وارتباط رکھنا ان کے ساتھ سنیوں کو جائز نہیں ہے۔کیونکہ جب وہ ہمارے اکابرِ دین صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدینؓ کو بُرا کہتے ہیں اور سب وشتم کرتے ہیں بلکہ ان حضراتؓ کو مسلمان بھی نہیں سمجھتے تو ہماری غیرتِ اسلامی کا یہ مقتضاء نہیں ہے کہ ہم ان کے ساتھ اتحاد وارتباط رکھیں۔حدیث شریف میں ہے:الحیاء شعبة من الایمان:

پس یہ سخت بے حیائی کی بات ہے کہ جو لوگ ہمارے اکابر اور آنحضرت ﷺ کے جانشینوں اور اسلام کے

پھیلانے والوں (حضرات صحابہ کرامؓ) کے ساتھ ایسا اعتقاد رکھیں کہ وہ (معاذاللہ) دین کے دشمن ہیں اور مسلمان نہ تھے، اور منافق و کافر تھے وغیرہ وغیرہ، پھر ان لوگوں کے ساتھ ہم خوش ہو کر ملیں، اور اُن کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کریں یا ان سے رشتہ و نکاح کا تعلق رکھیں۔

حدیث شریف میں ایسے فرقوں کے بارے میں یہ وارد ہے کہ ان کے ساتھ ہو کر نہ بیٹھو، اور ان سے مناکحت کا تعلق نہ رکھو۔ اور یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ وہ لوگ ملعون ہیں، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کو مسخ کر کے بندر اور سور بنادے تو تعجب نہیں، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کے قلوب کو مسخ کر دیا ہے۔ پس ان سے ہر طرح سے علیحدگی اور پرہیز کرنا لازم ہے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 14: ص 135)

تعزیہ بنانے والے کو قاضی بنانا اور اس سے تعلق رکھنا:

سوال: یہاں کا شہر قاضی اپنے ہاتھ سے تعزیہ بناتا ہے۔ اس کو قاضی بنانا اور نکاح پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ بنانا حرام ہے، اس کا مرتکب فاسق اور مبتدع ہے۔ ایسے شخص سے قطع تعلق کر دینا چاہئے، وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ نکاح خوانی اور عہدۂ قضاء پر بحال رکھا جائے، لیکن اگر یہ کسی کا نکاح پڑھ دے تو وہ ہو جائے گا۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 15: ص 71)

قربانی میں شیعہ کو شریک کرنا:

سوال: شیعہ کو شریک قربانی کرنا عید الاضحیٰ میں جبکہ ذابح سنی المذہب ہے کیسا ہے؟ اور اگر ذابح شیعہ ہے اور شریک حصۂ قربانی ہے تو یہ کیسا ہے؟

جواب: دونوں صورتوں میں شیعہ کی شرکت سے احتراز بہتر ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 15: ص 426)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: ایک شخص شیعہ تبرا گو ظن غالب ہے۔ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی تبرا گو اگر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک اور قذف کا بھی معتقد ہے تو اس کو علماء نے باتفاق کافر کہا ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی براءت نص قطعی سے ثابت ہے، پس منکر اس کا کافر ہے۔ ایسے رافضی کا

ذبیحہ کھانا حلال نہیں ہے۔اور اگر وہ ایسے عقیدہ کا اظہار نہیں کرتا اور احتمال قوی ہے کہ وہ تبرا گو اور افک حضرت عائشہ صدیقہؓ کا معتقد ہے، تب بھی اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔اور چونکہ فرقۂ مذکورہ بوجہ خباثتِ باطنی کے اس کھانے میں جو اہل سنت کو کھلاتے ہیں، نجاست ملا دیتے ہیں، اگر بظن غالب ایسا خیال ہو تو ان کے گھر کا کھانا بھی نہ کھاوے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج15:ص325)

ایام ماتم میں کھانا کھلانا درست نہیں:

سوال: اہل میت ایام ماتم میں اپنے اعزا و اقرباء کو کھانا کھلاتے ہیں۔یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ کھانا کھلانا اہل میت کو درست نہیں ہے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج16:ص56)

شیعوں سے اختلاط رکھنا اور ان کی شادی غمی وغیرہ مجالس میں شریک ہو کر کھانا کھانا:

سوال: روافض اور شیعوں کی مجالس شادی غمی وغیرہ میں اہل سنت کو شریک ہونا اور کھانا حرام ہے یا نہیں؟

جواب: حرام تو نہیں ہے، مگر بچنا اس سے مناسب ہے۔اور اختلاط ان لوگوں کے ساتھ ممنوع ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج16:ص62)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: ایک شخص نمازی یا غیر نمازی اہل شیعہ نے بکرا ذبح کیا، کیا اہل تسنن کو ایسے ذبیحہ کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ سے ذبح کرانے میں احتیاط چاہئے، نہ کھایا جاوے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج15:ص325)

شیعہ کے ہاں کھانا کھانے سے احتیاط لازم ہے:

سوال: سنا ہے کہ شیعہ، اہل سنت کو بغیر نجس ملائے کوئی چیز نہیں کھلاتے، یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور ان کے کھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا اکثر سنا گیا ہے، اس لئے ان کے کھانے سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج16: ص62)

شیعوں کی دعوت قبول کرنا اور ان سے میل جول رکھنا:

ســـوال: شیعوں کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر وہ کوئی ہدیہ طعام وغیرہ بھیجیں تو رکھے یا واپس کرے؟ کیونکہ اکثر لوگ ایسی روایات بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ کھانے میں کچھ نجس چیز ضرور حتی الامکان شامل کر دیتے ہیں اور اس کو عمدہ جانتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہے۔ پھر اس بارے میں کیا حکم ہے؟ یہ لوگ شیخینؓ کو بُرا کہتے ہیں، اور محرم میں تو تبرا کہنا عبادت جانتے ہیں۔

جـــواب: فرقہ شیعہ سے علیحدہ رہنا چاہئے، اور اختلاط اور موانست ان سے درست نہیں ہے۔ پس ان کی دعوت کھانا اور ان سے ہدیہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ اور شیخینؓ پر تبرا کرنے والے روافض کو بہت سے مشائخ اور فقہاء نے کافر اور مرتد لکھا ہے۔ اور شامی میں لکھا ہے کہ جو روافض افک حضرت عائشہ صدیقہؓ کے معتقد ہیں ان کے ارتداد میں کچھ تردد نہیں ہے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج16: ص63)

رافضیوں سے تعلق رکھنے والی عورت سے احتیاط کرنا:

ســـوال: ہندہ ایک عورت نامعلوم النسب ہے، تحقیق سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ وہ نومسلم ہے، ایک عرصہ تک رافضی کے ساتھ رہی، اور اب اس نے ایک اہل سنت کے ساتھ نکاح کر لیا ہے، اور اپنے آپ کو اہل سنت بتلاتی ہے، حالانکہ رافضیوں سے تعلقات زیادہ رکھتی ہے۔ اس کو اہل سنت سمجھیں یا رافضی سمجھ کر احتیاط کریں؟

جواب: جبکہ وہ اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت سے کہتی ہے، تو اس کو رافضی کہنے کی ضرورت نہیں ہے، پھر اگر وہ درحقیقت رافضیہ ہے تو یہ معاملہ اس کا اللہ تعالیٰ جل شانہ سے ہے، البتہ ایسی عورت سے احتیاط کرنی چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج16: ص285)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: رافضی کے ہاتھ کا ذبیحہ، سنی کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو روافض کہ سبِ شیخینؓ و قذفِ عائشہ صدیقہؓ کرتے ہیں وہ کافر و مرتد ہیں، اور مرتد کا ذبیحہ جائز

نہیں ہے،اس لئے روافض کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی جائز نہ ہوا۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل ومکمل: ج 15:ص 324)

شیعوں کے ساتھ خوردونوش اور میل رکھنا:

سوال: فرق شیعہ اثناعشری جس میں اکثر سید شامل ہیں اور اپنے آپ کو بنی فاطمہؓ بتلاتے ہیں، اور صحابہ کرامؓ کے حق میں بُرا بھلا کہتے ہیں، اور تعزیہ و مرثیہ خوانی کی محفل گرم رکھتے ہیں۔ درجۂ کفر تک پہنچتے ہیں یا نہیں؟ ان کے ساتھ خوردونوش جائز ہے یا نہیں؟ جواُن کے ساتھ خوردونوش یا سلام کرے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے یا نہیں؟

جواب: فقہاء نے اس میں یہ تفصیل کی ہے کہ جو روافض سبِّ شیخینؓ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کے بھی قائل ہیں یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کے قائل ہیں یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر ہیں وہ باتفاق کافر ہیں۔ ان کے ساتھ خوردونوش اور میل جول درست نہیں ہے، اور اُن کی تعظیم کرنا حرام ہے، اگرچہ وہ مدعی سید ہونے کے ہوں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ خوردونوش و میل ملاپ رکھیں وہ عاصی ہیں۔ آئندہ ان کو اس سے احتراز او رتوبہ لازم ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج16:ص285)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: شیعہ سُنی کا مذبوحہ شرعاً حلال ہے یا حرام؟

جواب: اس کے مذبوحہ میں احتیاط چاہئے، نہ کھایا جاوے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج15:ص325)

شیعوں کے جلوس کو جائز سمجھنا اور اس کا انتظام کرنا اور اس میں شرکت کرنا:

سوال: جو مسلمان سنی حنفی مذہب کا پابند ہو اور شیعوں کی مجلس میں شرکت کرے اور ان کے جلوس کا انتظام کرے اور اس کو جائز سمجھے، وہ کیسا ہے؟

جواب: شرکت اس میں حرام اور ناجائز ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل ومکمل: ج 16:ص 287)

شیعہ تبرائی سے علیحدگی ضروری ہے، اور اُن کے ساتھ مناکحت:

سوال: امسال شیعہ نے خلاف معمول عشرہ محرم میں بآواز بلند چلا کر خلفاء راشدینؓ کی شان میں تبرا کہا۔ تو ہم لوگوں کو شیعہ تبرائی برادری سے علیحدگی اختیار کرنا درست ہے یا نہ؟ اور دختر سنیہ کا نکاح شیعہ سے کیوں ناجائز ہے؟

جواب: ایسے شیعہ جن کا ذکر سوال میں ہے اہل سنت والجماعت کو علیحدگی ضروری ہے۔اور شیعہ کی تکفیر میں فقہاء کا اختلاف ہے۔بہر حال ان کی مناکحت سے اہل سنت والجماعت کو احتراز لازم اور ضروری ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج16:ص286)

جو شخص ابو بکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ،عائشہؓ کو کافر،منافق اور غاصب قرار دے اور اس کو کارِ ثواب سمجھے،اُس سے دینی و دنیاوی برتاؤ کس حد تک جائز ہے:

سوال: الف..... اگر کوئی شخص حضرات ابو بکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ و عائشہ صدیقہؓ کو کافر،منافق،غاصب قرار دے اور اس کو کارِ ثواب سمجھے،تو کیا وہ شخص کافر ہو جاتا ہے؟اگر کافر ہو جاتا ہے تو کن دلائل سے؟بعض کتب میں جو اہل قبلہ کو کافر کہنے سے رُوکا گیا ہے،اس کا کیا مطلب ہے؟

ب..... اگر ایسے عقیدے والا شخص کافر نہیں ہوتا تو پھر جھگڑا ہی کوئی نہیں،اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو مندرجہ ذیل اُمور دریافت طلب ہیں:

1.....اگر قائل ان الفاظ کا قوم سادات سے ہو تو کیا وہ اس کفر کے حکم سے مستثنیٰ ہے یا نہیں؟

2.....ایسے شخص سے دینی برتاؤ کس حد تک جائز ہے؟اگر یہ شخص نماز میں سنی امام کے پیچھے جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھے تو کیا سنیوں کی نماز میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے یا نہیں؟اگر خلل واقع ہوتا ہے تو کیوں؟غنیۃ الطالبین مصنفہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی صاحبؒ کے صفحہ 194 پر یہ حدیث درج ہے:فی روایۃ انس:ان اللّٰہ عزّوجل اختارنی واختار لی اصحابی،فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری،وانی سیجیء فی اٰخر الزمان قوم ینتقصونھم،الا فلا تأکلوھم،الا فلا تشاربوھم،الا فلا تناکحوھم،الا فلا تصلوا معھم،الا فلا تصلوا علیھم،علیھم حلت اللعنۃ

اس حدیث کی بابت پورے طور پر تشفی فرمائی جائے کہ آیا یہ حدیث درست اور واجب العمل ہے یا نہیں؟اور یہ حدیث کم و بیش الفاظ سے مظاہر حق میں بھی موجود ہے۔اور غنیۃ الطالبین واقعی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی صاحبؒ کی تصنیف ہے یا کسی اور شخص کی؟

3.....ایسے عقیدہ والے شخص سے دنیاوی برتاؤ کس حد تک جائز ہے اور کرنا چاہئے؟اس کے ساتھ خورد و نوش جائز ہے یا نہیں؟

جواب: (الف:ب) بعض فقہاء نے سبّ شیخینؓ کو کفروارتداد کہا ہے۔ کمافی الدر المختار:

فی البحرعن الجوهرة معزياًللشهيد:من سبّ شيخينؓ اوطعن فيهماكفر،ولاتقبل توبته، وبه اخذالدبوسی وابوالليث وهوالمختار للفتوى الخ:

ترجمہ: جس نے گالی دی شیخینؓ کو یا ان پر طعن کیا وہ کافر ہوا اور اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور اسی کو لیا دبوسی اور ابواللیثؒ نے اور وہی اختیار کیا گیا ہے فتوی کے لئے۔

وفی ردالمحتار:اقول:نعم نقل فی البزازية عن الخلاصةان الرافضی اذاكان يسبّ الشيخينؓ ويلعنهما فهوكافر،وان كان يفضل علياًعليهما فهومبتدع الخ:

ترجمہ: میں کہتا ہوں: ہاں نقل کیا بزازیہ میں خلاصہ سے کہ رافضی جبکہ شیخینؓ کو گالی دے اور ان پر لعنت کرے وہ کافر ہے اور اگر صرف حضرت علیؓ کو فضیلت دیتا ہے شیخینؓ پر تو وہ بدعتی ہے۔

پھر یہ تحقیق کی ہے کہ رافضیوں میں جو غالی ہیں اور نصوص قطعیہ کے منکر ہیں وہ باتفاق کافر ہیں اور باقی فاسق ومبتدع ہیں مثل انکار صحبت سیدنا صدیق اکبرؓ وقول افک حضرت عائشہ صدیقہؓ و قول اُلوہیت حضرت علیؓ، کہ یہ اُمور باتفاق اہل سنت کفر ہیں۔

اور جس رافضی پر بوجہ انکار نصوص قطعیہ کفر کا حکم کیا گیا ہے اس میں سادات وغیر سادات برابر ہیں۔ اسی طرح جو رفض فسق وبدعت ہے اس میں بھی سب برابر ہیں۔ الغرض سید ہونا فسق وبدعت وکفروارتداد کو مباح نہیں کرتا اور وعید وعذاب سے محفوظ نہیں کرسکتا۔ ایسے لوگوں سے متارکت کلیہ لازم ہے، یعنی مواکلت ومشاربت ومناکحت ان کے ساتھ حلال نہیں ہے۔ قال اللّٰه تعالیٰ:ولاتركنواالى الّذين ظلموا فتمسّكم النّار:

اور غنیۃ الطالبین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی صاحبؒ کی تصنیف ہے اور یہ حدیث جو اس میں مذکور ہے مضامین اس کے دیگر احادیث میں بالفاظ مختلف وارد ہیں۔ مظاہر حق میں طبرانی وحاکم وغیرہ سے بایں الفاظ مروی ہے: عن عويمر بن ساعدة انه صلى اللّٰه عليه وسلم قال:انّ اللّٰه اختارنی واختارلی اصحاباً،فجعل لی منهم وزراء وانصارا واصهارا فمن سبهم فعليه لعنة اللّٰه والملائكة والناس اجمعين ولايقبل اللّٰه منه صرفا ولاعدلاً:

اور یہ حدیث شریف مظاہر حق میں موجود ہے اور روافض کے بارے میں صاحب مظاہر حق نے بہت سی آیات واحادیث نقل فرمائی ہیں جن سے ان کے مذہب کا بطلان معلوم ہوتا ہے اس کو دیکھا جائے اور شائع کیا جائے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج16:ص297)

شیعوں کے ساتھ خوردونوش اور میل رکھنا،اور اُن کوسنیوں کی مساجد میں آنے دینا:

سوال: ایک شخص منکرِ صحبتِ سیدنا صدیق اکبرؓ روا رکھنے والا سبِ شیخینؓ کا ہے۔ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں کو تعلقات رکھنا اور اپنے ساتھ مساجد میں نمازوں میں شریک کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بے شک ایسا رافضی جو کہ منکرِ صحبتِ صدیق اکبرؓ ہو، باتفاق کافر ہے اور اکثر فقہاء نے سبِ شیخینؓ کرنے والے کو بھی کافر کہا ہے۔پس ایسے رافضی کے ساتھ اختلاط وارتباط رکھنا اور بلا نکیر اُن کو مساجد مسلمین میں آنے دینا اور شریک نماز و جماعت کرنا حرام اور نا جائز ہے۔ایسے لوگوں سے جہاں تک ہو سکے اجتناب اور علیحدگی کی جاوے :قال اللّٰہ تعالیٰ:فلاتقعد بعدالذکری مع القوم الظّٰلمین:

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج16:ص286)

شیعہ کی تعظیم جائز ہے یا نہیں:

سوال: اگر شیعہ اور اہل سنت متفق ہو کر خلافت کمیٹی میں داخل ہوں تو شرعاً یہ اتفاق اور برتاؤ درست ہے یا نہیں؟ شیعہ کی تعظیم وحرمت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے روافض جن کا رفض حدِ کفر کو پہنچا ہوا ہے اور وہ تبرا گو ہیں اور سبِ شیخینؓ کرتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں،ان کے ساتھ اہل اسلام یعنی اہل سنت والجماعت کو کسی قسم کی شرکت اور موافقت کا معاملہ درست نہیں اور ایسے گروہ مخالف دین نبی کریمﷺ کی حرمت وعظمت جائز نہیں ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:فلاتقعد بعدالذکری مع القوم الظّٰلمین:اور فاسق کی تعظیم کو جناب نبی کریمﷺ نے حرام فرمایا ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج16:ص287)

ہنود کے مذہبی اُمور میں شرکت کرنے والوں سے تعلقات رکھنا:

سوال: ایک شخص نے تعزیہ داری اس نیت سے کی کہ میرا لڑکا اچھا ہو جاوے گا اور ہندو لوگوں کے ساتھ پوجا کی اور ان کے رسومات میں شریک ہوتا ہے،روکنے سے بھی باز نہیں رہتا۔ایسے فعل بد سے روکنا مشکل ہے،شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: مسلمانوں کا کام اسی قدر ہے کہ اس کو ایسے رسوم کفر وشرک سے روکیں، وہ نہ مانے تو وبال اس پر ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ نہ ماننے کے بعد اس سے میل جول نہ رکھیں، اور محبت ودوستی نہ کریں، اور فتنہ وفساد بھی نہ کریں۔
قال اللّٰہ تعالیٰ: لاتجدقوماًیومنون باللّٰہ والیوم الآخر یوآدون من حآدّاللّٰہ ورسولہ ولو کانوا اٰباء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم: (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل ومکمّل: ج 16: ص 290)

شیعہ اور دوسرے فرقِ باطلہ کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، اور کھانا پینا:

سوال: کیا فرقہائے اسلام کو آپس میں کھانا پینا حلال ہے؟ اور باہم اٹھنا بیٹھنا جائز ہے؟

جواب: سوائے اہل سنت والجماعت کے دیگر فرقہائے اسلام مثل روافض، خوارج، معتزلہ، مرزائیہ، اہل قرآن وغیرہ اہل اہواء میں سے ہیں۔ اور حدیث شریف میں ان فرق باطلہ کے بارے میں: کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ: الحدیث او کما قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم: وارد ہے۔ یعنی سوائے اہل سنت والجماعت کے جملہ فرق اہواء ناری ہیں۔ اور ترک مواکلت ومشاربت ومجالست ومناکحت وغیرہ ان باطل فرقوں سے حدیث شریف میں وارد ہے۔

پس ایسے لوگوں سے میل جول اور ساتھ کھانا پینا بلا ضرورت اور بدوں کسی سخت مجبوری کے درست نہیں ہے۔
(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 16: ص 315)

آلِ نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو بُرا بھلا کہنے والے سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے، اور اس کی امامت کا حکم:

سوال: جو مسلمان سب آلِ نبی ﷺ کرے، ان کو گندی گالیاں دے جیسا کہ خوارج کرتے ہیں، اسی طرح سبِ صحابہؓ کریں جیسا کہ روافض کرتے ہیں۔ ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں کو میل جول اور ہر قسم کا تعاون رکھنا چاہئے یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی اقتداء نا جائز ہے۔ تمام مسلمانوں کو بحق وقار صحابہؓ و آلِ رسول ﷺ اس سے قطع تعلق کر دینا چاہئے، وہ مسلمان کے کسی تعاون کا مستحق نہیں۔ جو مسلمان اس کا تعاون کریں گے گنہگار ہوں گے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: وتعاونوا علی البرّ والتّقوٰی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان: وقال اللّٰہ تعالیٰ: فلاتقعدبعدالذّکریٰ مع القوم الظّلمین: (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل ومکمّل: ج 16: ص 321)

گستاخِ رسول ﷺ و گستاخِ ازواج مطہراتؓ سے ترکِ مجالست:

سوال: ایک مولوی بنام زید چند مسلمان اس کے ہمراہ ایک پادری کے مکان پر جا کر نشست و برخاست کرتے ہیں، اور اس کے گھر کا کھانا وغیرہ کھاتے ہیں، اور گفتگو میں نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ وہ پادری آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت زینبؓ کی شان میں الفاظ گستاخانہ کہتا ہے اور دوسرے مسلمانوں نے جب زید کو منع کیا تو وہ جواب دیتا ہے کہ ہمارے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا، اگر فرق آتا ہے تو ہم کو قرآن اور حدیث سے دکھادو۔ آیا ایسا کرنا گناہ ہے یا کیا؟

جواب: قرآن شریف میں جگہ جگہ ارشاد ہے کہ جو لوگ دین اسلام کے ساتھ استہزاء کریں اور بُرا کہیں اُن کے ساتھ نہ بیٹھو اور اُن سے علیحدہ رہو:قال اللّٰہ تعالیٰ: فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّٰلمین: وقال اللّٰہ تعالیٰ:ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار:

پس زید اس معاملہ میں خطا پر ہے، ہرگز یہ جائز نہیں ہے کہ ایسی جگہ بیٹھے جہاں آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کی توہین ہو۔ یہ سخت گناہ اور فسق ہے، توبہ کرے، اور آئندہ ایسی جگہ نہ بیٹھے۔ اور جو مسلمان اس کے ساتھ وہاں بیٹھتے ہیں وہ بھی وہاں جانے سے احتراز کریں، اور زید کے قول کا اعتبار نہ کریں کہ وہ مخالفت حکمِ شریعت کی کرتا ہے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج16:ص 321)

باپ کی خوشنودی کے لئے رافضی سے میل جول رکھنا:

سوال: رافضی تبرائی سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟ عمر کا باپ ناراض ہے معافی اس شرط پر دیتا ہے کہ پہلے رافضی سے معافی مانگے، چونکہ وہ رافضی کو اپنے مکان پر رکھنا نہیں چاہتا۔ تو عمر پر باپ کی اطاعت فرض ہے یا نہیں؟

جواب: رافضی سے میل جول رکھنا مناسب نہیں، اور نہ اس سے معافی مانگنے کی ضرورت ہے۔ البتہ اپنے باپ کو حتی الوسع خوش رکھنا چاہئے اور اطاعت کرنی چاہئے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل ومکمّل: ج 16:ص 379)

تعزیہ داری میں چندہ دینا:

سوال: اس موضع (جگہ) میں تعزیہ داری ہوتی ہے اور چندہ زبردستی وصول کیا جاتا ہے، اگر کوئی چندہ نہ دیوے تو اس کا حقہ پانی بند۔ دو تین اشخاص چندہ نہیں دیتے۔ ان چندہ نہ دینے والے اشخاص کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: تعزیہ میں چندہ دینا سخت گناہ ہے،اور قطعاً حرام ہے۔جہاں تک ہو سکےاور جس تدبیر سے ہو سکے چندہ نہ دیا جاوے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج17:ص 227)

تعزیہ داری کرنے کی وصیت پر عمل کرنا درست نہیں:

سوال: ہمارے چچا مدت سے تعزیہ داری کیا کرتے تھے،ان کا یہ خیال ہوا کہ کوئی تدبیر ایسی کی جائے جس سے ہمارے بعد بھی یہ رسم جاری رہے،اوران کے کوئی اولاد بھی نہیں۔چنانچہ انہوں نے اپنی جائیداد اپنے بھتیجوں کو بذریعہ وصیت نامہ دے دی،اور یہ شرط بھی لکھی کہ اگر دونوں فریق تعزیہ داری نہ کریں تو اور عزیزو اقارب تعزیہ داری کا انتظام کریں،اگران سے بھی نہ ہو سکےتو بموجب وصیت ھذا کے کوئی مسلمان کرےتو کر سکتا ہے،اور اگر کسی مسلمان سے بھی نہ ہو سکےتو سرکار اپنے اہتمام و انتظام سے کرے۔دونوں فریق اسی مجبوری کی وجہ سے تعزیہ داری کر رہے ہیں،مگر دونوں اس فعل ناجائز کو بُرا سمجھتے ہیں،اور عقیدہ اہل سنت کا رکھتے ہیں نہ روافض کا۔کیا یہ وصیت شرعاً درست ہے؟اور ایسی حالت میں دونوں فریق کو تعزیہ داری کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسی وصیت باطل ہےاور شرعاً اس وصیت پر عمل کرنا درست نہیں ہے۔اور تعزیہ سازی و تعزیہ داری جو کہ متضمن افعال شرکیہ کو ہے اور جہلاء اس کی وجہ سے مبتلائے شرک ہوتے ہیں،جائز نہیں ہے، بلکہ قطعاً حرام اور معصیت ہے۔اور تعزیہ بنانے والے اگرچہ اس کو بُرا جانتے ہوں اور خود افعال قبیحہ شرکیہ کے مرتکب نہ ہوں لیکن تعزیہ کے ساتھ جہلاء جو کچھ افعال شرکیہ کریں گے وہ گناہ بنانے والوں کی طرف عائد ہوگا اور یہ تعزیہ بنانا موجبِ اعانت علی العصیت ہوگا:قال اللّٰہ تعالیٰ:و تعاونوا علی البرّوالتقویٰ،و لاتعاونوا علی الاثم والعدوان:وفی الحدیث:و من سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا من عمل بھا: الحدیث:
(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج17:ص352)

شیعہ بیوی مسلمان شوہر کی وارث ہے یا نہیں:

سوال: زید و ہندہ اہل سنت والجماعت تھے،عرصہ کے بعد ہندہ مذہب شیعہ میں داخل ہو گئی،اور زید اپنے اعتقاد پر فوت ہوا۔تو ہندہ اپنے شوہر زید کا ورثہ لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: روافض کا وہ فرقہ جو صحبت صدیق اکبرؓ کا منکر اور قذف سیدہ عائشہ صدیقہؓ کرتا ہے مرتد ہے۔پس اگر ہندہ کے بھی یہی معتقدات ہیں تو چونکہ وہ مرتد ہے۔لہذا اپنے شوہر کے ترکہ کی مستحق نہیں، بلکہ جس وقت وہ اس لعنت

میں مبتلاء ہوئی تھی اس کا نکاح اُسی وقت فسخ ہوگیا تھا۔ اور اگر فرقہ غالیہ سے نہیں یعنی صحبت صدیق اکبرؓ کی منکر اور قذف کی قائل نہیں تو اس کے ترکہ کی مستحق ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج17: ص403)

شیعہ کی اذان میں اضافہ، افتراء اور کذب ہے:

سوال: شیعہ اپنی مساجد وغیرہ مقامات پر بوقتِ اذان باآواز بلند کلمہ: اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰه وَوَصِيّ رَسُوْلُ اللّٰه ياحجة اللّٰه: ادا کرتے ہیں۔ کیا اہل سنت والجماعت کو ایسے کلمات سننا جائز ہے؟

جواب: روافض کا، اذان میں یہ کلمہ پڑھنا احادیثِ صحیحہ (جو اذان کے بارہ میں مروی ہے) کے خلاف ہے۔ لہٰذا بدعت اور ممنوع ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ: و خليفته بلافصل: بھی بڑھادیں جیسا کہ بعض جگہ ایسا ہوا ہے تو یہ اور بھی زیادہ بُرا ہے۔ کیونکہ یہ کذب اور افتراء ہے۔ اور درحقیقت خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ ہیں، خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ ہیں، خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنیؓ ہیں اور خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰؓ ہیں۔ پس خلافت اس ترتیب سے ہے۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھنا حرام ہے اور بدعت ہے۔

الغرض اذان میں وہ کلمات بڑھانا جو سوال میں منقول ہیں اہل سنت والجماعت کے نزدیک جائز نہیں ہیں۔ یہ روافض (اللّٰہ ان کو ذلیل کرے) کی بدعات و مختر عات میں سے ہے۔ حنفیہ و شافعیہ وغیرھما اس کی اجازت نہیں دیتے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج2: ص94)

شیعوں کی اذان کافی ہے یا نہیں:

سوال: ایک مسجد کو اہل شیعہ نے صرف اپنے لئے بنا کیا اور بعد میں حنفیہ کو بھی اس مسجد میں نماز جماعت سے پڑھنے کی اجازت دیدی۔ مگر شیعہ نے ایک شرط یہ کی کہ اذان صرف ایک ہوگی، اگر تمہاری اذان پہلے ہوگئی تو ہم اپنی اذان نہیں کہیں گے۔ اگر ہماری اذان پہلے تو پھر تمہاری اذان نہیں ہوگی، اسی اذان سے نماز پڑھنی ہوگی۔ تو شیعہ کی اذان سے حنفیہ اپنی نماز جماعت سے پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: شیعہ کی اذان سے سنیت اذان نہ ہوگی۔ لہٰذا دوبارہ کہنا اذان کا موافق اذان اہل سنت والجماعت ضروری ہے اور شیعہ کی اذان کافی نہیں ہے۔

لہٰذا شیعہ کی اس شرط کو تسلیم نہ کیا جائے اور اپنی اذان ہر ایک وقت میں کہی جاوے۔ اور اگر شیعہ اس کو نہ مانے

تو ان کی مسجد میں نماز نہ پڑھیں، کہ اذان شعائرِ اسلام سے ہے ترک کرنا (چھوڑنا) اس کا جائز نہیں ہے۔اور شیعہ کی اذان چونکہ شریعت میں معتبر نہیں ہے،لہذا وہ کالعدم ہے بلکہ.....ان کی اذان کے بعض کلمات معصیت ہیں۔اس سے احتراز لازم ہیں۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلل ومکمل:ج2:ص99)

خلفائے ثلاثہؓ(ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ)اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بُرا بھلا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟اور اس کا ذبیحہ کھانے اور اس کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: الف..... خلفائے راشدینؓ اور اہل بیت مطہرہ یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان مبارک میں جو شخص الفاظ نا ملائم یا دشنام یا بُرا کہتا ہو اور تہمت لگاتا ہو، وہ دائرہ اسلام میں ہے یا نہیں؟

ب..... ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

ج..... اور تعلق دوستانہ ہمدردی رکھنا اور کھانا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: (الف:ب:ج) خلفائے راشدینؓ کی سب وشتم کو بھی بہت سے علماء وفقہاء نے کفر کہا ہے،اور بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنے والوں اور افک کے قائلین کو باتفاق کافر کہا ہے، کیونکہ اس میں نص قطعی کا انکار ہے۔پس اس شخص کا ذبیحہ درست نہیں ہے،اور اس سے تعلق محبت رکھنا اور اس کے ساتھ مواکلت ومشاربت حرام ہے۔اور کوئی تعلق اسلام اس کے ساتھ رکھنا درست نہیں ہے۔اور جو شخص اس سے میل جول رکھے وہ عاصی وفاسق ہے، توبہ کرے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج18:ص269)

جو شخص قرآن شریف کو جھوٹا کہتا ہے وہ مرتد وکافر ہے،اس کے ساتھ تعلقات رکھنا:

سوال: ایک شخص قرآن شریف موجودہ کو جھوٹا کہتا ہے اور یہ کہ اس پر عمل کرنا درست نہیں۔اُس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص قرآم مجید موجودہ کو جھوٹا کہے وہ مرتد اور کافر ہے،وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔جب تک توبہ

واستغفار نہ کرے اُس وقت تک اس سے ملنا جلنا درست نہیں ہے، تمام تعلقات اُس سے منقطع کر دیئے جاویں۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص240)

نوٹ: اور یہ آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ قرآن شریف پر شیعوں کا ایمان نہیں ہے اور وہ اس کو صحیح نہیں مانتے۔ پھر اُن کے ساتھ تعلقات رکھنے کی کیونکر اجازت ہو سکتی ہے.....؟؟؟ **(قریشی)**

تعزیہ دیکھنے والے کا حکم:

سوال: جو شخص محرم میں تعزیہ وغیرہ دیکھے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص فاسق ہے، اور اجتناب ایسے لہو ولعب سے ضروری ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص266)

شادی شدہ سنی مسلمان عورت، شیعہ یا مرزائی مذہب اختیار کرلے تو اس کے نکاح کا کیا حکم ہے:

سوال: اگر کوئی شادی شدہ مسلمہ عورت اہل سنت والجماعت اپنے مذہب سے منحرف ہو کر مثلاً شیعہ یا مرزائی یا کسی اور ایسے مذہب میں چلی جائے جو غیر اسلام ہو تو کیا اس کا سابقہ نکاح بحالت اسلام صحیح رہ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر سنیہ مسلمہ عورت منکوحہ نے کوئی ایسا مذہب اختیار کیا جو باتفاق کفر وارتداد ہے جیسے مرزائی ہو جانا یا غلاۃ روافض میں سے ہو جانا تو نکاح اس کا سابق شوہر سے فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص294)

شیعہ کے ساتھ سنیہ مسلمہ کا نکاح:

سوال: فرقہ اثنا عشریہ کافر ہے یا مسلم؟ سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روافض کے فرقے مختلف ہیں، بعض غالی ہیں جو حضرت علیؓ کے اُلوہیت کے قائل ہیں، اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر افک کے قائل ہیں، وہ باتفاق قطعاً کافر ہیں۔ اور بعض سبِّ شیخینؓ کرتے ہیں، بعض فقہاء نے ان کو بھی کافر کہا ہے۔ ایسے روافض کے ساتھ عورت مسلمہ سنیہ کا نکاح نہیں ہوتا۔ اور بعض محض تفضیلی ہیں، وہ کافر نہیں، اگرچہ مبتدع ہیں، ان کے ساتھ نکاح سنیہ کا ہو جاتا ہے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل ومکمّل: ج18: ص336)

شیعہ کا ذبیحہ اوران کے ساتھ نکاح کرنا اوران کی مجالست کا حکم:

سوال: الف..... ایک مولوی نے بروز جمعہ یہ فتوی بیان فرمایا ہے کہ شرعاً جملہ افراد اہل شیعہ واحمدی کافر ہیں، اور جو شخص ان کے ساتھ خوردونوش کرے گا یا ان کے ساتھ کسی تقریب میں شامل ہوگا، کافر متصور ہوگا، اور پھر اس کے ساتھ برتاؤ کرنے والا بھی کافر ہوگا: علی ھذاالقیاس: سلسلۂ کفر جاری رہےگا، اور جملہ عورات کا نکاح نا جائز اور فسخ شدہ ہے، جولڑکیاں اہل سنت والجماعت کی کسی شیعہ یا احمدی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں ان کی اولاد ولد الحرام ہے اور وہ زنا کررہی ہیں؟

ب..... کیا جملہ افراد اہل شیعہ کافر ہیں؟

جواب: الف..... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب باتفاق علمائے اہل حق کافر ومرتد ہیں، ان سے کسی قسم کا اتحاد وارتباط رکھنا اور بیاہ شادی کرنا سب حرام ہے۔ اور روافض میں یہ تفصیل ہے کہ جو فرقہ روافض کا قطعیات کا منکر ہے اور سبِّ شیخینؓ کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یعنی افک کا معتقد ہے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتا ہے وہ بھی کافر ومرتد ہے۔ ان سے مناکحت ومجالست حرام ہے۔ اور واضح ہو کہ روافض عموماً تبرا گو ہی ہوتے ہیں اگر چہ بوجہ تقیہ کے جو اُن کے نزدیک دینی فعل ہے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اپنے باطل عقائد مخفی رکھتے ہیں۔ لہذا اُن کے قول وفعل کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ ان کے اصولِ مذہب کو دیکھا جائے۔ پس اس تمہید کے بعد آپ خود اپنے سوالات کا جواب سمجھ سکتے ہیں۔

ب..... اکثر افراد شیعہ ایسے ہی ہیں کہ ان کے کفر پر فتوی ہے، اور اُصولِ مذہب کے اعتبار سے ان کے کفر میں کچھ تردد نہیں۔ لہذا ان کے ذبیحہ میں اور ان سے رشتۂ مناکحت قائم کرنے میں احتیاط کی جائے، اور احتراز کیا جائے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج18: ص336)

جس شخص کے عقائد اور خیالات شیعوں جیسے ہیں وہ مسلمان ہے یانہیں؟ اور اس سے تعلقات رکھنا:

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ میں سید ہوں اور علامات اس کی شیعہ کی ہیں، اور وہ یہ ہے:

الف..... کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام شیعہ تھے۔

ب..... نمازِ تراویح آنحضرت ﷺ نے نہیں پڑھی، اہل سنت گمراہی پر ہیں کہ تقلید عمرؓ کرتے ہیں۔

ج..... بلند آواز سے ماتم کرنا اور ڈھول بجا کر شہدائے کربلا کا ذکر کرنا اور اس پر رونا ثواب ہے۔

د..... اپنی دختر کا نکاح شیعہ معلن سے جو سب شیخینؓ کو موجبِ ثواب سمجھتا ہے کردیا ہے۔

ھ..... شیعوں کو خفیہ نصیحت کرتا ہے کہ یہی مذہب حق ہے۔

و..... حضرت امیر معاویہؓ کو نہایت بُرے الفاظ سے علانیہ یاد کرتا ہے۔

ایسے شخص کو جماعت اور نماز جنازہ سے رُوکنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: شخص مذکور جس کے عقائد اور خیالات وہ ہیں جو سوال میں مذکور ہیں، ہرگز سنی نہیں ہے، بلکہ رافضی ہے، لہذا تاوقتیکہ وہ شخص عقائدِ باطلہ مذکورہ سے توبہ نہ کرے اُس وقت تک اُس سے متارکت کرنی چاہئے اور اس سے قطع تعلقات کردینا چاہئے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج 18:ص 337)

جس شخص کے عقائد اور خیالات شیعوں جیسے ہیں وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ اس کے ساتھ برتاؤ کا حکم:

سوال: ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت و خلافت کا منکر ہو اور مستحق لعنت وتبرا ہو، وہ اسلام سے خارج ہے، کسی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہئے، دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے، وہ کلمہ پڑھتے ہیں، لہذا خارج اَز اسلام نہیں ہوسکتا۔ اس بارے میں کس کا قول صحیح ہے؟

جواب: اس میں عالم کا قول صحیح ہے اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اُصولِ اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے، اس کو چاہئے کہ اس سے توبہ کرے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج 18:ص 337)

شیعہ اثنا عشری کی تجہیز و تکفین میں مدد کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا درست نہیں:

سوال: اگر شیعہ اثنا عشری فرقہ کی میت لاوارث ہو تو ہم اس کو انجمن کے روپیہ سے جو اسی کام کیلئے ہے تجہیز و تکفین کرسکتے ہیں؟ اور اپنے قبرستان میں دفن کرسکتے ہیں؟ شیعہ اثنا عشری سے انجمن میں چندہ لے سکتے ہیں؟ اور اس کو ممبر رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: روافض کا وہ فرق جو سبِ شیخین ؓ وتکفیرِ صحابہؓ کافر ہے، ان کی تجہیز وتکفین میں امداد کرنا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست نہیں ہے، اور ان سے بالکل متارکت اور مقاطعت کی جائے تاکہ ان کو تنبیہ ہو، اور وہ سنی ہو جائے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلل ومکمل: ج 18: ص 338)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں توہین آمیز الفاظ لکھنے والے کی امامت اور ایسی کتاب پڑھنے کا حکم:

سوال: جس کتاب میں حضرت امیر معاویہؓ کی عظمت وعزت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو بلکہ ایک قسم کی توہین ٹپکتی ہو، اس کتاب کا پڑھنا، اور جس کا عقیدہ اس کے موافق ہو، اُس کو امام بنانا کیسا ہے؟

جواب: حضرت امیر معاویہؓ جو کہ صحابی کاتب وحی تھے اور آنحضرت ﷺ نے حضرت امیر معاویہؓ کے لئے دعا فرمائی ہے جیسا کہ کتب احادیث سے ظاہر ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں ایسے الفاظ لکھنا نہایت سوئے ادبی اور لکھنے والے کے فسادِ عقیدہ کی دلیل ہے۔ پس ایسی کتاب کا دیکھنا اور اس پر عقیدہ رکھنا درست نہیں ہے۔ اور جس کا عقیدہ ایسا ہو وہ امام بنانے کے لائق نہیں ہے، اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، اور اس کو معزول کردیں۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 18: ص 342)

شیعوں کی مجلس میں جانے اور ان کے ساتھ دوستی رکھنے کا حکم:

سوال: محرم کی مجلس میں شیعوں کے گھر جانا درست ہے کہ نہیں؟

جواب: شیعوں کی مجلس میں شریک ہونا درست نہیں اور شرینی کھانا درست نہیں ہے۔ جو مسلمان ایسے امر کا مرتکب ہوگا گنہگار ہوگا، اور ان کے ساتھ دوستی کرنا حرام ہے، خواہ تبرائی ہو خواہ غیر تبرائی۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 18: ص 404)

اہل تشیع کی شرکیہ رسوم میں شرکت کرنا:

سوال: اہل تشیع محرم کے ایام میں افعال: مفضی الی الکفر: کے مرتکب ہوتے ہیں، مثلاً دلدل کا نکالنا، اس موقع پر بہت سے افعال شرکیہ کرتے ہیں، اس کے علاوہ تعزیہ وغیرہ رسومات کرتے ہیں، اگر کوئی اہل سنت والجماعت ایسے مجالس میں شریک ہو، اور ان کی مجلس کو رونق دے اور انکے ساتھ ہمدری کرے، تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جــواب: ظاہر ہے کہ یہ رسوم شرکیہ جو روافض اور بعض دیگر جُہال کرتے ہیں شرعاً حرام اور باطل ہے، اور شرکت ایسی مجالس میں قطعاً حرام اور نا جائز ہے، اور اعانت اہلِ معصیت کی خود معصیت ہے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: وتعاونوا علی البرّ والتقوی، ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان: وقال اللّٰہ تعالیٰ: فلاتقعدبعد الذکری مع القوم الظّٰلمین: (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج18: ص405)

مولیٰ علیؓ کی سواری اور شرکیہ اعمال، اور اس میں شرکت اور تعاون کرنا:

سـوال: الف..... ایک شخص عشرۂ محرم میں ایک لکڑی کے سرے پر ایک چاندی کا پنجہ لگا تا ہے، اور ایک مکان سجا کر جسے وہ عاشورہ خانہ کہتے ہیں، اس میں نصب کرتے ہیں اور اس کو مولا علیؓ کی سواری مشہور کرتا ہے۔

ب..... عشرۂ محرم میں مرد اور عورت آ کر سواری کو سجدہ کرتے ہیں، نذریں چڑھاتے ہیں، منتیں مانتے ہیں، اور رلونڈیوں کا ناچ ہوتا ہے۔

ج..... سواری کے سامنے نقارے ڈھول بجائے جاتے ہیں۔

د..... سواری سے بیس قدم کے فاصلہ پر آتش کدہ سلگایا جاتا ہے، مسلمان عورتیں اس کی پوجا کرتی ہیں۔

ھ..... جو شخص پردہ نشین عورتوں کو ایسے اجتماع میں جانے کی اجازت دیتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

و..... یہ شخص سواری بٹھانے والا اپنے آپ کو مولا علیؓ کا شیر مشہور کرتا ہے، اور انعام مانگتا پھرتا ہے، اور دیگر افعال شرکیہ کا ارتکاب کرتا ہے، نماز کبھی نہیں پڑھتا۔ ایسے شخص کا کیا حشر ہوگا؟

ز..... بہت سے لوگ مذکورہ بالا اُمور میں سینکڑوں روپیہ برباد کرتے ہیں تو وہ لوگ: ان المبذرین کانوا اخوان الشیٰطین: کے مصداق ہیں یا نہیں؟

جواب: الف تاھ..... یہ تمام اعمال وخصائل شرکیہ ہیں، جو لوگ پردہ نشین عورتوں کو وہاں بھیج کر اُن کا ناموس برباد کرتے ہیں، ان کو آئندہ کے لئے توبہ کرنی چاہئے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو مسلمان ایسے لوگوں سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔

و..... جو مسلمان ایسے افعال شنیعہ اور اعمال شرکیہ کا ارتکاب اور اس پر اصرار کرتا ہے، مسلمانوں کی جماعت میں شمار کرنے کے لائق نہیں۔ جس کے دل میں توحید کی کچھ بھی روشنی ہے وہ کبھی بھی ایسا نہیں کرسکتا۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ بحق ناموس توحید اس سے تمام علائق منقطع کردیں، اور اس کو بتادیں کہ وہ ان حالات میں صف مسلمین کے اندر جگہ نہیں پاسکتا۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظّٰلمین:

ذ..... ایسےلوگ بےشبہ آیت کریمہ کےہی مصداق ہیں،اوران کی یہ امداو....تعاون:عـــلـــــی المعصیت:ہے۔قال اللّٰہ تعالیٰ:وتعاونوا علی البرّوالتّقوی،ولاتعاونواعلی الاثم والعدوان:(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص409)

محرم میں تعزیہ بنانا اوراس کا جلوس نکالنا اوراس میں شرکت اور تعاون کرنے کا حکم:

سوال: شدوں(وہ جھنڈا یانشان جومحرم میں شہدائے کربلا کی یاد میں تعزیوں کے ساتھ نکالا جاتا ہے)کے آگے ایک شخص ہاتھ میں نشان پکڑے ہوئے ہوتا ہے،جس کے اطراف شہر کے نوجوان بیک وقت آوازقدم قدم پر:ہائے دوست یاحسن حسین:پکارتے ہوئے کودتے پھاندتے چلتے ہیں،اورتا کہ تکان معلوم نہ ہو،نشہ آوراشیاء کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔شرعاً کیاحکم ہے؟

جواب: یہ سب فساق وفجار کا مجمع ہے جومجمع شیاطین ہے۔اہل اسلام کوان اُمور میں شرکت اورکسی قسم کی امدادجانی ومالی دیناحرام ہے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص407)

محرم میں تعزیہ بنانا اوراس کا جلوس نکالنا اوراس میں شرکت واعانت کرنا:

سوال: ہندوستان کے مقامات پرعموماً ایامِ محرم میں لوگ تعزیہ بناتے اوران کا جلوس نکالتے ہیں،اوراسے عین مذہبی سمجھتے ہیں۔کیایہ شرعاً جائز ہے؟

جواب: تعزیہ بنانا اورتعزیہ کےمتعلق جملہ رسوم حرام اورنا جائز ہیں،اوریہ مذہبی حکم نہیں ہے،بلکہ خلافِ مذہب اورخلاف حکم دین ہے۔شریعت غراء نے ایسے رسومِ بداوربدعات قبیحہ کومٹانے کاحکم فرمایا ہے،پس اس میں کسی قسم کی شرکت اوراعانت ہرگز نہ کرنی چاہئے(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص406)

تعزیہ بنانا اوررسومِ شرکیہ کرنا اوراس میں تعاون کرنا اورایسے شخص کی امامت میں نماز پڑھنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شہادت سیدالشہداءؓ حضرت حسینؓ کےغم میں تعزیہ

بنانا اور اس میں قبر کی علامت بنانا اور تعزیہ پر شیرینی وروٹی وغیرہ چڑھانا اور منت ماننا اور سجدہ کرنا اور تعزیہ کا بازار اور سڑکوں پر گشت کرانا اور مسلمانوں کو اپنی گلی میں ڈھول وتاشہ ڈال کر تمسخرانہ انداز سے پینترا بدل کر بجاتے ہوئے ساتھ ساتھ رہنا، تعزیہ کے ساتھ عورتوں کا گیت یا مرثیہ گاتے ہوئے بے پردہ پھرنا۔ان تمام اُمور کی شرع شریف میں کیا اصلیت ہے؟ اور ایسے کام کرنے کیلئے شرعاً کیا حکم ہے؟ تعزیہ بنانے والا اور اس کے اہتمام میں شریک ہونے والا اور تعزیہ کی تعظیم اور اس کی بزرگی کا اعتقاد رکھنے والے کو مشرک بدعتی کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ تعزیہ کے گشت کرانے کے اہتمام میں نماز قضا کرنے والے کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا مستفتی کا یہ قول کہ تعزیہ مسجد میں رکھنے سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ بنانا اور اس کے ساتھ رسوم محدثہ شرکیہ کرکرنا سب حرام اور گناہ کبیرہ ہے،تعزیہ کا بنانے والا اور اس کی اعانت کرنے والا اور تعظیم کرنے والا بدعتی اور فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے،اور جو شخص افعال شرکیہ تعزیہ کے ساتھ کرتا ہو جیسا سجدہ وغیرہ،اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی،اور تعزیہ کے اہتمام میں رہنا خود موجب فسق ہے،اور نماز ترک کرنا دوسرا سبب فسق ہے،تعزیہ کے ساتھ گشت کرنے والی عورتیں اور مرد سب فاسق اور فاجر ہیں،یہ کہنا کہ تعزیہ داری شیوۂ روافض خذلہم اللّٰہ کا ہے صحیح ہے،اور روافض کے بعض فرقوں غلاۃ پر فتوی کفر کا ہونا بھی صحیح ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص411)

تعزیہ داری میں تعاون اور شرکت کرنے کا حکم،اور تعزیہ داری کی مخالفت کرنے والوں کو برادری سے خارج کرنے کا حکم:

سوال: محی الدین نگر میں تعزیہ داری قدیم سے چلی آتی ہے،اس سال ایک لڑکا قوم نور باف کا قرآن حفظ کرکے آیا،اس نے اپنی قوم میں چند آدمیوں کو اپنے خیال کے مطابق بتایا کہ تعزیہ داری اچھا نہیں ہے،اس میں شرکت بدعت،افعال قبیح سرزد ہوتے ہیں،اس واسطے تعزیہ داری اُٹھ جانا بہتر ہے،ہم لوگوں کو اس میں شرکت حرام ہے۔8محرم تک یہ چند آدمی تعزیہ داری سے علیحدہ رہے۔8محرم کو تعزیہ داروں نے ان لوگوں پر زور ڈالا کہ تعزیہ وغیرہ کے بنانے میں تم لوگوں کو بھی شرکت کرنا پڑے گا ورنہ ہم لوگ تعزیہ دار تم کو ذات سے باہر ڈال دیں گے،اس پر حافظ صاحب نے کہا کہ تعزیہ کے نیچے فاتحہ کرنا اور تعزیہ میں جو روٹی اور سبزی وغیرہ باندھی جاتی ہے وہ حرام ہے،اگر اس کی جگہ سور کا گوشت باندھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں،اس جملہ کے کہنے پر نور بافان اس حافظ صاحب کے خلاف ہو گئے،حافظ نے معافی

تفصیر چاہی ۔اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: ان حافظ صاحب کا بیان صحیح ہے کہ تعزیہ داری حرام ہے اور اس کے ساتھ شرک وبدعت کا معاملہ ہوتا ہے، جملہ رسوم تعزیہ داری اور اس میں شرکت اور اعانت اور نذر و نیاز کے حرام ہونے میں اصلاً شبہ نہیں ۔تعجب اس کا ہے کہ وہ حافظ صاحب دین پر پختہ نہ نکلے کہ جہلاء جولاہگان کی دھمکی میں آکر اپنے قول سے رجوع کیا،ان کو اور ان کے معاونین کو چاہئے کہ خلاف تعزیہ داری ومخالفت رسوم تعزیہ پر پختگی سے قائم رہیں،اور بحکم قرآن:لا یخافون لومۃ لائم: کسی سفیہ قوم کے دھمکی میں نہ آئیں،ایسی برادری اور ایسے قوم سے علیحدگی ہی اچھی ہے، جو ایسے جاہل ہوکہ رسوم شرک وبدعت کے مرتکب ہوں اور جو کوئی اہل حق میں سے ان رسوم کا خلاف کرے تو اس کو برادری سے خارج کرنے پر آمادہ ہوجائیں۔

الحاصل: شرعاً حافظ صاحب موصوف اور ان کے معاونین کو برادری سے خارج کرنا درست نہیں ہے، بلکہ یہ ضروری ہے کہ جملہ مسلمانان اس مقصد میں ان کے ساتھ ہوں اور انسداد شرک و بدعت میں پوری کوشش کرے۔اور واضح ہو کہ قرآن شریف میں خنزیر اور مردہ کی حرمت کے ساتھ ہی:و ما اھلّ لغیر اللّٰہ بہ: کی حرمت کو بیان فرمایا ہے، اور بتوں کو اور بت پرستی کو:رجس: اور :رجز: یعنی پلید اور نجس فرمایا ہے۔بلکہ اگر سچ پوچھو تو تعزیہ اور تعزیہ داری کی نجاست اس سے زیادہ ہے،کہ وہاں ظاہری پلیدی ہے اور یہاں باطنی پلیدی ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص412)

تعزیہ داری میں شرکت کرنا اور ہر قسم کا تعاون کرنا حرام ہے،اور جو امام تعزیہ داری میں شریک ہوتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تعزیہ داری ثابت ہے،اس کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال:**الف**..... محرم میں تعزیہ سنیوں کو بنانا اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے؟اور سنیوں کا حاملین تعزیہ وغیرہ تماشائی لوگوں کو شربت وچائے پلانا کیسا ہے؟اور سنیوں کو تعزیہ داروں کی تقریب میں شریک ہونا یا دعوت کھانا کیسا ہے؟

ب.....اور جو امام مذکورہ باتوں سے لوگوں کو نہ روکتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ تعزیہ داری ثابت ہے،اس کے پیچھے

نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور چونکہ ایسا امام جامع مسجد کا امام ہے تو کسی دوسری مسجد میں جمعہ ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: الف: ب..... تعزیہ بنانا اور اس میں کسی قسم کی جانی و مالی مدد کرنا اور شریک ہونا اور حاملین تعزیہ کو شربت و چائے وغیرہ پلانا یہ جملہ اُمور حرام او رمعصیت ہیں، او رمرتکب ان اُمور کے فساق و فجار و مبتدع ہیں، ایسے لوگوں سے اہل سنت والجماعت کو متارکت اور علیحدگی لازم ہے۔ اور ان کی کسی تقریب میں شریک ہونا جائز نہیں ہے، اور ان کی دعوت قبول کرنا جائز نہیں ہے، اور ایصال ثواب کا دعوی رسوم مذکورہ کے ادا کرنے میں محض باطل ہے، اس سے کچھ ثواب شہدائے کربلاؓ کی ارواح کو نہیں پہنچتا، بلکہ مرتکب ان بدعات و رسوم کے عاصی و آثم ہیں، اور ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور امام بنانا اس کو نا جائز ہے، اس کو معزول کرنا چاہئے، اگر وہ تو بہ نہ کرے تو ایسے مبتدع امام کی اقتداء کو چھوڑ کر کسی دوسری مسجد میں جمعہ ادا کرنا اور عالم صالح کو امام بنانا مستحسن ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص413)

تعزیہ بنانا اور اس میں شرکت واعانت کرنا اور اپنے گھر میں اور مسجد میں تعزیہ رکھنا:

سوال: تعزیہ بنانا اور اپنے مکان میں رکھنا اور اس پر چڑھاوا چڑھانا او رمنت ماننا کیسا ہے؟ اور جس مسجد میں تعزیہ رکھا جاتا ہے اس میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ او رجو لوگ باوجود علم کے اس کے معاون اور مددگار ہوں، اُن سے شرعاً کس قسم کا برتاؤ کیا جاوے؟

جواب: تعزیہ بنانا اور اس میں کسی قسم کی شرکت اور اعانت کرنا شرعاً حرام اور ناجائز ہے، اور اپنے مکان میں رکھنا اور اس پر نذریں چڑھانا اور منت مانگنا یہ سب اُمور حرام اور بعضا شرک کی ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام: من احدث فی امرنا ھذا مالیس منه فھو رد.

او رجس مسجد میں تعزیہ رکھا جاوے اس مسجد کو اس سے پاک او رصاف کرنا اور تعزیہ کو وہاں سے اُٹھانا ضروری ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ سے بتوں کو نکالا تھا اور توڑ کر پھینکوا دیا تھا۔ اسی طرح مسجد میں سے جو کہ بیت اللہ: یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ کا گھر ہے بموجب احادیث صحیحہ کے تعزیہ کو جو کہ مشابہ بت کے ہے اور تعزیہ پرست مشابہ بت پرست کے ہیں نکال دینا ضروری ہے۔ کیونکہ مساجد کی تطہیر کا یعنی پاک رکھنے کا حکم ہے، نجاسات ظاہریہ اور نجاسات باطنیہ سے، اور ظاہر ہے کہ تعزیہ نجاسات باطنیہ میں سے ہے، کیونکہ اس کے ساتھ معاصی کئے جاتے ہیں، اور تلوث

بالمعاصی: اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس پاک کرنا مساجد کا تعزیہ سے ضروری ہے۔
(فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 18: ص 413)

تعزیہ داری دیکھنا اور اس میں چندہ دینا وغیرہ وغیرہ کا حکم:

سوال: ح..... جو لوگ محض تفریحاً کھیل، تماشا سمجھ کر تعزیہ علم، دیکھنے جاتے ہیں، ان کیلئے کیا حکم ہے

ط..... جو لوگ کھیل سمجھ کر تعزیہ اور علم اُٹھاتے ہیں اور لے کر چلتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ی..... جو لوگ گھر گھر چندہ کر کے بڑے اہتمام سے تعزیہ رکھتے ہیں اور روشنی کراتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

س..... جو لوگ تعزیہ داری سے باز رہنے کی ہدایت کرتے ہیں، ان کا یہ فعل کیسا ہے؟

جواب: ح..... وہ فاسق اور گنہگار ہیں۔

ط..... وہ بھی فاسق ہیں۔

ی..... فاسق ہیں۔

س..... ثواب ہے اور وہ لوگ اجرِ عظیم کے مستحق ہیں، اور امر بالمعروف ونھی عن المنکر پر عامل ہیں، اور پکے مسلمان اور سنی ہیں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 18: ص 415)

تعزیہ کی خاطر مندر بند کروانے میں شیعوں کو چندہ دینا:

سوال: ایک مندر 12 برس سے لب سڑک ہے، جس طرف سے تعزیہ اور علم نکلتے ہیں، اس کے جھگڑے میں مسلمان چاہتے ہیں کہ مندر بند ہو جائے۔ تو کیا اس میں چندہ دے کر مقدمہ چلانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ وغیرہ اُمور شرکیہ ہیں، اس میں کسی قسم کی امداد چندہ وغیرہ سے دینا اہل اسلام کو درست نہیں ہے، بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کے انسداد میں سعی و کوشش کریں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج 18: ص 417)

تعزیہ میں چندہ نہ دینے کی وجہ سے برادری سے خارج کرنا:

سوال: اس شہر میں تعزیہ ہر قوم میں بنایا جاتا ہے، اور اس قوم کے پنچ اپنی برادری سے تعزیہ کیلئے چندہ وصول کرتے ہیں، بعض لوگ گناہ سمجھ کر اس میں چندہ نہیں دیتے، اس وجہ سے پنچ ان کو برادری سے خارج کر دیتے ہیں۔ اس

میں چندہ دینا کیسا ہے؟ اگر درست نہیں ہے تو برادری سے خارج کرنا پنچوں کا خلاف شرع ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ میں اور اس کے لوازمات میں چندہ دینا سخت گناہ ہے اور اعانت علی معصیت ہے، اس میں کسی کی اطاعت اور فرماں داری کرنا اور کسی کے کہنے سے اور مجبور کرنے سے چندہ دینا جائز نہیں ہے، اور اس وجہ سے جو پنچ چندہ نہ دینے والوں کو برادری سے خارج کریں وہ سخت فاسق و فاجر ہیں کہ خوفِ کفر ہے۔ ایسے اُمور سے ایمان سلب ہو جاتا ہے، اور قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں ایسے لوگوں کے لئے سخت وعید وارد ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: وتعاونوا علی البرّ والتّقوی، ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان، وقال تعالیٰ: ومن یّشاقق الرّسول من م بعد ماتبیّن لہ الھدی ویتّبع غیرسبیل المؤمنین نولّہ ماتولّیٰ ونصلہ جھنّم، وسآءت مصیرا۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج18: ص417)

تعزیہ میں چندہ دینا اور شیعوں کا سنیوں سے مقدمہ بازی کیلئے زبردستی چندہ وصول کرنا:

سوال: یہاں شیعہ و سنی عشرہ محرم میں شریک رہتے تھے، یعنی سنی شیعوں کے ساتھ شریکِ ماتم رہتے تھے، اور جو سنی شریکِ ماتم نہ ہوتے تھے ان کو زدوکوب کیا جاتا ہے، سال گذشتہ 1341ھ میں ایک شخص بیٹھا ہوا نظر آیا، اس کو شیعہ نے زدوکوب کیا، چند سنی مجروح شریک ہو گئے، فریقین کے لوگ زخمی ہوئے، اب مقدمہ بازی ہو رہی ہے، اور سب لوگوں سے چندہ بجز وصول کیا جاتا ہے۔ کیا یہ مذہبی لڑائی ہیں؟ اور جو لوگ چندہ نہ دیں گے کیا وہ گنہگار ہوں گے؟

جواب: یہ مذہبی لڑائی نہیں ہے، محض جدال باطل ہے، اور چندہ دینا تعزیہ وغیرہ میں اور اس کی اعانت میں حرام اور نا جائز ہے، نہ دینے والے چندہ کے گنہگار نہیں ہیں، بلکہ: مثاب و ماجور: ہیں۔ البتہ جو سنی مظلوم مارے پیٹے گئے، ان کی اعانت کرنا ضروری ہے، اور ان کی کامیابی کے لئے بمقابلۂ روافض کوشش کرنا اور چندہ دینا ضروری ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: مدلّل و مکمّل: ج18: ص466)

روافض کے جنازہ کی نماز اور اُن کے لئے ایصالِ ثواب:

سوال: روافض کے جنازہ کی نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روافض میں جو فرقہ سبِّ شیخینؓ کرتا ہے، یعنی ان کو بُرا کہنے والا ہے۔ ان کو بہت سے فقہاء نے

کافر کہا ہے اور محققین فقہاء کی تحقیق یہ ہے کہ وہ فاسق و مبتدع ہیں کافر نہیں البتہ ان میں سے جو افکِ عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہیں یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحبت کے منکر ہیں (یعنی ان کو صحابی تسلیم نہیں کرتے) یا حضرت علیؓ کی الوہیت کے قائل ہیں (یعنی ان کو خدا کہتے ہیں) وہ با تفاق کافر و مرتد ہیں۔ پس اس عورت رافضیہ کا چونکہ پورا حال معلوم نہیں کہ وہ کس فرقہ میں داخل تھی، اس لئے نماز اس کے جنازہ کی سنیوں نے پڑھی مضائقہ نہیں کیونکہ حدیث میں ہے: صلوا علی کل بر وفاجر: مگر آئندہ ایسے رافضی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں جو تبرا کو، یا افکِ عائشہ صدیقہؓ وغیرہ عقائد باطلہ کے معتقد ہیں، اور ختم قرآن شریف وکلمہ طیبہ کا ثواب ان خبیث ارواح کو نہ پہنچاویں۔ اور آپ کو مناسب یہ ہے کہ آپ اس بارہ میں گفتگو و نزاع نہ کیا کریں، مگر آپ خود اپنا عمل یہ رکھیں کہ ان کے جنازہ میں شریک نہ ہوں، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں، دعا و استغفار و ایصال ثواب ان کے لئے نہ کریں۔ (عزیز الفتاوی: مبوّب مکمل: ج 1: ص 335)

شیعہ اور سنی کا نکاح، ان کے مجالس میں شرکت، ان کے ساتھ دوستی کرنا:

سوال: (1) شیعی تبرائی سے سنی عورت کا نکاح جائز ہے کہ نہیں؟

(3:2) محرم کی مجلس میں شیعوں کے گھر جانا درست ہے کہ نہیں؟

(4) منکر خلافتِ شیخینؓ کافر ہے کہ نہیں اور ان کی مجلس میں جانا اور شیرینی کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: (1) کلام الروافض مختلفة فبعضه یکون کفراو بعضه لافلوقال ان علیا کان الها نزل من السمآء کفر وقال بعضهم بانه شریک لمحمدﷺ فی النبوة وقال بعضهم النبوة کانت لعلی وجبرائیل اخطاء فهذا کله کفر واما الذی یکون بدعةً ولا یکون کفراً فهوقولهم ان علیا کان افضل من الشیخینؓ ومنهم من قال بعضهم بانه یجب اللعن علی من خالف علیاً کعائشةؓ ومعاویةؓ سب الشیخینؓ لیس بکفر کما صححه ابوالشکور السلمی فی تمهیده وذلک لعدم ثبوت مبناه وعدم تحقیق معناه فان سب المسلم فسق کمافی حدیث ثابت یستوی الشیخان وغیرهمافی هذاالحکم ولانه لوفرض ان احداقتل الشیخین بل والختنین بوصف الجمیع لایخرج عن کونه مسلماً عنداهل السنة والجماعة ومن المعلوم ان السب دون القتل نعم:لواستحل السب والقتل فهوکافر لامحالة:

پس معلوم ہوا کہ اگر شیعہ اس فریق سے ہے کہ جو فرقہ روافض کافر ہے یعنی جو سبِ شیخینؓ کو اور ان کے قتل کو

حلال جانتا ہے اوراسی طرح وہ جوحضرت عائشہ صدیقہؓ پرتہمت رکھتے ہیں اوراُلوہیت حضرت علیؓ کے قائل ہیں تو نکاح سنیہ کااس کے ساتھ درست نہیں ہوا،اوراگرایسانہیں ہےاورتفضیلیہ ہےتو درست ہے،لہذااس عورت کانکاح مرد شیعی سے درست ہوگیا،کیونکہ جب ولی نے فاسق کے ساتھ نکاح کردیا تو نکاح صحیح ہوگیا اور جوشیعہ درجہ کفرتک نہیں پہنچا وہ فاسق ہے۔

(3:2) شیعوں کی مجلس میں شریک ہونا درست نہیں اورشیرینی کھانا درست نہیں ہے۔جومسلمان ایسے امر کا مرتکب ہوگا گنہگار ہوگا۔اوراس کے ساتھ دوستی کرنا حرام ہے،خواہ تبرائی ہوخواہ غیرتبرائی۔

(4) منکرخلفاتِ شیخینؓ فاسق ہے کافرنہیں اوران کے ساتھ ملنا جلنااورآنا جانا اوراس کی مجلس میں شرکت کرنا درست نہیں۔(عزیز ُالفتاوی:مبو ّب مکمل:ج1:ص145)

سودخور،تعزیہ پرست،یاجس کی عورتیں بے پردہ ہوں،اُس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہےیانہیں:

سوال: سودخور،مشرک،تعزیہ پرست.....یاجس کی عورتیں بے پردہ ہوں،ایسےامام کے پیچھےنمازہوجاتی ہےیانہیں؟ایساشخص امام بنانے کے قابل ہےیانہیں؟

جواب: سودخور،مشرک،تعزیہ پرست.....یاجس کی عورتیں بے پردہ ہوں یہ لوگ فاسق ہیں،امامت ان کی مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔امام ایساشخص ہوسکتا ہے جوتبع شریعت ہو۔ایساشخص امام بنانے کے قابل نہیں۔

(عزیز ُالفتاوی:مبو ّب مکمل:ج1:ص219)

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ سے:

سوال: ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرد شیعی کے ساتھ جس کے عقائد باطل ہیں،یعنی افکِ عائشہ صدیقہؓ کا قائل ہےاورسبِ شیخینؓ کرتا ہےالی غیرذالک۔اس لڑکی کے باپ نے یہ خیال کرکے کہ یہ مرد شیعی مسلمان نہیں ہےاس وجہ سے نکاح نہیں ہوا،اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سنی سے کردیا ہے۔نکاحِ ثانی صحیح ہے یا نکاحِ اوّل باقی ہے؟

جواب: روافض جوسبِ شیخینؓ کرتے ہیں ان کےکفرمیں اختلاف ہے۔بعض فقہاءؒ نے ان کی تکفیر کی ہےاورمحققین علماعدمِ تکفیر کے قائل ہیں۔لیکن جوروافض افکِ عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں۔اسی طرح

بعض دیگر عقائد روافض غالیہ کے مثلاً یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے، وغیرہ وغیرہ.....یہ اعتقاد باتفاق اہل سنت.....کفر ہے۔

پس سورت مسئولہ میں نکاحِ اوّل جو شیعہ غالی سے ہوا صحیح نہیں ہوا، بلکہ باطل ہوا۔ اور دوسرا نکاح صحیح ہے۔

(عزیز الفتاوی:مبوّب مکمل:ج 1:ص 400)

سنی کا نکاح رافضیہ سے:

سوال: چہ فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ بکر سنی دخترخودرا بزوجیت عمروشیعہ کہ خودرا غیر تبرائی می خواند می تواں داد.ایں چنین رشتہ مناکحت درمیان اہلسنت و شیعہ جائز بودیانہ؟

جواب: اگر درحقیقت عمرو غیر تبرائی وغیرغالی است نکاح سنیہ با وجائز وصحیح خواہد شد.اگرچہ بہتر نیست کی سنیہ رابہ نکاح شیعہ دادہ شود.اگرعمرو شیعہ غالی است کہ قائل افک سیدہ عائشہ صدیقہؓ ومنکرسیدنا صدیق اکبرؓ ہست۔ ایں چنین شیعہ را علماء باتفاق کافر گفتہ اند.نکاح سنیہ باو صحیح نخواہد شد۔ ولیکن بہرحال احترازواجتناب ازچنیں فرقہ ضالہ لازم است وہرگز عقد مناکحت باو شاں نہ کردہ شود کہ دراحادیث ازمجالست ومناکحت وارتباط بافرق محدثہ ضالہ ممانعت شدید وارداست وتجربہ شاہداست کہ سنیہ راکہ در نکاح شیعہ دادہ شود آں مرد شیعہ زن رابہ رفض میخواندہ وجبراًوقہراًاورافضیہ گرداند، وتقیہ دررفض ہم معروف است۔ قول اوچگونہ معتبر خواہدشد کہ من تبرائی نیستم۔وتبرائی شیعہ را بسیارے فقہائے مرتد کافر گفتہ اند،وقائلین افک عائشہ صدیقہؓ راجملہ محققین کافرمرتد گفتہ اند:

(عزیز الفتاوی:مبوّب مکمل:ج 1:ص 401)

شیعہ اور اہل سنت کی مناکحت:

سوال: شیعہ وسنت جماعت کی مناکحت باہم درست ہے یا نہیں؟ اگر بوجہ غلطی کے سنیہ کا نکاح شیعہ سے ہوگیا ہو، اور رخصت نہ ہوئی ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: شیعہ اور سنیوں کے درمیان مناکحت جائز نہیں ہے۔سنیہ لڑکی جس کا نکاح شیعہ مرد سے کیا گیا

ہے،وہ جائز نہیں ہوا لڑکی کو رخصت نہ کیا جاوے اور اس کے قبضہ میں نہ دیا جائے۔دوسرے مرد سنی سے اس کا نکاح کردیا جائے۔(عزیز الفتاوی:مبوب مکمل:ج1:ص401)

سود خور،تعزیہ پرست،یا جس کی عورتیں بے پردہ ہوں،اُس امام کو معزول کرنا:

سوال: جو آدمی ایسے امام مذکور بالا کو معزول نہ کریں اور ایسے امام کو پسند کریں وہ گنہگار ہے یا نہیں؟

جواب: شخص مذکور کو امامت سے معزول کردینا چاہئے اور جو شخص ایسے امام کو پسند کرتے ہیں اور معزول نہیں کرتے وہ بھی گنہگار ہیں۔(عزیز الفتاوی:مبوب مکمل:ج1:ص220)

سنیہ کا نکاح رافضی سے:

سوال: زید سنی المذہب ہے۔اپنی لڑکی کو اپنی اغراض دنیوی کی غرض شیعہ ہونے کی ترغیب یا اجازت دیوے اور خود بھی شریک مجالس شیعان ہوکر مرتکب امر غیر مشروع کا ہوئے اور اپنی دختر کا عقد ہی شیعہ مذہب میں کرنے سے راضی ہویا کردیوے اور لڑکا اس کا رافضی ہوجاوے تو اس کے اور اس کے لڑکے کے واسطے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟اور نیز اس لڑکی کا نکاح شیعہ مذہب سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: زید کا مرتکب اُمور محرمہ ہونا اس صورت میں ظاہر ہے۔اور زید بوجہ ارتکاب امور مذکورہ کے تحت عاصی اور فاسق ہے،اور اس کے بیٹے کا رافضی ہوجانے کا وبال اور گناہ اس لڑکے پر ہے۔اگر باپ اس کے رافضی ہونے سے راضی تھا تو وہ بھی عاصی ہوا۔اور لڑکی سنیہ کا نکاح رافضی تبرائی سے کرنا حرام اور نا جائز ہے۔پھر اگر وہ رافضی تبرائی ایسا ہے کہ امور کفریہ اجماعیہ کا معتقد ہے جیسے افک عائشہ حضرت صدیقہؓ تو وہ مرتد ہے۔اس سے سنیہ مسلمہ کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔(عزیز الفتاوی:مبوب مکمل:ج1:ص402)

رافضی سے سنیہ کا نکاح کسی حال مناسب نہیں:

سوال: ہندہ سنیہ کا عقد زید شیعہ سے ہوگیا ہے۔اب ہندہ کو لوگوں نے یہ شک دلایا ہے کہ شیعہ عموماً کافر ہوتے ہیں،تیرا نکاح زید کے ساتھ صحیح نہیں۔ایک شخص کے دریافت کرنے سے زید نے بحلف اپنے عقیدے کا اظہار کیا اور کہا کہ:میں جو کچھ کہتا ہوں تقیہ نہیں کہتا اور نہ یہ موقع تقیہ کا ہے بلکہ اپنے دلی خیالات کو صحیح صحیح ظاہر کرتا ہوں۔صحبت

صدیق اکبرؓ کا قائل ہوں، قذفِ عائشہ صدیقہؓ حرام جانتا ہو، اُلوہیتِ علیؓ کا قائل نہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہرگز غلطی نہیں ہوئی، موجودہ قرآن کو اپنا قرآن جانتا ہوں۔

اُسی وقت سائل نے یہ کہا کہ تمہاری کتاب اصول کافی میں حضرت جعفرؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے: والله مافیه من قرانتكم حرف واحد :اس حدیث کا کیا جواب ہے؟ زید نے کہا کہ میں اپنے مجتہد سے دریافت کر کے اس کا جواب دوں گا۔ سائل نے پھر زید سے پوچھا کہ موجودہ قرآن محرف ہے یا نہیں؟ زید نے اس کے جواب کو بھی مجتہد کے پوچھنے پر اٹھا رکھا۔ پندرہ دن ہوئے جواب نہیں دیا۔ آیا ہندہ کا نکاح زید سے صحیح ہے یا نہیں؟ اور حدیث مذکورہ کا کیا جواب ہے؟

جواب: یہ تو ظاہر ہے کہ یہ حضرت جعفرؓ پر افتراء ہے۔ اور وہ رافضی جس سے گفتگو ہوئی اگر موجودہ قرآن شریف کے محرف ہونے کا قائل ہے تو وہ بھی کافر ہے، اس سے سنیہ کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ علی هذالقیاس..... اگر کوئی دوسرا امر موجبِ کفر اس میں موجود ہے تب بھی سنیہ کا نکاح اس سے صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر وہ جملہ عقائدِ کفریہ سے برأت ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہوگا، لیکن رافضیوں کا کسی حال اعتبار نہیں ہے کہ تقیہ کی آڑ غضب ہے۔ اس لئے سنیہ کو اس سے علیحدہ ہی کرنا چاہئے۔ (عزیز الفتاوی:مبوّب مکمل:ج 1:ص 402)

شیعہ غالی سے سنیہ کا نکاح جائز نہیں:

سوال: شیعہ غالی سے، سنیہ عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ غالی سے سنیہ عورت کا نکاح جائز نہیں ہے، وہ باتفاق علماء کافر ہیں۔

(عزیز الفتاوی:مبوّب مکمل:ج 1:ص 403)

شیعہ ہو جانے سے تحلیل کا حکم ساقط نہیں ہوتا:

سوال: ایک شخص سنی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی، بعد اس کے ایسی صورت کا متلاشی ہوا کہ اپنے نکاح میں وہ بلا حلالہ آسکے، مفتیوں نے اس کو انکاری جواب دیا۔ شیعوں نے اس کو بہکایا کہ ہمارے مذہب میں بلا حلالہ نکاح میں آسکتی ہے، شیعہ ہو جاؤ۔ چنانچہ دونوں شیعہ ہو گئے۔ اور اس عورت مطلقہ کو اپنے نکاح میں لے آیا۔ اس شخص کی والدہ نے اس سے گفتگو اور ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ اب وہ شخص اس امر کا خواستگار ہے کہ میں سنی ہو جاؤں گا بشرطیکہ یہ عورت نکاح میں باقی رہے۔ اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ جبکہ علماء کے نزدیک شیعہ کافر ہیں۔ تو اب سنی ہو جانے کی صورت میں وہ

عورت بلاحلالہ نکاح میں آسکتی ہے یانہیں؟اور اسلام:یہدم ما کان قبلہ:کااثر ہوسکتا ہے یانہیں؟

جواب: قال فی الشامی ای لوطلقها ثلثین وهی امة ملکها او ثلاثا وهی حرة فارتدت ولحقت بدار الحرب سبیت وملکها لایحل له وطئها بملک الیمین حتی یزوجها فیدخل بها الزوج ثم طلقها الخ:

پس اگر تسلیم کرلیا جاوے کہ رافضی ہونا ارتداد ہے تب بھی بعد سنی ہونے کے حلالہ کی ضرورت ہے۔بدون حلالہ کے مطلقہ ثلاثا اپنے شوہر اوّل کیلئے حلال نہ ہوگی۔(عزیز الفتاوی:مبوب مکمل:ج1:ص502)

شیعوں کے بعض فرقوں سے نکاح:

سوال: شیعہ اور سنی کا عقد صحیح ہے یانہیں؟

جواب: روافض کے کئی گروہ ہیں اور عقائد بھی مختلف ہیں۔اگر کسی گروہ کا عقیدہ کفر کی نوبت تک نہ پہنچا ہو، اس سے نکاح درست ہے۔حضرت علیؓ کو خدا قرار دینا یا یہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی میں غلطی کی یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحبت کا انکار کرنا یا سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو تہم کرنا:وغیر ذلک:جو عقیدہ خلاف نصوص قطعیہ ہوں،کفر ہے۔ایسے عقیدے والے سے نکاح درست نہیں ہے۔اور اگر حضرت علیؓ کو فضیلت دیتا ہے یا سبِّ صحابہؓ کرتا ہے تو وہ کافر نہیں ہے بلکہ فاسق ہے۔نکاح درست ہے۔(عزیز الفتاوی:مبوب مکمل:ج1:ص403)

اگر اہل سنت کی مسجد کا امام ومتولی شیعہ ہوجاوے:

سوال: ایک شخص کو منجانب سرکار کسی مسجد کے اوقاف کا متولی بنایا گیا جو حنفی مذہب رکھتا تھا اور اہل سنت والجماعت رکھتا تھا۔مدت تک وہ تولیت اس کی اولاد میں رہتی رہی اب متولی مذکور کی اولاد شیعہ ہوگئی اور مسجد میں تمام مقتدی اہل تسنن ہیں۔اس صورت میں شیعہ عقیدہ کے خطیب یا امام کی اطاعت واقتداء جائز ہے یانہیں؟اور اگر بوجہ اسناد شاہی کے جو اس کے پاس موجود ہوں دعوی خطابت وامامت کا کرے تو دعوی مسموع ہوگا یانہیں؟

جواب: کتب فقہ میں تصریح ہے۔مراعاة غرض الواقفین واجبة:پس ظاہر ہے کہ اہل سنت، شیعہ مذہب کو متولی وامام وخطیب مقرر نہیں کرسکتا۔لہذا شیعہ مذہب شخص کو کوئی حق:تولیة: وغیرہ کا نہیں ہے اور دعوی اس کا باطل وغیر مسموع ہے۔(عزیز الفتاوی:مبوب مکمل:ج1:ص570)

شیعہ کے پیسے مسجد میں صرف کرنے کا حکم:

سوال: یہاں قوم شیعہ اسماعیلیہ فرقہ تجارت کرتا ہے۔اور یہ لوگ سود لیتے ہیں،لیکن سود کو حلال نہیں مانتے۔اور دوسرا فرقہ شیعہ ایرانی بھی یہاں تجارت کرتا ہے۔وہ غیر مسلموں سے سود لینا درست جانتے ہیں۔کیا ان دونوں فرقوں کا روپیہ مسجد میں لگانا درست ہے یا نہیں؟

جواب:ان دونوں رافضیوں کا روپیہ مسجد میں لگانا نہ چاہئے۔(عزیز الفتاوی:مبوّب مکمل:ج 1:ص 587)

رافضی کا ذبیحہ:

سوال: یہاں ایک شیعہ مرد کے ذبیحہ پر بحث ہے۔شیعہ کا ذبیحہ کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اگر وہ تبرائی نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: شیعہ تبرائی کو بعض فقہاءؒ نے کافر قرار دیا ہے۔اس کا ذبیحہ نہ کھانا چاہئے،احتیاط کرنی چاہئے۔اور بعض روافض باتفاق کافر ہیں جو نصوص قطعیہ کے منکر ہیں،جیسا کہ وہ فرقہ جو عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہے اور ان پر تہمت رکھتا ہے یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہے وغیرہ،ان کا ذبیحہ قطعاً حرام ہے۔البتہ وہ فرقہ جس کے عقائد کفریہ نہیں ہیں جیسے تفضیلیہ فرقہ،ان کا ذبیحہ حلال ہے۔مگر چونکہ.....آج کل جو روافض ہیں وہ اکثر تبرائی ہیں اس لئے ان کے ذبیحہ سے احتیاط کرنی چاہئے۔(عزیز الفتاوی:مبوّب مکمل:ج 1:ص 665)

شیعوں کے ذبیحہ اور اُن کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال:شیعوں میں چند فرقے ہیں،سب کا ذبیحہ جائز ہے یا کسی فرقہ کا جائز ہے؟

جواب: جو رافضی تبرا کو ہو اور سبِّ شیخینؓ کرتا ہو اس کو بعض فقہاءؒ نے کافر و مرتد کہا ہے۔ان کا ذبیحہ میں مسلمانوں کو احتیاط کرنا لازم ہے۔ان کا ذبیحہ نہ کھایا جائے۔

اصل یہ ہے کہ بعض فرقے بالاتفاق کافر ہیں،وہ جو افکِ عائشہ صدیقہؓ کے معتقد ہیں یا اُلوہیتِ حضرت علیؓ کے قائل ہیں یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر ہیں یا بداء کے قائل ہیں،ان کے ساتھ مناکحت اور ان کا ذبیحہ بالاتفاق ناجائز ہیں۔اور ایک فرقہ جو سبِّ شیخینؓ کرتا ہو،اور اُمورِ بالا کا معتقد نہ ہو۔اس کے کفر میں اختلاف ہے۔ان کے ذبیحہ و مناکحت میں احتیاط کرنی لازم ہے۔اور ایک فرقہ جو محض تفضیلیہ ہے کہ حضرت علیؓ کو خلفاء ثلاثہؓ سے افضل

جانتا ہے مگر کسی کو بُرا نہیں سمجھتا اور سبِّ شیخین ؓ نہیں کرتا ان کا ذبیحہ حلال ہے اور وہ مسلمان ہیں اگر چہ سنی نہیں ہیں ۔
(عزیز الفتاوی:مبوّب مکمل:ج1:ص665)

شیعہ کے ساتھ نکاح:

جس فرقہ کے کفر پر فتوی ہے جیسے مرزائی اور شیعہ غالی ان سے مسلمہ سنیہ عورت کا نکاح حرام ہے، نکاح نہ ہوگا۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج8:ص187)

مرتد کے ساتھ تعلقات رکھنا:

شریعت میں عام کفار اور مرتد میں فرق کیا گیا ہے۔مرتد کا حکم شریعت اسلام میں یہ ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کیا جائے۔پس اگر یہ امر بسبب حکومت اسلامیہ نہ ہونے کے متعذر ہوگیا تو اس سے بھی کیا کم کہ مرتد کے ساتھ اہل اسلام کوئی تعلق نہ رکھیں اور میل جول نہ رکھیں، اور دعوت کھانا اور ہدیہ قبول کرنا بحکم حدیث:تھادوتحابوا: سبب مودت ومحبت کا ہوتا ہے، اور یہ حرام ہے۔لہذا مرتد کی دعوت مسلمانوں کو کسی طرح قبول کرنا درست نہیں، اگر چہ کسی مسلمان کے ذریعہ سے وہ اس دعوت کا اہتمام کرائے۔اور وہ مسلمان عاصی ہے جو اس بارے میں اس کا معین ہو اور اہتمامِ دعوت کرے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج18:ص298)

جوشخص اپنے آپ کو بَد دِین کہتا ہے، اُس سے میل جول رکھنا:

سوال: جوشخص مسلمان اپنے آپ کو بد دین کہے۔اس کے ساتھ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے شخص کے ساتھ کھانا پینا اور میل جول کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔قال اللّٰہ تعالیٰ: فلاتقعدبعدالذکریٰ مع القوم الظّٰلمین:(فتاوی دارالعلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج16:ص329)

کفار سے دوستی کی ممانعت، اور یہود ونصاری کو:اَوْلِیَآء: بنانے سے کیا مراد ہے:

سوال: یہ آیت جو ہے:لاتتّخذالیھود والنّصاریٰ اولیاء: دوستی میں کیا کیا اُمور داخل ہیں اور کیا کیا اُمور خارج ہیں:

جواب: یہود ونصاری کو:اولیاء: بنانے کے یہ معنی ہیں کہ ان کی امداد کی جائے یا امداد طلب کی جائے اور اُن کے ساتھ اس طرح کے معاملات کئے جائیں جیسے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کئے جاتے ہیں ۔غرض یہ کہ آیت میں جس شئی کی نہی وارد ہے وہ:یہود ونصاری: کے ساتھ باہمی مواخات، دلی ہمدردی، ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ۔یعنی کفار کے ساتھ ظاہری اور ضروری معاملات میں مشارکت کی ضرورت ہے نہ کہ ان کو قطعاً اپنا ولی نعمت سمجھ کر تمام بھلائیوں کا منبع سمجھنا اور ان سے ایسے معاملات کرنا جو ایک حقیقی دوست کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

:اولیاء: ولی: کی جمع ہے ۔ولی دوست کو بھی کہتے ہیں قریب کو بھی، ناصر اور مددگار کو بھی ۔غرض یہ ہے کہ :یہود ونصاری: بلکہ تمام کفار سے، جیسا کہ :سورۂ نساء: میں تصریح کی گئی ہے، مسلمان دوستانہ تعلقات قائم نہ کریں ۔

اس موقع پر یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ موالات، مروت وحُسن سلوک، مصالحت، رواداری اور عدل وانصاف، یہ سب چیزیں الگ الگ ہیں ۔اہل اسلام اگر مصلحت سمجھیں تو ہر کافر سے صلح اور عہد وپیمان مشروع طریقہ سے کرسکتے ہیں ۔وان جنحوا للسّلم فاجنح لها وتوکّل علی اللّٰہ:

عدل وانصاف کا حکم جیسا کہ گذشتہ آیات سے معلوم ہو چکا، مسلم وکافر ہر فرد بشر کے حق میں ہے۔ :مروت:اور :حسن سلوک:یا:رواداری: کا برتاؤ اُن کفار کے ساتھ ہوسکتا ہے جو جماعتِ اسلام کے مقابلہ میں دشمنی اور عناد کا مظاہرہ نہ کریں، جیسا کہ :سورۂ ممتحنہ: میں تصریح ہے ۔باقی :موالات: یعنی دوستانہ اعتماد اور برادرانہ مناصرت ومعاونت تو کسی مسلمان کو حق نہیں کہ یہ تعلق کسی غیر مسلم سے قائم کرے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج18:ص102)

:صلّوا خلف کلّ برٍ وفاجر: کا کیا مطلب ہے:

سوال:حدیث ''صلوا خلف کل برٍ وفاجر '' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ نماز، فاجر کے پیچھے بھی ہوجاتی ہے ۔لیکن دوسری احادیث اور نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ ہوتی ہے اور مکروہ بھی تحریمی، جیسا کہ شامی میں منقول ہے ۔وہاں مفصل دیکھ لیا جاوے، علامہ شامیؒ نے وجہ کراہت بھی نقل فرمائی ہے ۔(عزیزُ الفتاوی:مبوّب مکمل:ج1:ص159)

کفار سے محبت رکھنا:

کفار سے محبت رکھنا حرام ہے ۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل ومکمّل:ج13:ص320)

کفار کے رسوم میں شرکت کرنا:

ہنود کی رسوم کرنا اور ان میں شریک ہونا حرام ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند:مدلّل و مکمّل:ج16:ص291)

کافر کا نماز جنازہ پڑھنا:

کافر کے جنازہ پر نماز تو بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے۔اس میں کچھ تردد اور اختلاف نہیں ہے۔

(عزیزُ الفتاوی:مبوّب مکمل:ج1:ص735)

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ کا فتوی

شیعوں کا ذبیحہ اور اُن سے میل جول:

سوال: شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ اور ان کے ساتھ کھانا اور رشتہ کرنا درست ہے یا نہیں نیز :سلام علیک: کرنا اور سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: رافضیوں کا وہ فرقہ جو حضرت علیؓ کو خدا کہنا یا اور کچھ اسی طرح جو شرعاً کفر ہو مانتا ہو، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا درست نہیں۔ اور جو لوگ حضرت علیؓ کو خلفائے ثلاثہؓ پر صرف افضل مانتے ہوں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے، اور ان لوگوں کی لڑکیوں سے نکاح کر لینا بھی جائز ہے، مگر انہیں اپنی لڑکیاں نہیں دینی چاہئے، بلا ضرورت ان سے سلام کرنا یا خلا ملا رکھنا بھی اچھا نہیں۔ (کفایت المفتی: ج 1: ص 435)

خلفائے راشدینؓ کو گالی دینے والے کا حکم، شیعہ کے ساتھ مناکحت کا حکم، اور اگر کوئی بندہ شیعہ بن جائے تو اس کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز نہیں:

سوال: 1۔۔۔نذیر احمد قوم نداف ساکن نجیب آباد متعلقین جو عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال سے اپنا مذہب ترک کر کے رافضی (شیعہ) ہو گیا ہے۔ اور اب تمام کام وہی کرتا ہے جو رافضی کرتے ہیں، اور خلفاء راشدینؓ کی شان میں گستاخی کر رہا ہے وہ شرعاً مرتد ہے یا مسلمان؟

2۔۔۔نذیر احمد مذکور کے ساتھ مسلمانوں کو کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

3۔۔۔ہم لوگوں کی برادری کی پنچایت ہے، شرعاً ہمیں نذیر احمد سے تعلقات ترک کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

4....اگر برادری کی پنچایت نذیر احمد کو برادری سے خارج نہ کرے تو تمام برادری گنہگار رہوں گی یا نہیں؟

5....نذیر احمد مذکور سے اور اس کے متعلقین سے جو رافضی ہو چکے ہیں سلسلۂ مناکحت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: 1....اگر فی الواقع نذیر احمد نے شیعہ مذہب اختیار کر لیا ہے اور ابو بکرؓ و عمرؓ کو گالی دیتا ہے تو وہ مرتد ہے۔فتاوی عالمگیری باب المرتد میں ہے:الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ ویلعنهما العیاذ باللّٰه فهو کافر۔

2....اول نذیر احمد کو نرمی سے سمجھایا جائے اور اس باطل مذہب سے اس کو ہٹانے کی کوشش حسن تدبیر کے ساتھ کی جائے،اگر وہ کسی صورت سے باز نہ آوے تو اس سے برادرانہ تعلقات منقطع کر دیئے جائیں۔

4:3....اگر سمجھانے اور کوشش کرنے کے باوجود نذیر احمد راہِ راست پر نہ آوے تو اس سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے،اگر برادری اس سے تعلقات ختم نہ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔

5....ان لوگوں سے سلسلۂ مناکحت کرنا اہل سنت والجماعت کو ناجائز اور حرام ہے،کیونکہ مسلمان اور کافر میں باہم نکاح صحیح اور منعقد نہیں ہوتا۔

اگر نذیر احمد غالی شیعہ ہوگیا ہے،یعنی حضرت افکِ عائشہؓ کا قائل ہے یا قرآن مجید کو صحیح اور کامل نہیں سمجھتا یا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحبت کا منکر ہے یا حضرت علیؓ کو وحی کا اصل مستحق سمجھتا ہے یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہے تو بیشک وہ کافر ہے،اور اس صورت میں باقی سب جواب صحیح ہیں۔(کفایت المفتی:ج 1:ص 444)

یادگارِ حسینی میں اہل سنت کی شرکت اور اس کا حکم:

سوال: 1....یادگار حسینی میں اہل سنت کی شرکت کا شرعاً کیا حکم ہے؟

2....جب شیعہ اس کو بین الاقوامی جلسہ کہتے ہیں تو شرعاً ان کی تکذیب وتردید کرنے کا کیا حکم ہے؟

3....جو اہل سنت مقررین اس میں شریک ہوتے ہیں،ان کے متعلق عام مسلمانوں کو شرعاً کیا حکم ہے؟

4....اگر شرعاً یادگار حسینی کی شرکت جائز نہ ہو تو ان کے خلاف تبلیغی سعی کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: یادگار حسینی اور اس کا پروگرام (1361ھ) کی شیعی بدعات میں سے ایک ایسی بدعت ہے جس کے نتائج اور ثمرات،اسلام اور اہل سنت والجماعت کے حق میں نہایت ہولناک ہوں گے اور رسم تعزیہ داری اور علَم اور شدّ وں اور ذوالجناح وغیرہ وغیرہ بدعات کی طرح یہ بھی اسلام اور تعلیمِ اسلام کے پاک صاف دامن پر ناپاک داغ بن کر

موجب رسوائی ہوگا۔شیعوں نے یہ تجویز نکالی اور وہی پوری سرگرمی سے اس کو پھیلا رہے ہیں۔

اس کو بین الاقوامی بتانا نظر فریب دھوکا ہے،مقصد شیعیت کی تبلیغ اور فروغ ہے،بالغ النظر اہل سنت اس کے عواقب وخیمہ کو سمجھ کر اس سے اپنی علیحدگی اور بیزاری کا اعلان کر چکے ہیں،اس میں شرکت کسی سنی کیلئے جائز نہیں ۔قال اللّٰہ تعالیٰ:ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان:(کفایت المفتی:ج1:ص450)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر لعن طعن کرنے والے شخص کا حکم،اور اس کے ساتھ تعلقات رکھنا:

سوال: زید نے اپنی ابتدائی زندگی میں کافی علم حاصل کیا۔مگر وہ ہمیشہ بے عمل رہا۔وہ تارک صوم وصلوۃ بھی ہے اور خائن بھی۔وہ فاسق وفاجر بھی ہے اور عیاش بھی۔وہ ظالم و غاصب بھی ہے اور غدار بھی۔اس کے پاس ہر وقت نازنینوں کا جمگھٹ رہتا ہے۔اور وہ ایک بڑی درگاہ کا سجادہ نشین ہوتے ہوئے بھی ہر وقت اوباشوں کی صحبت میں رہتا ہے۔جائداد موقوفہ پر متصرف ہونے کی وجہ سے ایک بڑی حیثیت رکھتا ہے اور جہلاء میں اسے مذہبی پیشوائی حاصل ہے۔ گو وہ عالم ہے مگر:الجاھل الصوفی مرکب الشیطان: کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔وہ ایک سنی وقف کا متولی ہے اور اپنے کو سنی اور حنفی کہتا ہے۔لیکن وہ سیدنا امیر معاویہؓ پر لعن وطعن کرتا ہے۔اس کا دن بھر مشغلہ صرف تبرابازی ہوتی ہے حتی کہ گالی تک کے ناشائستہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔اس نے عوام میں اپنے اثر سے کام لے کر رافضیوں کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔مدحِ صحابہؓ جیسی اہم تحریک کا مذاق اُڑاتا ہے اور اسے بے کار بتلاتا ہے وہ کہتا ہے کہ سنیوں کی تعداد تمام فرقوں سے کم ہے۔

وہ صرف اس بناپر حضرت مجدد صاحبؒ کی شان میں اور دیگر علمائے اسلام کی شان میں گستاخیاں کیا کرتا ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ سے حُسنِ ظن رکھنے کی تلقین کرتے تھے۔وہ اکثر مسجد میں سیدنا امیر معاویہؓ پر لعنت کرتا ہے اور اسے :اشعارِ حیدری: بتلاتا ہے۔اس کے عقائد جو نظم مرسلہ سے (جسے شیخوں نے اپنی طرف سے چھپوا کر تقسیم کیا ہے)بخوبی ظاہر ہوتے ہیں۔اس کے کریکٹر اور اس کے عقائد سے مفصل مطلع کردیا ہے تاکہ نظم مرسلہ میں عقائد باطلہ کی کافی تردید اخبار:الجمعیۃ: میں جلد از جلد شائع کردی جائے۔

کیا ایسا شخص شرعاً مسلمان اور سنی کہلانے کا مستحق ہے؟ کیا عقائد مطبوعہ واقعی سنیوں کے عقائد ہیں؟اگر نہیں تو پھر مسلمانوں کو سیدنا امیر معاویہؓ سے کیا عقائد رکھنے چاہئے؟ کیا ایسے عقائد اور ایسے کریکٹر کا شخص اس قابل ہے کہ اس

کے پیچھے نماز پڑھی جائے؟ کیا ناظم مرسلہ تبرا کی حد میں داخل نہیں ہے؟ کیا حوالہ جات ناظم صحیح ہے؟ عوام کے عقائد اس وقت متزلزل ہیں، وہ سخت سراسیمگی اور بے چینی کی حالت میں ہیں۔

لہٰذا قوی امید ہے کہ جریدہ الجمعیۃ میں جلد از جلد کافی وشافی مفصل او رصریح فتوی دے کر جناب والا مسلمانوں کو تفریق اور اختلاف کے گڑھے سے نکال دیں گے اور مسلمانوں کو اپنے عقائد صحیح کرنے کا موقع دیں گے۔

جواب: جس شخص کے یہ اشعار ہیں (جو آگے سوال میں مذکور ہے) وہ یقیناً اہلسنت والجماعت کے دائرے سے خارج ہے۔ سیدنا امیر معاویہؓ کی شان میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ روافض کے خیالات اور عقائد ہیں۔ وہ شعر جس کی ابتداء "جو دنیا کا" کے الفاظ سے ہوتی ہے، کھلا ہوا تبرا ہے۔ یہ قائل جس کی زبان سے یہ الفاظ نکلیں چھپا ہوا شیعہ نہیں بلکہ کھلا ہوا رافضی ہے۔ سنیوں کو اس سے مجتنب اور بے تعلق رہنا چاہئے۔ اور ان عقائد سے بیزاری کا اظہار کرنا چاہئے۔ (کفایت المفتی: ج1: ص448)

سوال: جو دنیا کا کتا ہو ہمنام سگ جو حق علی کے لئے بن جائے ٹھگ۔ آیا یہ شعر تبرا میں داخل ہے؟

جواب: یہ شعر یقیناً تبرا کے اندر داخل ہے۔ (کفایت المفتی: ج1: ص449)

شیعہ کا کفن دفن اور نماز جنازہ مسلمانوں پر ضروری ہے یا نہیں:

سوال: یہاں پر فقط ایک گھر روافض کا مسلمانوں کے اندر اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں، اگر وہ روافض مر جائے تو اس کا کفن دفن مسلمانوں پر لازم ہے یا نہیں؟ اگر لازم ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

جواب: اگر ان روافض میں سے کوئی شخص مر جائے اور لوگ ان میں موجود ہوں تو وہی اپنی میت کی تجہیز وتکفین کر لیں، لیکن اگر ان میں کوئی موجود نہ ہو تو دوسرے مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان کی میت کی تجہیز وتکفین کریں۔ پھر اگر وہ رافضی ایسے عقیدے کا تھا کہ اس پر کفر کا حکم جاری نہیں ہوتا تھا تو اس کی تجہیز وتکفین مسلمانوں کی طرح کریں، اور نماز جنازہ بھی پڑھ کر دفن کریں۔ لیکن اگر اس پر کفر کا حکم جاری ہو سکتا تھا تو اس کی تجہیز وتکفین میں سنت کا رعایت نہ کریں، اور نہ نماز جنازہ پڑھیں، بلکہ کتے کی طرح گڑھے میں دفن کر دیں۔ (کفایت المفتی: ج1: ص451)

رافضیوں کے جلوس میں شرکت کرنا اور اس جلوس کو دیکھنا:

سوال: تربت...... جو بانس کی مثل مردہ بنا کر شیعہ نکالتے ہیں اس کا دیکھنا مذہباً اہل سنت والجماعت کو جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: سنیوں کو اس تقریب میں شریک ہونا اور اس کا تماشا دیکھنے کے لئے جانا جائز نہیں۔

(کفایت المفتی: ج1: ص451)

رافضیوں کو سنیوں کی آبادی سے جلوس گزارنے سے منع کرنا:

سوال: ایک معاہدہ مابین اہل سنت والجماعت و شیعہ یہ ہوا کہ کسی سنی کے مکان کے آگے تربت کو کھڑا نہ کریں گے نہ ماتم و مرثیہ کریں گے۔ اب برخلاف اس معاہدے کے وہ لوگ تربت کو کھڑا کرنے اور ماتم وغیرہ کرنے پر مصر ہیں، جبکہ مذہباً ایک چیز ناجائز ہے تو اس کو روکنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس معاہدہ کی پابندی کرنا اور کرانا درست ہے۔ شیعوں کو خواہ مخواہ سنیوں کو چھیڑنا اور ان کے مکانوں کے سامنے ٹھہر کر مرثیہ پڑھنا اور ماتم کرنا نہیں چاہئے۔ (کفایت المفتی: ج1: ص452)

شیعہ اور سنی کے درمیان نکاح:

سوال: کیا سنی مرد کا شیعہ عورت سے اور شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: شیعوں میں سے جو فرقے غالی ہیں اور ان پر کفر کا حکم کیا گیا ہے، ان میں سے کسی شیعہ مرد کا نکاح سنی عورت سے جائز نہیں، البتہ سنی مرد کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے۔

وضاحت: حضرت مفتی صاحبؒ کی مذکورہ رائے شیعہ تفضیلیہ کی لڑکی کے بارے میں ہے، ورنہ جو شیعہ لڑکی کفریہ عقائد، مثلاً: غلطی وحی، افک عائشہ صدیقہؓ، تحریف وغیرہ کی معتقد ہو تو اُس سے سنی مرد کا نکاح جائز نہیں۔

(کفایت المفتی: ج1: ص498)

آنحضرت ﷺ کی شان میں بے ادبی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے والے کا حکم، اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: ایک مولوی بنام زید اور چند مسلمان ناخواندہ امی اس کے ہمراہ، ایک پادری مذہب عیسوی کے ہاں نشست و برخاست ایک وقت معین پر رکھتے ہیں اور خورد و نوش اکل و شرب میں پادری کے ہمراہ ہوتے ہیں، یعنی پان، چائے وغیرہ خاص پادری کے ہاں کا بنا ہوا کھاتے ہیں اور گفتگو میں یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ وہ حضرت سرور کائنات ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں افک و بہتان لگاتا ہے اور حضرت

زینبؓ وحضرت زیدؓ کی شان میں گستاخانہ لفظ کہتا ہے۔

دوسرے مسلمان مولوی کہتے ہیں کہ پادری کے یہاں اکل وشرب نہ کرنا چاہئے تو جواب دیتا ہے کہ کچھ حرج نہیں،اس سے ہمارے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا ،اگرفرق آتا ہےتو ہمیں قرآن وحدیث سےثبوت دو۔

لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مولوی کے ایمان میں کچھ خلل آیا کہ نہیں؟اوراس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جناب رسالت پناہ روحی فداہ ﷺ کی یا عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی کرنے والایا کسی گستاخی کرنے والے سے ناراض نہ ہونے والا کافر ہے۔فقہاءؒ متفق ہیں کہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے۔

پس جوشخص ایسی آدمی کے فعل پر خواہ وہ عیسائی ہویا اور کوئی،اظہار ناراضگی نہ کرے یا کم ازکم دل سے بُرا سمجھ کر اُس جگہ سے اُٹھ نہ جائے،بے شک وہ بھی کافر ہے۔ایسے شخص کے پیچھے نماز درست نہیں۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:ولاترکنواالی الّذین ظلموا:وقال اللّٰہ تعالیٰ:واذارأیت الّذین یخوضون فی ایتنا،الخ:(کفایت المفتی:ج1:ص594)

خلفائے راشدینؓ اور قرآن کریم کی گستاخی کرنے والا اور:تارک الصلوٰۃ:شخص کومسلمانوں کا قائد بنانا:

سوال: جوشخص مذہباً خلفائے راشدینؓ پر تبرا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہو اور قرآن شریف کوسیدنا صدیق اکبرؓ یا سیدنا فاروق اعظمؓ کی تُک کہتا ہو،علاوہ ازیں وہ دائم الخمراور تارک الصلوۃ ہو قرآن شریف کو پُرانی کتاب کہتا ہو، شریعت سے دُور کا بھی واسطہ نہ رکھتا ہو،وہ مسلمانانِ اہل سنت والجماعت کا قائد ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جولوگ سیدنا صدیق اکبرؓ اورسیدنا فاروق اعظمؓ کی شان میں گستاخی کریں اوردائم الخمر اور تارک الصلوۃ ہوں اورقرآن مجید کو پرانی کتاب بتا کر اس پرعمل کرنے کو ناجائز بتائیں اوردعوتوں میں شراب طلب کریں اور اسے نوش فرمائیں وہ مسلمانوں کے نزدیک مسلمان نہیں۔قرآن مجید اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب اوراسلام کا دائمی قانون ہے،جس پر ایمان لانا اورعمل کرنا اسلام کا مقدس ترین فرض ہے،اس کومسلمان کیلئے مشعلِ ہدایت سمجھنا اوراس کی توقیر وتعظیم کرنا مسلمانوں کا اوّلین فرض ہے۔

مسلمانوں کی دینی قیادت کیلئے متشرع اوردینی تعلیمات کا ماہر مسلمان ضروری ہے اوران کی قانونی وآئینی

قیادت کیلئے بھی متشرع اور باوضع مسلمان بہتر ہے۔(کفایت المفتی:ج2:ص65)

محرم میں تعظیم وتکریم کی غرض سے:مولاعلیؓ:کا شیر بنانا:

سوال: ملک دکن میں،جس میں مدراس،بمبئی،میسور اور حیدرآباد وغیرہ سب شامل ہیں منجملہ دیگر افعال مشرکانہ کے مسلمانوں میں ایک یہ رسم جاری ہے کہ مٹی کا شیر پانچ،چھ فٹ یا کچھ کم وبیش بنا کر محرم میں اس کی پوجا کرتے ہیں اور اس مٹی کے شیر کو حضرت علیؓ کی طرف منسوب کرکے اس کو:مولاعلیؓ کا شیر:کہتے ہیں۔محرم میں اس کے گلے میں کھوپروں کا ہار ڈالتے ہیں اور منہ میں اس کو خوش کرنے کیلئے کچا گوشت ٹھونستے ہیں،مرد وعورت اس سے مرادیں طلب کرتے ہیں،منتیں مانتے ہیں،اور ہر طرح اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ایک جاہل یوں کہتا ہے:

:شیر گلی میں روح رسالت پناہ ہے:

1.....آیا مذہب اسلام میں ایسا بت بنانا جائز ہے؟

2.....اس کی پوجا پاٹ کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

3.....غیر اللہ کی نذر ماننا اور منت ماننا کیسا ہے؟

4.....ایسے بتوں کو لینے دینے والا سمجھنا اور ان کی پوجا اور تعظیم کو جائز وحلال سمجھنا کیسا ہے؟

5.....یہ گوشت،کھانا جو اس کے منہ میں اس کو خوش کرنے اور مرادیں بر لانے کیلئے ڈالا جاتا ہے،کیسا ہے؟

6.....جو شاعر کہتا ہے کہ اس مٹی کے شیر میں معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی روح ہے،اس کا کیا حکم ہے؟

7.....مسلمانوں سے اس بت پرستی یا رسم کا مٹانا اور اس کی سعی کرنا موجب ثواب ہے یا نہیں؟

8.....ایسی مورتیوں کی حمایت کرنا اور ان کے قائم رکھنے کی کوشش کرنا گناہ ہے یا نہیں؟

جواب: یہ شیر بنانا جس کا سوال میں ذکر ہے اور اس کے ساتھ یہ معاملہ کرنا جو بیان کیا گیا ہے،مسلمانوں کا کام نہیں،کیونکہ اسلام تو اس قسم کی مشرکانہ حرکات کو مٹانے اور صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توحید وعبادت پھیلانے کیلئے آیا ہے۔خدائی اور سماوی دین ان بیہودہ مشرکانہ افعال واعمال کا دشمن ہے۔ایسی باتیں کرنے والے اگرچہ بظاہر مسلمان ہوں،اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں،مگر ان کو اسلام سے کیا واسطہ؟

1.....بت بنانا اور اس کی تعظیم وتکریم کرنے کی غرض سے بنانا قطعاً حرام اور مشرکوں کا کام ہے۔

2.....غیر اللہ کی پوجا(عبادت)کرنا شرک اور کفر ہے،اسلام میں تو صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت اور

بندگی کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا کسی کی پوجا اور عبادت حلال نہیں۔

3.....غیر اللہ کی نذر کرنا اور منت ماننا حرام ہے۔

4.....ان بے جان اور بے شعور تصویروں اور مجسموں کو، دینے والا اور حاجت پوری کرنے والا سمجھنا، نہ صرف اسلام کے خلاف اور شرک ہے، بلکہ نری جہالت اور خالص حماقت ہے۔

5.....یہ گوشت بھی جو اس کے منہ میں ڈالا جاتا ہے، کھانا حرام ہے۔

6.....جو شاعر یہ کہتا ہے کہ: شیر گلی میں روح رسالت پناہ ہے: ۔وہ سخت جاہل اور بے باک ہے، اگر اس کا یہ عقیدہ بھی ہو تو اس کے ایمان کی خیر نہیں۔ اسلامی حکومت ہو تو وہ سخت تعزیر دے سکتی ہے۔

7.....ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کفر و شرک کی رسم کو مٹانے میں جس قدر سعی کر سکتا ہے کرے۔ جان سے، مال سے، قلم سے، زبان سے، ان خرافات رسموں کو مٹانے میں جو سعی کرے گا اس کو بے حد اجر و ثواب ملے گا۔

8.....ان مورتیوں کی حمایت کرنا اور ان کے قائم رکھنے کی کوشش کرنا حرام اور اسلام کی روح کے خلاف ہے۔

(کفایت المفتی: ج2: ص275)

تعزیہ اور بُراق اور اُن میں چندہ دینے کا حکم:

سوال: زید اور اس کے بعض احباب تعزیہ اور براق کے بنانے میں چندہ دیا کرتے تھے۔ اب منع کرنے سے اس بات پر راضی ہوئے ہیں کہ تعزیہ اور براق میں کوئی چندہ نہ دیا جائے اور آپس میں چندہ کر کے حلیم پکا کر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ اس صورت میں تعزیہ اور براق کی شرکت سے علیحدگی رہے گی اور بہت سے آدمی جو اِن دونوں چیزوں میں چندہ دیتے ہیں وہ بھی چندہ بند کر دیں گے۔ اور اس دوسری تحریک میں شریک ہو جائیں گے۔ آیا اس غرض سے یہ دوسری تحریک جائز ہے یا نہیں؟ اور شرعاً اس کی کچھ اجازت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ اور براق تو قطعاً ناجائز ہیں، اور ان میں چندہ دینا گناہ ہے۔ اگر اس کام کو چھوڑ کر اس رقم کا حلیم پکا کر غرباء کو تقسیم کر دیا جائے تو تعزیہ اور براق بنانے کے گناہ سے تو نجات مل جائے گی مگر محرم کے ایام مخصوصہ میں خاص طور پر حلیم پکانا اور تقسیم کرنا بھی بدعت ہے۔ شہیدانِ کربلاؓ کی ارواحِ طیبہ کو ثواب پہنچانے کے لئے محرم کا انتظار نہ کرنا چاہئے اور نہ حلیم کی تخصیص کرنی چاہئے، بلکہ جس وقت جو کچھ میسر ہو صدقہ کر کے اس کا ثواب بخش دینا چاہئے۔

(کفایت المفتی: ج2: ص285)

تعزیہ داری کا رسم..... واجب الترک ہے:

سوال: تعزیہ داری جو عموماً ہندوستان میں رائج ہے درست ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ داری کی رسم سراسر نا جائز ہے۔اس میں بعض چیزیں حرام اور بعض افعال شرک اور بعض بدعاتِ محدثہ ہیں۔یہ رسم واجب الترک ہے۔(کفایت المفتی:ج2:ص288)

دس محرم کو شربت پلانے اور کھانا کھلانے کا حکم:

سوال: دس محرم کو شربت پلانا یا کھانا کھلانا غرباء اور احباء واعزہ کو درست ہے یا نہیں؟

جواب: ایصال ثواب کیلئے دس محرم کی کوئی تخصیص نہیں ،شہداءؓ کی ارواح طیبہ کو سال بھر کے تمام ایام میں ثواب بخشنا جائز ہے،محرم میں کوئی خصوصیت نہیں، نہ شربت وشیرینی وغیرہا کی تخصیص ہے۔

(کفایت المفتی:ج2:ص297)

تعزیہ بنا کر جلوس نکالنا اور اس میں شرکت کرنا:

سوال: ہم لوگ حنفی ہیں اور شہر میں اور بھی حنفی کہلانے والے لوگ ہیں،مگر ان کا طرزِ عمل حنفیت کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔تعزیہ بناتے ہیں اور 9 تاریخ کو شب کے گیارہ بجے مرد وزن اکھٹے ہو کر تعزیہ کو گشت کرانے کیلئے لے جاتے ہیں۔آگے آگے نقارے ڈھول وغیرہ بجاتے جاتے ہیں، پھر صبح کے پانچ چھ بجے اپنے مقام پر لاتے ہیں اور 10 تاریخ کو مقام مقررہ پر تعزیہ رکھا جاتا ہے اور روٹیاں چونچی دانے وغیرہ چڑھائے جاتے ہیں اور مرادیں مانگی جاتی ہیں، پھر تین بجے تعزیہ اٹھا کر مع مرد وزن ہمراہ تعزیہ ڈھول تاشے بجاتے ہوئے تالاب پر لے جا کر پانی میں ٹھنڈا کر دیتے ہیں،اس کے بعد تین روز تک ماتم کر کے تیجہ کیا جاتا ہے،ان کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ لوگ ہم کو وہابی، غیر مقلد کہتے ہیں۔

جواب: تعزیہ بنانا اور اس کے ساتھ باجے بجانا اور عورتوں اور مردوں کا مل جل کر اس کے جلوس میں شریک ہونا اور تعزیہ پر نذریں چڑھانا ،یہ سب کام تمام ائمہ کے نزدیک ناجائز اور حرام ہیں۔جو لوگ حنفی کہلا کر ایسے کام کرتے ہیں،وہی درحقیقت غیر مقلد ہیں، کیونکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے ان کاموں کی کہیں اجازت نہیں دی اور نہ کسی حنفی فقیہ نے ان کی اجازت دی ہے۔جو لوگ کہ ان کاموں سے علیحدہ رہتے ہیں وہ امام ابو حنیفہؒ کے سچے مقلد ہیں۔

(کفایت المفتی:ج2:ص293)

ماہِ محرم میں مروجہ طریقہ پر شہادت حُسینؓ کا تذکرہ کرنا اور مجلس منعقد کرنا:

سوال: آج کل محرم کا چاند ہے، جنگ نامہ جو مسجد میں پڑھا جاتا ہے جائز ہے یا نہیں؟ اور مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھنا کیسا ہے؟ اور اگر مسجد میں پڑھا جائے تو کیسا ہے؟

جواب: اتفاقیہ طور پر ذکر شہادت حسینؓ اور اس پر اظہار افسوس ایک امر مستحسن ہے، لیکن ذکر شہادت کیلئے خاص مجلسیں منعقد کرنا اور یہ تخصیص کہ محرم کے دس دن کے اندر ہو، اور اس ہیت کے ساتھ ہو اور شیرینی تقسیم کرنا، یہ سب باتیں بدعت ہیں۔ نیز یہ کہ عموماً ایسی مجالس میں جو کتابیں پڑھی جاتی ہیں اس کی اکثر روایتیں موضوع اور محض گھڑی ہوئی ہوتی ہیں، نیز ان کے اکثر بیانات سے اہل بیتؓ کی توہین لازم آتی ہے، لہٰذا مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مسجد میں ہو یا کسی اور جگہ، اس قسم کی مجالس کا انعقاد بہر حال ممنوع ہے۔ (کفایت المفتی: ج 2: ص 299)

مرثیہ کی مجلس قائم کرنا اور اس میں شرکت وتعاون کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص کتب ہائے دینی یا وعظ کو بند کر کے مجلس محرم کہ جس میں مرثیہ خوانی ہو قائم کرے۔ ایسے اشخاص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ نیز جس مجلس میں مرثیہ خوانی ہو اس میں شریک ہونا اور اس کے اخراجات میں شامل ہونا کیسا ہے؟

جواب: مجالس تعزیت ومرثیہ خوانی کا منعقد کرنا اور ان میں شرکت کرنا ممنوع ومکروہ ہے۔ کسی میت کیلئے دروازہ پر بیٹھنے اور مجلس تعزیت منعقد کرنے سے فقہاء کرامؒ منع کرتے ہیں چہ جائیکہ وہ واقعہ جس کو مدت گزر گئی ہو۔ مجلس مرثیہ میں شرکت حرام ہے اور اسی طرح اس کے اخراجات میں بھی شرکت حرام ہے۔ (کفایت المفتی: ج 2: ص 300)

22 رجب کے کونڈوں کی حقیقت اور اس میں شرکت کرنے اور اس کے کھانے کا حکم:

سوال: رجب کی 22 تاریخ کو کونڈے کرنے جائز ہے یا نہیں؟ جو کونڈوں کو نا جائز اور کرنے والے کو بدعتی اور بُرا جانتا ہو تو اس کو بدعتی کے مکان پر کونڈے کھانے چاہئے یا نہیں؟ رشتہ داری یا دوستانہ کی وجہ سے اس کے گھر پر جا کے کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ کونڈوں کی رسم ایک ایسی ایجاد ہے جس کیلئے شریعت مقدسہ میں کوئی دلیل نہیں ہے، لہٰذا اسے

ترک کردینا ضروری ہے۔مگراس کی حقیقت یہ نہیں کہ وہ کھانا حرام ہوجاتا ہے،کھانا توفی حدذاتہ: مباح ہے، ہاں منع کرنے والے کوان کونڈوں کا کھانا جا کر کھانا مناسب نہیں، کہ اس کے اس اقدام سے فی الجملہ رسم کی بھی تائید ہوتی ہے، رشتہ داری اور دوستانہ کے وجہ سے بھی جا کر کھانا مناسب نہیں، کہ یہ بھی ایک طرح کی مداہنت ہے۔

نــــوٹ: کونڈوں کی مروجہ رسم،خلافِ شرع اور بدعتِ ممنوعہ ہے، کیونکہ صحابہ کرامؓ کے دشمنوں نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی وفات پر اظہار مسرت کیلئے ایجاد کی ہے۔22 رجب سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی تاریخ وفات ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہرگز ایسی رسم میں شرکت نہ کریں، بلکہ دوسروں کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کریں۔(کفایت المفتی:ج2:ص316:315)

سنی امام کے پیچھے شیعہ کا نماز پڑھنا اور شیعوں کا مسجد میں مداخلت کرنا:

ســـوال: سنی حنفی مذہب کی جامع مسجد جو سرکاری نگرانی میں ہے،اس میں حنفی المذہب پیش امام کے پیچھے، شیعہ نماز پڑھنے کے مستحق ہیں یا نہیں؟مذکورہ بالا مسجد میں اگر قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہو،اُس وقت قرآن مجید سننے کے لئے شیعہ بیٹھ سکتے ہیں یا نہیں؟مذکورہ بالا مسجد میں شیعہ وعظ سننے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: سنی فرقہ کی مسجد یا جامع مسجد میں سنی حنفی امام کے پیچھے،شیعوں کے ان فرقوں کے افراد جو حدِ کفر تک نہیں پہنچتے ،نماز پڑھ سکتے ہیں،مگر آ کروہ ایسے اعمال نہیں کرسکتے ،جو سنی مذہب میں ناجائز یا موجب فتنہ ہوں۔تلاوت کے وقت بشروطِ متذکرہ بیٹھ سکتے ہیں اور بشروطِ متقدمہ وعظ سننے جاسکتے ہیں۔مگران حقوق کے استحقاق کے دعوے کا فیصلہ دستورِ قدیم پر ہوگا،مسلمانوں کی مسجد میں سرکاری نگرانی کا کیا مطلب؟اگر نگرانی سے مراد صرف حفظِ امن ہے تو خیر،اور اگر مسجد کے انتظامات میں مداخلت مراد ہے تو ناجائز ہے۔غیر مسلم، مسجد کے انتظامات میں مداخلت نہیں کرسکتا۔(کفایت المفتی:ج4:ص133)

وبائی امراض کے دفعیہ کیلئے (شیعوں کی ایجاد کردہ) مخصوص شرکیہ جملوں کا وِرد کرنا:

ســـوال: وبائی امراض کے پھیلنے پر بعض لوگ کچھ دعائیہ جملے پڑھتے ہوئے شہر میں گشت کرتے ہیں،مذکورہ جملوں میں سے یہ شعر ہے:

:لی خمسة أطفی بھا حر الوباء الحاطمة   المصطفی المرتضٰی وابناھما والفاطمة:
یہ بیت پڑھنا کیسا ہے؟ اہل سنت والجماعت پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: یہ رسم اور طریقہ وبا کے دفع کیلئے پڑھتے ہوئے شہر میں گشت کرنا غیر شرعی ہے، شریعت نے ایسے مواقع کے لئے یہ تعلیم کی ہے کہ لوگ اپنی جگہ توبہ و استغفار کریں، گناہوں سے اجتناب کریں اور صدقہ وخیرات اور نماز کی کثرت کریں، نہ کہ شہر میں گاتے بجاتے پھریں، یہ کام تو یقیناً شیعہ فرقے کا ہے اور اس کا مضمون اہل سنت کے عقائد کے موافق نہیں ہے، اس لئے سنیوں کو اسے پڑھنا نہیں چاہئے۔

یہ حضرات پنجتن پاک کے نام مبارک ہیں، اگر کچھ تاویل نہ کی جائے تو اس کا مضمون شرک ہے اور اگر تاویل کی جائے تو ان کے توسل سے یہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور دعا ہے، تو دعا کا ادب یہ ہے کہ نثر میں ہو، نظم میں کیسی دعا؟

(کفایت المفتی: ج2: ص326)

وبائی امراض کے دفعیہ کیلئے (شیعوں کی ایجاد کردہ) مخصوص شرکیہ جملوں کا تعویذ لگانا:

سوال: :لی خمسة أطفی بھا حر الوباء الحاطمة: المصطفی المرتضٰی وابناھما والفاطمة: تعویذ لکھ کر لگانا شرک ہے یا بدعت؟

جواب: یہ بات نہ قرآن شریف میں ہے نہ حدیث شریف میں اور نہ اسے سنت کہہ سکتے ہیں، بلکہ بدعت ہے۔ (کفایت المفتی: ج2: ص329)

مجالسِ تعزیہ منعقد کرنے والے کے ایمان اور امامت کا حکم:

سوال: تعزیہ داری کرنے والا شخص جو شیعوں کی طرح تعزیہ داری کرتا ہے اور تعزیہ کی مجالس منعقد کرتا ہے اس میں میانیس و دیگر شعرائے کذاب کی غزلیں و نوحے گاتا اور سنتا ہے۔ علم چڑھاتا ہے، منت مانتا ہے، اور منت تعزیہ کی رکھتا ہے۔ مسلمان کہلا سکتا ہے یا مشرک ہے؟ اس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا شخص گنہگار ہے۔ مشرک ہونے کا بھی خوف ہے۔ اس کی امامت بھی مکروہ ہے۔

(کفایت المفتی: ج4: ص225)

تعزیہ بنانے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص امامِ مسجد اپنے ہاتھ سے تعزیہ بناتا ہے اور منع کرنے والے کو کہتا ہے کہ اس کی ممانعت قرآن مجید میں دکھاؤ۔ کیا ایسے شخص کی امامت درست ہے؟

جواب: تعزیہ بنانا اہل سنت والجماعت کے نزدیک سخت گناہ ہے کہ اس میں اسراف وتبذیر اور شرکیہ اعمال واعتقادات شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس فعل کے مرتکب کی امامت مکروہ ہے (کفایت المفتی: ج 4: ص 223)

خاوند کی اجازت کے بغیر شیعہ کے ہاں نوکری کرنا:

سوال: زید حنفی ہے، اس نے ایک حنفی عورت کو شیعہ کے یہاں دائی میں رکھوادیا تھا، اس کے بعد اس کا شوہر جو کلکتہ میں تھا، آیا اور اس نے اپنی بیوی کو شیعہ کے ہاں سے چھوڑوادیا اور کچھ روز رہ کر پھر کلکتہ چلا گیا، پھر زید نے کوشش کر کے اس عورت کو اسی شیعہ کے ہاں رکھوادیا۔

جواب: اس میں زید نے یہ بُرا کیا کہ عورت کو اس کے خاوند کے مرضی کے خلاف ایسی جگہ نوکر رکھوایا، جس کو خاوند پسند نہیں کرتا تھا۔ اگر خاوند راضی ہوتا تو شیعہ کے ہاں نوکری ناجائز نہیں۔ (کفایت المفتی: ج 4: ص 239)

اجنبی عورت کو شیعہ کے ہاں نوکری پر رکھوانے والے کا حکم:

سوال: اور عورت جو شیعہ کے ہاں ملازم ہے، بظاہر اس کا فعل خراب ہے، وہ شیعہ اور عورت ایک ہی ڈیرے میں رہتے ہیں؟

جواب: یہ بات ہے تو پھر نوکری ناجائز ہے اور رکھوانے والا بھی گنہگار ہے۔

(کفایت المفتی: ج 4: ص 239)

شیعہ کے ہاں نوکری پر رکھوانے والے کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: زید محلّہ کی مسجد کا امام بھی ہے، اس کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟

جواب: عورت کو شیعہ کے پاس سے چھڑایا جائے اور زید بھی توبہ کرے تو اس کی امامت جائز ہوگی۔

(کفایت المفتی: ج 4: ص 239)

رافضی کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ پڑھنا:

سوال: یہاں پر فقط ایک گھر روافض، درمیان مسلمانوں اور برہموں کے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں، اگر وہ روافض مر جائے، تو اس کا کفن مسلمانوں پر واجب ہے یا نہیں؟ اگر لازم ہے تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں یا نہیں؟

جواب: اگر ان روافض میں سے کوئی شخص مر جائے اور لوگ ان میں موجود ہوں، تو وہی اپنی میت کی تجہیز و تکفین کر لیں، لیکن اگر ان میں کوئی موجود نہ ہو، تو دوسرے مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کی میت کی تجہیز و تکفین کریں۔ پھر اگر وہ رافضی ایسے عقیدے کا تھا کہ اس پر کفر کا حکم جاری نہیں ہوتا تھا تو اس کی تجہیز و تکفین مثلِ مسلمین کے کریں اور نمازِ جنازہ بھی پڑھ کر دفن کر دیں، لیکن اگر اس پر کفر کا حکم جاری ہوسکتا تھا، تو اس کی تجہیز و تکفین میں سنت کی رعایت نہ کریں اور نہ نماز پڑھیں، ویسے ہی دفن کر دیں۔ (کفایت المفتی: ج 5: ص 347)

شیعہ کی اقتداء میں سنی کا نمازِ جنازہ پڑھنا:

سوال: کیا سنی حنفی مسلمان، شیعہ کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟

جواب: شیعہ غالی تبرائی نہ ہو تو نماز جنازہ میں حنفی اس کی اقتداء کر سکتا ہے، یعنی وہ شیعہ جو ضروریات دین کا انکار نہ کریں اور صرف حضرت علیؓ کی افضلیت کے قائل ہوں۔ لیکن اگر وہ ضروریات دین کے منکر اور کفریہ عقائد (مثلاً اُلوہیت حضرت علیؓ، تحریف قرآن، حضرت عائشہؓ پر تہمت) کے قائل ہوں تو وہ کافر ہیں۔ اور کافر کے پیچھے نماز جنازہ جائز نہیں۔ (کفایت المفتی: ج 5: ص 442)

قرآن کریم کو ناقص کہنے والے اور خلفائے ثلاثہؓ کی توہین کرنے والے شیعہ سے نکاح:

سوال: شیعہ جو حضرات خلیفۂ اوّل و دوم و سوم اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ کی شان میں خلاف تہذیب الفاظ استعمال کرتے ہیں اور قرآن کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ دس پارے کم ہیں۔ ان سے احناف عقد کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: شیعہ جو غالی تبرائی ہیں ان کا حکم اہل کتاب کا ہے کہ شیعہ مرد سے سنی عورت کا نکاح جائز ہے، مگر سنی عورت کا نکاح شیعہ مرد سے جائز نہیں۔

وضاحت: حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعہ کو اہل کتاب قرار دے کر نکاح کے جواز کی یہ صورت بیان کی

ہے، جبکہ اکثر حضرات اکابرینؒ کے ہاں شیعہ اگر کفریہ عقائد کے حامل ہوں تو وہ کافر ہیں اور ان کا حکم وہی ہیں جو مرتدین کا حکم ہے۔لہذا ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ :احسن الفتاوی ،رسالہ حقیقت شیعہ، کیا شیعہ اہل کتاب ہیں: کے صفحہ نمبر 88 پر تحریر فرماتے ہیں کہ.....معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بنا پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا ،بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔(کفایت المفتی:ج7:ص 123)

شیعہ، سنی کے نکاح میں گواہ بن سکتا ہے یا نہیں:

سوال: شیعہ کو سنی کے نکاح کی گواہی میں لے جائیں یا نہیں؟

جواب: شیعہ لوگ سنی کے نکاح میں گواہی میں نہ لے جائیں، اس لئے کہ کفار کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔(کفایت المفتی:ج6:ص513)

خلفائے ثلاثہؓ کو کافر کہنے والے شیعہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

سوال: زید کا مذہب ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ و رسیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ وغیرہ یہ تمام کافر اور منافق تھے(معاذ اللہ) اور اس کا عقیدہ تمام اہل شیعہ کا ہے۔اس کے ساتھ اہل سنت عورت کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس کی لڑکی یا لڑکا بالغ ہو یا غیر بالغ؟

جواب: جس شخص کا یہ عقیدہ ہو اس کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح نہیں ہوسکتا، ہاں اس کی لڑکی سے سنی مرد نکاح کر سکتا ہے، لیکن ایسے غالی شیعوں کے ساتھ تعلقات مناکحت رکھنا مصلحت نہیں ہے۔

وضاحت: حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعہ کو اہل کتاب قرار دے کر نکاح کے جواز کی یہ صورت بیان کی ہے، جبکہ اکثر حضرات اکابرینؒ کے ہاں شیعہ اگر کفریہ عقائد کے حامل ہوں تو وہ کافر ہیں اور ان کا حکم وہی ہیں جو مرتدین کا حکم ہے۔لہذا ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:احسن الفتاوی ،رسالہ حقیقت شیعہ، کیا شیعہ اہل کتاب ہیں: کے صفحہ نمبر 88 پر تحریر فرماتے ہیں کہ.....معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بنا پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا ،بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔(کفایت المفتی:ج7:ص 125)

فرقہ شیعہ سے اہل سنت کا نکاح جائز ہے یا نہیں:

سوال: فرقۂ شیعہ سے اہل سنت والجماعت کی مناکحت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ جو غالی ہیں یعنی ایسے اعتقاد رکھتے ہیں جن سے کفر لازم آجاتا ہے تو ان کے ساتھ مناکحت کی ایک صورت جائز ہے، کہ لڑکا سنی ہو اور لڑکی شیعہ ہو، لیکن اگر لڑکی سنی ہو اور لڑکا غالی شیعہ ہو تو نکاح درست نہ ہوگا۔

وضاحت: حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعہ کو اہل کتاب قرار دے کر نکاح کے جواز کی یہ صورت بیان کی ہے، جبکہ اکثر حضرات اکابرینؒ کے ہاں شیعہ اگر کفریہ عقائد کے حامل ہوں تو وہ کافر ہیں اور ان کا حکم وہی ہیں جو مرتدین کا حکم ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ: احسن الفتاوی رسالہ حقیقت شیعہ، کیا شیعہ اہل کتاب ہیں: کے صفحہ نمبر 88 پر تحریر فرماتے ہیں کہ..... معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بنا پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا، بعد میں متنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ (کفایت المفتی: ج7: ص125)

تفضیلی شیعہ سے سنی لڑکی کا نکاح کرنا:

سوال: ایک شیعہ لڑکا سنی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ یہ تفضیلی شیعہ ہے، جو حضرت علیؓ کو دیگر صحابہ کرامؓ پر فضیلت دیتے ہیں لڑکی کے رشتہ دار صرف اس وجہ سے یہ کام کرنا چاہتے ہیں کہ یہ عورت خراب ہے، ناجائز طریقے سے روزی کھاتی ہے، اس سے بہتر یہ ہے کہ شیعہ آدمی کے نکاح میں رہے۔

جواب: شیعہ اگر صرف یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ وہ حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہ کرامؓ پر فضیلت دیتا ہے، بس اس کے علاوہ اور کوئی بات اس میں شیعیت کی موجود نہیں ہو تو یہ کافر نہیں ہے، اور ایسے شیعہ کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح منعقد ہو جاتا ہے (شیعہ تفضیلی کے ساتھ اگرچہ نکاح جائز ہے، تاہم احتیاط ان سے رشتہ نہ کرنے میں ہے)۔ لیکن اگر شیعہ غلطی وحی، یا اُلوہیت علیؓ یا افکِ عائشہ صدیقہؓ کا قائل ہو یا قرآن مجید میں کمی زیادتی ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہو، تو ایسے شیعوں کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

اور چونکہ شیعوں میں تقیہ (جھوٹ) کا مسئلہ شائع اور معمول ہے، اس لئے یہ بات معلوم کرنی مشکل ہے کہ فلاں شیعہ قسمِ اوّل میں سے ہے یا قسمِ دوم میں سے۔ اس لئے لازم ہے کہ شیعوں کے ساتھ مناکحت کا تعلق نہ رکھا جائے۔ (چنانچہ شیعہ کی بنیادی کتاب اصول کافی میں 90 فیصد دین تقیہ (جھوٹ) کو قرار دیا گیا ہے اور شیعوں کے ہاں

جو جھوٹ نہ بولے وہ مومن ہی نہیں)۔شیعہ لڑکی کے ساتھ سنی مرد کا نکاح درست ہے،لیکن یہ تعلق پیدا کرنا اکثر حالات مضر ہوتا ہے،اس لئے اجتناب ہی اولی ہے۔

وضاحت: حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعہ کو اہل کتاب قرار دے کر نکاح کے جواز کی یہ صورت بیان کی ہے،جبکہ اکثر حضرات اکابرینؒ کے ہاں شیعہ اگر کفریہ عقائد کے حامل ہوں تو وہ کافر ہیں اور ان کا حکم وہی ہیں جو مرتدین کا حکم ہے۔لہذا ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:احسن الفتاوی ,رسالہ حقیقت شیعہ، کیا شیعہ اہل کتاب ہیں: کے صفحہ نمبر 88 پر تحریر فرماتے ہیں کہ.....معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بناء پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا،بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں،ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔(کفایت المفتی:ج7:ص128)

شیعہ سنی کا آپس میں نکاح کرنا:

سوال: شیعہ لڑکی کا نکاح اہل سنت مرد سے اور سنی عورت کا نکاح شیعہ مرد سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ لڑکی کا نکاح اہل سنت مرد سے جائز ہے اگر چہ مناسب اور بہتر نہیں ہے،سنی عورت کا نکاح شیعہ مرد سے جائز نہیں۔

وضاحت: حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعہ کو اہل کتاب قرار دے کر نکاح کے جواز کی یہ صورت بیان کی ہے،جبکہ اکثر حضرات اکابرینؒ کے ہاں شیعہ اگر کفریہ عقائد کے حامل ہوں تو وہ کافر ہیں اور ان کا حکم وہی ہیں جو مرتدین کا حکم ہے۔لہذا ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:احسن الفتاوی ,رسالہ حقیقت شیعہ، کیا شیعہ اہل کتاب ہیں: کے صفحہ نمبر 88 پر تحریر فرماتے ہیں کہ.....معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بناء پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا،بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں،ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔(کفایت المفتی:ج7:ص126)

شیعہ اور سنی کے نکاح کا حکم:

سوال: سنی اور شیعہ کے درمیان نکاح جائز ہے یا نا جائز؟

جواب: غالی شیعوں اور سنیوں میں مناکحت فساد پر منتج ہوتی ہے،نیز اگر لڑکی سنیہ اور لڑکا غالی شیعہ ہو تو نکاح ہی درست نہیں ہوتا،ہاں !لڑکا سنی اور لڑکی شیعہ ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

وضاحت: حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعہ کو اہل کتاب قرار دے کر نکاح کے جواز کی یہ صورت بیان کی ہے، جبکہ اکثر حضرات اکابرینؒ کے ہاں شیعہ اگر کفریہ عقائد کے حامل ہوں تو وہ کافر ہیں اوران کا حکم وہی ہیں جو مرتدین کا حکم ہے۔لہذا ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:احسن الفتاوی رسالہ حقیقت شیعہ، کیا شیعہ اہل کتاب ہیں: کے صفحہ نمبر 88 پر تحریر فرماتے ہیں کہ....معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بناء پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا، بعد میں متنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔(کفایت المفتی:ج7:ص 127)

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکا غالی شیعہ ہے تو نکاح کا کیا حکم ہے:

سوال: ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک شخص سے کیا جو شیعہ تھا اوراس نے یہ ظاہر کیا کہ میں سنی ہوگیا ہوں، اس کے اس کہنے پر کہ "میں سنی ہوگیا ہوں" ہندہ کے والد نے نکاح کردیا لیکن ہندہ ابھی رخصت بھی نہ ہو پائی تھی کہ معلوم ہوا وہ شخص سنی نہیں ہوا بلکہ شیعہ ہی ہے اور سخت قسم کے شیعہ ہے۔اب جبکہ لڑکی بالغ ہوئی اوراس نے اپنے شوہر کے یہاں جانے سے اس بناء پر انکار کیا کہ وہ شیعہ ہے اوراختلافِ مذہب رکھتے ہے۔پس ایسی حالت میں جبکہ یہ لوگ قرآن مجید کے پندرہ پاروں کو مانتے ہیں اور پندرہ پاروں کو نہیں مانتے اور شیعہ بھی سخت قسم کے ہیں۔ہندہ نابالغہ کا نکاح شیعہ کے ساتھ ہوا یا نہیں؟اگر ہوگیا تو اب چھٹکارے کی کیا صورت ہے؟

جواب: اگر یہ صحیح ہے کہ وہ شخص قرآن مجید کے 15 پاروں کو کلام الٰہی نہیں مانتا تو ایسے شخص کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح درست ہی نہیں ہوا، اس لئے کہ وہ ضروریات دین کا منکر ہوا، اوراس کو حق ہے کہ وہ بغیر طلاق حاصل کئے دوسرا نکاح کرلے۔ہاں قانونی مواخذہ سے محفوظ رہنے کیلئے حاکم سے اجازت حاصل کرلینا لازم ہے۔اوراگر وہ اس بات سے انکار کرے یعنی یہ کہے کہ میں سارا قرآن کلام الٰہی سمجھتا ہوں تب بھی لڑکی کو حق ہے کہ وہ اختلافِ مذہب اور دھوکہ دہی کی وجہ سے اپنا نکاح فسخ کرالے، کیونکہ سنی عورت اور غالی شیعہ کے درمیان: نباہ: نہیں ہوسکتا۔

(کفایت المفتی:ج7:ص 132)

فرقۂ شیعہ سے اہل سنت والجماعت کی مناکحت کا حکم:

سوال: زید کے دادا اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ میں اہل سنت والجماعت ہوں، مگر انہوں نے اپنا نکاح ایک رافضی شیعہ عورت کے ساتھ کیا ہوا ہے، اوراس شیعہ عورت سے چار بچے ہیں، اورانہوں نے اپنی لڑکیوں کی

شادیاں بھی شیعہ لوگوں میں کررکھی ہیں، اور اس کا ملنا جلنا، خلط ملط سب اسی طرح ہے کوئی فرق نہیں ہے، اور زید کا کہنا ہے کہ میں شیعہ نہیں ہوں، اہل سنت والجماعت ہوں۔اب ایک اہل سنت والجماعت حنفی المذہب کے ہاں رقعہ اپنی شادی کا بھیجا ہے اور کہتا ہے کہ میں اہل سنت والجماعت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں، ایسی صورت میں اس لڑکے سے اہل سنت والجماعت کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں ہوسکتا۔جو اولادرافضی کے تخم سے پیدا ہوئی اور وہیں پرورش پائی وہ رافضی ہوگا یا اہل سنت والجماعت ہوگا؟ شیعہ لوگوں میں دھوکہ دینا جائز کررکھا ہے اپنی مطلب برآری کے واسطے، جس کو وہ لوگ تقیہ کہتے ہیں۔آیا شرعاً کیا حکم ہے؟

جــواب: شیعوں کے بہت فرقے ہیں بعض فرقے کافر ہیں۔مثلاً جو حضرت علیؓ کی الوہیت یا حلول کا اعتقادرکھتے ہیں یا غلط فی الوحی یا افکِ عائشہؓ یا قرآن مجید میں کمی زیادتی کے قائل ہیں، ایسے شیعوں کے ساتھ رشتہ کرنا ناجائز ہے۔

یہ صحیح ہے کہ شیعوں کے یہاں تقیہ کا مسئلہ ہے اور اس بناپر ان کے خیالات اور عقائد کا پتہ لگانا مشکل ہے اور جو شخص اس بات سے واقف ہے، وہ شیعوں میں رشتہ ناتہ کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا(چنانچہ شیعہ کی بنیادی کتاب اصول کافی میں 90فیصد دین جھوٹ کو قراردیا گیا ہے اور شیعوں کے ہاں جو جھوٹ نہ بولے وہ مومن ہی نہیں)۔

وضاحت: تفضیلی شیعہ کے ساتھ اگرچہ نکاح جائز ہے، تاہم احتیاط ان سے رشتہ نہ کرنے میں ہے۔

(کفایت المفتی:ج7:ص130)

شیعہ سے کئے ہوئے نکاح کا حکم:

ســوال: ایک عورت بالغہ ہے، اس کی ماں نے اس عورت کا نکاح(باوجود باپ کے ہوتے ہوئے بلا اس کا ذکر کئے ہوئے کہ خاوند کس مذہب کا ہے)قاضی سے پڑھوادیا، اس نکاح کے ہوجانے کے بعد معلوم ہوا کہ خاوند شیعہ مذہب کا ہے اور سبِ شیخینؓ کرتا ہے، عورت نے انکار کردیا ہے اور کسی طرح بھی رضامند نہیں ہے اور باپ بھی عورت منکوحہ کے ساتھ ہے۔موجودہ صورت میں نکاح قائم رہے گا یا فسخ ہوگا؟

جواب: ماں کو بالغہ لڑکی کا نکاح کردینے میں کوئی حق نہیں تھا، اور اگر بالغہ لڑکی کو اس کے ہونے والے خاوند کے مذہب سے ناواقف رکھا گیا اور اس سے اذن حاصل کرلیا گیا تھا تو یہ نکاح بھی لڑکی کے انکار کردینے پر واجب الفسخ ہے، بذریعہ عدالت فسخ کرالینا چاہئے۔(کفایت المفتی:ج7:ص134)

مسلمان لڑکی کا شیعہ سید سے نکاح:

سوال: ایک سنی مسلمان اپنی دختر نابالغ کا نکاح ایک شیعہ سید سے کرنا چاہتا ہے کیا شرعاً یہ نکاح جائز ہوگا؟

جواب: شیعہ اگر غالی تبرائی ہو تو اس کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح ہی صحیح نہیں ہوتا۔ اور اگر غالی نہ ہو تو نکاح جائز ہو جاتا ہے، مگر اختلافِ عقائدِ زوجین کی وجہ سے بسا اوقات آپس میں رنجش اور منافرت رہتی ہے، اس لئے مناسب نہیں کہ لڑکی کو ہمیشہ کے لئے ایک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے۔ (کفایت المفتی: ج 7: ص 136)

لاعلمی میں رافضی سے نکاح ہو جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: زید نے اپنی لڑکی "ہندہ" کا "بکر" کے لڑکے کے ساتھ عقد کر دیا، چار سال کے بعد معلوم ہوا کہ "بکر" رافضی قوم سے ہے۔ اب زید اپنی لڑکی کو نہیں بھیجتا۔ کہتا ہے کہ لاعلمی میں نکاح کر دیا گیا، اب نہیں بھیجوں گا۔ آیا "ہندہ" جو مذہب حنفی رکھتی ہے اس کا نکاح رافضی کے ساتھ درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر لڑکے نے یا اس کے اولیاء نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا تھا اور حقیقت میں شیعہ تھے تو زید کو اور اس کی لڑکی کو حق ہے کہ اس دھوکہ دینے کی بناء پر اپنی لڑکی کے نکاح کو فسخ کرا لے۔ اور اگر دھوکہ دینے کی نوبت نہیں آتی تو اگر خاوند ایسے شیعوں میں سے ہے جو موجودہ قرآن مجید کو نہیں مانتے یا اس میں تحریف یا کمی زیادتی کے قائل ہیں یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کے قائل ہو یا حضرت علیؓ کو خدا مانتے ہیں یا اسی قسم کے کسی اور عقیدے کے قائل ہیں تو نکاح ہی صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر وہ تبرائی غالی شیعوں میں سے ہیں تو بوجہ فسق اور عدمِ امکانِ موافقت کے وہ نکاح کو فسخ کرا سکتی ہے۔

(کفایت المفتی: ج 7: ص 136)

شیعہ لڑکی کا سنی لڑکے یا سنی لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کرنا:

سوال: اگر سید زادی مذہباً شیعہ اور امتی حنفی ہو یا امتی شیعہ اور سید زادی حنفی ہو تو یہ نکاح کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر سید زادی شیعہ ہو اور شوہر غیر ہاشمی سنی ہو تو نکاح جائز ہے۔ اور اگر سید زادی سنی ہو اور شوہر غالی شیعہ ہو خواہ ہاشمی ہو یا غیر ہاشمی ان کا نکاح ناجائز ہے۔ غالی سے مراد یہ ہے کہ اس پر کفر کا حکم عائد ہو سکے۔

وضاحت: حضرت مفتی صاحبؒ نے شیعہ کو اہل کتاب قرار دے کر نکاح کے جواز کی یہ صورت بیان کی ہے، جبکہ اکثر حضرات اکابرینؒ کے ہاں شیعہ اگر کفریہ عقائد کے حامل ہوں تو وہ کافر ہیں اور ان کا حکم وہی ہیں جو مرتدین

کا حکم ہے۔لہذا ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:احسن الفتاوی، رسالہ حقیقت شیعہ، کیا شیعہ اہل کتاب ہیں: کے صفحہ نمبر 88 پر تحریر فرماتے ہیں کہ.....معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بنا پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا،بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں،ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔(کفایت المفتی:ج7:ص 361:364)

فسخِ نکاح کے بیس برس بعد شیعہ شوہر کا اپنے کو سنی بتا کر بقائے نکاح کا دعوی کرنا:

سوال: ایک بالغہ کنواری لڑکی اہل سنت کو ایک شیعہ نے ورغلا کر اغوا کرلیا اور دوسری کسی گمنام جگہ لے جا کر نکاح کیا، تین چار مہینوں کے بعد لڑکی کے وارث ممکن ذرائع سے لڑکی کو واپس لائے۔شریعت کی طرف رجوع کرنے پر پیر مہر علی شاہ مرحومؒ وغیرہم جیسی ہستیوں اور دو تین علماء کرام نے متفقہ حکم دیا کہ اہل سنت اور شیعہ کا نکاح جائز نہیں۔اس واقعہ کو عرصہ تقریباً 20 سال کا ہوگیا جبکہ اس عورت کا نکاح دوسرے اہل سنت کے ساتھ پڑھا دیا گیا۔اب اِس وقت اِس عورت سے اہل سنت مسلمان کے(جس کے ساتھ سنت طریقے پر روبرو گواہان کے نکاح خوان نے ہر طرح تسلی اور حلف از روئے قرآن مجید کے نکاح پڑھا تھا)پانچ بچے ہیں۔سب سے بڑی لڑکی بھی بالغہ ہوگئی ہے۔

اب پہلا شخص بطور ضد اور شرارت کے علانیہ کہتا ہے کہ میں اہلسنت والجماعت ہوں اور اُس وقت بھی میں اہل سنت والجماعت تھا۔تو اب اتنے عرصے کے بعد اس کے حمایت کرنے والے دیگر علماء لا کر فیصلہ کراتے ہیں کہ یہ دوسرا نکاح ناجائز ہے۔

اب چونکہ جن علمائے کرام نے اُس وقت حکمِ جدید یا نکاحِ ثانی کا دیا تھا وہ انتقال کرچکے ہیں اور بچوں کا باپ سخت نالاں اور پریشان ہیں اور اس کے یہ الفاظ ہے کہ:

''یہ کیسی شریعت ہے اور اسلام کا کیا حکم ہے کہ جب ایک دفعہ وہی شریعت حکم دیتی ہے اور شیعہ کے ساتھ نکاح ناجائز قرار دے کر بعد تحقیقات کے مجھے نکاح کا حکم ملتا ہے،اب جبکہ میں پانچ بچوں کا باپ ہوں تو پھر وہی شریعت میرا نکاح ناجائز بتاتی ہے''۔

اس لئے مجبور ہوکر آپ جناب کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ فتنۂ ارتداد کا ڈر ہے۔

جواب نمبر(1) شیعہ مذہب تبرائی والے کا سکوت دعوے(خاموشی) سے اس قدر طویل زمانے تک

کہ پہلی اولاد دوسرے شوہر کی بالغہ بھی ہوگئی ہے دلیل وسند ہے اس بات کی کہ یہ شخص شیعہ ہی ہے۔ اگر اہل سنت والجماعت ہوتا تو دوسری نکاح کی خبر سنتے ہی دعوی کرتا اپنے نکاح کے منعقد ہونے کا اور دوسرے نکاح کے باطل ہوجانے کا۔ لیکن جب اس نے دعوی نہیں کیا تو یہ سکوت (خاموشی) اور دعوی نہ کرنا اقرار ہے اس کی طرف سے شیعہ ہونے کا۔ لہذا اس کا دعوی اہل سنت والجماعت ہونے کا غیر معتمد ہے بوجہ تناقض کے، اور اس کا دعوی قابل سماعت نہیں اور اس عورت کا دوسرا نکاح صحیح ہے اور اس کی اولاد شوہر ثانی (سنی) سے حلال کی ہے۔

جواب نمبر (2) جس وقت شریعت کا فیصلہ ہوا تھا اور ثالثوں نے اس کو شیعہ قرار دے کر عدمِ جوازِ نکاح کا حکم دیا تھا اسی وقت اس کو لازم تھا کہ اپنا سنی ہونا ثابت کرتا اور شیعیت سے تبری کرتا۔ مگر اُس وقت وہ خاموش رہا اور اس کی بیوی کا دوسرا نکاح ہوا اور ایک زمانہ گزر گیا مگر یہ نہ بولا۔ تو اب اس کا اپنے کو سنی بتانا اور سابقہ نکاح کے باقی رہنے کا دعوی کرنا نا قابل قبول ہے۔ (کفایت المفتی ج 7: ص 138)

شیعہ کے ساتھ نکاح کا حکم اور شیعہ سنی کے نکاح کے فسخ کی صورت کیا ہے:

سوال: جب کہ زوجین کے درمیان تفریق کرنا ضروری ہے شوہر کے غالی شیعہ ہونے کی وجہ سے، اور علماء کہتے ہیں کہ کافر حاکم کا فسخ کرنا معتبر نہیں۔ تو اب فسخ کرانے کے لئے کون سی صورت اختیار کی جائے؟ اگر شوہر شیعی عقائد کو لاعلمی کی وجہ سے صحیح اور ضروری جانتا ہے، تو بیوی کو اس کے ماتحت رہنے کی شرعی گنجائش ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر غالی سَبّی شیعہ ہے یعنی اس کے عقائد ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو، مثلاً: قرآن مجید کو صحیفۂ عثمانی بتاتا ہو منزل من اللہ نہ مانتا ہو، یا اس میں کمی بیشی کا قائل ہو یا حضرت علیؓ کو خدا، یا مظہرِ خدا یعنی اوتار مانتا ہو، ان کے اندر خدائی قوتیں ہونے کا معتقد ہو یا غلط فی الوحی کا عقیدہ رکھتا ہو، یعنی یہ سمجھتا ہو کہ وحی حضرت علیؓ پر آئی تھی جبرئیل علیہ السلام سے غلطی ہوئی اور وہ محمد ﷺ کو دے گئے یا افکِ عائشہ صدیقہؓ کا عقیدہ رکھتا ہو یا ان کے مثل کوئی کفریہ عقیدہ رکھتا ہو تو ایسے شخص کے ساتھ سنیہ مسلمہ کا نکاح صحیح نہیں ہوتا (کیونکہ ان عقائد کے حامل شیعہ کافر ہیں اور کافر سے نکاح درست نہیں)۔ اور جب نکاح صحیح نہیں ہوا تو شرعاً فسخ کی ضرورت نہیں، مگر قانونی مواخذہ سے بچنے کے لئے عدالتی کاروائی لازمی ہوتی ہے۔

پس اگر صورت یہی ہو تو اس میں مسلمان حاکم اور غیر مسلم حاکم دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ عورت فی الحقیقت اس کے نکاح میں نہیں ہے، اس کا فیصلہ صرف قانونی گرفت سے بچنے کیلئے ہے، نہ کہ ایک قائم اور ثابت نکاح کو فسخ کرانے

کے لئے کہ مسلمان حاکم اسے فسخ کرے۔

البتہ اگر شوہر غالی شیعہ نہ ہو اور نکاح فِی حَدِّ ذاتِہٖ منعقد ہو چکا ہو مگر اس کو بوجہ اختلاف عقائد و منازعت باہمی یا اعتداء زوج کی بنا پر فسخ کرانا ہو تو بے شک مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے۔ غیر مسلم حاکم کا فیصلہ ایک قائم شدہ نکاح کو فسخ کرانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ (کفایت المفتی: ج 8: ص 443)

شیعہ کا دھوکہ دے کر نکاح کرنے کی صورت میں فسخِ نکاح:

سوال: میں مسماۃ سکینہ دختر فہیم الدین عرض پرداز ہوں کہ 1925ء میں جبکہ میری عمر 11 سال کی تھی، ایک شخص ضمیر الحسن پسر ابوالحسن نے میرے والد کو دھوکہ دے کر اور یہ کہہ کر کہ میں اہل سنت والجماعت ہو گیا ہوں، میرے ساتھ نکاح کر لیا، اور نکاح کے بعد اس نے اپنا وہی طریقہ رکھا اور مجھ کو شیعہ بننے پر مجبور کیا اور سخت تکلیفیں پہنچائیں۔ میں اس کے مذہب سے سخت بیزار ہوں اور کسی اہل سنت والجماعت والے شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہوں، میری عمر 18 سال ہے، میرے ماں باپ بالکل نادار ہیں۔

جواب: اگر خاوند نے عورت کے باپ کو یہ بتایا تھا کہ میں اہل سنت والجماعت ہو گیا ہوں اور اسی بنا پر باپ نے نکاح کر دیا تھا، نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سنی نہیں ہوا بلکہ ابھی تک شیعہ ہے تو لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا نکاح فسخ کرالے۔ اور اگر خاوند غالی شیعہ تبرائی ہو تو نکاح ہی درست نہیں ہوا، بذریعہ عدالت فیصلہ کرا کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

وضاحت: عدالت سے یہ فیصلہ کروانا قانونی طور پر اجازت حاصل کرنے کے لئے ہے، ورنہ شرعاً اس کو اجازت ہے۔ (کفایت المفتی: ج 8: ص 445)

افضلیت وخلافتِ سیدنا صدیق اکبرؓ کے منکر کی امامت کا حکم:

سوال: زید کہتا ہے کہ حضرت علیؓ، خلفاء میں افضل ہے اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت انصارؓ نے متفق ہو کر کر دی اور آنحضرت ﷺ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کی بابت کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ سے افضل بتانا اور فضیلتِ کلیہ دینا تمام اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ تمام اُمت محمدیہ سے

افضل ہیں۔سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے متعلق یہ کہنا کہ انصارؓ نے متفق ہوکر سیدنا صدیق اکبرؓ کوخلیفہ بنادیا۔ قائل کی ناواقفیت پر مبنی ہے،انصارؓ توشروع سے قریش کے خلاف تھے،کسی انصاری کوخلیفہ بنانا چاہتے تھے،بالآخر یہاں تک کہا کہ ایک خلیفہ قریشی ہوتوایک انصاری،لیکن تمام مہاجرینؓ وانصارؓمیں سے یہ کسی نے نہ کہا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ سے حضرت علیؓ افضل یا خلافت کے زیادہ مستحق اور حق دار ہیں،سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کوتمام مہاجرینؓ وانصارؓ نے تسلیم کیا۔اور کیوں نہ تسلیم کرتے جب خود رسول اکرم ﷺ نے اپنے طرزِعمل سے سیدنا صدیق اکبرؓ کواپنا جانشین بنادیا اور نماز پڑھانے میں باوجود سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور چند اشخاص کے اس اصرار کے کہ کسی دوسرے کوامام بنایا جائے،آپ ﷺ نے نہ مانا اور ناگواری کے لہجے میں فرمایا کہ تم صاحب یوسف(علیہ السلام)ہو،یعنی مجھ کوایک امرِ حق سے پھیرنا چاہتی ہو، سیدنا صدیق اکبرؓ کوہی امام بنایا۔اور آنحضرت ﷺ نے بطور پیشگی پہلے ہی فرمادیا تھا:یأبی اللّٰہ والمؤمنون الا ابابکر: یعنی نہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کسی دوسرے کوخلیفہ ہونے دے گا،نہ مسلمان کسی دوسرے کوخلیفہ بنائیں گے۔آپ ﷺ کے اس ارشاد سے معلوم ہوگیا کہ آپ ﷺ کونوروحی سے یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ میرے بعد خود اللہ رب العزت ہی کی طرف سے سیدنا صدیق اکبرؓ خلیفہ بنائے جائیں گے،نیز مسلمان بھی کسی دوسرے کوسیدنا صدیق اکبرؓ کے ہوتے ہوئے پسند نہ کریں گے،اسی لئے آپ ﷺ نے صراحتاً سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے متعلق کچھ ارشاد فرمانے کی ضرورت نہ سمجھی،لیکن آپ ﷺ کا یہ طرزِعمل اور یہ ارشادات بھی تصریح سے کم نہیں ہیں۔

پس مذہب حق یہی ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓہی حضرت علیؓ اور تمام صحابہ کرامؓ اور تمام اُمت محمدیہ سے افضل تھے۔یہ کہنا کہ حضرت محمد ﷺ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے متعلق کچھ نہیں فرمایا،صحیح نہیں،جیسا کہ آپ ﷺ کے ارشادات(جومثل تصریح کے ہیں)بکثرت خلافتِ سیدنا صدیق اکبرؓ پردلالت کرتے ہیں،نیز آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق بھی توکچھ تصریح نہیں فرمائی،پھر حضرت علیؓ کوکس وجہ سے مستحقِ خلافت قرار دے دیا گیا۔پس سیدنا علی المرتضیٰؓ کی فضیلتِ کلیہ کا قائل مبتدع ہے،اوراس کی امامت مکروہ ہے۔

(کفایت المفتی:ج9:ص227)

وقف کاثبوت کیسے ہواور وقف کی رقم تعزیہ داری پرخرچ کرنے کاحکم:

سوال: جائیداد غیر منقولہ کا کثیر حصہ وقف شدہ ٹھہرایا جاتا ہے،لیکن کوئی مستند بات نہیں۔نہ کوئی وقف نامہ لکھا گیا ہے اور نہ ان کے پاس کوئی اسناد موجود ہیں،زبانی جمع خرچ ہے۔کیاایسی صورت میں جائیداد منقولہ قرار دی

جا سکتی ہے یا وقف کیلئے وقف نامہ یا شہادت کی ضرورت ہے کہ جن کے سامنے وقف کی گئی، جائیداد موقوفہ کی آمدنی غیر محل مثلاً تعزیہ داری وغیرہ میں خرچ کی جاتی ہے۔

دریں صورت عنداللہ ؛موتی ٰ؛ کیلئے موجب عقاب ہے یا ثواب؟ ورثاء حیات سے ایسی صورت میں مواخذہ تو نہیں ہوگا؟ علاوہ ازیں جائیدا موقوفہ کو واپس لے کر ایسی جگہ جو ؛موتی ٰ؛ کے لئے باعث ثواب ہے، مورثِ حیات کو وقف کرنے کا حق ہے یا نہیں؟

جواب: وقف کا ثبوت دستاویز یا شہادت سے ہوسکتا ہے، خواہ وہ شہادت وقفِ قدیم میں ؛بالتسامع؛ ہی ہو۔ تعزیہ داری ناجائز ہے، اور اس میں رقم خرچ کرنا موجبِ ثواب نہیں بلکہ موجبِ عذاب ہے۔ تعزیہ داری میں جو رقم خرچ کی جاتی ہے اسے کسی کارِ خیر میں صرف کرنا چاہئے۔(کفایت المفتی:ج9:ص334)

مرثیہ کی مجلس قائم کرنا اور اس میں شرکت وتعاون کرنا حرام ہے:

سوال: اگر کوئی شخص کتب ہائے دینی یا وعظ کو بند کر کے مجلس محرم کہ جس میں مرثیہ خوانی ہو قائم کرے ایسے اشخاص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ نیز مجلس میں مرثیہ خوانی ہو اس میں شریک ہونا اور اس کے اخراجات میں شامل ہونا کیسا ہے؟

جواب: مجالسِ تعزیت و مرثیہ خوانی کا منعقد کرنا اور ان میں شرکت کرنا ممنوع و مکروہ ہے۔ کسی میت کیلئے دروازہ پر بیٹھنے اور مجلس تعزیت منعقد کرنے سے فقہاء کرامؒ منع کرتے ہیں چہ جائیکہ وہ واقعہ جس کو مدت گزر گئی ہو مجلسِ مرثیہ میں شرکت حرام ہے اور اسی طرح اس کے اخراجات میں بھی شرکت حرام ہے۔

(کفایت المفتی:ج9:ص53:ناشر:دار الاشاعت کراچی:جولائی 2001ء)

ایسی مساجد میں جانے کا حکم جہاں علمائے حق کو بُرا بھلا کہا جائے:

سوال: مسلمانوں کو ایسی مساجد میں جانا اور وہاں نمازیں پڑھنا درست ہے، جہاں علمائے دین، اہل حق و بزرگانِ دین کو علی العموم بُرا بھلا کہا جاتا ہو اور ان کی تکفیر وتضلیل کی جاتی ہو اور پکے مسلمانوں کو کان پکڑ کر نکالا جاتا ہو اور لوگوں کو فساد پر آمادہ کیا جاتا ہو؟

جواب: جس جگہ اور جس وعظ کی شرکت سے فسادِ عقیدہ اور فساد بین المسلمین ہوتا ہو، اس میں شرکت کرنا اور وہاں جانا کسی مسلمان کو جائز نہیں، خواہ وہ جگہ مسجد ہو یا کوئی اور جگہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ ؛فی نفسہ؛ مسجد بہت اچھی

جگہ ہے،لیکن جبکہ وہاں فسادِعقیدہ اورفسادِبین المسلمین ہوتا ہوتو نہ مسجد ہونے کی جہت سے، بلکہ ان مفسدوں کے اثرِبد سے بچنے کے لئے وہاں نہ جانا لازم ہے۔

:وعن الحسنؒ:لاتجالس صاحب هوی،فیقذف فی قلبک ماتبعه علیه فتهلک،اوتخالفه،فیمرض قلبک:وعن ابی قلابةؒ:لاتجالسوااهل الاهواء، ولا تجادلوهم،فانی لاآمن ان یغمسوکم فی ضلالتهم،ویلبسواعلیکم ماکنتم تعرفون :وعن الحسنؒ:لاتجالس صاحب بدعة،فانه یمرض قلبک:وعن ابراهیمؒ:ولاتکلموهم انی اخاف ان ترتدقلوبکم:وعن یحیی بن ابی کثیرؒقال:اذالقیت صاحب بدعةفی طریق، فخذ فی طریق آخر:وعن بعض السلفؒ:من جالس صاحب بدعة فزعت منه العصمة،ووکل الی نفسه:(کفایت المفتی:ج10:ص36)

نوٹ: پھرشیعوں کے مجالس میں جانے کی کیونکراجازت ہوسکتی ہے جواپنی مجالس میں صحابہ کرامؓ کی گستاخیاں اوران پرتبرّا کرتے ہیں....؟؟؟(**قریشی**)

شیعہ سے چندہ کر کے قرآن خوانی کرنا:

سوال: کسی شیعہ سے چندہ لے کرکلام پاک ختم کرنااورمسجد میں نعت خوانی کرنا جائز ہے یانہیں؟مسجد اہل سنت والجماعت کی ہے۔

جواب: چندہ لے کرقرآن خوانی یانعت خوانی ہی درست نہیں۔(کفایت المفتی:ج10:ص353)

مسجد میں پنجتن پاک سے متعلق اشعار لگانا:

سوال: مندرجہ ذیل اشعار پڑھنایا مسجد میں لگانا درست ہے یانہیں؟

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن — محمداست وعلی فاطمہ حسین وحسن

جس نوں پنج تن نال پیار نا ہیں — اوہدے کلے واا عتبار نا ہیں

جواب: یہ شعراورعبارت،اسلامی تعلیم کے لحاظ سے غلط ہے،مسجد میں لگانے کے قابل نہیں ہے۔

(کفایت المفتی:ج10:ص360)

شیعہ کی گستاخانہ مجالس میں شرکت کا حکم:

اگر کسی جلسے میں شریعت کی تضحیک واستہزاء کیا جاتا ہو اور اہلِ مجلس اسے روک سکتے ہوں تو روکنا فرض ہے اور نہ روک سکتے ہوں تو اس مجلس سے کنارہ کشی لازمی ہے۔

(کفایت المفتی:ج9:ص110:ناشر:دارالاشاعت کراچی:جولائی 2001ء)

شیعہ سے تعلق اور لین دین رکھنا:

ہروہ شخص جو کفریہ عقائد کا برملا اعلان کرتا ہو اور انہی کو اسلام قرار دیتا ہو، اس کو اصطلاح شرع میں: زندیق: کہا جاتا ہے، جیسے شیعہ، قادیانی، آغاخانی، ذکری، پرویزی اور انجمن دیداران وغیرہ، ان سب کا یہی حکم ہے کہ ان سے کسی قسم کا بھی لین اور کوئی تعلق رکھنا جائز نہیں۔(کفایت المفتی:ج11:ص450)

شیعہ کے گستاخانہ مجالس میں شرکت کرنا:

شریعت مقدسہ نے مسلمانوں کو ایسے مجمع میں شریک ہونے اور بیٹھنے سے منع کیا ہے، جہاں آیات اللہ (یعنی اسلامی احکام) کے ساتھ استہزاء یا توہین یا ان کی تکذیب کی جاتی ہو، قرآن پاک میں ہے:اذاسمعتم آیات اللّٰه یکفربهاویستهزأبهافلاتقعدوامعهم حتّٰی یخوضوافی حدیث غیره انّکم اذامّثلهم:

(کفایت المفتی:ج13:ص169)

شیعہ کے ساتھ تعلقات رکھنا:

جو شیعہ صحبتِ صدیق اکبرؓ کے منکر ہوں، اُلوہیت حضرت علیؓ کے قائل ہوں یا قرآن میں کمی بیشی کے معتقد ہوں یا دیگر کفریہ عقائد کے معتقد ہوں، وہ اسلامی فرقوں میں داخل نہیں، کافر بلکہ زندیق ہیں، جن کے احکام دوسرے کفار بلکہ مرتدین سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ان کے ساتھ خرید وفروخت ناجائز ہے، اسی طرح شادی غمی، کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا، ان کے ساتھ تعلق رکھنا سب حرام اور دینی حمیت کے خلاف ہے۔

ان روافض سے پوری احتیاط برتی جائے، یہ سنی لوگوں کو نجس کھلانا ثواب اور ضروری سمجھتے ہیں۔

(کفایت المفتی:ج12:ص175)

رجب کے کونڈے واجب الترک ہے:

رجب کے کونڈوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے، یہ گھڑی ہوئی باتیں ہیں، جن کو ترک کردینا چاہئے۔
(کفایت المفتی: ج2: ص283)

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے دشمن (شیعوں) سے ترکِ موالات:

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور حضور اقدس ﷺ اور اسلام کے دشمنوں سے ترکِ موالات کرنا ایک مذہبی فریضہ ہے، جس کے متعلق قرآن مجید میں صاف وصریح احکام اور ناقابل تاویل نصوص وتصریحات موجود ہیں، دوپہر کے وقت وجود آفتاب سے انکار ممکن، لیکن قرآن وحدیث جاننے والے کو فریضہ ترکِ موالات سے انکار کرنا ممکن نہیں۔ قرآن پاک میں نہ صرف ایک دو جگہ، بلکہ متعدد مواقع میں اس مہتم بالشان فرض کا ذکر فرمایا گیا اور اس کے اوپر عمل نہ کرنے والوں کو عذاب اور غضب کبریائی سے ڈرایا گیا ہے، ایک جگہ ارشاد ہے:

:لاتجدقوما یؤمنون باالله والیوم الاٰخریوآدون من حآدالله ورسوله: یعنی اے پیغمبر ﷺ! تم اس جماعت کو جو خدا تعالیٰ کی مقدس ہستی اور روزِ جزا پر یقین وایمان رکھتی ہو، دشمنانِ خدا اور رسول سے موالات یعنی دوستی اور نصرت کے تعلقات رکھتے ہوئے نہ پاؤ گے۔

گویا یوں فرمایا گیا کہ حضرتِ حق اور یوم آخرت پر ایمان اور دشمنانِ خدا اور مکذبین روزِ جزا سے موالات ایسی متبائن ومتضاد باتیں ہیں کہ ایک دل میں ان کا جمع ہونا ممکن نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا: یاایھاالّذین اٰمنوا لاتتّخذوا عدوّی و عدوّکم اولیآء: یعنی ایمان والو! ہمارے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، یعنی ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات نہ رکھو۔

تیسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: انّما ینھٰکم الله عن الّذین قٰتلوکم فی الدّین واخرجوکم مّن دیارکم وظٰھروا علٰی اخراجکم ان تولّوھم ومن یّتولّھم فاُلٰئک ھم الظّٰلمون: یعنی جو لوگ تم سے مذہبی لڑائی لڑیں اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالیں اور نکالنے والوں کی مدد ومعاونت کریں، حضرتِ حق ایسے لوگوں کی موالات سے تم کو منع کرتے ہیں اور جو ان سے موالات کرے گا، وہ ظالم ہے (کفایت المفتی: ج2: ص338)

مطلقہ ثلاثہ کے ارتداد سے حلالہ ساقط ہوگا یا نہیں:

سوال: زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق ثلاثہ دیا، اس کے بعد ہندہ مرتدہ ہوگئی اور کچھ عرصہ کے بعد تائب ہو کر مسلمان ہوگئی۔ اب زید اس سے بغیر حلالہ کے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ارتداد کی وجہ مطلقہ سے طلاقِ ثلاث کا حکم باطل نہیں ہوتا، ضرورتِ تحلیل باقی رہتی ہے۔
(کفایت المفتی: ج8: ص 379)

مطلقہ ثلاثہ کے مرتدہ ہونے سے حلالہ ساقط ہوگا یا نہیں:

سوال: زن مطلقہ اگر بعد طلاق مرتدہ ہوجائے اور پھر اسلام لائے، تو بغیر تحلیل شوہر اوّل کے لئے درست ہے یا نہیں؟

جواب: زن مطلقہ ثلاث اگر مرتدہ ہوجائے اور پھر اسلام لائے تو زوجِ اوّل بغیر تحلیل نکاح نہیں کرسکتا، کیونکہ ارتداد سے حکمِ طلاق باطل نہیں ہوتا۔ (کفایت المفتی: ج8: ص 379)

ملحدانہ اشعار والی مجلس میں شرکت کا حکم:

سوال: چار پانچ داڑھی منڈے بے نماز، زنانی و مردانی مجلسوں میں بیٹھ کر نعت خوانی و غزل خوانی اور منڈھا خوانی (ایک قسم کے گیت جو دلہن کی رخصتی کے وقت گائے جاتے ہیں) نہایت خوش الحانی سے کرتے ہیں اور ایسے اشعار پڑھتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توہین ہوتی ہے، مثلاً: اللہ کے پلے میں سوائے وحدت کے رکھا ہی کیا ہے، ہمیں جو کچھ لینا ہے وہ سرکار محمد ﷺ سے لے لیں گے: وغیرہ۔ ایسی مجلسوں میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ اشعار جو سوال میں مذکور ہیں سخت ملحدانہ اور عوام مسلمین کی گمراہی کا باعث ہیں اور اس قسم کی غزل خوانی کو نعت خوانی کے نام سے مشہور کرنا، درحقیقت شریعت اور پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین ہے اور عورتوں کے مجمع میں نوجوان مردوں کا خوش الحانی سے گانا موجبِ شیوعِ فسق ہے۔ لہٰذا یہ تمام باتیں جو سوال میں مذکور ہیں، ناجائز اور حرام ہیں اور بعض تو زندقہ و الحاد میں داخل ہیں۔ مسلمانوں کو ایسی مجالس سے بچنا فرض ہے۔ (کفایت المفتی: ج2: ص 263)

صدقاتِ واجبہ ذمی کو دینا:

زکوٰۃ اور عشر کے علاوہ دوسرے صدقاتِ واجبہ ذمی کافر کو دینے کے بارے میں اختلاف ہے، حضرات طرفینؒ

جوازاورامام ابو یوسفؒ عدمِ جواز کے قائل ہیں۔لہذا احتیاط اس میں ہیں کہ دوسرے صدقاتِ واجبہ مثلاً:صدقۂ فطر،چرمِ قربانی کی قیمت وغیرہ کافر غریب کے بجائے مسلمان فقیر پر صدقہ کی جائے۔چنانچہ فتاوی محمودیہ میں ہے:

مگر احتیاط یہ ہے کہ صدقہ فطر بھی مسلم کو دیا جائے گا کہ اس میں امام ابو یوسفؒ کا اختلاف ہے،وہ ناجائز فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ کافر حربی کوصدقہ فطر دینا بالاتفاق ناجائز ہے،ذمی کے بارے میں اختلاف ہے،شامیہ باب المصرف وباب صدقۃ الفطر میں بظاہر جواز کو ترجیح معلوم ہوتی ہے،مگر کفارہ ظہار کے باب میں کافی سے بدون ذکرِ خلاف عدمِ جواز نقل کیا ہے،جو فیصلہ کے لئے کافی ہے۔

(کفایت المفتی:ج12:ص130)

ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے:

شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے،قاضی کی ضرورت نہیں،البتہ قانونی مواخذہ سے محفوظ رہنے کیلئے حاکم کی اجازت حاصل کرلینا بہتر ہے۔(کفایت المفتی:ج9:ص287)

مرتد کے ساتھ نکاح کرنا:

مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جو مسلمان کافر ہوجائے،وہ مرتد ہے اور مرتد کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔(کفایت المفتی:ج1:ص544)

مرتد سے نکاح اور اُن کا ذبیحہ:

مرتد اور زندیق دونوں واجب القتل ہیں،دونوں سے مناکحت باطل اور دونوں کا ذبیحہ مردار ہے۔

(کفایت المفتی:ج11:ص620)

کفار کی مدد کرنا:

سوال: کافروں کی مدد کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کافروں کی امداد اُمورِ کفریہ میں یا مسلمانوں کے مقابلہ میں کرنا حرام ہے۔قال اللّٰہ تعالیٰ: ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان،واتقوا اللّٰہ۔وقال اللّٰہ تعالیٰ: یاایھاالّذین اٰمنوا لاتتخذوا

عدوّی وعدوّکم اولیآء:وقال اللّٰہ تعالیٰ:الّذین یتّخذون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین، ایبتغون عندھم العزّۃ فانّ العزّۃ للّٰہ جمیعا:وقال اللّٰہ تعالیٰ:یاایّھاالّذین اٰمنوا لاتتّخذوا الیھود والنّصاریٰ اولیآء،بعضھم اولیآء بعض، ومن یّتولّھم مّنکم فانّہ منھم،انّ اللّٰہ لایھدی القوم الظّٰلمین:(کفایت المفتی:ج9:ص190)

مسجد میں مشرک کے لئے دعائے مغفرت کرنا:

سوال: مسجد میں مشرک کے لئے دعائے مغفرت مانگ سکتے ہیں یانہیں؟

جواب: مشرک کے لئے دعائے مغفرت ممنوع ہے،مسجد میں ہویااور کہیں:قال اللّٰہ تعالیٰ: ماکان للنّبی والّذین اٰمنوان یّستغفروا للمشرکین ولوکانوااولی قربیٰ:

(کفایت المفتی:ج10:ص352)

اپنی لامذہبیت کااعلان کرنے والے کی قیادت کاحکم:

سوال: جومسلم قوم حنفی المذہب کسی ایسے آدمی کواپنا نمائندہ،قائدیاوکیلِ اسلام تسلیم کریں،جس نے اپنی لامذہبیت کااعلان کردیاہواوروہ لیڈر،شعائرِ اسلام کی علی الاعلان توہین قصداً و دانستہ کرتا ہو،اس کی پیروی جائز ہے یانہیں؟

جواب: جومسلم اپنی لامذہبیت کااعلان کردےاورشعائرِاسلام کی توہین کرتاہو،وہ مسلمانوں کا قائدنہیں ہوسکتا۔(کفایت المفتی:ج9:242)

کلمۂ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے یانہیں:

سوال: اگرمسلمان کلمۂ کفر کہنے سے کافرہوگیا،مگرچندمنٹ یاچندگھنٹے کےبعدتائب ہوگیا،اس کانکاح ٹوٹ گیایانہیں؟

جواب: اگرمسلمان کسی کلمۂ کفریاکسی فعل کی وجہ سے مرتدہوجائےتوخواہ کتنی ہی جلدی توبہ کرکےاسلام میں واپس آجائے،اس پرتجدیدِنکاح لازم ہے،کیونکہ مرتدہوتے ہی نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔

(کفایت المفتی:ج9:ص290)

مسجد کے قریب ،مندر یا گوردوارہ بنانا:

سوال: مسجد خانہ خدا کے قریب ،مندر یا گوردوارہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دارالاسلام میں اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ شعائرِ کفر کے اظہار واعلان کا موقع نہ دے۔ لیکن دارالحرب میں جہاں مسلمانوں کو کوئی شوکت اور تنفیذی قوت حاصل نہیں ،وہاں ان کا فرض ہے کہ وہ حکمت عملی اور باہمی رواداری کے ذریعہ سے اظہار شعائرِ کفر کو رکوئیں اور حکومتِ متسلطہ کے واسطے سے ایسی باتوں کو رکوائیں جو فتنہ اور نقصِ امن پیدا کریں۔مسجد کے قریب مندر بنانے کی اجازت دینے سے سنکھ اور گھنٹہ کی آواز سے مسلمانوں کی نماز میں خلل واقع ہونا یقینی ہے،اس لئے اس فتنہ کا سدِ باب حکومت کے فرائض میں سے ہے۔مندر اور گوردوارہ کا اتصال موجبِ فتنہ ہو،تو فتنہ ونقصِ امن کی جہت سے رُوکا جائے گا۔(کفایت المفتی:ج 10:ص 421)

غیر مسلم بادشاہ کی تاج پوشی کی خوشی میں مسجد میں چراغاں کرنا اور اس کیلئے دعا مانگنا اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: مساجد جو کہ خالص عبادت اور ذکراللہ کے واسطے بنائی گئی ہیں،ان میں کسی غیر مسلم بادشاہ خصوصاً ایسا جس کی ذات سے اسلام کو کافی نقصان پہنچ رہا ہو،اس کی سلامتی کے لئے دعا مانگنی اور اس کی تاج پوشی کی خوشی میں مساجداللہ میں روشنی کرنی مسلمانوں کیلئے جائز ہے یا نہیں؟اور جو شخص ایسے بادشاہ کی تعریف میں قصیدہ لکھے اور کہے کہ اے اللہ!جب تک بادِنسیم چلتی رہے اور پھولوں میں خوشبو باقی رہے،ان کے سائے کو ہمارے سروں پر قائم رکھ۔ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟اور ایسا شخص نائبِ رسول ﷺ کہلانے کا مستحق ہے یا نہیں؟

جواب: مساجداللہ صرف ذکرو عبادت اور احترام شعائراللہ کیلئے استعمال کی جاسکتی ہے۔کوئی غیر مسلم بادشاہ، بلکہ مسلمان ظالم یا فاسق و فاجر بادشاہ بھی اس کا مستحق نہیں کہ اس کے اعزاز واکرام یا جشن کے لوازم مساجد میں ادا کئے جائیں۔غیر مسلم کی زندگی زیادہ ہونے کی دعا کسی خاص وصفِ مطلوب کی جہت سے اور اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کو شرف باسلام فرمائے ،مباح ہے۔مساجد کو روشنی سے محفوظ رکھنا چاہئے۔(کفایت المفتی:ج 10:ص 388)

مسلمان میراثیوں کا غیر مسلموں کی تقریب میں شرکت کرنا:

سوال: مشرکوں کی شادیوں،تیوہاروں پر اگر مسلمان میراثی پڑھائیں،ڈھول باجے بجائیں اور ان کی

رسوماتِ شرکیہ ادا کرائیں تو ان کا ایمان کیسا ہے؟

جواب: مسلمان میراثیوں کو ہندوؤں کے یہاں ان کی مشرکانہ تقریبات میں جانا ناجائز اور حرام ہے۔ اور گانا بجانا تو مطلقاً خواہ شادی بیاہ کی تقریب میں ہو یا مذہبی تقریب میں ناجائز ہے، تاہم یہ لوگ تو مزدوری کی نیت سے جاتے اور گاتے بجاتے ہیں اس لئے ان کی تکفیر نہیں کی جاسکتی۔ (کفایت المفتی: ج 7: ص 508)

سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت کافر مشرک کے حوالے کرنا:

سوال: نصیر آباد میں چند افراد نے سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت متواتر تین روزہ کافر و مشرک کے حوالہ کی۔ آیا اس جماعت کا یہ فعل شریعت اسلام کے موافق ہے یا مخالف؟ تقریر کرنے والے علماء اہل سنت والجماعت تھے۔

جواب: صدر کو بسا اوقات مقررین کی تقریروں پر محاکمہ یا بعض مقررین کے بیانات پر تنقید کرنی ہوتی ہے، اس لئے کسی خاص جلسہ کی صدارت کے لئے مقصدِ جلسہ اور متعلقاتِ مقصد کا ماہر شخص ہی موزوں ہوتا ہے۔ نیز مذہبی اجتماعات میں مذہبی حیثیت سے ممتاز شخصیت کو صدر بنانا مناسب ہے۔ بنابریں ان لوگوں کا انتخاب ناموزوں اور نامناسب واقع ہوا۔ (کفایت المفتی: ج 2: ص 245)

غیر مسلم ریاست کا مسلمانوں کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے سے روکنا:

سوال: کسی غیر مسلم سلطنت یا ریاست میں قرآن مجید اور مذہبی تعلیم دینے والوں کے مچلکے (کسی کام کے نہ کرنے کا تحریری عہد) لئے جاویں کہ بلا اجازت سرکار وہ ہرگز تعلیمِ قرآن و تعلیمِ مذہبی نہ دیں، اگر دیں گے تو مچلکے ضبط کر لئے جائیں گے، ایسی حالت میں وہ ریاست دارالامن ہے یا دارالحرب؟ اور وہاں نمازِ جمعہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: تعلیمِ قرآن مجید و دینیات پر کوئی بندش برداشت نہیں کی جاسکتی، غیر مسلم حکومت کو یہ مجاز نہیں کہ مسلمانوں کو مذہبی تعلیم سے روک سکے، نمازِ جمعہ تو وہاں جائز ہے لیکن اس حکم کی تعمیل میں قرآن مجید اور دینیات کی تعلیم کو بند کر دینا جائز نہیں۔ (کفایت المفتی: ج 2: ص 343)

منکرِ توحید و رسالت کی نجات کا عقیدہ رکھنے والے شخص کی امامت کا حکم:

سوال: زید توحید و رسالت اور تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کرتے ہوئے اور عمل کرتے ہوئے، یہ عقیدہ بھی

رکھتا ہے کہ جو شخص صرف توحید کا قائل ہو اور رسالت اور قرآن کو نہ مانتا ہو، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا، بلکہ آخر میں اس کی بھی مغفرت ہو جائے گی۔ زید کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص آنحضرت ﷺ کی رسالت و نبوت کو نہ مانے اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب تسلیم نہ کرے، وہ جماہیر اُمت محمد ﷺ کے نزدیک ناجی نہیں ہوگا۔ ایسا شخص جو اس کی نجات کا عقیدہ رکھتا ہو، اس کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔ (کفایت المفتی: ج 4: ص 209)

مسلم پر کافر کو ولایتِ نکاح حاصل ہے یا نہیں:

سوال: ایک نابالغہ مسلمہ کو ایک غیر مسلم نے بوصیتِ والدین نابالغہ پرورش کیا ہے۔ اب اس غیر مسلم نے اس کا نکاح کر دیا ہے، تو وہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: نابالغہ کا نکاح بغیر ولی کے درست نہیں ہوتا، اور غیر مسلم کو کسی حال میں مسلم پر ولایت حاصل نہیں ہوتی۔ پس نکاحِ مذکورہ درست نہیں ہوا۔ (کفایت المفتی: ج 7: ص 218)

ادائے فرائض کے لئے سلطنت سے اجازت لینا:

سوال: جس سلطنت یا ریاست میں آزادی کے ساتھ تعلیمِ کلامِ مجید و دینیات جاری ہو، اور اب حکم دیا جائے کہ تعلیم اجازت لے کر دی جائے تو وہاں کے مسلمانوں کو اجازت حاصل کرنا چاہئے یا کیا؟

جواب: اجازت مانگنا ادائے فرائض کیلئے بے اصل چیز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کل کو نماز کے لئے بھی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ (کفایت المفتی: ج 2: ص 243)

فاسق و فاجر کی امامت:

سوال: ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ نماز فاسق و فاجر کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے۔ فاسق کی تعریف کیا ہے؟

جواب: فاسق و فاجر کے پیچھے نماز جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ بغیر کراہت جائز ہے، نماز ہو جاتی ہے، مگر کراہت تحریمیہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ (کفایت المفتی: ج 4: ص 172)

فاسق وفاجر کوامام بنانے پراصرار کرنا:

سوال: اگر کچھ مقتدی باوجود تمام باتوں کے علم کے اپنی ضد پر قائم رہیں اوراس کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز سمجھتے رہیں تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جولوگ ایسے شخص کوامام بنانے پراصرار کریں، جس کی امامت نا جائز یا مکروہ ہے، وہ خطا کار ہیں، اور اگران کی ضد جان بوجھ کر ہوتو وہ بھی فاسق ہو جائیں گے۔

اگر وہ شخص جس کی امامت مکروہ ہے، زبردستی امامت کرے تو دوسرے خیال کے لوگوں کو چاہیۓ کہ دوسری مسجد میں نماز با جماعت پڑھ لیا کریں، اسی مسجد میں دوسری جماعت قائم نہ کریں یا اسی امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اعادہ کرلیا کریں۔

نوٹ: یہ حکم بطور زجر یا احتیاط کے ہے، ورنہ فاسق کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔

(کفایت المفتی: ج4: ص172)

اہل ہنود کے ساتھ تعاون کرنا:

سوال: آنحضرت ﷺ نے غزوہ تبوک میں جولڑائی لڑی ہے، اس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشرک سے امداد نہیں لینی چاہیۓ، خواہ مالی ہو یا جسمانی ہو یا لسانی ہو۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر کیجئے گا کہ اہل ہنود کیساتھ تعاون کیسا ہے؟

جواب: جبکہ مسلمان کی قوت دشمن کے مقابلے اور مدافعت کے لئے کافی ہو، تو بیشک مشرک سے امداد حاصل کرنا درست نہیں، لیکن جبکہ ایک کافر قوت مسلمان کو تباہ کررہی ہو اور مسلمان کسی غیر مسلم طاقت سے اشتراک کر کے اپنے آپ کو بچا سکتے ہوں، تو ایسے وقت میں یہ حکم شرعی نہیں ہے کہ اپنے آپ کو ہلاک اور برباد ہو جانے دو، مگر غیر مسلم سے اشتراک عمل کر کے اپنی جان نہ بچاؤ۔ (کفایت المفتی: ج3: ص165)

کفریہ افعال پر مصر رہنے والے مسلمان کی نمازِ جنازہ وتدفین اور غسل کا حکم:

سوال: ایک مسلمان عورت کسی کافر کے ساتھ کفر کے رسم ورواج کے موافق نکاح کر کے رہی اور اس کافر کے ساتھ ان کے بت خانے میں جا جا کر مذہبی رسوم پوجا پاٹ ادا کرتی رہی۔ ایسی عورت کے مرنے پر نماز جنازہ پڑھنا،

اسے مقابرِ مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بت خانے میں جانا اور بت پرستی کے رسوم ادا کرنا، بتوں کو سجدہ کرنا کفر ہے اور چونکہ یہ کام اس نے اپنی خوشی اور رضامندی سے کئے ہیں اور رضا بالکفر بھی کفر ہے۔اس لئے وہ وہ عورت کافرہ ہے۔لہٰذا اس کے جنازے پر نماز پڑھنا اور مقابرِ مسلمین میں دفن کرنا جائز نہیں۔اور چونکہ یہ مرتدہ ہے،اس لئے اسے غسل دینا بھی جائز نہیں۔(کفایت المفتی:ج5:ص404)

فرضی اسلام قبول کرنے والی عورتوں کی نمازِ جنازہ اور ایسی عورت سے نکاح کا حکم:

سوال: یہاں پر اکثر مسلمانوں نے برمی بدھ مذہب کی عورتوں سے شادی کی ہوئی ہے،بوقتِ خواندنِ نکاح عورت بشکل کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھ کر بعد میں نکاح ہو جانے پر دائرہ اسلام میں شمار کیا جاتا ہے،لیکن زن ہذا کبھی بعد از نکاح تا وفات ضروریاتِ دین اسلام سے بھی ناواقف ہوتی ہے اور کبھی نماز،روزہ وغیرہ نہیں رکھتی۔تو ایسے حالات میں بعد از وفات ان کا جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟بعد از وفاتِ شوہر کچھ دن بعد پھر مذہب کفریہ میں شامل ہوتی ہے۔تو آیا ایسے حالات میں مسلمانوں کے واسطے شرعی حکم کیا ہے؟

یہاں پر یک چند ایسی عورت فوت ہوئی ہے،مگر مسلمانوں نے نمازِ جنازہ نہیں پڑھا ہے اور قبرستان علیحدہ میں دفن کیا ہے روبرو شوہر۔

جواب: اگر یہ عورتیں صرف زبانی کلمہ طیبہ پڑھ لیتی ہیں اور ضروریاتِ ایمان سے واقف نہیں ہوتیں، فرائض اسلامیہ کا اعتقاد نہیں رکھتیں تو یہ کافر قرار دی جائیں گی۔نہ ان کے ساتھ نکاح جائز ہوگا،نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(کفایت المفتی:ج5:ص410)

مسلمان کے زیرِ پرورش کافر بچے کی نمازِ جنازہ کا حکم:

سوال: ایک مسلمان نے مشرکین کے ایک پانچ دن کے بچے کو لے کر پالا،وہ ایک ماہ سترہ روز کا ہو کر مر گیا،امام مسجد نے فرمایا کہ اس کی نمازِ جنازہ اور تدفین جائز نہیں ہے،بلکہ اس کو کفار کے حوالے کر دیا جائے،تاکہ وہ اپنے دستور کے مطابق اس کی رسوم ادا کریں؟

جواب: کفار کی اولاد اپنے والدین کے تابع ہوتی ہے، جب تک سنِ شعور کو پہنچ کر اسلام قبول نہ کرلے۔ سنِ شعور پانچ برس سے لے کر نو برس کی عمر تک بتایا گیا ہے، پس اس کی کم از کم مدت پانچ سال ہے۔ صورتِ مذکورہ میں یہ بچہ مسلمان کے حکم میں نہیں ہے (کیونکہ نہ والدین میں سے کوئی مسلمان ہے اور نہ قید ہو کر آیا ہے کہ دارالاسلام کا تابع ہو کر مسلمان قرار دیا جائے اور نہ خود سنِ شعور تک پہنچ کر اس نے اسلام قبول کیا ہے)۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ کو اعتراض نہ ہو تو مسلمانوں کیلئے جائز ہے کہ اس بچہ کو مسلمان کی طرح کفن دے کر دفن کریں، لیکن چونکہ اس کا اسلام ثابت نہیں ہوا، اس لئے نمازِ جنازہ ادا نہ کریں (مردہ پیدا ہونے والے بچے کی طرح: اکراماً لابنِ آدم: کسی کپڑے میں رکھ کر دفن کریں، لیکن مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے نماز جنازہ نہ پڑھیں)۔ (کفایت المفتی: ج5: ص418)

غیر مسلم کے جنازہ میں شرکت اور اُن کے عبادت گاہوں میں جانے کا حکم:

سوال: کیا مسلمان کیلئے یہ جائز ہے کہ کافر کے نمازِ جنازہ میں کافروں کے ساتھ ان کے گرجا میں جا کر باختیار خود شرکت کرے۔ اگر ایسا کسی نے کرلیا ہو تو شریعت اسلامیہ کی رو سے کیا وہ کفار میں شمار ہو جائے گا؟ اور قرآن شریف میں صاف حکم موجود ہے۔

کہ اے نبی! ان میں سے کسی پر جب کہ وہ مر جائے تو کبھی نمازِ جنازہ نہ پڑھا اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو، کیونکہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے باغی ہیں اور سیہ کاری کی حالت میں مرے ہیں۔

جواب: ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو جائز نہیں کہ کافر یا مشرک پر نماز جنازہ پڑھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے نبی ﷺ کو اور تمام مسلمانوں کو مشرکین کیلئے مغفرت طلب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: نبی اور مسلمانوں کو اجازت نہیں کہ مشرکین کیلئے مغفرت طلب کریں اگر چہ وہ ان کے رشتہ دار ہی ہوں، جبکہ ان کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ (کفر کی وجہ سے) دوزخی ہے۔

اور نماز جنازہ اصل میں دعا و استغفار ہی ہے، اور مسلمانوں کا کفار کی عبادت گاہوں میں جا کر ان کے مذہبی اعمال میں شریک ہونا سخت خطرناک ہے۔ کیونکہ اس سے اُن کے اعمالِ دینیہ کی تعظیم اور اُن کے مذہبی امور کے ساتھ پسندیدگی و رضا معلوم ہوتی ہے، اور یہ باتیں شریعت مطہرہ اور غیرت اسلامی کے خلاف ہیں۔

(کفایت المفتی: ج5: ص442)

کافر بادشاہ کے لئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرنا:

سوال: جب ہمارے بادشاہ کا انتقال ہو جائے اور وہ غیر مسلم ہو تو اس کے واسطے کچھ کلام الٰہی پڑھ کر اس کی روح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اس کے گناہوں کی معافی کے لئے دعا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کافر کے لئے ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت مفید اور جائز نہیں۔

(کفایت المفتی:ج5:ص 601)

صحتِ نکاح کے لئے مسلمان گواہوں کا ہونا شرط ہے:

سوال: جبکہ منکوحہ مسلمان ہو اور عقد نکاح کے گواہ مسلمان نہ ہوں یا ایک ہندو (غیر مسلم) اور دوسرا مسلمان۔ ایسا عقد صحیح ہو گا یا نہیں؟ و نیز غیر مسلم کی شہادت معاملۂ نکاح میں جائز ہو گی یا نہیں؟

جواب: مسلمہ عورت کے نکاح کے انعقاد و جواز کیلئے مسلمان شاہدوں کی موجودگی اور ایجاب وقبول کو سننا شرط ہے، ایک گواہ مسلمان اور ایک غیر مسلم ہو تو نکاح جائز نہ ہو گا۔ (کفایت المفتی:ج6:ص 508)

مسلمان پر کفار کی گواہی معتبر ہے یا نہیں:

سوال: ایک عورت کافرہ جوگن ایمان لائی ہے اور اسلام پر آئی ہے اور پھر اس نے کسی مسلمان کے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔ دوسرے روز اس عورت کا بھائی آیا اور اس سے دو آدمیوں نے پوچھا کہ تو کس کام کیلئے آیا ہے؟ اس نے کہا میری بہن پیر سکندر سے نکل کر موضع مسابو کا میں چلی آئی ہے، میں اس کو لے جانا چاہتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ وہ کنواری ہے یا شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا کنواری ہے شادی شدہ نہیں ہے، منگنی ہوئی بھی نہیں اور پھر تیسرے روز اس عورت کا باپ آیا اس نے بھی اسی طرح کہا، جب دس دن گزر رے تو ایک شخص جوگی آیا، اس نے کہا کہ یہ عورت میری ہے اور اس کا منڈوا میرے ساتھ پڑھا ہے اور میں بھی مسلمان ہو گیا ہوں اور اس کا بھائی بھی مسلمان ہو گیا ہے، یہ عورت مجھے دے دو اور اس جوگی نے منڈوے کے گواہ بھی بنا لئے اور اس کے کنواری ہونے کے گواہ بھی موجود ہو گئے ہیں، یہاں تک کہ بٹی لال بیگ میں بصدارتِ پیر گلاب علی صاحب ذیلدار بٹی لال بیگ و خان محمد خان ذیلدار بٹی دلاور اجتماع ہوا اور مجلسِ عام میں اس جوگی دیندار سے جو مدعی تھا، پوچھا گیا کہ تیرا منڈوا کس وقت اور کس طرح اور کس نے پڑھا؟

اس نے کہا کہ میرا منڈ وااور شادی پیشی کے وقت، پھر کہا نہیں دیگر اور پھر کہا غروب کے وقت ہوا ہے اور چنڈی کے چوفیر ہم پھرے ہیں اور منڈوے پڑھنے والے مسمی مولچند نے کہا کہ پھیرے لے لو، پھیرے لے لو! جس طرح تمہارے ماں اور باپ نے لئے ہیں اور پیو دادا نے لئے ہیں۔

پس اس کے بعد عورت سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں کنواری ہوں یہ میرا خاوند نہیں، مدعی کاذب ہے، بلکہ میری بھانجی کا خاوند ہے، میرا پتر ہے، میں اس کی ساس ہوں۔ پس میں نے صدق اور صفائی دل سے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلیا ہے، میں اس گیدڑ اور گوہ اور سانپ کھانے والوں کے ساتھ ہرگز نہیں جاتی ہوں اور یہ بناوٹی مسلمان ہوا ہے اور انہوں نے جھوٹے دعوئے مسلمانی کے بعد گوہ اور ریبو لاوغیرہ کا شکار کیا، جس کے گواہ مجمع میں موجود تھے۔

المختصر دونوں طرف سے گواہ بھگت گئے، عورت کے کنواری ہونے کے تمام گواہ مسلمان ہیں اور اس مدعی کے گواہ دو مسلمان اور باقی کافر جوگی ہیں۔ ایک مسلمان نے گواہی دی کہ اس شخص کی شادی اور منڈوا دیگر کے وقت ہوا ہے، میں نے دیکھا لانوانی پھیرا لیتے ہیں، لیکن میں نے عورت کو پہچانا نہیں کہ کون سی عورت ہے اور کس نے منڈوا پڑھا ہے اور دوسرے گواہ مسلمان نے کہا کہ اس کی شادی اور منڈوا موضع جوسران میں شام کے وقت ہوئی ہے، مگر میں نے عورتوں کو پہچانا نہیں کہ منہ پر نقاب تھا اور پھر جو کافر گواہ تھے انہوں نے بھی اسی طرح مختلف طور پر شہادت دی۔

کسی نے کہا کہ دیگر کے وقت اور کسی نے کہا کہ شام کے وقت اور کسی نے عشاء کے وقت۔ کیا اس شخص کا دعوی عند الشرع درست ہے یا نہیں؟ اور اس کا اسلام معتبر ہے یا نہیں؟ اور اس کے منڈوے کے گواہوں کے مطابق منڈوے کو نکاح سمجھا جائے یا نہیں؟ اور عورت واپس کی جائے یا نہیں؟

جواب: کافروں کی گواہی تو بالکل غیر معتبر ہے، اور مسلمانوں کی گواہی بھی اس لئے قابل قبول نہیں کہ دونوں نے یہ کہا کہ ہم نے عورت کو نہیں پہچانا اور جب عورت کے باپ اور بھائی کا بیان موجود ہے کہ عورت کنواری ہے اور منڈوے کے گواہوں کے بیان بھی مختلف ہیں، کوئی دوپہر کا وقت بتاتا ہے کوئی شام کا اور کوئی عشاء کے بعد کا، تو یہ گواہیاں سب نا قابلِ اعتبار ہیں۔ اور عورت کا اور اس کے باپ بھائی کا بیان معتبر قرار دیا جائے گا اور عورت کنواری قرار دی جائے گی اور اس کا نکاح مسلمان کے ساتھ جو ہوا ہے وہ قائم رکھا جائے گا۔ (کفایت المفتی: ج6: ص515)

موافق شرع اُمور میں غیر مسلم حاکم کا فیصلہ:

سوال: جن مسائل میں شرعی قاضی کا فیصلہ ضروری ہے ان میں غیر مسلم حاکم کا اگر قانونِ شریعت کے موافق

بھی ہو، کافی ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کو قاضی بنانا درست نہیں تھا، کیونکہ قضاء کے شرائط میں سے ہے کہ قاضی مسلمان ہو۔پس غیر مسلم حکام.....قاضی شرعی کے قائم مقام نہیں ہوسکتے اور ان کا فیصلہ ضرورتِ شرعیہ کو پورا نہیں کرسکتا۔

قاضی کو قاضی بنانا صحیح نہیں، جب تک اس میں شہادت کے شرائط نہ پائے جائیں، یعنی مسلمان ہونا، مکلّف ہونا، آزاد ہونا وغیرہ۔صلاحیت منصب قضاء کیلئے چند شرطیں ہیں۔ان میں سے عاقل ہونا، بالغ ہونا، آزاد ہونا اور مسلمان ہونا ہے۔(کفایت المفتی:ج11:ص341)

غیر مسلم محتاجوں کو زکوۃ دینا:

سوال: مالِ زکوۃ سے غیر مسلم محتاجوں، بیواؤں، یتیموں کی امداد کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مالِ زکوۃ سے غیر مسلم محتاجوں، بیواؤں، یتیموں کی امداد کرنا جائز نہیں۔

(کفایت المفتی:ج6:ص244)

مومنین کی ارواح کو مشرکین کی صحبت سے اذیت پہنچتی ہے، مسلمانوں کی قبرستان کی صفائی وغیرہ کیلئے مشرکین کو رکھنا، مشرکین کو مسلمانوں کے قبروں پر سے گزرنا، مشرکین کا باعثِ عذاب الٰہی ہونا، کیا قبرستان بھی واجب التعظیم ہے، مسلمان ملازم کے ہوتے ہوئے قبرستان کی خدمت کے لئے مشرک ملازم رکھنا:

سوال: 1.....مشرکین کی صحبت سے مسلمانوں کی ارواح کو اذیت پہنچتی ہے یا نہیں؟

2.....کیا یہ جائز ہے کہ مشرکین، مسلمانوں کی قبروں پر بیٹھ کر گھاس کاٹیں، صفائی، جاروب کشی اور آب پاشی کریں؟

3.....مشرکین کو مسلمانوں کی قبروں پر سے گزرنے دینا یا بیٹھنے دینا جائز ہے یا نہیں؟

4....مشرکین باعثِ عذابِ الٰہی ہیں یانہیں؟

5....آدابِ قبرستان ضروری ہے یانہیں؟

6....مشرکین شرعی نجس وغیر محتاط کومسلمانوں کی قبروں کے کاموں کیلئے مسلمان کے ہوتے ہوئے مقرر کرنا جائز ہے یانہیں؟

جواب: مسلمانوں کی قبروں کی حفاظت اوران کا احترام لازم ہے،قبروں کی بے حرمتی کرنا اوران پر بیٹھنا گناہ ہے۔مومنین کی ارواح کومشرکین کی صحبت سے اذیت ہوتی ہے۔قبرستان کی خدمت ایسے شخص سے لی جائے جو قبروں کے آداب واحترام سے واقف ہو۔غیر مسلم ان احکامِ اسلامیہ سے واقف نہ ہوگا جوقبروں کے متعلق ہیں اوراس سے حفاظتِ قبور کی اسلامی خدمت: کماحقہ: انجام پذیر نہیں ہوسکتی۔اس لئے جہاں تک ممکن ہومسلمان ملازم رکھنا لازم ہے۔جہاں مسلمان ملازم نہ مل سکے تو مجبوری ہے۔(کفایت المفتی:ج10:ص523:524)

غیر مسلم کو صدقۂ فطر دینا:

سوال: صدقۂ فطر اہلِ ہنود کو دیا جاسکتا ہے یانہیں؟

جواب: اہلِ ہنود کو نہیں دینا چاہئے۔(کفایت المفتی:ج6:ص293)

غیر مسلم کو سلام کہنا:

سوال: غیر مسلم کو:السلام علیکم: کہنا جائز ہے یانہیں؟

جواب: کافر کو تعظیماً سلام کہنا کفر ہے،تعظیم مقصود نہ ہو محض تحیہ کے طور پر ہوتو نا جائز ہے اور کسی حاجت سے ہوتو جائز ہے،مگر:السلام علی من اتبع الھدی: کہے۔(کفایت المفتی:ج12:ص224)

کافر عورتوں سے پردہ کرنا:

سوال: مسلمان عورتوں کو غیر مسلم عورتوں سے پردہ کرنا چاہئے یانہیں؟

جواب: غیر مسلمہ:غیر معتمد علیھا: عورتیں،جن کے میل سے کوئی دینی ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو،ان سے پردہ اوریکسوئی کرنی چاہئے۔(کفایت المفتی:ج12:ص266)

بلاضرورت غیر مسلموں سے تعلقات قائم رکھنا:

سوال: موجودہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ میل جول پیدا کرنا اور ان کے پاس خود جا کر بیٹھنا اور ساتھ مل کر کھانا کھانا اور دیگر مسلمانوں کو ترغیب دینا کہ ان کے ساتھ کھانا کھانا اور محبت کرنا جائز ہے؟

جواب: یہود و نصاریٰ اہل کتاب تو ضرور ہیں، مگر بلاضرورت ان سے میل جول رکھنا اور ان کے ساتھ کھانے پینے کے تعلقات قائم کرنا درست نہیں کہ اس سے دین کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے، اتفاقاً کہیں ساتھ کھانے کا اتفاق ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ (کفایت المفتی: ج13: ص125)

سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت کافر و مشرک کے حوالے کرنا:

سوال: نصیر آباد میں چند افراد نے سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت متواتر تین روزہ کافر اور مشرک کے حوالہ کی۔ آیا اس جماعت کا یہ فعل شریعت اسلام کے موافق ہے یا مخالف؟ تقریر کرنے والے علماء اہلسنت والجماعت تھے۔

جواب: صدر کو بسا اوقات مقررین کی تقریروں پر محاکمہ یا بعض مقررین کے بیانات پر تنقید کرنی ہوتی ہے، اس لئے کسی خاص جلسہ کی صدارت کے لئے مقصدِ جلسہ اور متعلقاتِ مقصد کا ماہر شخص ہی موزوں ہوتا ہے۔ نیز مذہبی اجتماعات میں مذہبی حیثیت سے ممتاز شخصیت کو صدر بنانا مناسب ہے۔ بنابریں ان لوگوں کا انتخاب ناموزوں اور نامناسب واقع ہوا۔ (کفایت المفتی: ج13: ص126)

کافروں سے دوستی کرنے کی ممانعت:

منافق لوگ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں، ان کیلئے سخت عذاب ہے اور ان کا یہ خیال کہ کافروں کے ساتھ بیٹھ کر ہم کو دنیا میں عزت ملے گی، بالکل غلط ہے، سب عزت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے واسطے ہے، جو اس کی اطاعت کرے گا، اس کو عزت ملے گی۔ خلاصہ یہ کہ ایسے لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل و خوار رہیں گے۔
(کفایت المفتی: ج3: ص166)

کفار کی عبادت گاہوں میں جانا اور اُن کی مذہبی اعمال میں شرکت:

مسلمانوں کا کفار کی عبادت گاہوں میں جا کر ان کے مذہبی اعمال میں شریک ہونا سخت خطرناک ہے، کیونکہ

اس سے ان کے اعمال دینیہ کی تعظیم اوران کے مذہبی امور کے ساتھ پسندیدگی ورضا معلوم ہوتی ہے،اور یہ باتیں شریعت مطہرہ اور غیرتِ اسلامی کے خلاف ہیں۔(کفایت المفتی:ج 4:ص 202:ناشر:دارالاشاعت کراچی:جولائی 2001ء)

کفار کا مسلمان میت کو کندھا دینا اور دفن کرنا:

کافروں سے مسلمان میت کا جنازہ اٹھوانا تو بالکل نا جائز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حملِ جنازہ بھی مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے،تو باوجود مسلمانوں کے موجود ہونے کے کافروں سے اٹھوانے میں من وجہ ترک فرض ہے۔

کافرکو یہ موقع نہ دیا جائے کہ وہ اپنے مسلمان رشتہ دار کی تجہیز وتکفین کرے،کیونکہ مسلمان کی تجہیز وتکفین اور تدفین مسلمان پر فرض کفایہ ہے،تو اگر مسلمانوں نے کافر پر چھوڑ دیا تو بوجہ ترک فرض سب گنہگار ہوئے۔

دوسرے یہ کہ کافر پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا غضب اور لعنت نازل ہوتی ہے۔پس مسلمان میت کے جنازے کو اس کے لگاؤ سے دُور رکھنا چاہئے۔اور مسلمان میت کو کافر قبر میں نہ اُتارے نہ اس کی قبر میں اُترے،کیونکہ کافر پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی لعنت اترتی ہے اور مسلمان خدا تعالیٰ جل شانہ کی رحمت کا محتاج ہے خصوصاً دفن کے وقت۔

(کفایت المفتی:ج5:ص466)

کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت کرنا اور چندہ دینا:

کفار و مشرکین کے مذہبی میلے جن میں شعائر شرک وکفر کا اظہار اور اصنام واوثان کی پرستش اور تعظیم ہوتی ہو،ایسے میلوں میں بغرضِ تفرح وسیر و تماشابینی قیامِ اتحاد شریک ہونا اور رونق بڑھانا یا ایسے اُمور کیلئے جو شعائرِ کفر میں داخل ہیں چندہ دینا یا معاونت کرنا حرام ہے۔عن عبداللّٰہ بن مسعودؓ قال:سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول:من کثّر سواد قوم فھو منھم:ومن رضی عمل قوم کان شریکاًلعملہ:

(کفایت المفتی:ج13:ص164)

صدقاتِ واجبہ غیر مسلم کو دینا:

صدقاتِ واجبہ،غیر مسلم کو دینا درست نہیں۔(کفایت المفتی:ج5:ص584)

کافر کا ذبیحہ:

ذبیحہ کی حلت کے لئے ذابح کا مسلمان ہونا یا کتابی ہونا شرط ہے،غیر کتابی کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

(کفایت المفتی: ج11: ص603)

کافر سے دوستی کرنا:

کافروں سے دوستی اور محبت کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ (کفایت المفتی: ج13: ص123)

بدعتی کی امامت:

سوال: بدعتی امام کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بدعتی امام کی امامت مکروہ ہے۔ (کفایت المفتی: ج4: ص243)

حرام مجلس کے انعقاد کے لئے چندہ دینا اور اس میں شرکت کرنا:

سوال: جو مولوی کہ بزرگوں کے عرس مروجہ فی العوام میں جہاں رنڈیوں کا ناچ وغیرہ لہو ولعب ہوتا ہو، چندہ دے اور لوگوں سے چندہ وصول کرائے اور ترغیب دے، وہ کیسا ہے؟

جواب: ایسے عرسوں میں جہاں رنڈیوں کا ناچ ہو اور محرمات ومنکرات کا مجمع ہو، جیسا آج کل عرسوں میں ہوتا ہے، جو اُن میں جائے اور چندہ دے دلائے وہ بھی فاسق اور دین کو تباہ کرنے والا ہے۔
(کفایت المفتی: ج2: ص265)

اولیاء اللہ کے عرسوں میں شرکت کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں:

سوال: اعراس اولیاء اللہ کی شرکت کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عرس کی حقیقت شرعی نقطۂ نظر سے زیادہ سے زیادہ یہ نکل سکتی ہے کہ بزرگوں کی زیارتِ قبور مقصود ہوتی ہے اور اگرچہ زیارتِ قبور کیلئے سفرِ طویل کی اجازت ہے، لیکن کسی خاص تاریخ کو زیارت کیلئے معین کرلینا اور اسے موجبِ ثواب سمجھنا یا باعثِ زیادتی ثواب خیال کرنا حدِ شرعی سے تجاوز ہے، پھر جبکہ ایسے مجامع عادۃً طرح طرح کے منکرات پر بھی مشتمل ہوتے ہیں تو ان کی شرکت کا عدمِ جواز اور بھی مؤکد ہو جاتا ہے، پس زیارت قبور کیلئے کسی خاص تاریخ کی تعیین اور اعراسِ مروجہ کی شرکت ناجائز ہے۔ (کفایت المفتی: ج2: ص265)

اہل بدعت کے ساتھ میل جول رکھنا:

سوال: بدعتیوں کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں اوران کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: اہل بدعت سے خلاملا رکھنا اچھا نہیں ۔(کفایت المفتی:ج 13:ص 133)

اہل بدعت کے اجتماعات میں شرکت کرنا:

تیجہ، دسواں، چالیسواں بطور رسم کے کرنا بدعت ہے، کیونکہ شریعت نے ایصالِ ثواب اور صدقہ وخیرات کیلئے کسی تاریخ، کسی دن اور کسی زمانے اور کسی کھانے اور کسی چیز کی تخصیص نہیں کی ہے۔لیکن کھانا جو بغرض صدقہ وبنیت ایصالِ ثواب پکایا اور کھلایا جائے وہ کھانا جائز وحرام نہیں ہے،البتہ پیشواؤں کو ایسے اجتماعات میں شرکت سے احتراز کرنا چاہیے،تاکہ ان کی شرکت کو ان اجتماعات کے جواز کے لئے بطور دلیل کے پیش نہ کیا جا سکے۔

(کفایت المفتی:ج6:ص 45)

علامہ ظفر احمد عثمانی صاحبؒ وحضرت مولانا، مفتی عبدالکریم گمتھلوی صاحبؒ کا فتوی

تعزیہ بنانے، اس میں چندہ دینے اور اس کو مسجد میں رکھنے اور ایسے لوگوں سے برتاؤ کا حکم:

سوال: صورت حال یہاں کی یہ ہے کہ ایک مسجد یہاں اہل سنت والجماعت کی ہے جس کے متعلق تخمیناً ایک سوگھر بیوپاریوں کے ہیں، جو سب اہل سنت والجماعت ہیں، اور وہی لوگ اس کے متولی ہیں۔ عرصہ دراز سے ایک فقیر جو مسجد کا خدمتی سمجھا جاتا تھا وہ مذہباً شیعہ تھا، اور لوگ جو یہاں زُوردار اور زمیندار سمجھے جاتے ہیں وہ بھی شیعہ ہیں، وہ اس فقیر کے حمایتی رہتے تھے، اس بنیاد پر وہ فقیر مذکورہ بالا مسجد میں ایک تعزیہ بنا کر رکھتا تھا، جو اہل سنت والجماعت کے مذہب کے قطعاً خلاف اور ناجائز ہے۔

چنانچہ دو تین سال ہوئے کہ وہ فقیر مر گیا، اور اس کا یا اس کے ورثاء کا کوئی تعلق مسجد سے نہ رہا اور دوسرا اہل سنت والجماعت مؤذن رکھ لیا، مگر اس کے ورثاء بوجہ حمایت اہل تشیع کے کہ جن کے ہاں اس قصبہ میں بڑے زُور شور سے تعزیہ داری ہوتی ہے، اس کی حمایت پر کھڑے ہو گئے، اور زبردستی تعزیہ رکھوانا چاہا اور رکھوا دیا۔ اہل سنت والجماعت کو عدالت دیوانی میں اس فقیر کا استحقاق باطل ہو جانے کا دعویٰ کرنا پڑا، وکلاء نے یہ مشورہ دیا کہ اگر تعزیہ تمہارے مذہب کے خلاف

ہے اور تم اپنی مسجد میں رکھا جانا نہیں چاہتے تو دعوے کے ساتھ اپنے مستند علماء کے وہ فتوے بھی شامل کرو جن کی وجہ سے تم مسجد میں تعزیہ رکھنے کے مانع ہو۔

لہذا خدمتِ عالی میں گذارش ہے کہ ایک فتویٰ جو عریضۂ ھٰذا کے ساتھ ہے اس میں تعزیہ اور تعزیہ داری کی بُرائی اور اس پر شرعاً جو وعیدیں ثابت ہوں وہ سب مدلل اور مفصل ہو حوالۂ کتب، اور نیز یہ بھی کہ جس مسجد میں تعزیہ رکھا ہوا ہو، اس مسجد کی نماز میں کیا قصور عائد ہوتا ہے، ارقام فرما کر بھیج دیجئے۔

چونکہ ہمارا یہ فعل کسی مسلم گروہ میں تفریق اور نزاع پیدا ہونے کی غرض سے نہیں ہے بلکہ ایک نہایت ضال اور مبتدع گروہ کے شر اور بدعت سے اپنے کو محفوظ رکھنا مقصود ہے۔ لہذا فتویٰ نہایت صاف اور مشرح اور رُوزمرّہ دار الفاظ میں ہونا چاہئے، تاکہ عدالت میں کارآمد ہو سکے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حنفی العقیدہ اہل سنت والجماعت کے مذہب میں تعزیہ بنانا یا اپنے مکان میں رکھنا، اور اس پر منت اور چڑھاوا چڑھانا کیسا ہے؟ اور کس وجہ کا گناہ ہے؟ اور جس مسجد میں تعزیہ رکھا جاتا ہے اس میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ باوجود جاننے کے اس کے معاون اور مددگار ہوں اُن سے کس قسم کا برتاؤ کیا جاوے؟

جواب: تعزیہ بنانا اور اس کو اپنے مکان میں رکھنا بدعتِ ضلالہ اور بہت بڑا گناہ ہے، اور اس کی تعظیم وتکریم کرنا شرک ہے، اسی طرح اس پر منت اور چڑھاوا چڑھانا حرام اور شرک ہے، اور مسجد میں تعزیہ کا رکھنا ہرگز جائز نہیں، اور جس مسجد میں تعزیہ رکھا ہو اس میں تعزیہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور اہل مسجد کے ذمہ تعزیہ کا نکال دینا واجب ہے، اور جو لوگ تعزیہ کو مسجد میں رکھنا چاہتے ہوں، اور جو ان کے معاون ہیں وہ عند اللہ سخت گنہگار ہیں، ان سے ملنا جلنا، سلام وکلام ترک کر دینا چاہئے، جب تک وہ اس گناہ سے توبہ خالص نہ کریں۔

:عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من احدث حدثا او اوی محدثا علیه لعنت اللّٰه والملئكة والنّاس اجمعين لايقبل اللّٰه منه صرفا ولا عدلاً:

اس حدیث کے موافق جو لوگ تعزیہ اپنے گھر میں یا مسجد میں رکھتے ہیں یا جو اس کے معاون ہیں، اُن پر خدا تعالیٰ جل شانہ کی اور فرشتوں کی اور سب مسلمانوں کی لعنت برستی ہے۔ اور ان کی نماز اور روزہ اور تمام اعمالِ صالحہ خدا تعالیٰ جل شانہ کے یہاں مردود ہیں۔ کچھ قبول نہیں ہوتے۔

بحر الرائق میں ہے: النذر للمخلوق لايجوز لانه عبادة والعبادة لاتكون للمخلوق:

اس سے معلوم ہوا کہ تعزیہ کے لئے منت ماننا اور چڑھاوے چڑھانا حرام قریب بشرک ہے۔

حضرت مولانا عبدالحیؒ نے صورت وشبیہ روضۂ مقدسہ نبی کریم ﷺ کے بنانے کو اور اس کی تعظیم وتکریم غیر مشروع کو بدعت وحرام لکھا ہے، پھر تعزیہ بنانا کیونکر جائز ہوگا؟

:قال النبی ﷺ:لاتتخذواقبری عیدا:وقال النبی ﷺ:لعن اللّٰہ الیھود والنصاریٰ اتخذواقبورانبیاءھم مساجد:

حضرت مولانا عبدالحیؒ رسالہ اسلمی میں نقل فرماتے ہیں:من الاوھام تقرر حکم شیء بشبیھہ وھذاالوھم قداضل عبدۃ الاصنام من طریق الصواب واوقعھم فی ھاویۃ الجھالۃ:

شامی میں ہے:قال فی الدرولبس ثوب فیہ تماثیل ذی روح اھ فی ردالمحتار:اقول والظاھرانہ یلحق بہ الصلیب وان لم یکن تمثال ذی روح لانہ فیہ تشبّھابالنصاریٰ ویکرہ التشبہ بھم فی المذموم وان لم یقصدہ کمامراہ:

اورظاہر ہے کہ تعزیہ بھی صلیب سے کم نہیں۔اس لئے اس کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔اور مسجد میں اس کا رکھنا حرام ہے:لان المسجد لم یبن لھذاوانماھولعبادۃ اللّٰہ وحدہ:

(امدادالاحکام:ج1:ص180)

ایسی عورت سے احتراز لازم ہے جو شیعوں سے روابط رکھے،اور جس کی بیوی بدکار ہو اِس کی امامت کا حکم:

سوال: ہندہ ایک عورت نامعلوم الاسم والنسب ہے (جو تحقیق کرنے سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ہندہ مفرورہ نامسلمان تھی) اوّل وہ ایک رافضی کے (بسبب خواہشِ نفسی) ساتھ فرار ہوئی اور کچھ عرصہ تک اس کے پاس رہی، پھر دوسرے رافضی کے پاس اُس اول مرد کو زندہ چھوڑ کر ساتھ رہی، نکاح غالبًا دونوں میں سے کسی سے ہوا ہو جس کا علم نہیں، بعد مرنے دوسرے شخص کے کچھ دنوں آزاد وبدچلن رہی۔اب ایک لڑکی ہے جس کو اپنے بطن سے بتلاتی ہے اور لڑکی کا نکاح رافضی مرد سے کردیا ہے، بلکہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ خود بھی اس رافضی داماد سے ناجائز تعلق رکھتی ہے، بلکہ اس رافضی داماد کی خوشی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے جس خاندان اہل سنت میں ہندہ نے نکاح کیا ہے اس کی عورت کو بھی اس سے ناجائز تعلق کرانا چاہتی ہے، جو واقعات سے ظاہر ہوچکا ہے۔اور اگر اس کی داماد کی نگرانی کی جاتی ہے تو کہتی ہے

کہ میں شوہر کے ساتھ نہیں داماد رافضی کے ساتھ رہوں گی۔ اور اس کے لڑکے یعنی نواسہ کو پرورش کرتی ہے، اور متبنیٰ جانتی ہے، اب اہل سنت مرد سے نکاح کرلیا ہے، مگر شوہر واس کے رشتہ داروں سے رافضیوں کو ترجیح دیتی ہے۔

اب اس نکاح کی وجہ سے ہندہ اپنے کو اہل سنت کہتی ہے، بلکہ اس تحقیقِ مذہب کے خیال سے اس نے ایک بزرگ اہل سنت سے بیعت کر کے دھوکہ میں ڈال دیا ہے، مگر چونکہ اس کے شوہر کی رشتہ داری رافضیوں میں پہلے سے ہوتی رہی ہے، اور بعض رشتہ دار سکے شوہر کے مکائد اہل رفض سے خوب واقف ہیں۔ جب اس سے تحقیق نام و مذہب ونسب چاہتے ہیں تو وہ کہتی ہیں کہ اگر میں رافضی ہوں تو پیشاب پلاؤں گی، اور نام ونسب وغیرہ نہیں بتلاتی، بلکہ بعض وقت تحقیقِ حالات میں شوہر کے رشتہ دارانِ اہل سنت کو کافر بھی کہتی ہے۔

تو ایسی عورت کو جو نام ونشان وغیرہ اپنے سابقہ حالات کچھ نہ بتلاتی ہو اور حالات بالا موجود ہوں اس کو اہل سنت سمجھیں یا کیا؟ اور اس سے مثل رافضیوں کے احتیاط کریں یا نہیں؟

جواب: جب ہندہ نے رافضی مردوں سے ناجائز تعلق رکھا، اور اپنی بیٹی کو بھی رافضی سے بیاہا، اور خود بھی داماد سے ناجائز تعلق رکھتی ہے۔ اس صورت میں بظاہر ہندہ پر رافضی ہونے کا شبہ ہے اور بدکار و فاسق ہونے میں تو شبہ بھی نہیں۔ اگر ہندہ کے شوہر کو یہ سب حالات معلوم ہیں اور وہ پھر بھی اس پر تنبیہ نہیں کرتا نہ اس کو علیحدہ کرتا ہے تو وہ بھی فاسق اور دیوث ہے۔ اہل سنت کو ایسے شخص کے گھر میں اپنی مستورات نہ بھیجنا چاہئے۔ اور مستورات اہل سنت کو ہندہ سے پوری طرح احتراز کرنا چاہئے۔ اور ہندہ کے شوہر کے پیچھے اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(امداد الاحکام: ج1: ص498)

ایسی عورت سے بائیکاٹ ضروری ہے جو شیعوں سے غلط مراسم رکھے، اور ایسی عورت کے خاوند کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: ہندہ ایک عورت نامعلوم الاسم والنسب والمذہب ہے، اور جس نے اس خاندان میں نکاح کیا ہے، اس کے خاندان اور مردوں کو بھی اپنے ساتھ اپنی خواہش سے زانی بنایا اور اس کے داماد سے بھی جو رافضی ہے زنا کراتی ہے، اور اس رافضی کی رضامندی کے واسطے اس خاندان کے دوسری عورتوں کو بھی خراب کرانا چاہتی ہے، جو واقعات سے ظاہر ہوتا ہے، بلکہ غیروں کے تعلق کو زیادہ پسند کرتی ہے، اور اگر اس کی نگرانی کی جاوے تو نگرانی کرنے والوں کو متہم کرتی ہے۔

اب ہندہ کے شوہر کا باپ چاہتا ہے کہ ایسی عورت جو خود بدچلن اور مخرب عزت خاندان ہو، اس کے شوہر اور اس خاندان سے علیحدہ ہو جاوے۔ چونکہ ہندہ بہت چالاک اور جادو و تعویذ وغیرہ لغویات کرنے والے لوگوں سے واقف ہے، اپنے شوہر کو ایسا مجبور کر دیا ہے کہ باوجود علم کے علیحدہ کرنا نہیں چاہتا۔

کیا ایسی عورت کو شرعاً علیحدہ کرنا جائز ہے؟ اور اگر ایسی عورت کو علیحدہ کرنا جائز ہے تو کیا تدبیر کی جاوے؟ کوئی دعا یا اسمِ باری تعالیٰ یا کچھ مناسب ہو تعلیم فرمایا جاوے۔ اور اس کے شوہر کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز جائز نہیں۔ اور اصلاح کی تدبیر یہ ہے کہ ساری برادری اس کا کھانا پینا، اس کے یہاں آنا جانا ترک کر دیں۔ (امداد الاحکام: ج 1: ص 499)

تعزیہ سازی اور اس پر نذر و منت ماننے کا حکم:

سوال: پنجے نصب کرنا اور اس سے نذر و نیاز کرنا دست بستہ سامنے کھڑے ہو کر فاتحہ دلانا اور اس کو تبرک سمجھ کر کھانا اور پنجوں پر عرضیاں چڑھانا، اور پنجوں کے سامنے از دیادِ عمر کیلئے بچوں کو ڈالنا اور مراد ماننا اور مراد بر آنے پر کچھ نذر و نیاز دینا اور رولیوں کا نام علم نصب کر کے نذر و نیاز کرنا اور وہاں جشن کرنا، یہ تمام افعال از روئے شرع حرام ہیں یا شرک؟

جواب: یہ تمام افعالِ شرکیہ ہیں، ان سے احتراز لازم اور توبہ کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر یہ لوگ مؤثر حق تعالیٰ جل شانہ کو مانتے ہیں اور ان اشیاء کو یا جن سے یہ اشیاء منسوب ہیں مؤثر نہیں مانتے محض برکت کی چیزیں مانتے ہیں تو گو یہ اعتقاد بھی گناہ عظیم ہے، مگر اس صورت میں یہ لوگ ایمان سے خارج نہیں ہوئے۔ اور اگر یہ لوگ ان اشیاء کو یا اصحاب اشیاء کو ایسا مؤثر مانتے ہیں کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے ان کے ہاتھ میں اختیارات دے دیئے ہیں تو اس صورت میں یہ لوگ ایمان سے بھی باہر ہو جائیں گے تجدیدِ ایمان و نکاح لازم ہوگا۔ (امداد الاحکام: ج 1: ص 186)

شیعہ رافضی کا سنی عورت کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال: چہ فرمانید علماء ملت اهل سنت و الجماعت دریں مسئله که نکاح بستن درمیان زن سنیه و مرد رافضی تفضیلی باشد یا سبی، یا نکاح کردن مابین مرد سنی و زن رافضیه فی زماننا که در روافض سب بسیار است و تفضیلی کم اند خصوصاً در بلوچستان که رافضی تفضیلی یافته نمی شود در مذہب اهل سنت و الجماعت و نیز در مذهب اهل شیعه جائز است یا نه؟ اگر کسے بطمع دنیا یا بوجه نا واقفیت مسئله ایں

چنیں نکاح کردایں طور نکاح فسخ میگرددیا باقی می ماندواگر درصورت اوّل بوقت فیصله نزدحاکم مردرافضی خودرا تفضیلی سازد بریں‌تقدیرنکاح باقی می ماند یانه؟ چونکه در بلوچستان عالم شریعت نبویﷺ کم اند،بسیار تنازع برخاسته است،حق ظاهرنمی شود،آن کس که ایں نکاح را جائز میدارد حوالۂ فتاوی مولوی عبدالحیؒ موحومؒمی دهد وآن فریقیکه جائز نمی دارد دوفتاوی شاه عبدالعزیز محدث دهلویؒ راه پیش می آرد،غرض مفتیٰ به معلوم نمی شود آنچه که دریں مسئله حکم مفتیٰ به باشد، بحواله کتاب مع صفحه ارقام فرمانید؟

جواب: جواب محقق نزد ما ایں است که رافضی که قذف سیده عائشه صدیقهؓ راجائز شمارد وقائل تحریف درقرآن کریم باشدیاقائل بکفرونفاق سیدنا صدیق اکبرؓ بود کافر است واگر بجز تبرا وسبّ شیخینؓ هیچ ازامورکفریه ظاهر ننماید فاسق است. پس درصورت اولی نکاح سنیه بایں چنیں روافض ہرگز صحیح نشود بلکه حکم زنا دارد وایں سنیه را جدائی ازاولازم است واگرحامله نبا شد معاً نکاح و دخول ازمردسنی جائز است،والاّ بعدازوضع حمل۔ ودرصورت ثانیه تفصیل است اگرزن نابالغه است و ولی آن راعلم بفسق آن نبود بلکه رافضی را صالح وعادل گمان کرده باونکاح کرد بعد ازاں فسق آن معلوم شد وزن سنیه بعدازبلوغ اظهار ناراضگی ازیں نکاح کرد،پس ایں نکاح هم باطل است،واگرفسق ایں جماعت ازاول معلوم بودو دیدهٔ ودانسته ولی شرعی زن نابالغه یابالغه سنیه بنکاح رافضی داد،ای نکاح درست شود بدون طلاق مرتفع نگردد۔واگر زن سنیه بدون اجازت ولی ازخود نکاح بایں چنیں رافضی کند،هم باطل شودوحاجت بطلاق نیفتد،بدون طلاق بمرددیگر ازاهل سنت نکاح می تواند کرد۔اما بعدازتفری عدت گذاردن لازم است اگر دخول شده باشد وعدت آن سه حیض بود:

قال العلامة الشامي في ردالمختار على ان الحكم عليه بالكفر مشكل لمافي الاختيار اتفق الائمة علىٰ تضليل اهل البدع اجمع وتخطيتهم وسبّ احد من الصحابة وبغضه لايكون كفراً لكن يضلل الخ،الیٰ ان قال نعم لاشک فی تکفیر من قذف السيدة عائشة رضي اللّٰه عنها اوانكر صحبة الصديق اواعتقدالالوهية في عليؓ اوان جبريل غلط في الوحي اونحو ذٰلک من الكفر الصريح المخالف للقرآن:قلت على هذا فمن

نسب الصدیقؓ الی الکفروالنفاق فھو کافر لانه منکرصحبته وھی ثابتة بالنص اذ یقول لصاحبه لاتحزن انّ اللّٰه معنا الآیة:وفی العالمگیریة رجل زوج ابنته الصغیرة من رجل علیٰ ظن انه صالح لایشرب الخمر (مثلاً)فوجده الاب شریبامدمناو کبرت الابنة فقالت لاارضی بالنکاح ان لم یعرف ابو ھابشرب الخمرو غلبة اھل بیته الصالحون فالنکاح باطل ای یبطل و ھذه المسئلة بالاتفاق(ای بین الامامؒ و صاحبینؒ)وکذافی الذخیرة وفیھاایضاً ثم المرأة ان زوجت نفسھا من غیر کفو صح النکاح فی ظاھر الروایة وروی الحسن عن ابی حنیفةؒ ان النکاح لاینعقدوبه اخذ کثیر من مشائخنا کذافی المحیط والمختارفی زماننا للفتوی روایة الحسن وقال الشیخ الامام شمس الائمة السرخسیؒ روایة الحسن اقرب الی الاحتیاط:واللّٰه اعلم:وقدصرح العلماء بوجوب العدة فی النکاح الفاسدبعدالدخول کمالایخفی علی من له ادنی نظر فی الفقه:(امدادالاحکام: ج2:ص 203)

حکم نکاح سُنیّہ بارافضی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس معاملہ میں جس کی کیفیت درج ذیل ہے:

زید کا آبائی مذہب شیعہ تھا اس کے بہن کی شادی ایک سنت جماعت سے ہوئی، کچھ عرصہ کے بعد زید مع اپنے باپ کے اس مقام پر چلا آیا جہاں اس کی بہن تھی اور علیحدہ رہ کر کاروبار کرنے لگا، زید کا باپ فوت ہوگیا اور اس نے کچھ عرصہ کے بعد بخوشی خود مذہب اہل سنت جماعت اختیار کرلیا، وہ بے پڑھا اور نہایت سادہ لوح آدمی تھا، کسی قسم کا مذہبی تعصب نہ تھا، نہ کوئی مذہبی واقفیت تھی، البتہ جب سے وہ شریک اہل سنت و جماعت ہوا، نماز عیدین میں برابر سنت جماعتوں میں شریک ہوتا تھا، اور تمام رسومات اہل سنت و جماعت ادا کرتا تھا، اس کی شادی بھی سنت جماعتوں میں سے ہوئی اور اس کے زوجہ کا مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔

زید کی ایک لڑکی ہوئی جس کی شادی ایک درمیانی شخص نے یہ خیال کرکے کہ اس کا گھرانا شیعہ رہا ہے، ایک شیعہ گھرانے میں طے کی، جس کو زید نے اپنی بے تعصبی سے منظور کرلیا لڑکی کی عمر اس وقت آٹھ یا نو سال تھی، اور وہ اپنی ماں باپ کے موجودہ مذہب پر یعنی اہل سنت و جماعت پر تھی۔ نکاح کے وقت کسی قاضی عالم نے نکاح نہیں پڑھایا، نہ ایجاب وقبول کرایا گیا، نہ کوئی گواہ نہ وکیل لڑکی کی طرف کا ہے (یہ بات یقینی ہے کہ زید نے اجازت دے دی ہوگی ورنہ ازدواج ہوہی نہیں سکتا تھا لیکن اجازت دینے کا بھی کوئی گواہ لڑکی کی طرف والوں میں سے نہیں پایا جاتا، جس کے لڑکے

کے ساتھ نسبت ہوئی سُنا جاتا ہے کہ اس کے چچا نے اپنی طریقہ پر صیغہ پڑھ لیا تھا اور یہ ازدواج کی رسم ختم ہو کر کھانے کے بعد بارات رخصت ہوگئی لڑکی کی رخصت بوجہ نابالغی نہیں ہوئی۔

چار سال بعد لڑکی رخصت ہوئی اور وہ پندرہ روز اپنے سسرال میں رہ کر واپس آئی، اُس وقت کوئی بات خلاف نہیں ہوئی، آٹھ ماہ کے بعد وہ پھر سُسرال گئی اور چار ماہ وہاں رہی، اسی عرصہ میں عشرۂ محرم پڑا، اس گھرانے کی عورتوں نے اپنی رسم کے موافق چوڑیاں توڑیں اور سینہ کوٹ کوٹ کر ماتم کیا، اس کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم کیا گیا، چونکہ یہ اہل سنت و جماعت تھی اور بچپن سے اس کی عادتیں نہیں تھیں، اس لئے انکار کیا۔ انکار کرنے پر اس کو مار پڑی اور زبردستی چوڑیاں توڑ دی گئیں اور ماتم کرنے اور رونے پر مجبور کی گئی، اور بھی رسوم ان لوگوں نے کیں جس کو اعمال کہتے ہیں، جو بناء فساد درمیان شیعہ وسنت جماعتوں کے ہے، اس کے علاوہ بھی معمولی روزمرہ کے برتاؤ میں طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں لڑکی کو یہ باتیں شاق گذریں مگر مجبور تھی۔

چار ماہ بعد وہ لوگ رخصت نہیں کرتے تھے، لیکن کسی طرح بہزار کوشش رخصت کرائی جا کر اپنے ماں باپ کے گھر آئی اور سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں اب اُس گھر جانا نہیں چاہتی، کسی طرح میرا وہاں سے پیچھا چھوڑ دیا جاوے، مجھے سخت تکلیف دی جاتی ہے، اور مجھے یہاں تک خیال ہے کہ اگر اب میں وہاں گئی تو پھر واپس نہ آوں گی۔ اس پر زید نے قصد کر لیا کہ وہ لڑکی کو وہاں نہ بھیجے گا اور خلع کرالے گا، لیکن چند روز بعد زید بقضاء الٰہی فوت ہو گیا، اس کی زوجہ لڑکی کو رخصت نہیں کرتی اور نہ وہ لڑکی کسی طرح جانے کو راضی ہے۔

اب لڑکی کے سسرال والوں نے عدالت سے رخصت کرا دیئے جانے کا دعوی کیا۔ لڑکی کہتی ہے کہ میں نابالغ تھی مجھے خبر نہیں کہ میرا انکاح کس سے ہو گیا، مجھ سے کسی نے کچھ نہیں کہا، نہ تعداد مہر کی معلوم ہے کہ کیا باندھا گیا۔ چونکہ اب میں بالغ ہوں میں ایسے جگہ ہرگز جانا نہیں چاہتی جہاں مجھ سے وہ رسوم کرائی جائیں جو میں نے کبھی نہیں کیں اور ہر طرح کی تکلیف دی جاوے اور بزرگانِ دین کو بُرا بھلا خود کہا جاوے اور مجھ سے کہلوایا جاوے، میں اب اگر وہاں جاؤں گی تو پھر واپس نہیں آسکتی، میرا خلع کرالیا جاوے۔

اب شرع شریف اس بارہ میں کیا حکم دیتی ہے کہ آیا باوجود اس کے کہ لڑکی کا صیغہ نابالغی میں پڑھا گیا، ایجاب وقبول نہیں کرایا گیا، تعداد مہر معلوم نہیں، نکاح اہل سنت و جماعت کے طریق پر نہیں ہوا جو کہ لڑکی اور اس کے والدین کا مذہب ہے، اس کو ہر طرح کی تکلیف دی جاتی ہے اپنی مرضی اور عقائد کے خلاف باتیں کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی کیا اس کو خلع نہیں مل سکتا اور وہ جبراً سسرال بھیجے جانے پر مجبور کی جاسکتی ہے، اگر وہ وہاں گئی تو پھر ان لوگوں

کے اختیار میں ہوگی وہ جیسا چاہیں اس کے ساتھ برتاؤ کریں، کوئی اس کی طرف سے فریاد کرنے والا نہیں۔اس کی ماں بیوہ اور لڑکی کے سسرال علاقہ انگریزی میں ہے اوراس کی ماں ریاست میں رہتی ہے۔جواب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں؟

جواب: روافض کے متعلق علماءِ سنت وجماعت کے دوقول ہیں۔بعض محققین کے نزدیک رافضی کافر ہیں۔ پس اُن کے قول پر کسی سنی عورت کا نکاح رافضی مرد سے درست نہیں ہوسکتا۔

قال فی التحریر المختار: یجوز نکاح الرافضۃ بالرجل السنی لکونہا کتابیۃ وجعل الرملی فی حاشیۃ المنح: المعتزلۃ والرافضی بمنزلۃ اھل الکتاب حیث قال تحت قولہ وصح نکاح کتابیۃ: اقول یدخل فی ھذا الرافضۃ بانواعھا والمعتزلۃ فلا یجوز ان تتزوج المسلمۃ السنیۃ من الرافضی لانھا مسلمۃ وھو کافر فدخل تحت قولھم لایصح تزوج مسلمۃ بکافر: وقال الرستغفنی لاتصح مناکحۃ بین اھل السنۃ والاعتزال: فالرافضۃ مثلھم اواقبح والرملی جعلھم من قبیل اھل الکتاب فیجوز نکاح انساء ھم ولایجوزون ولعلہ اعدل الاقوال لانہ لاشک فی کفر الرافضۃ:

اس قول کی بناء پر زید کی بیٹی کا نکاح رافضی مرد سے درست ہی نہیں ہوا اور وہ بغیر طلاق ونکاح کے دوسرے سنی مرد سے نکاح کرسکتی ہے لیکن وطی بالشبہ کی وجہ سے اس کے ذمہ عدت ہوگی اور دخول کی وجہ مہر مثل کی بھی بطور عقر کے مستحق ہوگی۔اور محققین حنفیہ کی ایک جماعت رافضیوں کو اطلاق کے ساتھ کافر نہیں کہتی بلکہ وہ تفصیل کرتے ہیں کہ اگر رافضی قاذفِ عائشہ صدیقہؓ ہو، یعنی عائشہ صدیقہؓ پر (نعوذباللہ) زنا کی تہمت لگاتا ہو یا قرآن میں تحریف وکمی بیشی کا قائل ہو تو کافر ہے،اس کے ساتھ سنیہ کا نکاح باطل ہے اور دخول کے بعد عدت ومہر کا وہی حکم ہے جو اوپر گذرا۔اور اگر قاذفِ عائشہ صدیقہؓ نہیں اور نہ تحریف قرآن کا قائل ہے اور اس کے علاوہ اور بھی کوئی عقیدہ کفریہ نہیں رکھتا تو کافر نہیں بلکہ فاسق ہے،اس کے ساتھ سنیہ کا نکاح بعض صورتوں میں درست ہوجاتا ہے،مثلاً جب باپ دادا نے اپنی لڑکی سنیہ کا بلوغ سے پہلے کردیا ہو۔مگر جس طرح ہوسکے سنی کو طلاق یا خلع کرکے اس مرد سے علیحدگی اختیار کرلینی چاہئے،کیونکہ اُس کے پاس رہنے میں اس کے دین اور مذہب پر اندیشہ ہے۔

پس صورت مسئولہ میں اگر زید کی بیٹی کا رافضی شوہر عائشہ صدیقہؓ کو متہم کرتا ہے اور قرآن میں تحریف کا یا کسی اور عقیدہ کفریہ کا قائل ہے تو وہ کافر ہے۔اس سے زید کی بیٹی کا نکاح صحیح نہیں ہوا،اور اگر وہ اس عقیدہ کا نہیں تو نکاح صحیح

ہو گیا، لیکن حاکم کو چاہئے کہ خلع وغیرہ کرا کر اس عورت کو رافضی مرد سے طلاق دلا کر الگ کر دے ورنہ عورت کو چاہئے کہ جہاں تک قدرت ہو اس سے اپنے کو بچاوے۔

:قال الشامیؒ:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ اوانکر صحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوھیة فی علیؓ اوان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی اونحو ذٰلک.(امداد الاحکام:ج2:ص 211)

رافضی مرد کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح اور اس کی بعض صورتوں کی تفصیل:

سوال: 1.....کیا فرماتے ہیں علماء دین اس لڑکی کے بارے میں جس کا خاوند تبرائی شیعہ ہو گیا اور اصحابؓ کبار کو بُرائی اور بدزبانی سے یاد کرتا ہے۔حتیٰ کہ جانوروں کے نام انہی کے نام پر رکھ کر ان کو مارنا پیٹنا ثواب سمجھتا ہے وغیرہ وغیرہ،تمام بُری رسمیں تبرائی شیعوں کے پائے جاتے ہیں۔لڑکی حنفی مذہب کو چھوڑنا نہیں چاہتی،جس کی وجہ سے اس کا خاوند اس کو ایذا پہنچاتا ہے۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا وہ لڑکی از روئے مذہب حنفیہ بغیر طلاق کے دوسری نکاح کر سکتی ہے یا کہ نہیں؟تو کیا راستہ اختیار کیا جائے؟

2.....تبرائی شیعہ مرد اور تبرائی شیعہ عورت ہر دو میاں بیوی مذہب شیعہ سے تائب ہو کر حنفی مذہب میں داخل ہوئے۔کیا ان کا عقد از سر نو پڑھایا جاوے گا یا وہی پہلا نکاح کافی ہے؟

3.....تبرائی شیعہ عورت جو کہ تبرائی شیعہ مرد کے نکاح میں تھی مذہب شیعہ سے تائب ہوئی،اب وہ تمام کام بموجب مذہب حنفی ادا کر سکتی ہے،اس کا خاوند اس کو منع نہیں کرتا ہے لیکن وہ مرد خود تبرائی شیعہ ہی ہے۔کیا ان کا نکاح فسخ ہو گیا؟اور وہ عورت دوسری جگہ نکاح کرے یا اسی مرد کے پاس رہے اور گنہگار نہ ہو گی؟

جواب: نکاحِ روافض کے متعلق یہ آخری تحقیق ہے۔اس سے پہلے جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اس سے منسوخ ہے۔

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم میں تحریف ہو گئی ہے،یعنی کچھ لوگوں نے قرآن سے کچھ آیتیں نکال ڈالیں اور کچھ بڑھا دیں،جن میں کفر کی باتیں شامل کر دیئے ہے،کچھ حروف و الفاظ بھی تبدیل کئے ہے۔

ہمارے علمائے سابقین کو شیعہ مذہب سے پوری واقفیت نہ ہو سکی،جس کا اصل سبب یہ تھا کہ شیعہ اپنا مذہب چھپانے کی بے حد کوشش کرتے ہیں،اسی سبب سے شیعوں کے کفر میں اختلاف رہا۔اب جبکہ شیعوں کے عقیدۂ قرآن کے متعلق معلوم ہو گیا ہے،جس کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔شیعوں کا خارج از اسلام ہونا قطعی ہے۔

وفی الدرعن شرح الوھبانیة للشرنبلالی مایکون کفراًاتفاقاًیبطل العمل والنکاح واولادہ اولادالزناومافیہ خلاف یؤمر بالاستغفاروالتوبة وتجدیدالنکاح اھ:

قال الشامی:واولادہ اولادزناکذافی فصول العمادی لکن ذکرفی نورالعین و یجددبینھماالنکاح ان رضیت زوجتہ بالعودالیہ والافلاتجبروالمولودبینھماقبل تجدیدالنکاح بالوطیء بعدالردة یثبت نسبہ منہ لکن یکون زناًاھ:قلت ولعل ثبوت النسب لشبھة الخلاف فانھاعندالشافعیؒ لاتبین منہ تامل اھ:

قلت وکل وطأ یوجب ثبوت النسب لشبھة مایوجب العدة احتیاطا لاسیما اذا وطیھاالزوج ومکنتہ من نفسھاظانین بقاء النکاح بعدالردة کماھومشاھد من حال الجھلة فی الھند فانھم یتکلمون بالکفریات ولایرون انفساخ النکاح لاسیمااذاکان الکفربالرفض فانہ ممایخفی علی کثیرمن العلماءوقدخفی علینامدة ثم رأیتہ صریحاً قال فی الدر اُخبرت بارتدادزوجھافلھاالتزوج بآخربعدالعدة استحساناًاھ:

قلت والاستحسان انماھوفی الاخبار فقط واماان اعلمت منہ الردة بنفسھا فلھا التزوج بآخربعدالعدة قیاساًواستحساناً معاًلان القیاس فی الاخبار ان لایجوز لھا النکاح بآخرمالم یشھدعلی ردتہ رجلان اورجل وامرأتان لکون ردة الرجل یتعلق بھا استحقاق القتل ولکن الاصح روایة الاستحسان لان المقصودالاخباربوقوع الفرقة وھو امردینی کالاخباربالطلاق ثلاثا لااثبات الردةاھ:شامی ھذاھوحکم النکاح المنعقدقبل الردة اماالمنعقدبعدھافیمابین الروافض الغیرالقدیم رفضھم فحکمہ مافی الدر ویبطل منہ اتفاقامایعتمدالملة وھی خمس:النکاح والذبیحة والصید والشھادة والارث اھ:قال الشامی مایعتمدالملة ای مایکون الاعتمادفی صحتہ علی کونہ فاعلہ معتقداًملة من الملل:ای والمرتدلاملة لہ اصلاً لانہ لایقرعلی ماانتقل الیہ ولیس المرادملة سماویة لئلایردالنکاح فان النکاح المجوسی والوثنی صحیح ولاملة لھما سماویة بل المراد الاعم اھ:

قلت ومفادھذالعلة صحة نکاح المرتدبالمرتدة مثلہ اوبکافرة بعدلحوقہ بدار الحرب اواذاکان قدارتدھناک لافی دارالاسلام فانی یقرھناک علی ماانتقل الیہ ولا یقتل:اللّٰھم الاان یقال انہ میت فی حکم الشرع فلایجوزانکاح لکونہ لاملة لہ کمااذالم یقتلہ

الحاکم فی دارالاسلام تھاوناًبالاحکام معاذاللّٰہ منہ:

قال فی الدر:ولایترک المرتدعلی ردتہ باعطاء الجزیۃ ولابامان موقت الامؤبد ولایجوزاسترقاقہ بعدالحاق بخلاف المرتدۃ اھ:قال الشامی ای فانھاتسترق بعد اللحاق بدارالحرب وتجبرعلی الاسلام بالضرب والحبس ولاقتل اھ:

قال فی الدر واعن الامام تسترق ولوتوفی دارالاسلام ولوافتی بہ حمسا لقصدھاالسیء لابأس بہ وتکون فتنۃ للزوج بالاستیلاء مجتبی وفی الفتح انھافیی ء للمسلمین فیشتریھامن الامام اویھبیھالہ لومصرفا اھ:قال الشامی وفی الفتح قیل وفی البلاداستولی علیھاالتتترواجرواالحکامھم فیھاونفواالمسلمین کماوقع فی حوارزم وغیرھااذااستولی علیھاالزوج بعدالردۃ ملکھا لانھاصارت دارحرب فی الظاھرمن غیرحاجۃ الی ایشتریھامن الامام اھ:

قال الشامی وھذالیس مبنیاًعلی روایۃ النوادرلان الاسترقاق وقع فی دارالحرب لافی دارالاسلام اھ:ای والمبنی علی روایۃ النوادرانماھوالاسترقاق فی دارالاسلام واماالنکاح المنعقدبین الروافض القدیم رفضھم فحکمہ یستفادممافی الدر ایضاً زوجان ارتداولحقافولدت المرأۃ ولداًوولدہ لہ ای لذلک المولودولدفظھرعلیھم جمیعاً فالودان فیء کاصلھا والولدالاول یجبربالضرب علی الاسلام (ای لابالقتل بخلاف ابویہ فانھمایجبران بالقتل)وان حبلت بہ ثمہ(ای وبالاولی لوحبلت بہ فی دارالاسلام ووضعتہ فی دارالحرب)لتبعیتہ لابویہ(فی الاسلام والردۃ وھمایجبران فکذاھووان اختلفت کیفیۃ الجبر)لاالثانی لعدم تبعیۃ الجدعلی الظاھر(ای ظاھر الرروایۃ)فحکمہ کحربی(فی انہ یسترق اوتوضع علیہ الجزیۃ اویقتل واما الجدفیقتل لامحالہ لانہ المرتدبالاصالۃ اویسلم بحرعن الفتح:ولماکان ولدالولد کالحربی فمفادہ جوازنکاحہ بمثلہ:

بقی الاشکال فی استرقاق المرأۃ الرافضۃ اذاکانت من نسل العرب فان مشرکی العرب لایسترقون لکن قال فی الدرفی فصل الجزیۃ لاعلی وثنی عربی و مرتد فلایقبل منھماالاالاسلام اوالسیف لوظھرناعلیھم فنساء ھم وصبیانھم فیء اھ: لان ابابکرؓ استرق نساء بنی حنیفۃ وصبیانھم لماارتدواوقسمھم بین الغانمین:

فارتفع الاشكال ثم عادالاشكال بمافي الشامية عن القهستاني ولاتوضع على المبتدع ولايسترق وان كان كافراًلكن يباح قتله اذاظهربدعته ولم يرجع عن ذلك وقبل توبته اھ.فالجواب عنه ان المرتدنفسه لايسترق وانمايسترق المرتدة واولاد المرتد كما مرفلااشكال:

وفي تحرير المختاروجعل الرملي في حاشية المنح:المعتزلي والرافضي بمنزلة اهل الكتاب حيث قال قوله صح نكاح كتابية اقول يدخل في هذاالرافضة بانواعهاوالمعتزلة فلايجوزان تتزوج المسلمة السنية من الرافضي لانهامسلمة وهو كافر فدخل تحت قولهم لايصح تزوج مسلمة بكافر اھ.قال الرستغفني:لاتصح المناكحة بين اهل السنة والاعتزال اھ.فالرافضة مثلهم اواقبح والرملي جعلهم من قبيل اهل الكتاب فيجوزنكاح نساء هم ولايزوجون ولعله اعدل الاقوال لانه لايشك في كفرالرافضة اھ:

1.....پس خلاصہ یہ ہوا کہ رافضی سے سنیہ مسلمہ کا نکاح درست نہیں ہوتا،خواہ وہ قبل نکاح ہی رافضی ہو،تو نکاح،اوّل ہی سے منعقد نہ ہوگا یابعد نکاح کے رافضی ہوگیا ہوتو نکاح فسخ ہوجائے گا۔اوردونوں صورتوں میں اگر ہمبستری ہوچکی ہےتو زوجہ پرعدت لازم ہےاورعدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے۔اوراگر ہمبستری نہ ہوچکی ہوتو عدت کی ضرورت نہیں:لکون الردة من الزوج طلاق حکما: البتہ اگران دونوں سےاولاد پیداہوئی ہوتو وہ اولادحرامی نہ کہلائے گی بلکہ:ثابت النسب: ہوگی اوروہ اولاد:ابوین:سےوارث ہوگی۔لیکن زوجین میں باہم توارث نہ ہوگا۔البتہ اگرشوہررافضی بنااورعورت کی عدت پوری نہ ہوئی تھی کہ وہ مرگیاتوایک روایت میں وارث ہوگی۔

2.....اگر یہ دونوں مردوعورت قدیم سے کئی پُشت کے رافضی تھےتب تو سنی ہونے کے بعد دوبارہ ان کا نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔کیونکہ معلوم ہوچکا ہے کہ ان کاحکم اہل کتاب کا سا ہےاور کتابی مردوعورت ساتھ مسلمان ہوجائیں تو تجدیدِ نکاح کی ضرورت نہیں بشرطیکہ دونوں ساتھ مسلمان ہوں،آگے پیچھے نہ ہو۔ورنہ اگراتنا فاصلہ ہوا کہ عورت عدّت سے فارغ ہوگئی تو تجدیدِ نکاح کی ضرورت ہوگی۔اگرعدّت گزرنے سے پہلے دوسرا بھی مسلمان ہوگیا تو نکاحِ اوّل باقی ہے،اوراگر یہ دونوں سنی تھےپھر رافضی ہوگئےاب پھرسنی ہوتے ہیں تو اس کاحکم یہ ہے کہ اگر ساتھ ہی مرتد ہوئے ساتھ ہی مسلمان ہوئےتو نکاح اوّل باقی ہےاوراگر آگے پیچھے ہوئےتو نکاح کی تجدید لازم ہے کوعدّت کے اندر اندردونوں مسلمان ہوجائیں۔:وبقي النكاح ان ارتدامعاًبان لم يعلم السبق ثم اسلما كذلك

وفسدان اسلم احدهماقبل الآخر:ای بان علم السبق:

3..... جب رافضی عورت سنی ہو جائے اور مرد رافضی رہے تو دونوں کا نکاح فسخ ہوگیا اور یہ عورت عدت کے بعد سنی سے نکاح کرسکتی ہے، رافضی سے علیحدہ ہو جانا اس پر واجب ہے۔

اب ایک صورت یہ باقی رہی کہ مرد سنی ہو اور وہ رافضیہ عورت سے نکاح کرے جس کا رفض جدید نہیں بلکہ آباؤ واجداد سے قدیم ہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے اور وہ رافضہ مثل کتابیہ کے اس کی زوجہ اور اس کی اولاد اس کی وارث ہوگی، اور زوجین میں توارث نہ ہوگا۔غرض سنی مرد کا نکاح تو رافضہ سے صحیح ہے گو مکروہ ہے مگر سنیہ عورت کا نکاح رافضی مرد سے..... ابتداءً صحیح ہے نہ بقاءً۔

ایک صورت یہ رہی کہ مرد وعورت دونوں سنی تھے، پھر مرد تو سنی ہی رہا اور عورت رافضی ہوگئی، اس صورت میں نکاح فسخ ہوگیا لیکن اس عورت پر: ملک یمین: کے ساتھ شوہر قبضہ رکھ سکتا ہے۔دار الاسلام: میں ہو تو امام سے خرید کر یا ہبہ کے طور پر لے کر اور: دار الحرب: میں ہو تو بدون امام سے پوچھے خود ہی اس پر قبضہ مالکانہ کرسکتا ہے :ویجوزله الوطی بهالكونهاكأمة كتابية كماهوالمفهوم من ذكرنا:

اور اگر سنی مرد رافضی ہوگیا اور اس کے ساتھ بیوی بھی رافضی ہوگئی اور رافضی ہی رہے، سنی نہ ہوئے تو یہ دونوں مرد وعورت تو مرتد ہیں ان کو جبراً سنی بنایا جائے گا:والّا فالسيف ان قدرنا :اور ان کی صلبی اولاد کو بھی:ولكنّهم لايقتلون:

البتہ اولاد کی اولاد:الیٰ آخرها: پر جبر نہ ہوگا بلکہ وہ سب مثل حربی کے ہیں، اور فئی ہیں۔اور یہی احکام قادیانیوں کے ہیں کہ وہ بھی مرتد ہیں:اذااستولى احد من المسلمين على احد منهم كان رقيقافى يده:(امدادالاحکام:ج2:ص221)

مرتد سے معاملات تجارت رکھنے کا حکم:

سوال: مرتد سے معاملات تجارت قائم رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دارالحرب کے مرتدین کا حکم حربی مسالم کا حکم ہے۔فقہاء نے جو مرتد کی ملکیت کے زوال کا حکم کیا ہے وہ دارالاسلام کے ساتھ خاص ہے۔کیونکہ علت زوال ملک کی اس کا بحکم میت ہوتا ہے:لـلامـر بقتلـه :اور دارالحرب میں مرتد قتل نہیں ہوتا۔لعدم الولاية الامام عليه فكان كالمرأة اذاارتدّت قال فى البحر وقيد فى المرتد لان المرتدة لايزول ملكها عن مالها بلا خلاف فيجوز

تصرفاتھابالاجماع لانھا لاتقتل فلم تکن ردتھا سبباللزوال ملکھا کذافی البدائع:
وینبغی ان یلحق بھا المرتد اذا لم یقتد من کان فی السلامہ شبھۃ کما قدمناہ بجامع
عدم القتل ولم ارہ صریحاً وفیہ ایضاً لانہ باللحاق (بدارالحرب) صار من اھل الحرب:
ان تمام جزئیات کا مقتضاء یہی ہے کہ مرتدین دارالحرب کا وہی حکم ہے جو دوسرے حربیین کا حکم ہے البتہ ان سے نفرت وکراہت زیادہ ظاہر کرنا چاہئے: لکون کفرھم اشد: باقی شراء وبیع ان کے ساتھ جائز ہے البتہ ان کی دعوت وضیافت نہ قبول کی جائے نہ ان کے ساتھ مدارات وملاطفت کی جائے مگر یہ کہ تالیف قلب سے یہ امید ہو کہ اسلام کی طرف عود کر آئے گا۔(امدادالاحکام:ج4:ص393)

مرتد اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے احکام:

سوال: زید پیدائشی ہندو تھا، بالغ ہو کر علی الاعلان مسلمان ہو گیا مگر بی بی بچے اس کے ہندو رہے۔اب چار پانچ سال ہوئے کہ زید نے علانیہ بدھ مذہب اختیار کر لیا ہے اور اپنے دروازے پر بودھ کی مورت بھی نصب کر لی ہے، اپنے آپ کو بدھ کھتری مشہور بھی کرتا ہے۔مگر ہر سال مولود شریف اور مسلمانوں کی دعوت بھی کرتا ہے، اس طور پر کہ ایک مسلمان مثلاً بکر کو نقد روپیہ دیتا ہے اور بکر محفل میلاد اور دعوت کا انتظام کرتا ہے۔بعض مسلمان اس کو مرتد سمجھتے ہیں اور اس کے کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں اور بعض مسلمان کہتے ہیں کہ وہ مصلحتاً اپنے کو بودھ کہتا ہے درحقیقت وہ مسلمان ہے، نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، مولود کرتا ہے، مسلمانوں کی دعوت علانیہ کرتا ہے جس کا جی چاہے خلوت میں پوچھ لے، زید اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرے گا، ہاں اپنے برادری کے لوگوں میں اپنے آپ کو بودھ بھی کہتا ہے۔لہذا علمائے دین وحاملان شریعت محمدی ﷺ کیا فرماتے ہیں مسائل مفصلہ ذیل میں۔

سوال نمبر 1: زید کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب نمبر 1: زید مرتد ہے۔اگر اسلامی حکومت ہوتی تو اس کو اسلام کی تبلیغ کی جاتی اگر علانیہ اپنے کو مسلمان نہ کہتا تو قتل کر دیا جاتا۔

سوال نمبر 2: بکر کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب نمبر 2: اگر بکر کو زید کی خفیہ حالت سے اس کا مسلمان ہونا اور اپنے کو مسلمان کہنا اور نماز پڑھنا وغیرہ معلوم ہے تو اس کو زید کے ساتھ اس نیت سے کہ شاید پھر مسلمان علانیہ ہو جائے اخلاقی برتاؤ جائز ہوگا۔

سوال نمبر 3: ان مسلمانوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں جو زید کو ایسی صورت میں مسلمان سمجھتے اور

کہتے ہیں؟

جواب نمبر 3: جن مسلمانوں کو زید کی خفیہ حالت سے یہ تحقیق ہو گئی ہو کہ وہ اپنے کو مسلمان کہتا ہے ان کو اس کے ساتھ اخلاق برتاؤ تو جائز ہے مگر مسلمان سمجھنا جائز نہیں جب تک کہ وہ اسلام کا اعلان اس طرح نہ کرے جس طرح اس نے اپنے ردّت کا اعلان کیا ہے۔

سوال نمبر 4: اُن مسلمانوں کے حق میں جو زید کو مرتد جان کر اس کی دعوت میں شرکت نہیں کرتے؟

جواب نمبر 4: زید حقیقت میں بحکمِ شرع مرتد ہی ہے۔لہذا جن لوگوں کو اس سے اختلاط کرنے میں امید اصلاح نہ ہو اُن کو اِس سے کنارہ کشی کر لینا اور میل جول ترک کر دینا ضروری ہے۔

سوال نمبر 5: اُن مسلمانوں کے حق میں جو کہتے ہیں کہ زید اگر مسلمان نہ ہوتا تو سو روپے کی رقم مولود شریف اور دعوت کے لئے کیوں دیتا؟

جواب نمبر 5: محض مولود شریف کرانا اور دعوتِ مسلمین کرنا اسلام کی دلیل نہیں بعض ہندو بھی اپنے مسلمان دوستوں کی خاطر مولود کرا لیتے ہیں۔

سوال نمبر 6: اُن لوگوں کے حق میں جو کہتے ہیں کہ زید ہے تو درحقیقت مسلمان مگر چند مصلحتوں سے اپنے آپ کو بودھ کہتا ہے، زید کے ساتھ مسلمانوں کو اَخلاق برتنا چاہئے ممکن ہے کہ وہ اخلاق وارتباط واختلاط باہمی کی وجہ سے پھر مسلمان ہو جائے۔ اگر اخلاق نہ برتا گیا اور نفرت کا اظہار کیا گیا تو اس کا رہا سہا اعتقاد بھی جاتا رہے گا وہ بالکل کافر ہو جائے گا۔اور جو رقم وہ مولود شریف میں صرف کرتا ہے کفر کے کاموں میں صرف کرے گا، جو مسلمان کو کھلاتا ہے وہ کفار کو کھلائے گا، اسلام کی طرف سے ان سوالات کا کیا جواب دیا جاتا ہے؟

جواب نمبر 6: جن لوگوں کو زید کی اندرونی حالت معلوم ہو، اُن کو اس کی اصلاح کی غرض سے اس سے اختلاط وغیرہ جائز ہے۔اور اگر محض طمع دنیا اس کا سبب ہے تو نا جائز ہے۔

سوال نمبر 7: اُن لوگوں کے حق میں جو دعوت میں شرکت کریں؟

جواب نمبر 7: اگر دعوت کا انتظام کوئی مسلمان کرتا ہو اور وہ مسلمان ہی داعی ہو تو قبولِ دعوت کا مضائقہ نہیں، گو اس میں روپیہ مرتد ہی کا لگتا ہو۔اور اگر وہ مرتد خود ہی داعی ہو تو عام مسلمانوں کو اس کی دعوت قبول نہ کرنا چاہئے۔ ہاں جن کو ان کی اندرونی حالت سے اسلام کی طرف میلان ظاہر ہوتا ہو اور ان کے اختلاط سے اس کی اصلاح متوقع ہو ان کو گنجائش ہے۔

سوال نمبر8: اُن لوگوں کے حق میں جو زید کی دعوت کا انتظام زید کی خوشنودی کے لئے بلا اُجرت یا اُجرت لے کر کریں؟

جواب نمبر8: اس کا جواب بھی مثل نمبر:7: کی ہے۔

سوال نمبر9: اُن لوگوں کے حق میں جو بکر کی رعایت اور خوشنودی کیلئے زید کی محفل کا انتظام کریں؟

جواب نمبر9: اگر اس محفل کے انتظام سے زید کی اصلاح کی امید ہو تو مضائقہ نہیں۔

سوال نمبر10: اُن لوگوں کے حق میں جو زید کی محفل میں وعظ کہیں یا مولود پڑھیں؟

جواب نمبر10: اس کا جواب بھی مثل نمبر:9: کی ہے۔

سوال نمبر11: اُن لوگوں کے حق میں جو محفلِ وعظ اور محفلِ مولود میں زید یا بکر کے ہاں شریک ہوں؟

جواب نمبر11: جن کو زید کا میلان الی الاسلام معلوم ہو اُن کو شرکت جائز ہے اور جن کو معلوم نہ ہو ان کو مناسب نہیں۔

سوال نمبر12: اُن لوگوں کے حق میں جو شرکت نہ کرنے والوں کو بُرا بھلا کہیں اور طعن کریں؟

جواب نمبر 12: ان کو بلا وجہ طعن کی وجہ سے گناہ ہوگا کیونکہ جس شخص کو مرتد کا میلان الی الاسلام معلوم نہ ہو اس کے ذمہ اس کے ساتھ مرتدین کا سا برتاؤ لازم ہے۔

سوال نمبر 13: اس شخص کے حق میں جو مسلمانوں کو دھوکہ دے کر زید کا کھانا کھلائے اور دعوت کا اظہار اپنی طرف سے کرے؟

جواب نمبر 13: اگر یہ شخص محض طمعِ نفس سے ایسا کرتا ہے گنہگار ہے اور اگر اس سے اس فعل کو مرتد کے اسلام کی طرف آجانے کی امید ہے تو جائز ہے۔ باقی دھوکہ دینا کسی حال میں جائز نہیں۔ حقیقتِ حال سے لوگوں کو مطلع کر کے انتظام کرے، جو آئے گا آجائے گا جو نہ آئے گا نہ آئے گا۔

سوال نمبر 14: اُن لوگوں کے حق میں جنہوں نے زید کی بیوی کی لاش کی مشایعت کی اس کو لاش جلاتے دیکھا؟

جواب نمبر14: جنازہ کافرہ کی مشایعت ناجائز ہے، یہ لوگ گنہگار ہوئے توبہ کریں۔

سوال نمبر15: اس شخص کے حق میں جو علانیہ اپنے کو کافر کہے اور پوشیدہ مسلمان ہو۔

جواب نمبر15: احکامِ ظاہرہ میں وہ کافر شمار کیا جائے گا اور باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سپرد

کیا جائے گا۔

سوال نمبر 16: اس شخص کے حق میں جو اسلام کو حق کہے اور دوسرے مذہب مثلاً بودھ مذہب کو بھی حق کہے؟

جواب نمبر 16: ایسا شخص جو مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو بھی حق کہتا ہو کافر ہے۔

سوال نمبر 17: کافر اور مرتد کے احکام میں کیا فرق ہے؟

جواب نمبر 17: مرد مرتد کو دارالاسلام میں تین دن سے زیادہ تک زندہ نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر ارتداد کے بعد وہ اسلام کی طرف نہ آئے تو حکم قتل کا ہے مگر یہ وہاں ہے جہاں اسلامی حکومت ہو۔ ہندوستان میں یہ حکم نہیں، یہاں مرتد اور دوسرے کافر ایک حکم میں ہے۔ البتہ مرتد کے ساتھ دوسرے کافروں سے زیادہ اظہار نفرت و کراہت کرنا چاہئے مگر یہ کہ اس کے اسلام کی امید ہو تو اس نیت سے مدارات کا مضائقہ نہیں۔ (امدادالاحکام: ج4: ص129)

منکوحہ نومسلمہ اگر بت خانہ میں جا کر افعالِ شرکیہ کرے تو اس کا حکم اور ایسے شرکیہ گھرانے کی دعوت قبول کرنے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: ایک مسلمان شخص نے ایک مشرک عورت کو کلمہ وغیرہ پڑھا کر نکاح میں لایا، بعد نکاح کے وہی عورت اپنے بت خانوں میں جاتی ہے اور وہاں کے رسم وغیرہ بھی بجالاتی ہے اور اس کے لڑکے وغیرہ تو سخت تعصب کرتے ہیں کہ مسلمان مذہب کچھ نہیں اور جب تمام گھر والے بت خانے میں جاتے ہیں تو ان کے خاوند بھی ساتھ جاتے ہیں۔ جو کچھ مشرکوں کے یہاں رسم و رواج ہے سب دیکھ بھال کرتے ہیں، نہ اپنی عورت کو منع کرتے ہیں نہ اولاد کو۔ ایسے گھروں میں دعوت ہونے سے کچھ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کسی قوم کے پیشوا نے کھائی تو اس کے پیچھے اقتداء کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حالانکہ یہ پیشوا خوب حالت سے واقف ہے، اگر نہیں دیکھا تو سنا ضرور ہے۔

جواب: جب وہ عورت بدستور بت خانہ میں جاتی ہے اور وہاں جا کر افعالِ شرکیہ کرتی ہیں اور اس کی اولاد یہ کہتی ہے کہ مسلمان مذہب کچھ نہیں تو یہ عورت اور اس کی اولاد مرتد ہے۔ اور اگر شوہر بھی ان کے افعالِ شرکیہ سے راضی ہے تو وہ بھی مرتد ہے۔ اس کے ساتھ سلام و کلام و تعلقات وغیرہ نہ رکھنا چاہئے جب تک کہ یہ سب اُن افعال سے توبہ نہ کریں۔ اور توبہ کے بعد تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ مقتداؤں کو ایسے شخص کے یہاں دعوت قبول نہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی بے حیائی سے قبول کرے تو اس کے پیچھے نماز درست رہے گی۔ (امدادالاحکام: ج2: ص379)

مطلقہ ثلاثہ اگر مرتد ہو کر پھر مسلمان ہو جائے تو طلاق ثلاثہ کا حکم باطل ہو جائے گا یا نہیں:

سوال: اگر مطلقہ بطلاق مغلظہ معاذ اللہ مرتدہ ہو جائے اور پھر وہ اسلام قبول کرے تو اس کی ارتداد کی وجہ سے حکم طلاق ثلاثہ کا بھی باطل ہو گا یا نہیں؟ اور ایسی صورت میں زوجِ اوّل بلا حلالہ اپنی مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: فی العالمگیریہ: ولو ارتدت المطلقه ثلاثاً ولحقت بدار الحرب ثم استرقها او طلق زوجته الامة ثنتين ثم ملكها ففي هاتين لايحل له الوطي الا بعد زوج آخر: كذا في النهر الفائق: وفي الدر: لاشتراط الزوج بالنص فلا يحلها وطي المولىٰ ولا ملك امة بعد طلقتين او حرة بعد ثلاث وردة وسبي اھ: وقال الشامي: اي لو طلقها ثنتين وهي امة ثم ملكها او ثلاثاً وهي حرة فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبيت وملكها لا يحل له الوطي بملك اليمين حتى يزوجها فيدخل بها الزوج ثم يطلقها كما في الفتح:

ان روایات فقہیہ سے صراحتاً معلوم ہوا کہ ارتداد سے مطلقہ ثلاث کا حکم نہیں بدلتا۔ پس جو عورت مطلقہ ثلاث مرتد ہو کر مسلمان ہو جائے اس کا نکاح بدون حلالہ کے زوج اوّل سے حرام ہے۔(امداد الاحکام: ج2: ص604)

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ: کی تشریح:

سوال: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ: کا خلاصۂ مضمون بیان فرمائیں کہ مشابہت کسے کہتے ہیں اور کسی عارض کی وجہ سے کبھی مرتفع بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: تشبہ بالکفار..... کی چند صورتیں ہیں:

1..... فطری اُمور میں مشابہت، مثلاً کھانا پینا، سونا لیٹنا، صفائی رکھنا وغیرہ۔ یہ مشابہت حرام نہیں۔

2..... عادات میں مشابہت، مثلاً جس ہیئت سے وہ کھانا کھاتے ہیں اسی ہیئت سے کھانا یا لباس ان کی وضع پر پہننا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ہماری کوئی خاص وضع پہلے ہی ہو اور کفار نے بھی اس کو اختیار کر لیا ہو، خواہ ہمارا اتباع کر کے یا ویسے ہی، اس صورت میں یہ مشابہت اتفاقیہ ہے۔ اور اگر ہماری وضع پہلے سے جدا ہو اور اس کو چھوڑ کر ہم کفار کی وضع اختیار کریں، یہ ناجائز ہے، اگر ان کی مشابہت کا قصد بھی ہے تب تو کراہت تحریمی ہے، اور اگر مشابہت کا قصد نہیں ہے

بلکہ اس لباس و وضع کو کسی اور مصلحت سے اختیار کیا گیا ہے تو اس صورت میں تشبہ کا گناہ نہ ہوگا، مگر چونکہ تشبہ کی صورت ہے، اس لئے کراہتِ تنزیہی سے خالی نہیں۔

مگر چونکہ آج کل عوام جواز کے لئے بہانے ڈھونڈتے ہیں، ان کا قصد تشبہ ہی کا ہوتا ہے، اس لئے اکثر احتیاط کے لئے عادات میں بھی تشبہ سے منع کیا جاتا ہے، خواہ تشبہ کا قصد ہو یا نہ ہو۔

3۔۔۔۔اُن اُمور میں تشبہ جو کفار کا مذہبی شعار یا دینی رسم اور قومی رواج ہے، جیسے زنار وغیرہ پہننا، یا مجوس کی خاص ٹوپی جو اُن کے مذہب کا شعار ہے۔ اس میں تشبہ حرام بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہے۔

(امدادالاحکام: ج1: ص285)

:اَلْحُبُّ فِی اللّٰہ: کی حقیقت اور اس کی علامات:

سوال: اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی رکھنا دل سے ہے یا فقط زبان سے؟

جواب: حب فی اللہ..... قلب سے ہوتی ہے، اور زبان سے ظاہر کرنا بھی مستحب ہے۔ باقی فقط زبان سے :حب فی اللہ: نہیں ہوتی۔ وہ مدارات میں داخل ہے، اگر شرعی مصلحت سے ہو۔

سوال: دینی دوستی رکھنے والوں کی کیا صفت ہے؟ اور کس طرح سے دوستی رکھنا ہے؟

جواب: حب فی اللہ کی صفت یہ ہے کہ اس کا منشا محض اسلام و اتباعِ شریعت ہو۔ کوئی نفسانی غرض اس کا منشاء نہ ہو۔ جس کی علامت یہ ہے کہ جب تک محبوب شریعت پر قائم رہے اُس وقت تک اس سے محبت رہے۔ گو اس سے کوئی نفع اپنے کو نہ حاصل ہوتا ہو۔ اور جب شریعت کے خلاف باصرار کرنے لگے تو محبت زائل ہو جاوے۔

(امدادالاحکام: ج1: ص299)

غیر مسلموں کے میلہ میں جانے اور خرید و فروخت کرنے کا حکم:

سوال: ہندوؤں کے میلہ میں جانا اور کوئی چیز خریدنا بیچنا اور اس کا کھانا یا استعمال میں لانا کیسا ہے؟

جواب: ہندوؤں کا میلہ اگر مذہبی ہو تو اس میں شرکت جائز نہیں اور نہ مسلمانوں کو ان کے ایسے میلے میں اپنی دوکان لے جانی چاہئے۔ باقی سودا خریدنے میں دو قول ہیں۔ بعض فقہاءؒ نے اس کو بھی منع کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر معمول کے مطابق ضروریات خریدی جائیں اور اس میلہ کی وجہ سے خاص کوئی چیز نہ خریدی جائے تو جائز ہے، مگر احتیاط اسی میں ہے کہ ان کے مذہبی میلہ میں سے کچھ بھی نہ خریدے۔ کیونکہ خریداروں سے بھی میلہ کی رونق بڑھتی ہے اور کفار

کے مذہبی میلہ کی رونق کو بڑھانا مناسب نہیں۔ہاں اگر تجارتی میلہ ہو جیسے بعض جگہ جانوروں کی تجارت کیلئے میلہ لگتا ہے، اس میں جانے اور خرید و فروخت کرنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ ناچ رنگ وغیرہ سے دُور رہے۔

(امدادالاحکام:ج4:ص385)

کفار سے دوستی اور میل رکھنے کا حکم:

سوال: کسی مرد غیر مذہب (انگریز جو اہل کتاب ہیں) کے ساتھ دوستی یعنی محبت، پیار، اچھا سلوک اور ہمدردی رکھنا کیسا ہے؟

جواب: کفار سے معاملات بیع و شراء اجارہ وغیرہ جائز اور ظاہری میل جول میں بھی مضائقہ نہیں اگر میل جول کے بغیر چارہ نہ ہو۔باقی بلاضرورت میل جول کرنا جائز نہیں اور رابطہ محبت و دوستی بھی جائز نہیں۔باقی معاملات ہر حال میں جائز ہے۔(امدادالاحکام:ج4:ص392)

کفار کے مذہبی دعوتوں میں شرکت کا حکم:

سوال: گزارش ہے کہ یہاں پر ایک ہندو اور اس کے لڑکے نے اپنی مذہبی رسم (یعنی ایصال ثواب) میں اہل شہر مسلم اور ہندو سب کو دعوت دی۔مسلمانوں کو اس دعوت میں شرکت کرنا اور دعوت قبول کرنا یا بغیر شرکت کے اگر وہ کھانا خود بخود بھیج دے تو شرعاً وہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمانوں کو اس دعوت میں شریک ہونا جائز نہیں کیونکہ یہ دعوت ہندوؤں کی مذہبی دعوت ہے اور کفار کی مذہبی دعوتوں میں شرکت جائز نہیں۔

ودليله ماذكرابن تيمية في الاقتضاء ولقدسأل سعيدالمغافري مالكاعن الطعام الذي تصنعه النصارىٰ لموتاهم يتصدقون برعنهم أبآكاعنه المسلم فقال لاينبغي أن ياخذمنهم لانه انمايعمل تعظيماًللشرك فهوكالذبح للاعيادوالكنائس اه:

اگر یہ دعوت مذہبی نہیں بلکہ ویسے ہی خوشی کی دعوت ہے تو اس میں شرکت جائز ہے۔

(امدادالاحکام:ج4:ص394)

مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا:

سوال: 1۔۔۔۔کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید ایک ہندو مشرک کا بیٹا مسلمان ہوا

ہے۔اس کاباپ ہندو ایک کثیر جائیداد کامالک ہے۔کیازید اپنے باپ کے بعد اس کی جائیداد کاوارث شرعاً ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بحالیکہ زید از روئے قانون گورنمنٹ بناءبر جائیداد جدی ہونے کے (یعنی زید کے دادا ہندو کی جائیداد ہونے کے باعث) وارث ہوسکتا ہے۔اور اگر زید از روئے راجح مذہب شریعت محمدی ﷺ جس کی بناء اس امر پر ہے کہ اختلاف دینین موانع ارث ہے وارث نہ ہوسکے تو بنابر مرجوح مذہب جو کہ حدیث: الاسلام یعلوو لایعلی: سے بعض صحابہؓ مثل حضرت معاذ بن جبلؓ ومعاویہؓ بن ابی سفیانؓ محمد بن الحنفیہؒ محمد بن علی بن الحسینؒ ومسروقؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ مسلم اپنے باپ کافر کاوارث ہوسکتا ہے کافر اپنے باپ مسلم کاوارث نہیں ہوسکتا۔اگر اپنا ورثہ لے لے تو کیا اس کا یہ ورثہ لینا جائز ہے یا نہ؟ اور اس کا یہ حاصل کردہ مال حلال ہوگا یا حرام یا مشتبہ؟

2.....چونکہ ضلع ہذا میں بعض نومسلموں نے اپنے ہندو باپ کی جائیداد سے از روئے قانون سرکاری ورثہ حاصل کرلیا۔لہٰذا زید مذکور اپنے باپ ہندو (جو کہ اس وقت زندہ ہے اور اپنے ہندو بیٹے کو اپنی جائیداد تملیک کرنا چاہتا ہے) پھر یہ دباؤ ڈال کر کہ میں آپ کی وفات کے بعد از روئے قانون سرکاری ضرور ہی وارث ہو جاؤں گا۔تو آپ مجھے پورا حصہ نہ دیں، ادھورا حصہ دیں، مثلاً بجائے نصف حصہ کے ثلث دیں۔تو کیا یہ مصلحت جائز ہے؟ اس لئے کہ اس میں ایک گونہ دباؤ ہے؟ اور کیا ایسا دباؤ جائز ہے؟ چونکہ کافر کسی مسلم کو کچھ مال تملیک کردے تو شرعاً مسلم کو اس مال کا حاصل کرنا جائز ہے۔

لہٰذا صورت مذکورہ بالا میں جو کہ ایک گونہ دباؤ کی صورت ہے بطور مصالحت مال حاصل کرنا جائز ہے یا نہ؟ یہ دوسری صورت یعنی بطور مصالحت کے زید مال حاصل کرے اس لئے اختیار کرتا ہے کہ اگر بناءبر مذہب راجح بطور ورثہ مال حاصل کرتے ہیں حلت مال میں کچھ شبہ ہو تو بطور مصالحت مذکورہ مال حاصل کرے۔

3.....عمرو ایک نومسلم شخص از ہندو مذہب ہے اس نے ایک کثیر جائیداد جدی بموجب قانون گورنمنٹ اپنے ہندو باپ کے ورثہ سے حاصل کی ہے۔اب اس کی اولاد جو قبل از اسلام تھی یعنی ہندو اولاد بھی از روئے قانون سرکاری عمر کے مرنے کے بعد ضروری ہے وارث ہوگی، چونکہ عمر کی ہندو اولاد آریہ ہے جو کہ سخت ترین دشمنانِ اسلام سے ہے۔لہٰذا کیا عمرو کو اس امر کی کوشش کرنا کہ کسی طرح اس کی ہندو اولاد اس کے مرنے کے بعد وارث نہ ہو واجب نہیں ہے۔جبکہ شرعاً کافر مسلم کا کسی صورت میں وارث نہیں ہوسکتا۔اور اس عدم کوشش سے کیا عمرو گنہگار نہیں ہے؟ واضح رہے کہ عمرو کی اس وقت دو مسلمان بیویاں، دو مسلم بیٹے اور دو مسلم لڑکیاں صاحبِ اولاد ہیں۔عمرو کی ہندو اولاد نے عمرو کے ساتھ مقدمہ کیا۔حتیٰ کہ نوبت چیف کورٹ تک پہنچی۔قانوناً سرکاری یہ ہے کہ مورث کی جدی جائیداد یعنی وارث کے دادا کی جائیداد

سے مسلم کافر کا اور کافر مسلم کا وارث ہوسکتا ہے اگر چہ مورث اپنے حین حیات میں اسے محروم کرنے کی وصیت بھی کر جائے، یعنی اختلاف دینین موانع ارث نہیں۔

جواب: 1....مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا: کما ھو مصرّح فی کتب الفقہ و الفرائض۔ اور جب بدونِ استحقاق کافر کے ورثہ لیا تو حلال کیسے ہوگا؟

2....کافر اگر اپنی خوشی سے کسی کو دے دیں تو حلال ہو جاتا ہے لیکن جب اس پر دباؤ ڈالا تو رضامندی کہاں رہی؟ پس یہ مصالحت معتبر نہیں ہے۔ پس صورتِ جواز یہ ہے کہ ہندو باپ سے صاف صاف کہہ دیں کہ گو قانوناً میں آپ کا وارث ہوسکتا ہوں مگر میرا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا کہ میں آپ کا وارث بنوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ خوشی سے جو کچھ دینا چاہیں اپنی زندگی میں دے دیں۔ اور مجھے وارث نہ بنائیں، بلکہ یہ کہہ دو کہ میں نے اپنے نو مسلم بیٹے کو اپنی زندگی میں حصہ دے دیا ہے۔ لہٰذا میرے بعد وارث نہ ہوگا اور ساتھ ہی یہ بھی کہے کہ یہ دینا اپنی خوشی پر ہے۔ اگر آپ نہ دیں تو نہ میں قانونی چارہ جوئی کروں گا اور نہ ناخوش ہوں گا۔

3....نمبر 1 سے معلوم ہوا کہ خود عمرو ہی کو اس جائیداد میں سے میراث نہیں ملتی تو اس میں وہ تصرف کیسے کرے گا۔ (امداد الاحکام: ج4: ص612)

فاسق پیر کی بیعت:

فاسق شخص پیرِ طریقت نہیں ہوسکتا۔ (امداد الاحکام: ج1: ص300)

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ کا فتوی

رافضی شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والوں کا حکم:

سوال: یہاں پر ایک جماعت اہل تسنن نے مع اپنے امام کے ایک رافضی کے میت کی نماز پڑھی، آیا اُس امام پر اور اُن پڑھنے والوں پر کیا حکم لگایا جائے گا؟

جواب: رافضی دو قسم کے ہیں، ایک وہ جس کے عقائد کفر تک پہنچ گئے ہوں ایسے شخص کے جنازہ کی نماز اصلاً درست نہیں، کیونکہ نماز جنازہ کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ میت مسلمان ہو۔ دوسرا وہ جس کے عقائد صرف بدعت تک ہوں اُس کا حکم یہ ہے کہ اگر اُس کے جنازے کی نماز کسی نے نہ پڑھی ہو تب تو پڑھ لینا چاہئے کیونکہ مسلم کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور اگر کسی نے پڑھ لی ہوں مثلاً اس کے ہم مذہب والے لوگ موجود ہیں اور وہ پڑھ لیں گے تو اِس صورت میں اہل سنت ہرگز نہ پڑھیں۔ (امداد الفتاوی: ج 3: ص 320)

شیعہ کے ساتھ سنی عورت کا نکاح:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہوگیا، اس نکاح کو عرصہ گزر گیا، یہاں تک کہ ہندہ کے بطن سے زید کی اولاد بھی ہوئی۔ اب ہندہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ شیعہ سبیہ کافر ہیں اس لئے نکاح کا انعقاد نہیں ہوتا اور جماع بحکم زنا ہوتا ہے۔ پس ہندہ اسی علم کے وقت سے مباشرت سے محترزہ ہے اور چاہتی ہے کہ نکاح فیما بین الزوجین فسخ ہو جائے۔

علمائے شریعت غراء سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ سنی وشیعہ کا بہ تفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے: عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟ اور عورت بوجہ جہالتِ مسئلہ یا شیعی مرد کے تقیۃً اپنے آپ کو سنی ظاہر کرنے کی بنا پر اگر شیعہ کے نکاح میں چلی جائے تو مسئلہ سے واقف ہونے یا خاوند شیعہ کے خیالات تشنیع اور تبرا اور سب الشیخینؓ علی الاعلان : ظاہر ہونے پر اپنے نفس کو اس کی زوجیت سے نکالنے کی مجاز ہے یا نہیں؟ نیز اسی حالت میں پیدا ہونے والی اولاد پر کیا حکم لگایا جائے گا؟

جواب: فی الدرالمختار وتعتبر الکفاءة دیانة ای تقوی فلیس فاسق کفوا لصالحة۔الخ:وفیه لوزوجوجها برضاها ولم یعلموا بعدم الکفاءة ثم علموا لا خیار لاحد الااذاشرطواالکفاءة اواخبرهم بها وقت العقد فزوجوها علی ذلک ثم ظهرانه غیر کفو کان لهم الخیار:ولوالجیة فلیتحفظ:

روایت اولی کی بناء پر یہ نکاح غیر کفو سے ہوا:ولم یثبت کون السب کفرا: اور روایت ثانیہ کی بناء پر جب زوجہ اور اولیاء دونوں نکاح غیر کفو پر رضامند ہوں نکاح لازم ہو جاتا ہے اور غیر کفو ہونے کا علم نہ ہو جب بھی نکاح ہو جاتا ہے، البتہ اگر تصریحاً کفاءۃ شرط ٹھہری تھی یا زوج نے زبان سے تصریحاً خبر دی تھی کہ میں سنی ہوں، اس صورت میں یہ نکاح باوجود انعقاد کے لازم نہیں ہوا:لکن لابد للفسخ من وجود قاض شرعی: اور باقی سب صورتوں میں حق فسخ نہیں ہے۔اور چونکہ نکاح منعقد ہو گیا لہذا اولاد سب ثابت النسب اور صحبت حلال ہے۔

وضاحت: حضرت تھانوی صاحبؒ جو شیعوں کے بارے میں اختلاف کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں اس کو علامہ شامی نے واضح فرمادیا ہے کہ :اگر صرف حضرت علیؓ کو شیخینؓ پر فضیلت دیتے ہیں یا شیخینؓ کو برا بھلا کہتے ہیں تو وہ شیعہ مبتدع ہیں کافر نہیں ہیں، ان کے ساتھ نکاح غیر کفو کے مرادف ہے۔اور اگر ایسے غالی اور رافضی شیعہ ہیں جو حضرت علیؓ کی اُلوہیئت اور وحی میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کی غلطی کا عقیدہ رکھتے ہوں یا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کرتے ہوں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کے قائل ہوں، وہ سب کے سب معلومات قطعیہ کی مخالفت اور انکار کی وجہ سے کافر ہیں اور ایسے شیعوں سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔(امدادالفتاوی:ج4:ص474)

شیعہ کے ساتھ سنی عورت کا نکاح:

سوال: ایک نابالغ لڑکی کا نکاح غیر کفو میں ماں نے کردیا، کیونکہ باپ، بھائی، چچا وغیرہ کوئی رشتہ دار نہیں ہے، ابھی لڑکی بالغ نہیں ہوئی مگر معلوم ہوا کہ لڑکا جس کے ساتھ نکاح کیا گیا ہے نہایت آوارہ، بدچلن اور شیعہ مذہب

ہے۔اس نکاح کولڑکی کے جوان ہونے کی وجہ پر اجازت دینے پر موقوف کہیں گے یا ولی نہ ہونے کی وجہ سے غیر کفوو آوارہ ہونے کی وجہ سے باطل وکالعدم یا سُنی شیعہ کے تفرق کی وجہ سے نکاح کا انعقاد ہی نہ ہوگا؟ اگر شق ثالث ہے تو کیا مطلق شیعہ کا سُنی سے نکاح نہیں ہوسکتا خواہ تفضیلیہ ہو یا سبیہ یا غالیہ؟ حالانکہ تفضیلیہ پر کفر کا فتوی نہیں اور سبیہ کی تکفیر بھی مختلف فیہ : ہے،اور نیز ممکن ہے کہ مرد اپنا نکاح قائم رکھنے کی وجہ سے تقیۃً اپنے آپ کو سنی یا کم سے کم شیعہ تفضیلیہ بتائے (یہ صورت واقع ہوئی ہے کہ خاوند نہایت ظالم اوران یتیم بچیوں کو مارتا پیٹتا ہے جن کی ماں نے دھوکہ کھا کراس کے نکاح میں دے دیا، ماں مفارقت چاہتی ہے اور خاوند ضد پر کمر بستہ)۔

جواب: فی الدر المختار :وان كان المزوج غير هما اى غيرالاب وابيه ولو الام اوالقاضی (الی قوله)لا یصح النکاح من غیر کف ءاوبغبن فاحش اصلا وان کان من کفء وبمهرالمثل صح،لکن لهماخیار الفسخ (الی قوله)بشرط القضاء للفسخ،

وفیه ایضا فی باب الکفاءة وتعتبرفی العرب والعجم دیانة ای تقوی فلیس فاسق کفر الصالحة اوفاسقة بنت صالح معلنا کان او لا علی الظاهر،نهر:

روایت اولیٰ سے معلوم ہوا کہ ماں اگر غیر کفو سے نکاح کر دے، نکاح منعقد نہیں ہوتا۔اور روایت ثانیہ سے معلوم ہوا کہ شیعی بوجہ فسق اعتقادی کے کفو سنیہ کا نہیں۔لہذا یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔(امداد الفتاوی :ج4:ص477)

شیعہ سے سنی لڑکی کے نکاح کی تفصیل:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ رافضی.....جو تمام صحابہ کرامؓ پر تبرا کرتے ہیں اور اہل اسلام سے مذہبی تعصب رکھتی ہیں۔مسلمان ہیں یا کافر ہیں؟ان سے تعلقات نکاح وغیرہ کی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟قوم بوہری جو بمبئی اوراُس کے اطراف میں کثرت سے پائی جاتی ہیں ایک متعصب رافضی قوم ہے۔ان کا قاعدہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کی لڑکی اُس کے والدین کو:لالچ زر: دے کر اپنی نکاح میں لاتے ہیں۔ایسی حالت میں اگر کوئی اہل سنت والجماعت زر کی لالچ میں جان کرلڑکی دیوے اور وہ رافضی اپنے آپ کو مصلحت جان کر اسلام لانے کو ظاہر کرے لیکن تمام لوگ اس بات کو جانتے ہیں کہ اُس کا اسلام لانا نکاح کی غرض سے ہے۔تو ایسی حالت میں اُس کے اسلام کا اعتبار کیا جائے گا یا نہیں؟اوراُس کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ رافضی عقائد کفر کے رکھتا ہے جیسے قرآن مجید میں کمی بیشی کا قائل ہونا یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا یا حضرت علیؓ کو خدا ماننا یا یہ اعتقاد رکھنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام غلطی سے حضور ﷺ پر وحی لے آئے،تب تو وہ

کافر ہے اور اُس کا نکاح سنیہ سے صحیح نہیں، اور محض تبرائی کے حکم میں اختلاف ہے۔علامہ شامی نے عدمِ کفر کو ترجیح دی ہے، مگر اس کے بدعتی ہونے میں کچھ شک نہیں۔تو اس صورت میں گو وہ کافر نہ ہوگا مگر بوجہ فسق اعتقادی کے سنیہ کا کفو نہ ہوگا۔اور غیر کفو مرد سے نکاح کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر لڑکی نابالغ ہے اور نکاح کیا ہے باپ دادا کے علاوہ کسی اور ولی نے، تب تو نکاح صحیح ہی نہ ہوگا۔اور اگر باپ دادا نے کیا ہے اور واقعات سے معلوم ہوا کہ طمعِ زر سے کیا ہے اور لڑکی کی مصلحت پر نظر نہیں کیا جیسا سوال میں مذکور ہے، تب بھی نکاح صحیح نہ ہوگا۔اور اگر منکوحہ بالغہ ہے تو اگر اُس نے خود اپنا نکاح کرلیا ہے، اور ولی عصبہ راضی نہ تھا، تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوا۔اسی طرح اگر ایسے ولی نے کردیا اور وہ منکوحہ راضی نہیں یعنی زبان سے انکار کردیا، تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوا۔یہ صورتیں تو عدمِ جوازِ نکاح کی ہیں۔

اور اگر لڑکی نابالغ ہے اور نکاح کیا ہے باپ دادا نے اور لڑکی کی مصلحت سمجھ کر کیا ہے کسی طمع وغیرہ کے سبب نہیں کیا، یا لڑکی بالغ ہے اور نکاح خود کیا ہے اور ولی عصبہ کی رضا سے کیا ہے یا اُس کا کوئی ولی عصبہ ہے ہی نہیں یا لڑکی بالغ ہے اور ولی نے اُس کی اجازت سے کردیا تو ان صورتوں میں اُن علماء کے نزدیک نکاح صحیح ہوجائے گا جو تبرائی کو کافر نہیں کہتے۔

اور یہ سب تفصیل اُس وقت ہے کہ نکاح کے وقت اس کا رفض معلوم ہوا۔اور اگر اُس وقت اپنے کو سنی ظاہر کیا اور بعد نکاح کے رفض ثابت ہوا تو جس صورت میں وہ کافر ہے، ارتداد کے سبب نکاح ٹوٹ جائے گا۔اور جس صورت میں محض بدعتی ہے تو اگر منکوحہ بالغہ ہے اور وہ اور اُس کا ولی عصبہ دونوں راضی ہیں تو نکاح کے فسخ کا حق حاصل ہوگا اور اگر منکوحہ سے اجازت نہیں لی گئی تو نکاح نہ ہوگا اور اگر ولی سے اجازت نہیں لی گئی تو ولی کو حق فسخ ہے، جس کی ایک شرط قضاء قاضی مسلم ہے۔اور اگر منکوحہ صغیرہ ہے تو بعد بالغ ہونے کے اگر راضی ہے تب نکاح صحیح رہے گا اور اگر راضی نہ ہوئی تو اس کو حق فسخ حاصل ہوگا، جس طرح شرط اوپر مذکور ہوئی۔(امدادالفتاوی:ج4:ص478)

شیعہ اور سنی لڑکی کے نکاح کا حکم:

سوال: زید نووارد شیعی المذہب نے خالد سنی المذہب کو یہ باور کرا کر کہ میں سنی المذہب ہوں اور حلفاً اس کی تصدیق کرکے خالد کی دختر نابالغہ ہندہ سے عقد کیا۔خالد نے باعتبار اس کے بیان وتصدیق حلفی کے زید کو سنی المذہب سمجھ کر اپنی لڑکی کا عقد زید سے کردیا۔عقد کے بعد زید کے افعال مثل تعزیہ وشدۃ پرستی بہ یوم عاشورہ ماتم سینہ زنی وغیرہ وقوع میں آئے کہ جس کے لحاظ سے زید کے وطن کے قاضی وغیرہ سے مذہبی حالت دریافت ہوئی تو معلوم ہوا کہ زید واقعی

شیعی المذہب گروہ شیعان وطن سے ہے۔پس بلحاظ احکام فقہ حنفی جو نکاح دختر خالد کا زید شیعی المذہب کے ساتھ ہوا ہے شرعاً وقوع پذیر ہوگا یا نہیں؟ بصورت واقع ہونے کے خالد پدر وولی ہندہ نابالغہ اس عقد کو فسخ وکالعدم کرانے کا مجاز ہے یا نہیں؟ ایسا عقد بحکم قاضی یا حاکم کالعدم کرانا ضروری ہوگا یا خود بخود کالعدم وباطل قرار پائے گا؟

جواب:فی ردالمحتار عن فتح القدیر عن النوازل:لوزوج ابنته الصغیرة ممن ینکرانه یشرب المسکر،فاذاهومدمن له وقالت:لاارضی بالنکاح ای بعدماکبرت ان لم یکن یعرفه الاب بشربه،وکان غلبة اهل بیته صالحین فالنکاح باطل وفیه ثم اعلم ان مامرعن النوازل من ان النکاح باطل معناه انه سیبطل:

وفی الدر المختار:ولوزوجوها(ای الکبیرة)برضاهاولم یعلموابعدم الکفاءة،ثم علمواالاخیار لاحد الااذاشرطواالکفاءة اواخبرهم بهاوقت العقد فزوجوهاعلیٰ ذلک ثم ظهرانه غیرکفء کان لهم الخیار،ولوالجیة،فلیحفظ:

ان روایات سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں ولی منکوحہ کو بھی اور اسی طرح بعد بلوغ کے خود منکوحہ کو بھی اس نکاح کے فسخ کرانے کا اختیار حاصل ہے اور یہ فسخ بحکم حاکم ہوگا۔(امدادالفتاویٰ:ج4:ص482)

کسی مصلحت کی وجہ سے شیعہ کے جنازہ میں شریک ہونا:

سوال: کسی شیعہ مذہب والے کے جنازہ میں شریک ہونا خواہ کسی دنیاوی مصلحت کی وجہ سے ہو یا اس بنا پر کہ وہ یا اس کے گھر والے ہمارے یہاں کے جنازہ میں شریک ہوتے ہیں۔جائز ہے یا نہیں؟

جواب:فی نفسه منهی عنه: ہے۔(یعنی جائز نہیں ہے)لیکن اگر کوئی ضرورت ہو تو جائز ہے۔اور ضرورت کی حقیقت دفعِ مضرّت ہے نہ کہ جلب منفعت۔(یعنی ضرورت سے مراد یہ ہے کہ کوئی نقصان یا فساد پیدا ہونے کا ڈر ہوں تو مجبوری کی وجہ سے پڑھ لیں،اور کسی مصلحت یا فائدہ حاصل کرنے کی وجہ سے جائز نہیں ورنہ اس کو ضرورت نہیں کہا جاسکتا ہے)۔(امدادالفتاویٰ:ج3:ص493)

شیعہ کے ذبیحہ اور اُن سے نکاح کا حکم:

سوال: رافضی کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علماء اہل سنت کا اختلاف ہے،راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔قال

الشامی:وکیف ینبغی القول بعدم حل ذبیحتہ مع قولنا بحل ذبیحۃ الیھود والنصاری:

وضاحت:

حضرت تھانوی صاحبؒ نے شیعہ کے ذبیحہ کی حلت پر استدلال کے لئے جو عبارت نقل فرمائی ہے وہ درحقیقت شامی کی وہ عبارت ہے جس کو علامہ شامی صاحبؒ نے معتزلہ کے بارے میں نقل فرمایا ہے، اور معتزلہ کا ذبیحہ واقعی راجح قول کے اعتبار سے حلال ہے۔

لیکن یہاں مسئلہ معتزلہ سے متعلق نہیں ہے، بلکہ شیعوں اور رافضیوں سے متعلق ہے۔اور جو شیعہ تفضیلی ہیں، ان کا ذبیحہ اور ان سے نکاح سب جائز ہے۔یہاں مسئلہ شیعہ غالی سے متعلق ہے، کیونکہ ہندوستان میں جو شیعہ ہیں وہ سب غالی ہیں، ان کو جمہور نے کافر اور خارج از اسلام قرار دیا ہے، وہ کتابی کے حکم میں بھی نہیں ہے۔اس لئے ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔اس بارے میں صریح جزئیہ شامی وغیرہ میں موجود ہے۔

(امدادالفتاوی:ج8:ص372)

شیعوں کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مسجد کے لئے اُن سے چندہ لینا:

ســـــوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اثنا عشری مسلمان ہے یا خارج از اسلام؟ اور ان کے ساتھ مناکحت اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اپنے جنازہ میں شریک کرنا درست ہے یا نہیں؟ نیز اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینا چاہیں تو لیا جائے یا نہیں؟

جـــــواب: شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت :کمـاینبغی: معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں۔ لہذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھی مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی کیفیت منکشف ہوگئی اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہوگئے ہیں۔

ضروریات کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات میں سب سے ارفع واعلیٰ چیز ہے، اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریفِ قرآن کے قائل ہیں۔

ان کے معتبر کتابوں میں دو ہزار روایات تحریفِ قرآن کی موجود ہیں، جن میں پانچ قسم کی تحریفِ قرآن شریف

میں بیان کی گئی ہے۔کمی۔زیادتی۔تبدّل الفاظ۔تبدّل حروف۔خرابئ ترتیب سورتوں میں بھی اور آیتوں میں بھی،اور کلمات میں بھی۔

ان پانچ قسم کی تحریف کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں،تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں،اور انہی کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں۔

المختصر شیعوں کا کفر بربنائے عقیدۂ تحریف محل تردّد نہیں،علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں۔لہذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اوران کا ذبیحہ حرام،ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے،ان کا جنازہ پڑھنا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں۔(امدادالفتاوی:ج10:ص413)

شیعہ وسنی کے درمیان میراث کا حکم:

سوال: زید کا انتقال ہوا جو سنی المذہب تھا،اس کے صرف دو بیٹے ہیں،ایک سنی دوسرا شیعی۔آیا دونوں وارث ہوں گے یا صرف سنی؟

جواب: جو اختلافِ دین مانع توارث ہے وہ اختلاف کفراً واسلاماً ہے نہ کہ سنۃً وبدعۃً،پس جو شیعی کھلم کھلا کفریہ عقائد کا قائل نہ ہو وہ سنی کا وارث ہوگا۔

وضاحت:

حضرت والاؒ نے یہ فتوی 1332ھ میں تحریر فرمایا ہے،اور 1342ھ میں تقریباً دس سال کے بعد جو فتوی تحریر فرمایا ہے اس میں شیعہ تبرائی اور شیعہ غالی میں فرق بیان فرمایا ہے کہ جو شیعہ غالی حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں اور قرآن مجید میں کمی زیادتی کے قائل ہیں اور حضرت علیؓ کو حداُلوہیت تک پہنچادے وہ کافر ہیں،ان کے ساتھ سنی کا نکاح کسی طرح درست نہیں ہے۔ملاحظہ فرمائیں:مسئلہ نمبر:1087:پر۔

لہذا کھلم کھلا کفریہ عقائد کی وجہ سے ایسا شیعہ وارث بھی نہیں ہوسکتا۔(امدادالفتاوی:ج9:ص612)

حکم تعزیہ وفرق درمیان تعزیہ ودیگر صورت غیر ذی روح اوراس میں چندہ دینا:

سوال: مقام.....میں بیس پچیس گھر اہل سنت والجماعت حنفی ہیں اور باقی آبادی شیعہ کی ہے۔وہ یہ کام

کرتے ہیں کہ محرم میں تعزیہ بناتے ہیں اور مہندی چڑھاتے ہیں اور علم نکالتے ہیں اور تاشے ڈھول بجاتے ہیں۔اب عرض یہ ہے کہ تعزیہ بنانا جائز ہے یانہیں؟اور اس میں باچھ(چندہ) دینا جائز ہے یانہیں؟اور اس میں کوئی شئے مثل فرش وغیرہ سائبان وروشنی دینی جائز ہے یانہیں؟اور اگر اس میں کوئی شخص باچھ(چندہ) دیوے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟اور تعزیہ کب سے بنایا جاتا ہے؟اور کس وجہ سے بنایا گیا؟اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ نقل روضۂ حضرت حسینؓ کی ہے، مکان کی نقل جائز ہے، جاندار کی شبیح بنا منع ہے۔آیا یہ صحیح ہے یانہیں؟

جواب: غیر ذی روح یعنی بے جان کی شبیہ بنانا اُس وقت جائز ہے جبکہ اس پر کوئی مفسدہ یعنی خرابی مرتب نہ ہو، ورنہ حرام ہے۔اور تعزیہ کے ساتھ جو معاملات کئے جاتے ہیں ان کا معصیت وبدعت بلکہ بعض کا قریب بہ کفرو شرک ہونا ظاہر ہے۔اس لئے اس کا بنانا بلا شک ناجائز ہوگا۔اور چونکہ معصیت کی اعانت معصیت ہے اس لئے اس میں باچھ یعنی چندہ دینا یا فرش وفروش وسامان روشنی سے اس میں شرکت کرنا سب ناجائز ہوگا اور بنانے والا اور اعانت کرنے والا دونوں گنہگار رہوں گے، اور تاریخ ایجاد و وجہ ایجاد تعزیہ کی مجھ کو تحقیق نہیں، نہ اس کی ضرورت۔

(امدادالفتاوی:ج11:ص408)

تعزیہ میں تقسیم ہونے والی اشیاء کھانے اور تعزیہ میں چندہ دینے والوں کا حکم اوراس کی امامت:

سوال: تعزیہ پر فاتحہ کے واسطے روٹیاں اور کھانا یا شیرینی یا شربت لیجاتے ہیں اور وہاں فاتحہ دلا کر تبرکا تقسیم کرتے ہیں۔شرعاً کھانا اس کا کیسا ہے؟

تعزیہ بنانے والے یا تعزیہ میں چندہ دینے والے کے پیچھے نماز درست ہے یانہیں؟ آیا ہوتی ہے یانہیں؟

جواب: تعزیہ پر فاتحہ کے واسطے روٹیاں یا کھانا یا شیرینی یا شربت لے جانا اور وہاں فاتحہ دلا کر تبرکا تقسیم کرنا شرعاً ناجائز ہے۔اور اسی طرح ان چیزوں کا کھانا اور پینا بھی درست نہیں۔بلکہ ایسے مقام پر فاتحہ اور درود شریف پڑھنا بھی روا نہیں۔

اس مجلس میں زیارت اور گریہ زاری کی نیت سے حاضر ہونا بھی جائز نہیں۔اس لئے کہ وہاں زیارت کیلئے کوئی چیز نہیں جس کی خاطر آدمی حاضری دے۔اور خود اس آدمی کی بنوائی ہوئی لکڑیاں (تعزیے) قابل زیارت نہیں بلکہ توڑے جانے کے لائق ہیں۔

تعزیہ بنانے والے یا تعزیہ میں چندہ دینے والے اشخاص اگر ان افعالِ ناجائز کو جائز اور موجب ثواب سمجھتے ہیں تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

اگر بدعت کرنے والا بدعت کو نیکی اور تقرب خداوندی کا ذریعہ سمجھتا ہے تو ایسا بدعتی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔چنانچہ ابن ماجہ کی اس حدیث شریف سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے.....اور بدعتی عام ہے خواہ خود اس نے اس بدعت کو ایجاد کیا ہو یا اس نے اس کو ایجاد نہیں کیا بلکہ کسی دوسرے نے ایجاد کیا ہے اور یہ اس ایجاد کردہ بدعت کا مرتکب ہو رہا ہے اور اس کو پسند بھی کر رہا ہے تو ایسے شخص کو بھی بدعتی ہی کہیں گے۔

پس جس صورت میں کہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے تو ان کے پیچھے نماز ہرگز نہیں ہو سکتی،البتہ اگر وہ ان افعال کو گناہ سمجھتے ہیں،مگر وہ کسی مجبوری وغیرہ سے ان افعال میں شریک ہوتے ہیں تو وہ گنہگار ہیں۔تو کسی متقی و پرہیزگار شخص کی عدم موجودگی میں اُن کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔البتہ کوئی متقی اور پرہیزگار شخص موجود ہو تو ایسے لوگوں کی امامت نہیں کرنی چاہئے۔

تعزیہ بنانا اور تعزیہ میں چندہ دینا اور اس پر کھانا لے جا کر فاتحہ دلانا،اگر ان افعال کو جائز سمجھ کر کرے تو اس کا جواب گزر گیا کہ اسلام سے خارج ہونے کا باعث اور گناہ کبیرہ ہے،ورنہ صرف گناہ ہے۔

(امدادالفتاوی:ج11:ص484)

گستاخِ امیر معاویہؓ کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے تعلق رکھنا:

سوال: زید کہتا ہے کہ میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ سے بدعقیدہ ہوں اور کسی طرح جی نہیں چاہتا کہ ان کے نام کے ساتھ: رضی اللہ عنہ: کہوں،مگر اب تک کہا ہے اور کہتا ہوں اور کہوں گا۔زید یہ بھی کہتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ تھے تو صحابی مگر دل میں سلطنت کی محبت رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح سلطنت یا خلافت میرے ہی خاندان میں رہے،اسی بناء پر انہوں نے اپنے بیٹے یزید سے کہہ دیا تھا کہ سیدنا حضرت حسینؓ کو مار ڈالنا،پھر زید اس اخیر جملے کے خلاف ایک یہ روایت بیان کرتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ نے سیدنا حضرت حسینؓ کے مار ڈالنے کو یزید سے نہیں کہا تھا۔غرض زید مختلف روایتیں بیان کرتا ہے اور غالباً اول روایت کو صحیح جانتا ہے۔زید اپنے خیالات کی تائید میں یہ بھی پیش کرتا ہے کہ شمس التواریخ کے مصنف نے بھی اپنی تصنیف میں جا بجا سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر طعن کئے ہیں۔زید یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت ابوسفیانؓ پکے مسلمان نہ تھے البتہ مرتے وقت پکے مسلمان ہو گئے تھے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید جو اپنے کو سنی اور حنفی کہتا ہے تو ان عقائد اور خیالات کے رکھنے سے اس کی سنیت اور حنفیت میں کچھ نقصان آتا ہے یا نہیں؟ اور ایسے شخص کے پیچھے نماز وغیرہ پڑھنے میں اور اس کی محفلوں اور جلسوں میں بیٹھنے سے کچھ خرابی تو نہیں آتی؟ اور یہ ارشاد فرمائیں کہ اہل سنت والجماعت کو سیدنا حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت ابوسفیانؓ سے کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ اور شمس التواریخ اور اس کے مصنف جو اکبرآبادی ہیں اور غالباً ابھی زندہ ہوں گے اسلام میں کیا رتبہ رکھتے ہیں؟ آیا ان کی تصانیف قابل اعتبار ہیں یا نہیں؟

جواب: احادیث میں ہے: لاتسبّوا اصحابی فلو انّ احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ من احدھم ولا نصیفہ: اکرموا اصحابی فانّھم خیارکم: لاتمس النّار مسلما رآنی: اور: رآنی من رآنی: فمن احبّھم فبحبّی احبّھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم:

اور حضرت ابوسفیانؓ اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ یقیناً صحابی ہیں، اس لئے احادیث مذکورہ ان کو شامل ہوگئی۔ پس ان کا اکرام اور محبت واجب ہوگی اور ان کو برا کہنا اور ان سے بغض ونفرت رکھنا یقیناً حرام ہوگا، اور ان سے جو کچھ منقول ہے بعد تسلیم صحت نقل اُن اعمال پر اُن کے حسنات بلکہ خود ایک وصفِ صحابیت غالب ہے، جیسا ارشاد نبوی ﷺ ہے: فلو انّ احدکم۔الخ: اس پر دال ہے، اور اسی بناء پر: لاتمس النّار۔الخ: فرمایا ہے۔

پس جو وسوسہ وخطرہ بلا اختیار دل میں پیدا ہو وہ عفو ہے، اور جو عقیدہ اور تعلق اختیار سے ہو اس کی اصلاح واجب ہے۔ اور جو شخص باختیار بدگمانی یا بدزبانی یا بغض ونفرت رکھے گا، لامحالہ وہ احادیث نبویہ ﷺ کا مخالف اور خارج از اہل سنت والجماعت ہے، جیسا کتب اہل سنت سے ظاہر ہے۔ اس لئے اس کی امامت بھی مکروہ ہے اور اختلاط بلا ضرورت ممنوع ہے: فی شرح العقائد النسفیۃ: وماوقع بینھم من المنازعات والمحاربات فلہ محامل وتاویلات فھم والطعن فیھم ان کان ممایخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر کقذف عائشۃؓ والافبدعۃ:

شمس التواریخ نظر سے نہیں گزری نہ مصنف کا حال معلوم ہوا۔ (امداد الفتاوی: ج 11: ص 599)

رافضیہ کا حکم مرتدہ کی طرح ہے، اس لئے اس کے ساتھ نکاح درست نہیں ہے:

سوال: علماء کرام نصرانیہ سے نکاح کرنے کو جائز کہتے ہیں اور شیعوں سے نکاح کرنے کو حرام فرماتے

ہیں،اس کی کیاوجہ ہے؟

جواب: نصرانیہ اگر چہ مسلمان نہیں لیکن وہ کسی نبی کے متبع اور اہل کتاب تو ہے برخلاف رافضیہ کے کہ یہ اسلام کی حقانیت کا احترام کر کے بعض ضروریات دین کے انکار سے مرتد ہوئی ہے۔اس لئے اس کا حکم مرتدہ جیسا ہے۔

(شان صحابہؓ:ص275)

شیعہ سے سنی لڑکی کا نکاح:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ رافضی، جوتمام صحابہ کرامؓ پر تبرا کرتے ہیں اوراہل اسلام سے مذہبی تعصب رکھتے ہیں۔مسلمان ہیں یا کافر ہیں؟ان سے تعلقات نکاح وغیرہ کی رکھ سکتے ہیں یانہیں؟قوم بوہری جوبمبئی اوراُس کے اطراف میں کثرت سے پائی جاتی ہیں ایک متعصب رافضی قوم ہے۔ان کا قاعدہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کی لڑکی اُس کے والدین کو:لالچ زر:دے کر اپنی نکاح میں لاتے ہیں۔ایسی حالت میں اگر کوئی اہل سنت والجماعت زر کی لالچ میں جان کر لڑکی دیوے اوروہ رافضی اپنے آپ کو مصلحت جان کر اسلام لانے کو ظاہر کرے لیکن تمام لوگ اس بات کوجانتے ہیں کہ اُس کا اسلام لانا نکاح کی غرض سے ہے۔توایسی حالت میں اُس کے اسلام کا اعتبار کیا جائے گایانہیں؟اوراُس کا نکاح درست ہے یانہیں؟

جواب: اگر وہ رافضی عقائد کفر کے رکھتا ہے جیسے قرآن مجید میں کمی بیشی کا قائل ہونا یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا یاحضرت علیؓ کوخدا ماننا یا یہ اعتقاد رکھنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام غلطی سے حضورﷺ پر وحی لے آئے،تب تو وہ کافر ہے اوراُس کا نکاح سنیہ سے صحیح نہیں،اور محض تبرائی کے حکم میں اختلاف ہے۔علامہ شامی نے عدم کفر کوترجیح دی ہے،مگراس کے بدعتی ہونے میں کچھ شک نہیں۔تو اس صورت میں گووہ کافر نہ ہوگا مگر بوجہ فسق اعتقادی کے سنیہ کا کفونہ ہوگا۔اور غیر کفومرد سے نکاح کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ اگرلڑکی نابالغ ہے اورنکاح کیا ہے باپ دادا کے علاوہ کسی اور ولی نے،تب تو نکاح صحیح ہی نہ ہوگا۔اوراگر باپ دادانے کیاہے اورواقعات سے معلوم ہوا کہ:طمعِ زر:سے کیا ہے اورلڑکی کی مصلحت پر نظر نہیں کیا جیسا سوال میں مذکور ہے،تب بھی نکاح صحیح نہ ہوگا۔اوراگر منکوحہ بالغہ ہے تو اگر اُس نے خوداپنا نکاح کرلیا ہے،اورولی عصبہ راضی نہ تھا،تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوا۔اسی طرح اگرایسے ولی نے کردیا اوروہ منکوحہ راضی نہیں یعنی زبان سے انکار کردیا، تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوا۔یہ صورتیں توعدمِ جوازِ نکاح کی ہیں۔

اوراگرلڑکی نابالغ ہے اورنکاح کیا ہے باپ دادانے اورلڑکی کی مصلحت سمجھ کرکیا ہے کسی طمع وغیرہ کے سبب نہیں

کیا، یالڑکی بالغ ہےاور نکاح خود کیا ہےاور ولی عصبہ کی رضا سے کیا ہے یا اُس کا کوئی ولی عصبہ ہے ہی نہیں یالڑکی بالغ ہے اور ولی نے اُس کی اجازت سے کر دیا تو ان صورتوں میں اُن علماء کے نزدیک نکاح صحیح ہو جائے گا جو تبرائی کو کافر نہیں کہتے۔

اور یہ سب تفصیل اُس وقت ہے کہ نکاح کے وقت اس کا رفض معلوم ہوا۔اور اگر اُس وقت اپنے کو سنی ظاہر کیا اور بعد نکاح کے رفض ثابت ہوا تو جس صورت میں وہ کافر ہے، ارتداد کے سبب نکاح ٹوٹ جائے گا۔

اور جس صورت میں محض بدعتی ہے، تو اگر منکوحہ بالغہ ہےاور وہ اور اُس کا ولی عصبہ دونوں راضی ہیں تو نکاح کے فسخ کا حق حاصل ہوگا اور اگر منکوحہ سے اجازت نہیں لی گئی تو نکاح نہ ہوگا اور اگر ولی سے اجازت نہیں لی گئی تو ولی کو حق فسخ ہے، جس کی ایک شرط قضاء قاضی مسلم ہے۔اور اگر منکوحہ صغیرہ ہے تو بعد بالغ ہونے کے اگر راضی ہے تب نکاح صحیح رہے گا اور اگر راضی نہ ہوئی تو اس کو حق فسخ حاصل ہوگا، جس طرح شرط اوپر مذکور ہوئی۔(بوادر النوادر:ص103)

سر آغا خان کو اپنا راہنما کہنے والے کو کافر کہیں گے یا مسلمان سمجھیں گے؟ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دی جاوے یا نہیں؟ اور جو نام نہاد مولوی ایسے شخص کی میت کی نماز جنازہ پڑھتے اور اس کو مسلمان کہتے اور کہلواتے ہیں اور اس میں کوشش کرتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں: کہ ہمارے شہر کٹک میں ایک شخص اطراف بمبئی کا باشندہ قوم سے خوجہ سوداگر رہتا ہے، اپنے آپ کو سر آغا خان کا مرید اور پیرو ظاہر کرتا ہے، اتفاق سے اس کے ہاں ایک میت ہوگئی تاجر مذکور نے اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہا، اِس پر یہاں کے مسلمانوں میں کچھ کشمکش پیدا ہوگئی ہے۔

ایک فریق کی رائے ہے کہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہ کیا جاوے، کیونکہ سر آغا خان دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور اپنی رائے کی تائید میں اُمور ذیل پیش کرتا ہے:

1.....سر آغا خان کی تصویر کی پرستش کرتا ہے۔

2.....ہندوؤں کے مشہور اوتار کرشن کی مورت اپنے عبادت خانہ میں رکھ چھوڑی ہے۔

3..... دیوالی جو ہندوؤں کا مشہور تیوہار ہے اُس میں اپنے حساب کا بھی کھاتہ تبدیل کرتا ہے، علاوہ اس کے اور بھی بعض مراسم مشرکانہ ادا کرتا ہے۔

4..... مثلاً اپنے کھاتہ کے ابتداء میں بجائے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: کے لفظ :اوم: لکھتا ہے۔

5..... سر آغاخان کے اندر خدائی حلول کا معتقد ہے۔

مسلمانوں کا دوسرا فریق کہتا ہے کہ وہ کلمہ گو ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اس کو کسی طرح کافر نہیں کہہ سکتے۔ خود تاجر صاحب سے جو دریافت کیا گیا تو اس نے بھی بیان کیا کہ میں مسلمان ہوں، کلمہ پڑھتا ہوں، عیدین کی نماز تم لوگوں کے ساتھ مل کر ادا کرتا ہوں، مسلمانوں کی ضروریات میں چندہ دیتا ہوں، فرق صرف یہ ہے کہ میں سر آغاخان کو اپنا رہنما اور مرشد سمجھتا ہوں جیسے عام طور پر مسلمان کسی نہ کسی پیر کے مرید ہوا کرتے ہیں۔

اور فریق اوّل اس تمام بیان کو تاجر مذکور کی ضرورت اور مصلحت وقت پر محمول کرتا ہے۔ اب حضور سے چند اُمور دریافت طلب ہیں:

سوال اوّل: سر آغاخانیوں کے متعلق حضور کی کیا تحقیق ہے، ان کو شرعاً مسلمان کہیں گے یا کافر؟

سوال دوم: اگر کافر ہیں تو تاجر مذکور کا اپنی صفائی میں یہ پیش کرنا کہ میں مسلمان ہوں، کلمہ گو ہوں وغیرہ وغیرہ، اس بیان سے اس کو مسلمان سمجھا جائے گا یا نہیں؟

سوال سوم: اگر نہیں تو ایک مدعی اسلام کی تکفیر کیسے ہوسکتی ہے؟ کافر اور مسلمان ہونے کا آخر معیار کیا ہے؟

سوال چھارم: بعض بہی خواہان قوم کا خیال ہے کہ گو تاجر مذکور شرعی نقطۂ نگاہ اسلام سے خارج ہو لیکن اس وقت ہم مسلمانوں کو اتحادی قومی اور ترقی کی ضرورت ہے، لہٰذا ایسے جھگڑے بکھیڑوں کو نکالنا مناسب نہیں، یہ وقت نازک ہے، سب مدعیانِ اسلام کو مسلمان کہنا اور سمجھنا چاہئے، ان کو اسلام سے خارج کر کے اپنی تعداد اور مردم شماری کو گھٹانا نہیں چاہئے۔ بہی خواہان قوم اور ہمدردانِ اسلام کا یہ خیال شرعاً کس قدر وقعت رکھتا ہے؟

سوال پنجم: سر آغاخانیوں کے معتقدات کا خواہ اسلام روادار ہو یا نہ ہو سر دست یہ امر حل طلب ہے کہ خصوصیت کے ساتھ تاجر موصوف کا بیان اور دعوی اسلام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کو کافر کہیں گے یا مسلمان سمجھیں گے؟ اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دی جاوے؟ کیا معاملہ کرنا چاہئے؟

سوال ششم: جو نام نہاد مولوی تاجر مذکور کی میت کی نماز جنازہ پڑھتے اور اس کو مسلمان کہتے اور

کہلواتے ہیں اوراس میں کوشش کرتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

نــــوٹ: اسی اثنا میں گجراتی زبان میں ایک استفتاء دستیاب ہوگیا جس میں ان کے عقائد اور طریقہ نماز کا تذکرہ موجود ہے، مزید بصیرت کے لئے منسلک لفافہ یہ ہے:

(طریقہ نماز یا اصول دعا تعلیم کردہ آغا خان)

نماز پڑھو، نماز پڑھو، نماز پڑھو، خدا تم کو برکت دے خدا کا نام لو، خداوند شاہ علی تم کو ایمان اور اخلاق دے، یا شاہ علی! میری شام کی نماز اور دعا قبول کر، جو حق تم کو ملا میں اس کا واسطہ دیتا ہوں، اے ہمارے آقا آغا سلطان محمد شاہ! اس کے بعد سجدہ کرو، اور اگر رات کی نماز ہو تو اس طرح کہو، میری شام کی اور رات کی دعائیں، اگر صبح کی نماز ہو تو میری شام کی، رات کی اور صبح کی دعائیں، اس کے بعد سجدہ کرو، اور تسبیح پڑھو اور حسب ذیل طریقہ پر دعا و درود پڑھو:

تسبیح:

میں اپنے گناہوں پر پچتاتا ہوں دو مرتبہ، میں سر سے پاؤں تک تیرا قصوروار اور گنہگار ہوں، اے غفور رحیم شاہ! میرا گناہ معاف کر، پیر تیری ہی عبادت کرتے ہیں، بندہ دعا مانگتا ہے، اے سچے شاہ! تو منظور رکھنے والا ہے، میں شاہ کے اس فرمان کو سر اور آنکھوں پر رکھتا ہوں جو پیر کے ذریعہ مجھ کو ملا ہے، یہ کہہ کر تسبیح زمین پر رکھ دو اور نیچے بتایا ہوا ورد کرو:

اشہد سبحان اللہ الحمدللہ، لاالہ الااللہ، اللہ اکبر لاحول و لاقوۃ الاباللہ العلی العظیم، الرحمن ذی الجلال والاکرام:

ان تمام صفتوں سے بنا ہوا قدوس، سب پر طاقتور خدا، ایران کے ضلع چالدیا میں انسان کا جسم لے کر ستر باپ کی پیٹھ سے نکلا، انہتر خدا ہو جانے کے بعد سترھویں اوتار کے نطفہ سے اڑتالیسواں امام، دسواں بے عیب اوتار ہمارا خداوند آغا سلطان محمد شاہ داتا، اس کے بعد سجدہ کرو، حق شاہ اچھا، دنیا اور زمین کا شاہ خلیفہ، اور گدی کے جانشینوں کے نام کا وظیفہ کرو، دنیا اور زمین کے اچھوں کا نام یہ ہے، شاہ کے خلیفہ ابو طالب ولی کا نام حسب ذیل ہیں:

(1) ہمارا سچا خداوند شاہ علی **(2)** ہمارا سچا خداوند شاہ حسین

(3) ہمارا سچا خداوند شاہ زین العابدین **(4)** ہمارا سچا خداوند شاہ محمد باقر

(5) ہمارا سچا خداوند شاہ جعفر صادق **(6)** ہمارا سچا خداوند شاہ اسماعیل

(7) ہمارا سچا خداوند شاہ محمد الی اسماعیل **(8)** ہمارا سچا خداوند شاہ رفیع احمد، ہکذا الی:5:46:47: ہمارا سچا خداوند شاہ آغا علی **(48)** ہمارا سچا خداوند شاہ آغا محمد شاہ داتا۔

اور اس وقت کی امامت کا مالک خداوند زمان امام شیخ المشائخ امامت کی طاقت رکھنے والا مانو، آغا سلطان محمد شاہ داتا ، بے شمار کروڑوں آدمیوں کا دستگیر، اس وقت کی امامت کا مالک، اے شاہ جو حق تم کو ملا ہے بہ طفیل اس کے اپنے حضور میں میری دعا منظور کرائے ، ہمارے خداوند آغا سلطان محمد شاہ......منقول از رسالہ تقویۃ الایمان بزبان گجراتی ۔

جواب: اوّل چند مقدمات ممہد کرتا ہوں:

الف.....قال اللّٰہ تعالیٰ:لقد کفرالّذین قالوانّ اللّٰہ ھوالمسیح بن مریم:

ب.....قال اللّٰہ تعالیٰ:ماجعل اللّٰہ من بحیرۃ وّلاسائبۃ وّلاوصیلۃ وّلاحام وّلٰکنّ الّذین کفروایفترون علی اللّٰہ الکذب:

ج.....قال اللّٰہ تعالیٰ:ولاترکنواالی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار:

د.....قال رسول اللّٰہﷺمن صلی صلوتناواستقبل قبلتناواکل ذبیحتنافذٰلک المسلم،رواہ البخاری:

ھ.....قال رسول اللّٰہﷺآیۃ المنافق ثلاث،رواہ الشیخان،زادمسلم وان صام وصلی ورحم انہ مسلم:

و.....عن حذیفۃؓ قال انماالنفاق کان علی عھدرسول اللّٰہﷺ فاماالیوم فانما ھوالکفراوالایمان،رواہ البخاری:

ز.....فی اللمعات فی شرح الحادیث ای حکمہ بعدم التعرض لاھلہ والستر علیھم کان علی عھدرسول اللّٰہﷺ لمصالح کانت مقتصرۃ علی ذلک الزمان امام الیوم فلم یبق تلک المصالح فنحن ان علمنا انہ کافر سراقتلناہ حتی یومن اہ:

ح.....فی ردالمحتار احکام المرتد تحت قول الدرالمختار لان التلفظ بھا صار علامۃ علی الاسلام مانصہ افاد بقولہ صار الی ان ماکان فی زمن الامام محمد تغیر لانھم فی زمنہ ماکانوایمتنعون عن النطق بھا فلم تکن علامۃ الاسلام فلذا اشرطوا معھا التبری لھا فی زمن قاری الھدایۃ فقدصارت علامۃ الاسلام لانہ لایأتی بھا الاالمسلم،الخ:

ط.....فی الدرالمختار احکام غسل المیت ومحل وفنھم کدفن ذمیۃ حبلیٰ من مسلم،الخ:

ی.....فی مختصرالمعانی بحث الاسناد مانصه وقولنا فی التعریف بتاویل یخرج نحو مامر من قول الجاهل انبت الربیع البقل رانیاً الانبات من الربیع، الخ:وفیه بحث وجوب القرینة للاسناد المجازی مانصه وصوره عطف علی استحالة ای وکصدوره عن الموحد فی مثل شاب الصغیر،الخ:

آیات وروایات وعبارات سے یہ اُمور مستفاد ہوئے:

اوّل: حلول کا قائل ہونا کفر ہے۔(آیت:الف)

ثانی: جو رسوم اور عادات کفار کے ساتھ ایسی خصوصیت رکھتے ہوں کہ بمنزلہ ان کے شعار کے ہو گئے ہوں اگر عرفاً وہ شعار مذہبی سمجھے جاتے ہوں وہ بھی کفر ہیں۔(آیت:ب)

اسی اصل پر فقہاء کرامؒ نے: شد زنار: کو کفر فرمایا ہے ورنہ: تشبّه بالکفار: ہیں جو:مستلزم رکون الی الکفار:ہونے کے سبب معصیت وحرام ہے۔(آیت:ج)

جس طرح عادت مخصوصہ بالمسلمین دلیل اسلام ہیں۔(روایت:د)

بشرطیکہ کوئی یقینی دلیل کفر کی نہ ہو ورنہ کفر ہی کا حکم کیا جائے گا:لقوله تعالیٰ:انّ الّذین یکفرون باللّٰه ورسله ویریدون ان یّفرّقوا بین اللّٰه ورسله ویقولون نؤمن ببعض وّنکفرببعض ویریدون ان یّتّخذوابین ذٰلک سبیلا،اولٰئک هم الکٰفرون حقا:

اور اسلام کی وجہ واحد کو کفر کی وجوہ متعددہ پر ترجیح اسی وقت ہے جبکہ وہ وجوہ کفر محتمل ہوں متیقن نہ ہوں۔

ثالث: موجباتِ کفر کے ہوتے ہوئے محض دعویٰ اسلام وصلوۃ وصیام واستقبال بیت الحرام ترتب احکام اسلام کے لئے کافی نہیں، جب تک ان موجبات سے تائب نہ ہوجاوے(روایته)۔

رابع: باوجود ثبوت کفر کے اسلام ظاہر کرنے والوں کے ساتھ بنابر مصالح اسلامیہ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرنا کو بعض اوقات ان کے کفر کا بھی ظہور ہوجاتا تھا: کمانقل عنهم ولهم انؤمن کما اٰمن السفهاء ونحوه: مخصوص تھا حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک کے ساتھ، اب وہ حکم باقی نہیں رہا(روایت وعبارت:ز)

بلکہ بعض احکام کے اعتبار سے خود حضور اقدس ﷺ کے اخیر عہد میں معاملہ کا لمسلمین میں تغیر ہوگیا تھا چنانچہ آیت:ولاتصلّ علٰی احد مّنهم مّات ابداوّلاتقم علیٰ قبره: میں مصرح ہے:والنهی عن الزیارة یستلزم النهی،عن الدفن فی مقابرالمسلمین لان الدفن یستلزم الزیادة عادة)البتہ

:تعرض بالقتل النهب: کی ممانعت باقی رہ گئی تھی۔

خامس: جو کافر اصول اسلامیہ کا بھی مقر ہو اس کے: حکم بالاسلام: کے لئے محض لفظ :بکلمتی الشھادۃ: کافی نہیں جب تک اپنی کفریات سے تبری کا اعلان نہ کرے۔(عبارت:ح)

سادس: کافر کا مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز نہیں۔(عبارت:ط)

سابع: جس شخص کا کفر ثابت ہو جائے اس کے اقوال افعال: محتملہ الکفر والاسلام: میں تاویل کرنے سے اس کا کفر مانع ہوگا۔(عبارت:ی)

اب مقدمات کے بعد سب سوالات کا جواب ظاہر ہے مگر تبرعاً جدا جدا بھی عرض کرتا ہوں۔سوال میں دو قسم کے اُمور مذکور ہیں،ایک قسم وہ جو یقیناً موجب کفر ہے جیسے تصویر کی پرستش کرنا یا کرشن کی تصویر عبادت خانہ میں رکھنا جو شعار کفار کا ہے۔یا بجائے :بسم اللہ: کے لفظ :او م: لکھنا کہ یہ بھی ان کا شعار ہے یا حلول کا قائل ہونا جو سوال کی تمہید اور ترکیب نماز کے آغاز میں مذکور ہے۔اور دوسری قسم وہ جو صرف محتمل کفر ہیں جیسے دیوالی سے بھی کھاتہ کا حساب شروع کرنا یا مقتداؤں کو لفظ خداوند سے خطاب کرنا یا ان سے دعائیں مانگنا۔

بس قسم اوّل پر تو حکم بالکفر ظاہر ہے(للامر الاوّل والثانی)

اور قسم ثانی کا صدور اگر مسلمان سے ہوتا تو اس میں تاویل کر کے مباح یا معصیت پر محمول کیا جاتا مگر جب اس کا صدور کافر سے ہے تو تاویل کی ضرورت نہیں(للامر السابع)

اور ان کفریات کے ہوتے ہوئے کہ ایسے شخص کا دعوی اسلام کافی ہے نہ اس کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر جنازہ جائز ہے نہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے(للامر الثالث والسادس)

اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا جائز ہے(للامر الرابع والخامس)

البتہ بلاضرورت کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا بھی نہ چاہئے اور ایسے مصالح کی بنا پر ایسی رعایت کرنا ان مصالح سے زیادہ مفاسد کا موجب ہو جاتا ہے،کیونکہ وہ مصالح تو محض دنیوی ہیں اور مفاسد دینیہ ان مفاسد کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ان کفریات کے ہوتے ہوئے کسی کو مسلمان کہا جاوے گا تو ناواقف مسلمانوں کی نظر میں ان کفریات کا قبح خفیف ہو جاوے گا اور وہ آسانی سے ایسے گمراہیوں کے شکار ہو سکیں گے۔تو کافروں کو اسلام میں داخل کہنے کا انجام یہ ہوگا کہ بہت سے مسلمان اسلام سے خارج ہو جاویں گے۔کیا کوئی مصلحت اس مفسدہ کی مقاومت کر سکے گی؟ ایسے ہی مصالح

ومضار کے اجتماع کا یہ فیصلہ فرمایا گیا ہے:

قال اللّٰہ تعالٰی:قل فیھما اثم کبیرٌ منافع للنّاس و اثمھما اکبر من نّفعھما:وقال اللّٰہ تعالیٰ:یدعوالمن ضرّہ اقرب من نفعہ:(بوادر النوادر:ص 659)

تعزیہ اور اس کا جلوس اور اس میں شرکت کرنے اور چندہ دینے کا حکم:

سوال: جس شہر میں میں رہتا ہوں وہاں کثرت شیعہ لوگوں کی ہے وہ محرم میں تعزیہ بناتے ہیں اور مہندی چڑھاتے ہیں اور علم نکالتے ہیں۔اب عرض یہ ہے کہ تعزیہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس میں چندہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ یہ لوگ کہتے ہیں کہ نقل روضۂ حضرت حسینؓ کی ہے مکان کی نقل جائز ہے، جاندار کی شبیہ بنانا منع ہے آیا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: غیر ذی روح یعنی بے جان کی شبیہ بنانا اُس وقت جائز ہے جبکہ اس پر کوئی مفسدہ یعنی خرابی مرتب نہ ہو، ورنہ حرام ہے۔اور تعزیہ کے ساتھ جو معاملات کئے جاتے ہیں اِن کا معصیت و بدعت بلکہ بعض کا قریب بکفر و شرک ہونا ظاہر ہے۔اس لئے اس کا بنانا بلا شک نا جائز ہوا۔اور چونکہ معصیت کی اعانت معصیت ہے اس لئے اس میں چندہ دینا اور فرش فروش و سامانِ روشنی سے اس میں شرکت کرنا سب نا جائز ہوگا، اور بنانے والا اور اعانت (مدد) کرنے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔

ان دنوں میں مسلمانوں کی کثیر تعداد ماتم کی مجلس اور تعزیہ کے جلوس کا نظارہ دیکھنے کیلئے جمع ہو جاتی ہے، اس میں کئی گناہ ہیں۔

ایک گناہ.... یہ ہے کہ اس میں دشمنانِ صحابہؓ اور دشمنانِ قرآن کے ساتھ تشبہ ہے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:من تشبّہ بقوم فھو منھم:جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت کی وہ اسی میں شمار ہوگا۔

ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

ہولی کے دنوں میں ایک نیک شخص جا رہے تھے انہوں نے مذاق کے طور پر ایک گدھے پر پان کی پیک ڈالی کہ تجھے کسی نے نہیں رنگا، آؤ! تجھے میں رنگ دوں۔مرنے کے بعد اس پر گرفت ہوئی کہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ مشابہت اختیار کی، لہذا جہاں وہ ہیں وہی پر جاؤ۔تو دیکھئے! مشابہت سے عذاب میں گرفتار ہوئے۔

دوسرا گناہ.... یہ ہے کہ اس سے اُن دشمنانِ اسلام کی رونق بڑھتی ہے۔دشمنوں کی رونق بڑھانا بہت بڑا گناہ ہے: ارشادِ نبوی ﷺ ہے:من کثّر سواد قوم فھو منھم:جس نے کسی قوم کی رونق کو بڑھایا وہ انہیں میں سے ہے۔

تیسرا گناہ.... یہ کہ جس طرح عبادت کو دیکھنا عبادت ہے اسی طرح گناہ کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔

چوتھا گناہ.... یہ ہے کہ جس مقام پر غضب نازل ہوا ایسی غضب والی جگہ جانا بہت بڑا گناہ ہے۔

محرم الحرام میں حضرت حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے ماتم کرنا، کپڑے پھاڑنا اور مرثیہ وغیرہ پڑھنا نہ صرف یہ کہ منع ہے بلکہ اس کا سننا بھی گناہ ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر محرم میں ماتم نہ کیا جائے بلکہ صرف سننے اور دیکھنے کی حد تک شرکت کی جائے تو کچھ حرج نہیں۔ یہ خیال محض غلط ہے۔ چونکہ حدیث شریف میں صاف موجود ہے: من کثر سواد قوم فھو منھم: جس نے کسی قوم کی جماعت کو زیادہ کیا (خواہ عقیدتاً اسے بُرا سمجھتا ہو) قیامت کے دن وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔

بعض لوگ ان شیعوں کی مجلس میں تماشا کی نیت سے چلے جاتے ہیں، کسی کو وہ لوگ خود بلاتے ہیں تو کسی جماعت کی تکثیر کرنا خواہ استہزاء ہو یا بطور تماشا یا دلجوئی وغیرہ کے ہو۔ غرض کسی بھی صورت سے ہو ہر صورت میں بروئے قانون شریعت پوچھ ہوگی اور قیامت میں انہیں کے ساتھ حشر ہوگا اس لئے نہ خود مجلس کرنا نہ کسی مجلس میں جانا۔

(اغلاط العوام:ص 187)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

خارجی کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے جیسے رافضی کے پیچھے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کو رافضی مسلمان ہیں مگر سخت بدعتی، سخت فاسق ہیں۔ البتہ ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے عقائد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں وہ بے شک کافر ہیں جو محض تبرائی ہیں ان میں اختلاف ہیں۔ اصل مذہب امام صاحب کا یہی ہے کہ کافر نہیں ہیں، ان سے پرہیز کرنا اچھا ہے، عوام کو بچانا ہی چاہئے۔ (شانِ صحابہؓ:ص 271)

شیعوں کی مجالس میں شرکت کرنا:

شیعہ کی مجالس میں اہل سنت والجماعت، شیعہ کے عقائد کے طور پر نہیں جاتے۔ کوئی تماشے کی نیت سے جاتا ہے، کسی کو وہ خود بلاتے ہیں اور مروت سے چلا جاتا ہے، کسی کی اَور خاص غرضیں بھی ہوتی ہیں مگر صاحب خوب سن لیں! حدیث میں صاف موجود ہیں: من کثر سواد قوم فھو منھم: یعنی جس نے کسی قوم کی جماعت کو زیادہ کیا خواہ عقیدۃً اسے بُرا سمجھتا ہو قیامت کے دن وہ انہی کے ساتھ ہوگا۔ اس لئے ہر حالت میں ان کی مجلس (ماتم) میں جانا جائز نہیں۔ (شانِ صحابہؓ:ص 297)

شیعہ مرتد ہے اس لئے ان کے ساتھ نکاح درست نہیں:

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد کے ساتھ بہت سے علماء کے فتاوی میں جائز نہیں ہے۔:ان الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اوکان ینکرصحبۃ الصدیقؓ اویقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھوکافر:احکامھم احکام المرتدین ولا یجوزلمرتدین یتزوج مرتدۃ ولامسلمۃ ولاکافرۃ اصلیۃ وکذلک لایجوزنکاح المرتدۃ مع احد:اس لئے ہرگز سنی عورت کا شیعی مرد سے نکاح نہ کرے۔(اصلی تیسری بہشتی زیور مکمل ومدلل:چوتھا حصہ:ص 306)

ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے:

اگر کسی عورت کا خاوند (معاذ اللہ) اسلام سے پھر کر مرتد ہو جائے تو با جماع ائمہ اربعہ باتفاق جمہور فقہاء اس کا نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے، قضائے قاضی اور حکمِ حاکم کی کوئی ضرورت نہیں، اور یہ ارتداد شوہر اگر خلوتِ صحیحہ سے قبل ہوا ہے تو نصف مہر خاوند کے ذمہ ہے اور عورت پر عدت واجب نہیں اور اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد ارتداد ہوا ہے تو پھر پورا مہر لازم ہے اور عورت پر عدت بھی واجب ہے، نیز اس مرتد پر عدت کا نفقہ بھی لازم ہے۔

(الحیلۃ الناجزہ:ص 111)

بچۂ کافر پر نمازہ جنازہ کی تحقیق:

سوال: زید نے جو مسلمان ہے ایک غیر قوم کے شیر خوار بچے کو جس کا کوئی وارث نہ تھا اپنے یہاں پالا۔ بچہ دو سال کے قریب زندہ رہ کر مر گیا۔ ایسے بچے کا جنازہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: غیر قوم سے مراد اگر کافر ہے تو جواب یہ ہے کہ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جاوے گی۔

(امدادالفتاوی:ج3:ص378)

مشرک کے بچہ، پروردۂ مسلم پر، نماز جنازہ پڑھنا اور غسل وکفن دینا:

سوال: زید نے ایک بچہ ایک سالہ یا دو سالہ ایک مشرک یا مشرکہ سے بعوض زر خرید کیا، یا یوں ہی لے کر لے پالک بنا کر رکھا اور نام بھی اس کا اسلام رکھ دیا اور ختنہ بھی کرا دیا۔ دو چار ماہ گزرنے کے بعد وہ لڑکا مر گیا۔ تو اب سوال یہ ہے کہ اس بچہ کی تجہیز و تکفین اسلام کے طریقہ پر کی جاوے گی یا نہیں؟ اور اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جاوے گی یا

نہیں؟اگر از روئے اسلام اس کی تجہیز و تکفین نہ کی جاوے تو اس کی لاش کیا کیا جاوے؟

جواب: جبکہ وہ بچہ خود سن تمیز کو نہیں پہنچا اور ماں باپ اس کے کافر ہیں۔اس لئے نہ اس کی تجہیز و تکفین مسلمان کی طرح ہوگی اور نہ اس کی نماز پڑھی جاوے گی بلکہ اس کو مثل ثوب نجس کے دھو کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر بدون رعایت سنت کے ایک کڈے میں ڈال دیں گے۔(امدادالفتاوی:ج3:ص379)

کفار کے مجمع میں سیر(تماشا) کی نیت سے جانا:

سوال: میلہ پرستش گاہِ ہنودان میں مسلمانوں کا جانا اور خصوصاً عالم وواعظ کا جانا بطریق سیر کے اور اس کو جائز سمجھنا اور استناد آیت:قل سیروافی الارض:سے لانا کیسا ہے؟

جواب: میلہ پرستش گاہِ ہنود میں عموماً مسلمانوں کا جانا اور خصوصاً علماء کا جانا اور یہ بھی نہیں کہ کوئی ضرورت شدیدہ دنیاوی ہی ہو محض سیر و تماشے کے لئے سخت ممنوع و قبیح ہے۔حدیث پاک میں ارشاد ہے:من کثرسوادقوم فھومنھم:ومن رضی عمل قوم کان شریکافی عملہ:

اور اگر آیت:قل سیروافی الارض: کے یہی معنی ہیں جو مستند صاحب نے فرمائے ہیں تو چاہئے کہ:فانکحواماطاب لکم من النّسآء:سے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:نکاح کرو اُن عورتوں سے کہ تم کو خوش آئیں:ماں بہن اگر خوش معلوم ہوں اُن سے بھی نکاح درست ہو جائے۔کیونکہ:ماطاب: عام ہے۔اگر اس کے قائل ہیں تو مبارک؟اور اگر یہ کہیں کہ ماں بہن کی حرمت دوسری آیت سے ثابت ہے:حرمت علیکم امّھٰتکم وبنٰتکم واخواتکم۔الخ: تو ہماری طرف سے بھی اپنے استناد کا ایسا ہی جواب سمجھ لیں کہ ممانعت ایسی جگہ جانے سے دوسری آیت سے ثابت ہے:فلا تقعدبعدالذّکرٰی مع القوم الظّٰلمین:یعنی بعد نصیحت کے قوم ظالمین کے پاس مت بیٹھ،یعنی کفار سے اختلاط مت کر۔

اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قرب قیامت میں ایک لشکر کعبہ معظّمہ پر چڑھنے کے ارادہ سے چلے گا،جب قریب پہنچے گے سب زمین میں دھنس جائیں گے۔ازواج مطہراتؓ میں سے ایک بی بی نے عرض کیا کہ یارسول اللہﷺ!اس میں تو بازاری دوکاندار لوگ بھی ہوں گے،کہ ارادہ لڑنے کا نہ رکھتے ہوں گے،اُن کا کیا قصور؟ آپﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا عذاب عام آتا ہے،اُس وقت دھنس جائے گے،پھر قیامت کے روز اپنی اپنی نیت کے موافق محشور ہوں گے۔

پس جب یہ لوگ باوجودیکہ ضرورت تجارت کے بسبب اُن کے ساتھ شامل ہوں گے عذاب الٰہی سے نہ بچیں گے، تو جس کو یہ بھی ضرورت نہ ہو وہ کیونکر اس غضب وعتاب سے جو مجمع کفار میں نازل ہوا کرتا ہے محفوظ رہے گا۔

(امدادالفتاوی:ج9:ص425)

غیر مسلم کی شہادت:

سوال: شرع محمدی ﷺ میں غیر مسلم کی شہادت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں ہے۔(امدادالفتاوی:ج5:ص460)

کفار سے اتحاد کرنے کی شرط:

:فی شرح السیر الکبیر باب الستانه باهل الشرك واستعانه المشرکین بالمسلمین.....ولاباس بان یستعین المسلمون باهل الشرك علی اهل الشرك اذا کان الاسلام ہوالظاہر:

کفار کے ساتھ ایسے معاملات میں (یعنی سیاسی اُمور میں کفار.....کے ساتھ) شرکت کی شرط یہ ہے کہ وہ ہمارے تابع ہوں، اور اگر وہ ہمارے تابع نہ ہوں خواہ متبوع ہوں (یعنی ہم ان کے تابع ہوں) یا دونوں، قوت وعمل میں برابر ہوں تو ان کے ساتھ شرکت جائز نہیں، جس کی وجہ سے اسی روایت میں مذکور ہے کہ جب انہیں بھی مستقل قوت حاصل ہے تو شرکت میں اندیشہ ہے کہ جب مجموئی قوت سے ان کا مقابل مغلوب ہو جائے پھر وہ اپنی قوت سے مسلمانوں کو مغلوب کر سکتے ہیں۔

اور اگر کہیں اِس شرط کے خلاف ہوا ہے جیسے ایک غنیم کے مقابلہ میں نجاشی کی مدد حضرات صحابہ کرامؓ نے لی ہے تو اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ نجاشی اس وقت مسلمان ہو گئے تھے یا یہ وجہ ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت میں کسی پناہ کی حاجت تھی اور نجاشی بنسبت اس غنیم کے مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید تھے اس لئے اس موقع پر وہ شرط نہیں رہی، یہ حاصل ہے روایت کا۔(اسلام اور سیاست:ص77)

کفار سے دوستی اور معاملات رکھنے کی تفصیل:

کفار کے ساتھ تین قسم کے معاملے ہوتے ہیں۔موالات یعنی دوستی، مدارۃ یعنی ظاہری خوش خلقی، مواسات

یعنی احسان اور نفع رسانی۔ان کی تفصیل یہ ہے کہ:

1.....**موالات:** (یعنی قلبی دوستی) تو کسی حال میں جائز نہیں۔

2.....**مدارات:** تین حالتوں میں درست ہے۔ایک دفع ضرر (یعنی نقصان سے بچنے) کے واسطے،دوسرے اس کافر کی مصلحتِ دینی،یعنی ہدایت کی توقع کے واسطے،تیسرے اکرامِ ضیف (یعنی مہمان کے احترام) کے لئے۔

3.....**مواسات:** (یعنی کفار کے ساتھ حُسنِ سلوک) اوران کو نفع پہنچانے کا حکم یہ ہے کہ اہل حرب (یعنی جن سے لڑائی ہے جولڑنے مرنے والے ہیں) ان کے ساتھ نا جائز ہے اور غیر اہل حرب کے ساتھ جائز ہے۔

(اسلام اور سیاست:ص 144)

کفار کا مدد کرنا:

موالات بمعنی نصرت: یعنی کفار کی مدد کرنا اگر اسلام کے حق میں مُضر (یعنی نقصان دہ) ہو تو مطلقاً نا جائز ہے خواہ نقصان کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔اور جس مدد سے اسلام کو نقصان نہ ہو مگر وہ خود نا جائز ہو (جیسے شراب جوئے وغیرہ میں کافر کی مدد کرنا) اس میں بھی نصرت نا جائز ہے۔اور اگر اس مدد سے اسلام کا نقصان بھی نہ ہو اور وہ فعل مباح (یعنی جائز) بھی ہو اگر بلا اُجرت کے ہے تو اس کا حکم مواسات کا سا ہے،جس کا حکم ابھی گزر چکا۔(اسلام اور سیاست:ص 145)

صدقاتِ واجبہ کا گوشت غیر مسلم کو دینا:

جس قربانی کا گوشت تقسیم کرنا واجب ہو اس میں سے کفار کو دینا جائز نہیں۔(امداد الفتاوی:ج 8:ص 236)

کفار سے اختلاط وارتباط رکھنا:

کفار سے بے ضرورت اختلاط وارتباط ممنوع ہے۔اوران کے ساتھ کھانا کھانا،اختلاط وارتباط بے ضرورت ہے۔(امدادالفتاوی:ج 9:ص 429)

کفار سے دوستی رکھنا:

حقیقی موالات: یعنی قلبی دوستی ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے،اس میں ذمّی (جو اسلامی حکومت کی ماتحتی میں رہتے ہوں) حربی محارب مسالم (یعنی لڑنے والے کفار اور صلح وامن کے ساتھ رہنے والے کفار) اس حکم میں سب برابر ہیں۔

صوری موالات: بمعنی ظاہری دوستی،یعنی ایسا برتاؤ جیسا دوستوں سے ہوتا ہے جس کو مدارات کہتے ہے،اپنی

مالی مصلحت ونفع کے لئے تو درست نہیں خصوصاً جب کہ دینی نقصان کا بھی خطرہ ہوتو بدرجہ اولی یہ اختلاط حرام ہوگا۔

البتہ یہی مدارات: رفع مُضرّت (یعنی نقصان سے بچنے اور دُور کرنے کے لئے) درست ہے۔ اسی طرح ہدایت کی توقع کے لئے بھی مدارات کرنا درست ہے۔

مواسات: یعنی احسان ونفع رسانی (یعنی کفار کونفع پہنچانا) اہل حرب کے ساتھ (یعنی لڑنے مرنے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے کافروں کے ساتھ) ناجائز ہے اور غیر اہل حرب (یعنی جو ایسے نہ ہوں) ان کے ساتھ جائز ہے۔

حربیوں: (یعنی لڑنے والے کفار کے ساتھ) کسی خاص موقع پر احسان کرنے میں اسلام کی مصلحت ہو، یا اس کے اسلام کی توقع ہو تو یہ صورت اس سے مستثنیٰ ہے (یعنی ایسے وقت حربیوں کے ساتھ احسان کرنا بھی درست ہے)۔

اسی طرح کسی حربی کی اضطراری حالت ہو مثلاً بھوک پیاس یا گرجانے سے ہلاکت کے قریب ہو تو یہ صورت بھی مستثنیٰ ہے (یعنی عام حالات میں ایسے حربی کافر کی جان بچائی جائے گی، البتہ خاص حالات میں یعنی لڑنے کی حالت میں نہیں)۔ (اسلام اور سیاست: ص 145)

کفار کے ساتھ برتاؤ کرنا:

کفار کے ساتھ مسلمانوں کے برتاؤ تین قسم کے ہوسکتے ہیں۔ محبانہ (یعنی قلبی دوستی) محسنانہ (یعنی حُسنِ سلوک اور رواداری) منصفانہ (یعنی عدل وانصاف)۔

پہلی مطلقاً (ہر حال میں) کسی کافر کے ساتھ جائز نہیں۔ خواہ ذمی ہو یا حربی، اہل کتاب ہو یا مشرک، اس کی ممانعت سورۃ ممتحنہ کی شروع کی آیات میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے اس کے علاوہ بھی دوسری آیات میں مذکور ہے۔

اور تیسری قسم کا برتاؤ (یعنی عدل وانصاف) ہر قسم کے کفار کے ساتھ جائز بلکہ واجب ہے اور اس کے خلاف کرنا جائز نہیں اور یہ اَمر و نہی دونوں اس آیت میں ہیں: لایجرمنکم شنان قوم علی ان لّا تعدلوا اعدلوا ہواقرب للتقوی:

اور دوسری قسم کے تعلق بعض کفار کے ساتھ جائز نہیں (اور بعض کے ساتھ جائز ہے سورۃ ممتحنہ کی آیات میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محسنانہ برتاؤ ذمی کفار، یا معاہدہ مصالح (یعنی صلح ومعاہدہ کر کے ساتھ رہنے والوں) کے ساتھ جائز ہے۔ حربی (لڑنے مرنے والے دشمنِ اسلام) کے ساتھ جائز نہیں۔

(اسلام اور سیاست: ص 147)

کفار سے دوستی رکھنا:

صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی یعنی احسان کرنے سے اللہ تعالی جل شانہ تم کو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے ہوں اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو، اور اگر نکالا بھی نہ ہو لیکن تمہارے نکالنے میں نکالنے والوں کی مدد کی ہو یعنی ان کے ساتھ شریک ہوں، اور جو شخص ایسوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ کرے گا سو وہ لوگ گنہگار ہوں گے۔

(اسلام اور سیاست:ص148)

کفار کو رازدان بنانے کی ممانعت:

بعض بدفہم اور کم سمجھ مسلمان غیر مسلموں کو اپنا دوست سمجھ کر ان کے بغلوں میں جا گھستے ہیں (ان سے اپنے رازبیان کرتے ہیں) ان ناعاقبت اندیشوں کو معلوم بھی ہے کہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ: نادان دوست سے دانا دوست اچھا ہوتا ہے: اور جو نادان بھی ہو اور دشمن بھی تب کیا کہنا۔

جو شخص حکومت یا سلطنت کے باغیوں سے میل جول رکھتا ہے یا ان کو امداد پہنچاتا ہے، وہ شخص بھی باغیوں ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہم جس کے وفادار ہیں وفاداری اُسی وقت تک ہے کہ ہم اس کے دشمنوں سے نہ ملیں۔

دوست سے سنبھل کر دوستی کرو، زیادہ میل جول نہ کرو، شاید کسی دن دشمن ہو جائے تو گھر کے بھیدی (رازدار) کی دشمنی بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اور اگر کسی کو اپنے دوست کے متعلق دشمنی کا احتمال نہ ہو تو وہ اپنے ہی متعلق یہ احتمال رکھے کہ شاید کہ کسی دن میں ہی بدل جاؤں۔ اس لئے اتفاق میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

(اسلام اور سیاست:ص149)

کفار، مسلمانوں کے دوست نہیں بن سکتے:

کافر جتنے ہیں سب اسلام کے دشمن ہیں، کوئی گورا ہو یا کالا، دونوں سانپ ہی ہیں بلکہ گورے سانپ سے کالا سانپ زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ اگر گورے سانپ کو گھر سے نکال بھی دیا، کالا سانپ ڈسنے کو موجود ہے، جس کا ڈسا ہوا زندہ رہنا مشکل ہے۔

جب تک ہم کلمہ پڑھتے ہیں، تمام غیر مسلم ہمارے دشمن ہیں، اس میں کالے گوروں کی کچھ قید نہیں، مسلمانوں میں جو بڑے بڑے خوشامدی ہیں وہ (غیر مسلم) ان کو بھی اپنا دوست نہیں سمجھتے۔

گو کفار اپنی کسی مصلحت سے مسلمانوں کی کچھ رعایت کریں مگر یہ یقینی بات ہے کہ وہ اسلام کو اپنے لئے مضر سمجھتے ہیں اور اس واسطے اس کے مٹانے کی فکر میں ہیں۔(اسلام اور سیاست:ص150)

کافر سے نکاح:

مسلمان عورت کا نکاح کسی کافر سے ہرگز جائز نہیں قطعاً حرام ہے،اور اسی طرح کتابیہ کے سوا کسی کافر عورت سے مسلمان کا نکاح بھی بالکل باطل اور قطعی حرام ہے۔(الحیلۃ الناجزہ:ص 11)

فسخِ نکاح وغیرہ میں غیر مسلم کا فیصلہ غیر معتبر ہے:

اگر کسی جگہ فیصلہ کنندگان حاکم غیر مسلم ہو تو اس کا فیصلہ بالکل غیر معتبر ہے،اس کے حکم سے فسخ وغیرہ ہرگز نہیں ہوسکتا:لان الکافر لیس باھل للقضاء علی المسلم کماھو مصرح فی جمیع کتب الفقہ: حتیٰ کہ اگر روداد مقدمہ غیر مسلم مرتب کرے اور مسلمان حاکم فیصلہ کرے یا بالعکس تب بھی فیصلہ نافذ نہ ہوگا:الی قولہ: اور اگر فیصلہ کسی جماعت کے سپرد کیا جاوے جیسا کہ بعض مرتبہ ججوں کی جیوری کے سپرد ہو جاتا ہے یا بینچ میں پیش ہوتا ہے یا چند اشخاص کی کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے تو اس صورت میں ان سب ارکان کا مسلمان ہونا شرط ہے،کوئی غیر مسلم جج اور مجسٹریٹ اور ممبر بھی اس کا رکن ہو تو شرعاً اس جماعت کا فیصلہ کسی طرح معتبر نہیں،ایسے فیصلہ سے تفریق وغیرہ ہرگز صحیح نہ ہوگی۔(الحیلۃ الناجزہ:ص:31)

کافر سے نکاح:

مسلمان عورت کا نکاح کسی کافر مرد سے کسی حال جائز نہیں خواہ کفر کی کوئی قسم ہو،اسی طرح مسلمان مرد کا نکاح بھی کسی کافر عورت سے جائز نہیں،البتہ عورت کتابیہ یعنی یہودیہ یا نصرانیہ وغیرہ ہو تو اس سے مسلمان مرد کا نکاح دو شرطوں کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

اوّل یہ کہ وہ عام اقوام یورپ کی طرح صرف نام کی عیسائی اور در حقیقت لامذہب دہریہ نہ ہو بلکہ اپنے مذہبی اُصول کو کم از کم مانتی ہو اگرچہ عمل میں خلاف بھی کرتی ہو۔

دوسرے یہ کہ وہ اصل سے ہی یہودیہ نصرانیہ ہو،اسلام سے مرتد ہو کر یہودیت یا نصرانیت اختیار نہ کی ہو۔

جب یہ دونوں شرطیں کسی کتابیہ عورت میں پائی جائیں تو اس سے نکاح صحیح و منعقد ہو جاتا ہے لیکن بلا ضرورتِ شدیدہ اس

سے بھی نکاح کرنا مکروہ اور بہت سے مفاسد پر مشتمل ہے۔اسی لئے سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں مسلمانوں کو کتابیہ عورتوں کے نکاح سے منع فرما دیا تھا۔

اور جب عہدِ فاروقی میں کہ زمانہ خیر کا تھا،ایسے مفاسد موجود تھے تو آج کل جس قدر مفاسد ہوں کم ہیں بالخصوص موجودہ اقوام یورپ کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقاتِ ازدواج تو بالکل ہی ان کے دین اور دنیا کو تباہ کر دینے والے ہیں،جس کا روزمرہ مشاہدہ ہوتا ہے۔(الحیلۃ الناجزہ:ص108)

بدعتی کی تعظیم جائز نہیں:

سوال: جو لوگ عرس وغیرہ بدعتوں میں شریک ہوتے ہیں اُن کی جو لوگ تعظیم وتکریم کرتے ہیں وہ اس حدیث:من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام:کے مصداق ہیں یا نہیں؟

جواب:اگر یہ تعظیم وتکریم کسی دینی مصلحت یا دنیوی ضرورت سے نہ ہو تو بیشک اس میں داخل ہے۔

(امدادالفتاوی:ج9:ص455)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فتوی

شیعہ فرقوں کے احکام اور اُن کو سنیوں کے مساجد میں آنے سے رُوکنا:

سوال: چند شخص اہل سنت کے شیعوں کی صحبت کے اثر سے شیعہ ہو گئے ہیں اور یہ مرض بوجہ رشتہ داری کے دن بدن بڑھتا گیا یہاں تک کہ علانیہ طور پر لعن طعن وتبرا کوئی خلفائے ثلاثہؓ و ازواج مطہراتؓ پر شیعوں نے شروع کر دی اور اس وجہ سے اہل سنت والجماعت اور شیعوں میں کشیدگی پیدا ہوگئی کہ جنازہ اور نماز مل کر پڑھنے کی رواداری بھی نہ رہی اور ان کی یہ نا شائستہ حرکات دیکھ کر سنیوں نے ان کو اپنی مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا۔ اس رکاوٹ کی وجہ سے انہوں نے اپنی دوسری مسجد بنالی اور اپنا تنخواہ دار پیش امام بھی مقرر کر لیا۔ اور اب جب کہ شیعوں کی تعداد بڑھنی شروع ہوگئی تو زبردستی سنیوں کی مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور شہر کی تمام مساجد پر اپنا قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام مسجدیں سب مسلمانوں کی ہیں اور ہر ایک مسلمان خواہ کسی فرقہ کا ہو ان میں اپنی اپنی مذہبی رسوم کے مطابق نماز ادا کر سکتا ہے، کوئی مسجد کسی خاص فرقہ کی مخصوص نہیں ہو سکتی اس لئے تمام مسلمانوں کی مشترک ہیں، اس لئے ہم کو بھی تمہاری مسجدوں میں نماز پڑھنے کا حق ہے اور نیز خود آنحضرت ﷺ نے عیسائی یا یہودی مہمانوں کو اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی۔ تم اہل سنت والجماعت ہم کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روک کر قرآن کریم کی اس آیت: ومن اظلم ممن منع مساجداللّٰه ان یذکر فیھا اسمه: کی وعید میں داخل ہو رہے ہو۔

سنّی اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تم شیعانِ امامیہ کا عقیدہ رکھتے ہو کہ موجودہ قرآن شریف تحریف شدہ ہے،

خلفائے ثلاثہؓ اور ازواج مطہراتؓ (نعوذ باللہ) کافر و منافق و غاصب تھے اور ان پر لعن و تبرا کرنا کار ثواب جانتے ہو جیسا کہ تمہاری کتابوں میں تصریحات موجود ہیں۔ ایسے عقائد رکھنے والے اشخاص منکرِ ضروریات میں شمار ہوتے ہیں، لہذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ایسے شخصوں کو ہماری سنیوں کی مسجدوں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں اور نہ اس صورت میں ہم آیت و من اظلم الخ: کی وعید میں آسکتے ہیں۔ اور جناب سرور کائنات ﷺ نے اگر اپنے مہمانوں کو جو غیر مذہب تھے اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے تو وہ اوائلِ اسلام میں ایسا ہوا، اس کے بعد پھر ایسا ہوا ہی نہیں جیسا کہ تفسیر کبیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس تنازعہ میں کون سا فریق حق بجانب ہے؟ سنی یا شیعہ؟ جواب مدلّل عنایت فرمائیں؟

جواب: روافض کے مختلف فرقوں میں سے جو فرقے ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں، مثلاً صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکار کریں یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھتے ہیں یا قرآن مجید کو محرّف اور غیر معتبر کہتے ہیں یہ لوگ تو قطعاً باجماع امت کافر ہیں۔ اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے مگر خلفائے ثلاثہؓ پر تبرا کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے مگر احتیاط اس میں ہے جس کو علامہ شامیؒ نے اختیار کیا ہے کہ تکفیر نہ کی جائے، لیکن اس میں شبہ نہیں کہ فاسق ہیں۔

بہر صورت سنی مسلمانوں کی مساجد میں ان لوگوں کا عمل دخل جائز نہیں رکھا جا سکتا۔ کیونکہ اگر قسم اوّل کا عقیدہ رکھتے ہیں تو کافر ہیں، ان کو مساجد کے معاملات میں حقدار بنانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اور اگر قسم ثانی میں داخل ہیں تب بھی سنی اہل محلّہ کو حق ہے کہ ان کو اپنی مساجد میں آنے سے منع کردیں۔ کیونکہ ان سے عام مسلمانوں کو ایذا پہنچتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کیا ایذاء ہوگی کہ ان کے پیشواؤں (صحابہ کرامؓ) کو بُرا کہنا شیعوں کے مذہب کا جزو ہے اس لئے دوسری قسم کے روافض کے لئے اگرچہ فتوی ان کے کفر کا نہ دیا جائے گا مگر مساجدِ اہل سنت میں آنے سے روکنا جائز ہے۔ البتہ جو روافض تبرا نہ کرتے ہوں بلکہ صرف حضرت علیؓ کو باقی خلفاء سے افضل کہتے ہیں اور مسجد میں کوئی فساد و تعصب نہیں کرتے ان کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائے تو بہتر ہے، کیونکہ ان سے کوئی ایذا نہیں ہے۔

(امداد المفتین: ج 2: ص 136)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی توہین کا حکم اور ایسے لوگوں سے تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: زید نے حسب ذیل عبارت شائع کی ہے: ''امیر معاویہؓ ملوکیت پرستی کی صف میں سب سے آگے

کھڑا ہوا، دنیا کو ملوکیت کی لعنت میں گرفتار کر رہا تھا، (معاذ اللہ) اس نے جمہوریت کو فنا کر کے ملوکیت کا تاج اس یزید کے سر پر رکھ دیا جو شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا اور کتوں کا منہ چاٹتا تھا۔"

یہ عبارت سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی توہین ہے یا نہیں؟ اور یہ سب وشتمِ صحابہؓ ہے یا نہیں؟ جو شخص ایسا کہے اور اس کی اشاعت کرے اس کے ساتھ مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہئے؟

جواب: مذکورہ بالا عبارت بلاشبہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی توہین اور سب وشتم میں داخل ہے، اس کا مرتکب سخت گنہگار اور فاسق اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے، جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اپنے خصوصی معاملات منقطع کر لینے چاہئے۔

عقائد نسفی میں اہل سنت والجماعت کی خصوصیات کے ذیل میں ہے: وتکف عن ذکر الصحابةؓ الا بخیر: اور شرح عقائد نسفی میں ہے: فسبّهم ان کان مما یخالف الادلة القطعیة فکفر کقذف عائشةؓ والا فبدعة وفسق وبالجملة لم ینقل عن السلف المجتهدین والعلماء الصالحین جواز اللّعن علیٰ معاویةؓ واحزابه۔ الخ:

نبی کریم ﷺ نے مطلقاً کسی صحابیؓ کو بُرا کہنے کے متعلق نہایت سخت وعیدیں ذکر فرمائی ہیں جن کو دیکھ کر مسلمانوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے چہ جائیکہ سیدنا حضرت امیر معاویہ جیسے جلیل القدر صحابی کے متعلق زبان درازی کی جائے، جن کی شان میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات صادر ہوئے ہیں۔: یبعث اللّٰه تعالیٰ معاویة یوم القیامة وعلیه رداء من نور الایمان: اللّٰهمّ علّمه العلم واجعله هادیاً مهدیاً واهدبه:

اور صحابہ کرامؓ کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے والے کیلئے حدیث نبوی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: اللّٰه اللّٰه فی اصحابی لاتتّخذوهم من بعدی غرضا۔ فمن احبّهم فحبّی احبّهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اٰذاهم فقداذانی فقداذاللّٰه تعالیٰ ومن اذاللّٰه یوشک ان یاخذه:

(امداد المفتین: ج 2: ص 135)

فرقہ آغا خانی کا حکم اور اُن سے نکاح کرنا:

سوال: شخصے از فرقہ اسماعیلیه آغاخانیه بازنے سنی حنفی مذهب نکاح نمودہ ازاں سه فرزند متولد شده است۔ اکنوں زوجه مذکورہ شنیده که نکاح مرد مذکور بامن صحیح نه شده است، لهذا ازقبول کردن مرد آغاخانی انکار ورزیده اور انبرد

وخود نخواهد تراشت۔آیاباعتبارشرع نکاح مردن مذکور بازن مذکورہ صحیح شدہ است یانہ؟نیزاولادثلاثہ حوالہ مادر کردہ شود یانہ؟

جواب: صحیح اور مکمل جواب تو فرقہ آغاخانیہ کے مخصوص عقائد معلوم ہونے پر ہوسکتا ہے،اجمالاً یہ ہے کہ اگر یہ فرقہ ضروریات دین اور اسلام کے مسائلِ قطعیہ کا منکر ہے تو یہ باتفاق کافر ہے۔مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن مجید کے بارے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کی غلطی کرنے کا قائل ہو یا سیدنا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو.وامثال ذٰلک.تو یہ شخص بلا شبہ کافر ہے اور مسلمان عورت کا نکاح کافر سے منعقد نہیں ہوسکتا۔لہذا یہ نکاح باطل ہے،اور جو اولاد پیدا ہوئی وہ اپنی والدہ کے حوالہ کردی جائے گی اور زوجین میں تفریق کردینا ضروری ہے۔اور اگر اس فرقہ کے عقائد میں کوئی چیز قطعیاتِ اسلامیہ کے خلاف نہیں تو نکاح درست وصحیح ہو گیا اب بجز طلاق کے کوئی مخلص نہیں:لما فی الشامی:نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ اوانکر صحبۃ الصدیقؓ اواعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی اونحو ذٰلک من الکفر الصریح.الخ:

نوٹ: بعد میں آغاخانیہ کے عقائد اُن کی کتابوں سے بعض لوگوں نے نقل کر بھیجے جس میں ایسے صریح عقائدِ کفریہ بھرے ہوئے ہیں کہ کسی تاویل کی گنجائش نہیں،اس لئے یہ لوگ بلا شبہ کافر ہیں۔

(امداد المفتین:ج2:ص132)

عشرۂ محرم میں تعزیہ داری میں تعاون کرنا تعزیہ پر نذرونیاز کے کھانے وغیرہ کے مسائل:

سوال:1....عشرۂ محرم میں تعزیہ داری،دُلدُل قبر اور علم وغیرہ کی صورت بنانا؟

2....عشرۂ محرم میں زینت ترک کرنا اور لذتوں کا چھوڑنا؟گوشت وغیرہ نہ کھانا؟غمگین رہنا؟

3....تعزیہ داری کے کاموں میں کوشاں رہنا اور مددگار رہنا اور اپنا اسباب ان کو استعمال کیلئے دینا اور روپیہ پیسہ سے امداد کرنا؟

4....عشرۂ محرم میں جہلاء سینہ پیٹتے ہیں،یہ فعل کیسا ہے؟

5....مرثیہ خوانی اور واقعاتِ شہادت پڑھنا اور نوحہ کرنا کیسا ہے؟

6.....جو چیزیں تعزیہ داری، ذُلدُل اور علم پر بطور نذر و نیاز کے لاتے ہیں ناریل وغیرہ توڑتے ہیں اور شب عاشورہ کو حلوہ وغیرہ تعزیہ کے سامنے رکھا جاتا ہے ان چیزوں کا بطور تبرک کھانا اور تقسیم کرنا کیسا ہے؟

7.....دسویں رات کو تعزیہ، ذُلدُل اور علم وغیرہ کا شب میں گشت کرانا، باجہ گانا کیساتھ اور اس کو دیکھنا کیسا ہے؟

8.....دسویں صبح کو شہادت کا ہوتا ہے، تو اس روز بھی اس جوش وخروش اور دھوم دھام سے تعزیہ، ذُلدُل، علم وغیرہ کے جلوس کو دفن کے لئے نکالا جاتا ہے، تو اس کے ساتھ جانا کیسا ہے؟

9.....اُمور مندرجہ بالا حرام ہیں یا کفر؟ اور ان کے کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب اُمور بدعت سیّہ ہیں اور بعض ان میں سے علاوہ بدعت ہونے کے خود بھی حرام ہیں اور بعض میں شرک کا احتمال ہیں۔ اس لئے ان تمام اُمور کا ترک ضروری اور واجب ہے۔ حدث شریف میں ہے: شرّ الامور محدثاتھا و کل بدعة ضلالة: عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہﷺ من احدث حدثا او اٰویٰ محدثا علیه لعنة اللّٰه والملائکة والنّاس اجمعین لایقبل اللّٰه منه صرفاً ولا عدلاً:

تعزیہ کا جلوس نکالنا اور ان کے ساتھ ان تمام ناجائز اُمور کا ارتکاب کرنا علاوہ بدعت ہونے کے کفار ہنود کے طرزِ عمل کے مشابہ ہے، اس لئے بھی حرام ہے۔ نیز یہ جلوس شان وشوکت کیساتھ نکالنا اور باجہ گانا وغیرہ ساتھ ہونا تو علامت اظہار رخصت کی ہے دیکھنے والے اس سے یہی سمجھتے ہیں کہ اس کو غم واندوہ کا نشان کا قرار دینا بھی تعجب ہے۔

نوحہ وسینہ کوبی کرنا شرعاً حرام ہے۔ البتہ واقعاتِ کربلا اور شہادت اہل بیتؓ کو یاد کر کے رنجیدہ ہونا عین ایمان ہے مگر اس کو صرف محرم کی دس تاریخ میں محدود کر دینا ایک عجیب آفت ہے، یہ تو ایک ایسی مصیبت ہے کہ مسلمان کو ہمیشہ ہی یاد رکھنا چاہئے۔ (امداد المفتین: ج2: ص148)

سنی لڑکی کا نکاح رافضی سے:

سوال: زید رافضی اور اس کی بیوی سنی اور لڑکے ماں کے طریقے پر اپنے کو سنی بتاتے ہیں ان لڑکوں کا نکاح سنی لڑکیوں کے ساتھ رافضی عقیدہ سے توبہ کرانے کے بعد جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر قبل توبہ کے کر دیا جائے تو کیا حکم ہے جبکہ لڑکے باپ کے شامل حال ہوں؟

جواب: توبہ کرانے کے بعد بلا شبہ جائز ہے اور قبل توبہ جائز ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ لڑکے کسی ایسے عقیدہ والے نہ ہو جو صراحتاً قرآن وحدیث کی تصریحات کے خلاف ہیں، مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنا یا حضرت علیؓ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ قدرت وغیرہ میں شریک ماننا وغیرہ۔ (امداد المفتین: ج2: ص423)

شیعہ نے دھوکہ دے کر سنی لڑکی سے نکاح کرلیا:

سوال: زید سنی کی لڑکی کو دھوکہ سے عمرو شیعہ اپنے نکاح میں لایا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر عمرو نے اپنے آپ کو مثلاً سنی حنفی ظاہر کر کے زید کو دھوکہ دے کر اپنا نکاح زید کی لڑکی سے کرلیا اور واقعتاً عمرو شیعہ ہے تو اس صورت میں عورت اور اس کے اولیاء کو فسخِ نکاح کا حق حاصل ہے۔

(امداد المفتین :ج 2:ص 424)

شیعہ وروافض سے سنیہ کا نکاح:

سوال: زید سنی المذہب اپنی لڑکی کا نکاح ایک شیعہ لڑکے سے کرنا چاہتا ہے، طرفین میں ایک زمانہ سے رشتہ مناکحت قائم ہے، یہ انہیں اپنا مذہب اختیار کرنے پر مجبور نہیں کرتے اور وہ انہیں مجبور نہیں کرتے۔ زمانہ دراز سے ایسا ہوتا چلا آرہا ہے۔ کیا یہ نکاح شرعاً درست ہے؟

جواب: روافض میں فرقے بہت مختلف العقائد والخیال ہیں۔ اور اسی بناء پر ہمیشہ متقدمین ومتاخرین علماء ان کے بارے میں مختلف رہے ہیں۔ بعض حضرات نے مطلقاً کافر کہہ دیا۔ بعض نے مطلقاً تکفیر میں احتیاط کی اور بعض نے تفصیل کی۔ جو روافض قطعیات اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتے ہوں وہ کافر ہیں، مثلاً: حضرت علیؓ کو معبود ہی کہتے ہوں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھتے ہوں۔ جو قرآن کریم کے نص قطعی کے خلاف ہے وغیر ذٰلک۔ اور جو لوگ ایسا کوئی عقیدہ نہیں رکھتے صرف حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہ کرامؓ پر افضل کہتے ہیں وہ کافر نہیں، البتہ اہل سنت سے خارج ہیں۔ اور تبرا کرنے والے شیعہ بھی صحیح قول یہ ہے کہ کافر نہیں فاسق ہیں۔

قال الشامیؒ ذکر فی المحیط ان بعض الفقهاء لایکفر احداً من اهل البدع: وبعضهم یکفرون البعض وهو من خالف ببدعته دلیلاقطعیاً ونسبه الی اکثر اهل السنة، الخ: وایضاً قال فهٰذا فیمن یسبّ عامة الصحابة ویکفرهم بناء علی تأویل فاسد فعلم ان ماذکره فی الخلاصة من انه کافر قول ضعیف مخالف للمتون والشروح بل هو مخالف لاجماع الفقهاء: وایضاًقال الشامیؒ نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ او ان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی او نحوذٰلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن ولکن اذاتاب تقبل توبته:

عبارات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ جوروافض قطعیاتِ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ نہیں رکھتے وہ کافرنہیں ،مگر اس میں شبہ نہیں کہ فاسق ہیں،اور فاسق آدمی نیک صالح مسلمان کا کفو نہیں ہوتا۔

قال الشامیؒ بعدتحقیق حقیق فی ھٰذالباب فعلی ھذافالفاسق لایکون کفواً لصالحۃ بنت صالح بل یکون کفوالفاسقۃ بنت فاسق:

پھرلڑکی کی کفاءت اس کےاولیاء کاحق ہےاگروہ ساقط کردیں تو ساقط ہوجائے گا۔لہذااگرلڑکی اوراس کے سب اولیاءاس پرراضی ہوکرایسےشیعہ سے نکاح کردیں جوضروریاتِ دین کامنکر نہ ہوتو نکاح منعقدہوجائے گا،اوراگر لڑکی راضی ہومگراولیاءنہ ہوں یابرعکس تو پھر یہ نکاح مکمل نہ ہوگا۔بہرحال اپنی لڑکی کسی شیعہ مردکے نکاح میں دینے سے تابمقدوراحترازہی چاہئے۔(امداذالمفتین:ج2:ص422)

روافض کے گھر کا کھانا:

سوال: روافض کےگھر کا کھانا جائز ہے یانہیں؟وہ صحابہ کرامؓ کوگالی گلوچ کرتے ہیں اورکھانا بھی ان کا مشتبہ ہوتا ہے؟

جواب: اگراس میں گمان غالب اس کا ہے کہ انہوں نےکوئی نجاست وغیرہ ملائی ہے جیسا کہ بعض متعصب روافض کےمتعلق بہت سےلوگوں کے بیانات سےمعلوم ہوا ہےتب تواس کا کھانا ناجائز ہے۔اوراگر یہ گمان غالب نہیں تو پھربھی ان کا کھانا کھانا باوجوداس کے کہ وہ صحابہ کرامؓ پرتبرا کرتے ہیں نہایت بےغیرتی ہے۔کسی شریف آدمی سے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی آدمی اس کے باپ دادا کوگالیاں دےاوروہ پھراس کے یہاں کھانا کھائے۔البتہ مواضع ضرورت میں اگرناپاکی کاگمان غالب نہ ہوتو تحت ضرورت کی وجہ سے کھالیںا مضائقہ نہیں۔(امداذالمفتین:ج2:ص806)

روافض وشیعہ کے ساتھ اسلامی معاملہ کرنے،ان کا ذبیحہ کھانے،ان کے ساتھ مناکحت کرنےاوران پرنماز جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: روافض واہل تشیع میں بہت سےمختلف العقائدفرقے ہیں۔اورہرفرقہ کےعقائدکوجداجدامنضبط کرنا بھی دشوارہے،ایک دوسری مشکل یہ ہے کہ کسی فرقہ کی کتابوں میں ان کےبعض عقائدمعلوم ہوتے ہیں،مگرجب وہ عقیدہ ان کی طرف منسوب کیاجاتا ہےتووہ اس کاانکارکرتے ہیں۔مثلا:شیعہ کی کتابوں میں جابجااس قسم کی عبارتیں ملتی

ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ موجودہ قرآن کو محرف و نا قابل اعتبار سمجھتے ہیں، مگر جب کہا جاتا ہے کہ تم موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے تو وہ شدّت کے ساتھ تبرّی کرتے ہیں۔ ایک مشکل یہ ہے کہ ہندوستان میں عوام روافض کے متعلق یہ فیصلہ بھی دشوار ہے کہ وہ کس فرقہ میں درج ہیں۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ ایسی حالت میں ہم روافض کے ساتھ کیا معاملہ کریں؟ ان کو مسلمان سمجھیں یا کافر؟ ان فرقوں کے جس قدر عقائد معلوم ہو سکے وہ لکھے جاتے ہیں:

1.....بعض شیعہ، مسلمانوں سے صرف اس میں اختلاف رکھتے ہیں کہ وہ خلافت کے مستحقِ اوّل حضرت علیؓ کو قرار دیتے ہیں، مگر باقی صحابہ کرامؓ پر بھی تبرّا نہیں کرتے۔

2.....بعض روافض وہ ہیں جو حضرت علیؓ کو خلیفۂ اوّل قرار دیتے ہیں، اور باقی صحابہ کرامؓ پر تبرّا بھی کرتے ہیں۔

3.....بعض وہ ہیں جو حضرت علیؓ کو خود معبود سمجھتے ہیں۔ (معاذاللّٰہ)۔

4.....بعض وہ ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی، اصل میں وحی حضرت علیؓ پر آئی تھی، وہ غلطی سے آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے (نعوذ باللّٰہ منہ)۔ کو حقیقتاً نبی و رسول حضرت علیؓ کو مانتے ہیں۔

5.....بعض وہ ہیں جو عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھتے ہیں یا تمام صحابہ کرامؓ کو کافر و مرتد کہتے ہیں (معاذاللہ)۔

جــــواب: مختصر اور محقق و جامع کلام روافض (شیعہ) کے بارہ میں یہ ہے کہ بلحاظ احکام روافض کی تین صورتیں ہیں۔

اوّل..... یہ کہ ان میں سے کسی شخص یا فرقہ کے متعلق یقینی طور سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ وہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے اگرچہ انکار میں تاویل بھی کرتا ہو اور صاف انکار کرنے سے تبرّی بھی کرتا ہو، مثلاً: قرآن مجید کے محرف و نا قابل اعتبار ہونے پر اگر کسی شخص کی ایسی صاف عبارت ہے کہ اُس سے یقینی طور پر یہی مفہوم نکلتا ہے، پھر باوجود اس کے وہ اپنی عبارت کو غلط مان کر اُس سے رجوع ظاہر نہیں کرتا مگر عقیدۂ تحریف قرآن سے تبرّی کرتا ہے تو اس تبرّی کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ وہ باتفاق و باجماع کافر مرتد ہے۔

اُس کے ساتھ کسی قسم کا اسلامی معاملہ رکھنا جائز نہیں، نہ اُس سے کسی مسلمان کا نکاح جائز اور اگر نکاح کے بعد اس کا عقیدہ ایسا ہو گیا تو نکاح فسخ ہو جاوے گا، نہ اُس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال، نہ اُس پر نماز جنازہ جائز: و غیــر ذلک مـن الاحـکام: اور دلیل اس کی وہ تمام فقہاءؒ کی عبارات ہیں جو سوالِ اوّل کے جواب میں ضروریات دین میں سے کسی

چیز کے منکر کے متعلق لکھی گئی ہے۔

نیز علامہ شامیؒ کی عبارت ذیل بھی اس کیلئے کافی ہے:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ او انکر صحبۃ الصدیقؓ او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی ،الخ:

دوم..... دوسری صورت ہے کہ کسی شخص یا فرقہ سے متعلق یقینی طور پر معلوم ہوجائے کہ وہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا منکر نہیں مگر صرف اس میں اختلاف رکھتا ہے کہ جمہورِ اُمت کے خلاف حضرت علیؓ کو افضل الصحابہؓ اور خلیفۂ اوّل سمجھتا ہے تو وہ شخص فاسق وگمراہ ہے، مگر کافر و مرتد نہیں۔اس کے ساتھ وہ اسلامی معاملات جائز ہیں، جو کسی فاسق وگمراہ کے ساتھ کئے جاسکتے ہیں۔مثلا:اس کا ذبیحہ کا حلال ہے،اس کے جنازہ پر نماز جائز ہے،نکاح کے معاملہ میں اس سے بھی اجتناب کرنا بہتر ہے، کیونکہ فاسق کی معاشرت کے اثرات ونتائج خطرناک ہیں۔لیکن اگر کسی مسلمان سنی لڑکی کا نکاح اس سے کردیا گیا،تو اگر چہ بلاضرورتِ شدیدہ ایسا کرنا اچھا نہیں،لیکن یہ نکاح اس شرط سے جائز ومنعقد ہوجائے گا کہ لڑکی بالغہ اور اس کے اولیاء دونوں کو نکاح کے وقت اس کا عقیدہ معلوم ہو،اور وہ دونوں اس عقیدہ کے باوجود نکاح کی اجازت دے دیں۔اور اگر دونوں میں سے کسی ایک نے بھی نکاح کی اجازت دینے سے انکار کیا تو یہ نکاح مذہب:مفتیٰ بہ:قول کے مطابق منعقد وصحیح نہیں ہوگا۔لڑکی کو شرعاً اختیار ہوگا کہ اپنا نکاح دوسری جگہ کسی سنی مسلمان سے کرے۔

اور اگر بوقتِ نکاح اس شخص نے دھوکہ دے کر اپنے آپ کو سنی مسلمان ظاہر کیا،اِس بناء پر لڑکی اور اس کے اولیاء نے نکاح کردیا ،بعد نکاح حقیقتِ حال معلوم ہوئی تو لڑکی اور اس کے اولیاء کو حق ہوگا کہ مسلمان حاکم کی عدالت میں دعویٰ دائر کر کے نکاح فسخ کرالیں،اور اگر مسلمان حاکم کی عدالت میں مقدمہ لے جانا اختیار میں نہ ہوتو اہل محلّہ یا اہل شہر میں سے دیندار مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے معاملہ پیش کر کے اِن سے فسخ نکاح کرالیا جائے (لیکن اس صورت میں قانونی گرفت سے بچنے کیلئے)بہتر یہ ہے کہ پہلے موجودہ حکومت میں درخواست دے کر نکاح فسخ کرائیں، خواہ حاکم مسلم ہو یا غیر مسلم ۔پھر اگر حاکم مسلم ہو تو یہی فسخ شرعاً بھی معتبر ہوگا اور اگر حاکم غیر مسلم تھا تو دوبارہ مسلمانوں کی پنچائیت میں معاملہ پیش کر کے نکاح فسخ کرایا جاوے۔مسلمانوں کی پنچائیت جس کا فیصلہ شرعاً معتبر ہوسکتا ہے اس کیلئے چند شرائط ہیں جو رسالہ:حیلہ ناجزہ:میں مدلل ومفصل مذکور ہیں۔اگر ضرورت پیش آوے تو بغیر اس کے دیکھے ہوئے عمل نہ کیا جاوے۔اس دوم قسم کے احکام کے دلائل بھی رسالہ:حیلہ ناجزہ:کے تتمہ میں خیار کفاءت کے ذیل میں مفصل مذکور

ہیں، وہاں دیکھ لیا جاوے۔

سوم..... تیسری صورت یہ ہے کہ یقینی طور پر کسی امر کا ثبوت نہ ملے، یعنی نہ اس کا یقین ہے کہ وہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے، اور نہ اس کا کہ منکر نہیں، بلکہ ایک مشتبہ حالت ہے خواہ اشتباہ اس وجہ سے ہو کہ اس فرقہ کے اقوال وعقائد ہی مشتبہ ہیں یا اس وجہ سے کہ اس شخص کے متعلق یہ یقین نہیں کہ اس کا تعلق باعتبار مذہب وعقائد کے کس فرقہ سے ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق شرعی فیصلہ بھی دشوار ہے۔ اس میں سب سے زیادہ احوط واسلم وہ ہے جو حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے امداد الفتاویٰ میں نقل فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے:

اگر کسی خاص شخص کے متعلق یا کسی خاص جماعت کے متعلق حکم بالکفر میں تردد ہو خواہ تردد کے اسباب علماء کا اختلاف ہو، خواہ قرائن کا تعارض ہو یا اُصول کا غموض تو اسلم یہ ہے کہ نہ کفر کا حکم کیا جاوے، نہ اسلام کا۔ حکم اوّل میں تو خود اِس کے معاملات کے اعتبار سے بے احتیاطی ہے، اور حکم ثانی میں دوسرے مسلمانوں کے معاملات کے اعتبار سے بے احتیاطی ہے۔

پس احکام میں دونوں احتیاطوں کو جمع کیا جائے گا، یعنی اس سے نہ عقدِ مناکحت کی اجازت دیں گے، نہ اس کی اقتداء کریں گے، نہ اس کا ذبیحہ کھائیں گے اور نہ اس پر سیاست کافرانہ جاری کریں گے۔ اگر تحقیق کی قدرت ہو تو اس کے عقائد کی تفتیش کریں گے اور اس تفتیش کے بعد جو ثابت ہو، ویسے ہی احکام جاری کریں گے۔ اور اگر تحقیق کی قدرت نہ ہو تو سکوت کریں، اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سپرد کریں گے، اس کی نظیر وہ حکم ہے جو اہل کتاب کی مشتبہ روایات کے متعلق حدیث شریف میں وارد ہے:

:لاتصدقوا اھل الکتاب و لاتکذبوھم وقولوا اٰمنا باللّٰہ و ما انزل الینا:الآیۃ

ترجمہ: نہ اہل کتاب کی تصدیق کرو نہ تکذیب، بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ایمان لائے، اور اس وحی پر جو ہم پر نازل ہوئی۔ (جواھر الفقہ: ج 1: ص 177)

سنی لڑکی کا نکاح رافضی سے:

سوال: ایک لڑکی نابالغہ کا عقد اس کے والدین کی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ شیعہ سے ہوا اور اس کی رخصتی سن بلوغ تک موقوف قرار پاکر لڑکی اپنے والدین کی یہاں رہی جب وہ کچھ سمجھ دار ہوئی تو اس کو یہ معلوم ہوا کہ اس کا شوہر اور اس کا تمام خاندان شیعہ ہے۔ اس وجہ سے لڑکی کے دل میں شوہر کی طرف سے تنفر پیدا ہوا۔ بالآخر 30 دسمبر

1931ء کو وہ بالغ ہوئی اور بالغ ہونے کی پہلی رات میں اس نے نکاح سے انکار کردیا جس کی تقریری وتحریری بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔اب لڑکی کے والدین اس کا عقد سنی المذہب سے کرنا چاہتے ہیں۔لہذا صورتِ مذکورہ میں پہلے نکاح کا عندالشرع کیا حکم ہے؟اورلڑکی کے والدین اب اس کا نکاح کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بعض شیعہ باعتبارِ عقیدہ کے کافر ہیں اور بعض فاسق ومبتدع ہیں۔جن کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر ہیں اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر افتراء کے قائل ہیں وہ باتفاق فقہاء کافر ہیں اور ایسے شیعہ سے سنیہ لڑکی کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔

پس اگر مذکورہ لڑکی کا شوہر اسی عقیدہ کا ہے تو یہ نکاح شرعاً صحیح اور منعقد نہیں ہوا۔اب اس کا نکاح اس کی رضاء سے دوسری جگہ کفو میں کردیا جائے۔(امداذالمفتین:ج:2:ص 424)

آغا خانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور ان کے ساتھ اسلامی برتاؤ کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیانِ شرع متین صورت مسئولہ میں کہ ہمارے شہر کٹک میں ایک شخص اطراف بمبئی کا باشندہ قوم سے خوجہ،سوداگر رہتا ہے،اپنے آپ کو آغا خان کا مرید اور پیرو ظاہر کرتا ہے،اتفاق سے اس کے یہاں ایک میت ہوگئی،تاجر مذکور نے اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہا،اس پر یہاں کے مسلمانوں میں کچھ کش مکش پیدا ہوگئی ہے۔

ایک فریق کی رائے ہے کہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہ کیا جائے۔کیونکہ سر آغا خان دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔اور اپنی رائے کی تائید میں اُمورِ ذیل پیش کرتا ہے:

1.....سر آغا خان کی تصویر کی پرستش کرتا ہے۔

2.....ہندوؤں نے مشہور اوتار کرشن جی کی مورت اپنے عبادت خانہ میں رکھ چھوڑی ہے۔

3.....دیوالی جو ہندوؤں کا مشہور تیوہار ہے،اس میں اپنے حساب کا بھی کھاتہ تبدیل کرتا ہے،علاوہ اس کے اور بھی بعض مراسم مشرکانہ ادا کرتا ہے۔مثلاً:

4.....اپنے کھاتہ کی ابتداء میں بجائے:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: کےلفظ:اوم:لکھتا ہے۔

5.....سر آغا خان کے اندر خدائی حلول کا معتقد ہے۔

مسلمانوں کا دوسرا فریق کہتا ہے کہ وہ کلمہ گو ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اس کو کسی طرح کافر نہیں کہہ سکتے۔

خود تاجر موصوف سے جو دریافت کیا گیا تو اس نے بھی بیان کیا کہ میں مسلمان ہوں، کلمہ پڑھتا ہوں، مسلمانوں کی ضروریات میں چندہ دیتا ہوں، فرق صرف یہ ہے کہ میں سر آغا خان کو اپنا رہنما اور مرشد سمجھتا ہوں، جیسے عام طور پر مسلمان کسی نہ کسی پیر کے مرید ہوا کرتے ہیں، وبس۔

فریق اوّل اس تمام بیان کو تاجر مذکور کے ضرورت اور مصلحتِ وقت پر محمول کرتا ہے۔ اب حضور سے چند اُمور دریافت طلب ہیں:

سوال اوّل: سر آغا خانیوں کے متعلق حضور کی کیا تحقیق ہے؟ ان کو شرعاً مسلمان کہیں گے یا کافر؟

سوال دوم: اگر کافر ہیں تو تاجر مذکور کا اپنی صفائی میں یہ پیش کرنا کہ مسلمان ہوں، کلمہ گو ہوں، وغیرہ وغیرہ، اس بیان سے اس کو مسلمان سمجھا جائے گا یا نہیں؟

سوال سوم: اگر نہیں تو ایک مدعیٔ اسلام کی تکفیر کیسے ہو سکتی ہے؟ کافر اور مسلمان ہونے کا آخر معیار کیا ہے؟

سوال چہارم: بعض بہی خواہانِ قوم کا خیال ہے کہ گو تاجر مذکور شرعی نقطۂ نگاہ سے اسلام سے خارج ہو، لیکن اس وقت ہم مسلمانوں کو اتحادِ قومی اور ترقی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ایسے جھگڑے بکھیڑوں کو نکالنا مناسب نہیں۔ یہ وقت نازک ہے، سب مدعیانِ اسلام کو مسلمان کہنا اور سمجھنا چاہئے۔ ان کو اسلام سے خارج کر کے اپنی تعداد اور مردم شماری کو گھٹانا نہیں چاہئے۔ بہی خاہانِ قوم اور ہمدردانِ اسلام کا یہ خیال شرعاً کس قدر وقعت رکھتا ہے؟

سوال پنجم: سر آغا خانیوں کے معتقدات کا خواہ اسلام روادار ہو، یا نہ ہو، سر دست یہ امر حل طلب ہے کہ خصوصیت کے ساتھ تاجر موصوف کا بیان اور دعوائے اسلام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کو کافر کہیں گے یا مسلمان سمجھیں گے؟ اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دی جائے؟ یا کیا معاملہ کرنا چاہئے؟

سوال ششم: جو نام نہاد مولوی تاجر مذکور کی میت کی نماز جنازہ پڑھتے اور اس کو مسلمان کہتے ہیں، اور کہلواتے ہیں، اور اس میں کوشش کرتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟

نوٹ: اسی اثناء میں گجراتی زبان میں ایک استفتاء دستیاب ہوگیا، جس میں ان کے عقائد و طریقۂ نماز کا

طریقہ موجود ہے۔مزید بصیرت کے لئے منسلک لفافہ ہذا ہے۔

﴿طریقہ نماز یا اصول دعا تعلیم کردہ آغا خان﴾

(منقول از ترجمہ رسالہ تقویۃ الایمان: بزبان گجراتی)

نماز پڑھو، نماز پڑھو، خدا تم کو برکت دے، خدا کا نام لو، خداوند شاہ علی تم کو ایمان اور اخلاق دے، یا شاہ! میری شام کی نماز اور دعا قبول کر، جو حق تم کو ملا ہے میں اس کا واسطہ دیتا ہوں، اے ہمارے آقا! آغا سلطان محمد شاہ، اس کے بعد سجدہ کرو۔ اور اگر رات کی نماز ہو تو اس طرح کہو، میری شام اور رات کی دعائیں، دوسری مرتبہ سجدہ کرو۔ اور تسبیح پڑھو، اور حسب ذیل طریقہ پر دعا و درود پڑھو۔

تسبیح: میں اپنے گناہوں پر پچھتاتا ہوں، دو مرتبہ، میں سر سے پاؤں تک تیرا تقصیروار ہوں، اے غفور، رحیم شاہ! میرا گناہ معاف کر۔ پیر تیری ہی عبادت کرتے ہیں، بندہ دعا مانگتا ہے، اے سچے شاہ! تو منظور رکھنے والا ہے، میں شاہ کے اسی فرمان کو سر اور آنکھوں پر رکھتا ہوں، جو پیر کے ذریعہ مجھ کو ملا ہے، یہ کہہ کر تسبیح زمین پر رکھ دو، اور نیچے بتایا ہوا ورد کرو۔

:اشھد، سبحان اللّٰہ، لاالٰہ الّا اللّٰہ، اللّٰہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم، ذی الجلال والاکرام:

ان تمام صفتوں سے بنا ہوا قدوس، سب پر طاقتور خدا، ایران کے ضلع جالدیا میں انسان کا جسم لے کر ستر باپ کی پیٹھ سے نکلا، انتھر (69) خدا ہو جانے کے بعد سترھویں (اوتار کے لفظ سے) اڑتالیسواں امام، دسواں بے عیب اوتار، ہمارا خداوند آغا سلطان محمد شاہ داتا۔

اس کے بعد سجدہ کرو، حق شاہ اچھا، دنیا اور زمین کا شاہ، خلیفہ اور گدی کے جانشینوں کا نام کا وظیفہ کرو، دنیا اور زمین کے اچھوں کا نام یہ ہے۔ شاہ کے خلیفہ ابو طالب ولی کا نام حسب ذیل:

(1) ہمارا سچا خداوند شاہ علی۔

(2) ہمارا سچا خداوند شاہ حسین۔

(3) ہمارا سچا خداوند شاہ زین العابدین۔

(4) ہمارا سچا خداوند شاہ محمد باقر۔

(5) ہمارا سچا خداوند شاہ محمد جعفر۔

(6) ہمارا سچا خداوند شاہ اسماعیل۔

(7) ہمارا سچا خداوند شاہ محمد ابن اسماعیل۔

(8) ہمارا سچا خداوند شاہ رفیع احمد۔ ھکذا الیٰ نمبر 46۔

(47) ہمارا سچا خداوند شاہ آغا علی شاہ۔

(48) ہمارا سچا خداوند شاہ آغا محمد شاہ داتا۔

اور اس وقت کی امامت کا مالک خداوند زمان، امام شیخ المشائخ امامت کی طاقت رکھنے والا مانو، آغا سلطان محمد شاہ داتا بے شمار کروڑوں آدمیوں کا دستگیر اس کی امامت کا مالک، اے شاہ! جو حق تم کو ملا ہے، بہ طفیل اس کے اپنے حضور میں میری دعا منظور کر، اے ہمارے خداوند! آغا سلطان محمد شاہ۔

جواب: اوّل چند مقدمات ممہد کرتا ہوں:

الف:.....قال اللّٰہ تعالیٰ: لقد کفر الّذین قالوا انّ اللّٰہ ھو المسیح بن مریم:

ب:.....قال اللّٰہ تعالیٰ: ماجعل اللّٰہ من بحیرۃ وّلا سآئبۃ وّلا وصیلۃ وّلا حام وّلٰکنّ الّذین کفروا یفترون علی اللّٰہ الکذب:

ج:.....قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار:

د:.....قال رسول اللّٰہ ﷺ من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذٰلک المسلم:

ہ:.....قال رسول اللّٰہ ﷺ اٰیۃ المنافق ثلاث: رواہ الشیخان، زاد مسلم: وان صام وصلی وزعم انہ مسلم:

و:.....عن حذیفۃؓ قال انما النفاق کان علیٰ عھد رسول اللّٰہ ﷺ فاما الیوم فانما ھو الکفر او الایمان:

ز:.....فی اللمعات فی شرح الحدیث ای الحکم بعدم التعرض لاھلہ والستر علیھم کان علی عھد رسول اللّٰہ ﷺ لمصالح کانت مقتصرۃ علی ذٰلک الزمان اما الیوم فلم تبق تلک المصالح فنحن ان علمنا انہ کافر سرا قتلناہ حتی یؤمن اہ:

فی ردالمحتار احکام المرتد تحت قول الدر المختار لان التلفظ لھا صار علامۃ

علی الاسلام مانصه افاد بقوله صار الی ان ماکان فی زمن الامام محمدتغیر لانه فی زمنه ماکانوایمتنعون عن النطق بها فلم تکن علامة الاسلام فلذا شرطوامعها التبری واما فی زمان قاری الهدایة فقد صارت علامة الاسلام لانه لایاتی بها الاالمسلم،الخ:

ط:.....فی الدرالمختار احکام غسل المیت ومحل دفنهم کدفن ذمیة حبلیٰ من مسلم،الخ:

ی:فی مختصرالمعانی بحث الاسنادمانصه وقولنا فی التعریف بتأول یخرج نحوما مرمن قول الجاهل انبت الربیع البقل رانیاالانبات من الربیع الخ:فیه بحث وجوب القرینة للسناد المجازی مانصه وصدوره عطف علی استحالة ای اوکصدوره عن الموحد فی مثل اشاب الصغیر،الخ:

آیات وروایات وعبارات بالا سے یہ اُمور مستفاد ہوئے:

اوّل:..... حلول کا قائل ہونا کفر ہے۔(الآیۃ:1)

ثانی:..... جو رسوم وعادات کفار کے ساتھ ایسی خصوصیت رکھتی ہوں کہ بمنزلہ ان کے شعار کے ہوگئے ہوں، اگر عرفاً وہ شعار مذہبی سمجھے جاتے ہوں، وہ بھی کفر ہیں۔(الآیۃ:ب) اس اصول پر فقہاء کرامؒ نے:شدز نار:کوکفر فرمایا ہے، ورنہ:تشبہ بالکفار: ہے، جومستلزم: رکون الی الکفار: ہونے کے سبب معصیت وحرام ہے۔(الآیۃ:ج) جس طرح عادات مخصوصہ بالمسلمین دلیل اسلام ہیں۔(الآیۃ:د) بشرطیکہ کوئی یقینی دلیل کفر کی نہ ہو، ورنہ کفرہی کا حکم کیا جائے گا۔

:لقوله تعالیٰ:انّ الّذین یکفرون باللّٰه ورسله ویریدون ان یّفرّقوابین اللّٰه ورسله ویقولون نؤمن ببعض وّنکفرببعض وّیریدون ان یّتخذوابین ذٰلک سبیلاً،اولٰئک هم الکٰفرون حقّاً:

اور اسلام کی وجہ واحد کوکفر کی وجوہ متعددہ پر ترجیح اس وقت ہے جب وہ وجوہ متحمل ہوں، متیقن نہ ہوں۔

ثالث:..... موجبات کفر کے ہوتے ہوئے بعض کا دعویٰ اسلام وصلوۃ وصیام اور استقبال بیت الحرام ترتیب احکام اسلام کے لئے کافی نہیں، جب تک ان موجبات سے تائب نہ ہوجائے۔(روایت:ہ)

رابع:..... باوجود ثبوت کفر کے اسلام ظاہر کرنے والوں کے ساتھ بنابر مصالح اسلامیہ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرنا کوبعض اوقات ان کے کفر کا بھی ظہور ہوجاتا تھا:کمانقل عنهم قولهم:انؤمن کما اٰمن السّفهآء

ونحوہ: مخصوص تھا حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک کے ساتھ اب وہ حکم باقی نہیں رہا۔(روایت و عبارات:ز) بلکہ بعض احکام کے اعتبار سے خود حضور اکرم ﷺ کے اخیر عہد میں معاملہ کا لمسلمین میں تغیر ہو گیا تھا چنانچہ آیت:ولا تصلّ علٰی احدمّنھم مّات ابداوّ لاتقم علیٰ قبرہ:میں مصرح ہے۔

:والنھی عن الزیارۃ یستلزم النھی عن الدفن فی مقابر المسلمین لان الدفن یستلزم الزیارۃ عادۃ:البتہ:تعرض بالقتل والنھب: کی ممانعت باقی رہ گئی تھی۔

خامس:..... جو کافر اصول اسلامیہ کا بھی مقر ہو،اس کے حکم بالاسلام کے لئے محض تلفظ:بکلمتی الشھادۃ: کافی نہیں،جب تک اپنے کفریات سے تبری کا اعلان نہ کرے۔(عبارت:ح)

سادس:..... کافر کو مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز نہیں۔(عبارت:ط)

سابع:..... جس شخص کا کفر ثابت ہو جائے،اس کے اقوال وافعال:محتملہ للکفر والاسلام: میں تاویل کرنے سے اس کا کفر مانع ہوگا۔(عبارت:ی)

اب مقدمات کے بعد سب سوالات کا جواب ظاہر ہے،مگر تبرعاً جدا جدا بھی عرض کرتا ہوں۔

سوال میں دو قسم کے اُمور مذکور ہیں،ایک قسم وہ جو یقیناً موجب کفر ہیں،جیسے تصویر کی پرستش کرنا یا کرشن کی تصویر عبادت خانہ میں رکھنا جو شعار کفار کا ہے،یا بجائے:بسم اللّٰہ: کے لفظ:اوم:لکھنا یا حلول کا قائل ہونا،جو سوال کی تمہید اور ترکیب نماز کے آغاز میں مذکور ہے۔اور دوسری قسم وہ جو صرف محتمل کفر ہیں،جیسے دیوالی سے بہی کھاتہ کا حساب شروع کرنا،یا مقتداؤں کو لفظ خداوند سے خطاب کرنا،یا ان سے دعا مانگنا۔پس قسمِ اول پر تو:حکم بالکفر: ظاہر ہے۔(للامر الاول والثانی)

اور قسم ثانی کا صدور اگر مسلمان سے ہوتا تو اس میں تاویل کر کے مباح یا معصیت پر محمول کیا جاتا،مگر جب اس کا صدور کافر سے ہے تو تاویل کی ضرورت نہیں۔(للامر السابع)

اور ان کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے،اور نہ اس کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے۔اور نہ اس پر نماز جنازہ جائز ہے،نہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے۔(للامر الثالث والسادس)

اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا،یا اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا جائز ہے۔(للامر الرابع والخامس)

البتہ بلاضرورت کسی سے لڑائی جھگڑا بھی نہ چاہئے۔اور ایسے مصالح کی بناء پر ایسی رعایت کرنا،ان مصالح

سے زیادہ مفاسد کا موجب ہو جاتا ہے۔کیونکہ وہ مصالح تو محض دنیوی ہیں، اور مفاسد دینیہ۔

ان مفاسد کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ان کفریات کے ہوتے ہوئے کسی کو مسلمان کہا جاوے گا تو ناواقف مسلمانوں کی نظر میں ان کفریات کا قبح کم ہو جاوے گا۔ اور وہ آسانی سے ایسے گمراہوں کے شکار ہو سکیں گے۔تو کافروں کو اسلام میں داخل کہنے کا انجام یہ ہوگا کہ بہت سے مسلمان اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔کیا کوئی مصلحت اس مفسدہ کی مقاومت کر سکے گی؟ ایسے مصالح و مضار کے اجتماع کا یہ فیصلہ فرمایا گیا ہے۔

:قل فیھما اثم کبیرٌ منافع للنّاس واثمھما اکبر من نّفعھما. وقال اللّٰہ تعالیٰ یدعوالمن ضرّہ اقرب من نّفعہ:(جواھر الفقہ:ج1:ص184)

خلفائے ثلاثہؓ اور امام اعظمؒ کو بُرا بھلا کہنے والے کے ساتھ برتاؤ:

سوال: اصحاب ثلاثہؓ کو بُرا بھلا کہنے والا اور امام اعظمؒ کو کوفہ کا باشندہ اور ان کو بھی گالی گلوچ دینے والا، آیا مسلمان ہے یا کافر؟ اور ایسے آدمی کے ساتھ برتاؤ کرنا جائز ہے یا نا جائز؟ اور ایسے آدمی سے بائیکاٹ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کہنے والا شخص باتفاق فاسق، فاجر اور انتہائی بدزبان آدمی ہے، اور بعض علماء کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اس شخص کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا جائز نہیں (امدادالمفتین جامع:ج1:ص503)

محرم کی مجالس میں شرکت کرنا اور اس کے لئے چندہ دینا:

سوال: یہاں ماہ محرم 5 محرم سے 12 محرم تک مجالس منعقد ہوتی ہیں اور بہت اہتمام سے شہر سے چندہ وصول کیا جاتا ہے اور اس چندے سے دورانِ تقریر سامعین کو چائے دی جاتی ہے اور شہادتیں پڑھی جاتی ہیں، قاری اور سامعین بہت زور کے ساتھ چلا چلا کر روتے ہیں اور دسویں محرم کو تو بہت ہی ماتم اور نوحہ ہوتا ہے۔تو ایسی مجالس کا منعقد کرنا، اس میں چندہ دینا جائز ہے یا حرام؟ اور اس میں شرکت کیسی ہے؟

جواب: حضراتِ شہدائے کربلاؓ کے واقعے سے غمگین ہونا اور رنج کرنا عین علامتِ ایمان ہے، لیکن اس کے لئے کوئی خاص دن یا مہینہ وغیرہ مقرر کرنا اس کی علامت ہے کہ غم نہیں بلکہ محض رسم پرستی ہے۔کیونکہ رنج و غم اختیاری چیز نہیں کہ جب چاہا کرلیا اور جب چاہا چھوڑ دیا۔سال بھر آرام و عیش سے رہے، کبھی شہدائے کربلاؓ یاد نہ آئے محرم ہوتے ہی ماتم شروع ہو گیا۔

اس لئے یہ مجالس بلا شبہ بدعاتِ قبیحہ اور بہت سے منکراتِ شرعیہ کا مجموعہ ہیں، مثلاً: غلط روایتیں پڑھنا، چلا کر رُونا جس کی حدیث میں ممانعت وارد ہے، ماتم کرنا جو نصِ حدیث ممنوع و ناجائز ہے، ان گناہوں کے مجموعے کو کارِ ثواب سمجھنا اور پھر اس کو فرض و واجب کی طرح ضروری سمجھنا اور نہ کرنے والوں پر طعن و تشنیع کرنا۔ اور جب یہ معلوم ہوگیا کہ یہ مجالس معاصی و منکرات سے بھری ہوئی ہیں تو یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ ان کیلئے چندہ دینا ہی ناجائز ہے: فی قولہ تعالیٰ: ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان: (امدادالمفتیین جامع: ج1: ص674)

یادگارِ حسینی کے جلسے میں شرکت کرنا:

سوال: یادگارِ حسینی 1361ھ کے سلسلے میں جو بین الاقوامی جلسے اور جلوس برپا کئے جارہے ہیں جس میں صرف حضرت حسینؓ، حضرت حسنؓ کی سیرت ہی بیان ہورہی ہے، اگر ان میں خلافِ شرع یا دل آزار کوئی گفتگو یا تحریک نہ ہو تو کیا ایسے جلسے میں شرکت کی جاسکتی ہے؟

جواب: یہ تو ظاہر ہے کہ حضرات حسنینؓ اور اہل بیت اطہارؓ کا تذکرہ اگر صحیح روایات سے بلا تعین کسی خاص تاریخ مثلاً عشرۂ محرم کے، لوگوں کو سنایا جائے اور اس میں کوئی اور بھی خلافِ شرعی امر کا ارتکاب نہ کیا جاوے تو جائز بلکہ مستحسن ہے، البتہ اس میں اس قدر ترمیم کی ضرورت ہے کہ محض اہل بیتؓ کی تخصیص نہ کیا جاوے بلکہ ازواجِ مطہراتؓ اور خلفائے راشدینؓ اور عشرۂ مبشرہؓ اور دوسرے اکابر صحابہ کرامؓ کا بھی ذکرِ مبارک شامل کیا جاوے تاکہ: تشبہ: روافض کے ساتھ نہ ہو، اور یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے جلسوں کو فرائض و واجبات کی طرح اہمیت نہ دی جاوے کہ جو لوگ شریک نہ ہوں، ان پر ملامت کی جاوے۔

اگر ان شرائطِ مذکورہ کے ساتھ یہ جلسے کئے جاویں تو مضائقہ نہیں، اور اگر یہ شرائط موجود نہ ہوں یا آئندہ عوام کی بے اعتدالی سے شرائطِ مذکورہ متروک ہوجانے کا خطرہ ہو تو ان جلوسوں کو بند کردینا ضروری ہوگا۔

(امدادالمفتیین جامع: ج1: ص677)

روافض کی نمازِ جنازہ میں شریک ہونا:

سوال: روافض اور شیعہ اگر مرجائیں تو کیا سنی حضرات ان کے جنازے میں شریک ہوسکتے ہیں؟

جواب: اس معاملے میں تفصیل ہے، کیونکہ شیعوں کے فرقے بہت مختلف ہیں، بعض تو اپنے خلافِ اسلام عقائد کی بناء پر باجماع کافر ہیں۔ اس قسم کے شیعوں کا حکم یہ ہے کہ اس کی جنازے کی شرکت حرام ہے۔

(امدادالمفتین جامع:ج6:ص113)

رافضی پرنماز جنازہ پڑھنا:

سوال: رافضی کی نماز جنازہ میں شریک ہونا کیسا ہے؟ یہ لوگ مسلمان ہیں یا نہیں؟

جواب: رافضی جو بعض قطعیاتِ اسلام کے خلاف کا عقیدہ رکھے، مثلاً: حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگا کر، یا حضرت علیؓ کو معبود سمجھے، وہ قطعاً کافر ہیں، اور جو ایسے نہیں، اس کے متعلق فتویٰ یہی ہے کہ کافر نہیں۔

پس جو لوگ ان میں سے بلاشبہ کافر ہیں، ان کی نماز جنازہ میں شرکت ہرگز جائز نہیں، اور جو لوگ قطعاً کافر نہیں، ان کے جنازے میں شرکت جائز ہوگی۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ولاتصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّلاتقم علیٰ قبرہ: وفی المحیط البرھانی: لان الصلوۃ علی المیت دعاء واستغفار، والاستغفار للکافرحرام:

وفی الشامیۃ: نعم لاشک فی تکفیرمن قذف السیدۃ عائشۃؓ اوانکرصحبۃ الصدیقؓ اواعتقد الالوھیۃفی علیؓ اوان جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی ونحو ذٰلک من الکفرالصریح: (امدادالمفتین جامع:ج6:ص114)

دس محرم کو قبرستان میں کھانا اور تقسیم کرنا:

سوال: ہندوستان میں مسلمانوں کا ایک فرقہ ایسا بھی ہے کہ بنظر ایصال ثواب عشرہ محرم کے دن قبرستان میں بمعہ مستورات جاکر بعض اوقات پکا ہوا کھانا اور کبھی قبرستان ہی میں کھانا پکوا کر غرباء ومساکین میں تقسیم بعد نیاز کیا جاتا ہے، اور خود ہی اپنی جماعت کے ساتھ جو وہاں مدعو کی جاتی ہے، کھانا تناول کرتے ہیں اور فاتحہ خوانی کے بعد اپنے اپنے گھر واپس آجاتے ہیں۔ ان کے اس فعل پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طریقہ جو سوال میں مذکور ہے بدعتِ محدثہ ہے، اس لئے حرام اور ناجائز ہے، اس کا ترک کرنا واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے: کلّ محدثۃ بدعۃ وکلّ بدعۃ ضلالۃ وکلّ ضلالۃ فی النّار:

البتہ حدیثِ صحیح میں وسعتِ طعام کرنا اپنے اہل وعیال پر یومِ عاشوراء میں وارد ہے۔ اور قبرستان میں عورتوں کا جانا علاوہ بدعتِ مذکور کے ویسے ہی ناجائز ہے، حدیث شریف میں ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ قبرستان میں کھانا پکانا اور کھلانا خود ہی مکروہ ہے۔ (امدادالمفتین جامع:ج1:ص679)

شیعہ اور قادیانی کی مجالسِ وعظ اور طعام میں شرکت:

سوال: شیعہ اور قادیانی کی مجالسِ وعظ میں جانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قادیانی مطلقاً کافر، مرتد ہیں، ان کی مجالسِ وعظ اور مجالسِ طعام کی شرکت قطعاً ناجائز ہے، اور شیعہ اگرچہ مطلقاً کافر نہیں لیکن شرکتِ مجالس میں ان کا بھی یہی حکم ہے۔

:وفی احکام القرآن:قولہ تعالیٰ:ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: والرکون الی الشی ء ھو السکون الیہ بالانس والمحبۃ فاقتضی ذٰلک النھی عن مجالسۃ الظالمین ومؤانستھم والانصات الیھم.(امداد المفتین جامع:ج2:ص 391)

اہل سنت کی مسجد میں رافضی کا اذان دینا درست نہیں:

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک مسجد ہے جو کہ قدیم سے سنیوں کے قبضے میں ہے، اور کبھی کبھی شیعہ بھی آ کر نماز ادا کرتا رہتا ہے۔ اب سال بھر سے اذان بھی پڑھنی شروع کر دی ہے۔ کبھی ایک آدمی آتا ہے اور کبھی دو آتے ہیں، اب اس صورت میں اذانِ شیعہ پر اکتفا کر کے نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یا دوسری اذان کی ضرورت ہے؟ یا شیعوں کو مسجد سے نکال دیا جائے؟

جواب: جب کہ یہ مسجد قدیم سے اہل سنت والجماعت کی ہے تو روافض کو اس میں اپنے طریق پر اذان کہنے کا کوئی حق نہیں، اہل سنت ان کو اس سے روکیں، اور اگر وہ باز نہ آئیں تو اپنی اذان جدا کہا کریں، کیونکہ روافض کی اذان خلافِ سنت ہے، وہ کافی نہیں ہے۔

:وفی البحر الرائق:یکرہ فی الاذان:حی علی خیر العمل،لانہ لم یثبت عن النبی ﷺ،والزیادۃ فی الاذان مکروھۃ،وقد سمعناہ الان عن الزیدیۃ ببعض البلاد:

(امداد المفتین جامع:ج3:ص 83)

محرم میں مرثیہ پڑھنے والے کو امام بنانا:

سوال: ایک شخص محرم میں نمازیوں کے سامنے مرثیہ پڑھتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: تعزیہ داری اور اس کے سامنے مرثیہ پڑھنا بدعت اور ناجائز ہے، جو شخص ایسا کرتا ہے، اس سے کہا جائے کہ اس کو چھوڑ دے اور توبہ کر لے، توبہ کے بعد اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو بیشک اس

کوامامت سے علیحدہ کردیا جائے، کسی دیندار اور متبع سنت کوامام بنایا جائے (امدادالمفتین جامع:ج3:ص406)

تعزیہ داری کرنے والے، چہلم کرنے والے اور ڈھول بجانے والے شخص کی امامت:

سوال: بکر جس کے یہاں ایسی بدعت ہوتی ہو، مثلاً: شادی میں ڈھول کے ساتھ گانا بجانا، چہلم وغیرہ کرنا، تعزیہ داری کرنا، اور علاوہ ازیں اہل ہند کے تہوار: ہولی: دیوالی: منانا۔ ایسے شخص کی امامت درست ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں، اور جو نماز اس کے پیچھے پڑھی جائے گی، مکروہ تحریمی ہوگی۔

(امدادالمفتین جامع:ج3:ص415)

شیعہ کے جنازے میں شرکت کرنا:

شیعوں کے مختلف فرقے ہیں، بعض کافر ہیں، بعض جوان میں فاسق ہیں، ان کے جنازے کی نماز جائز ہیں، اور جو کافر ہیں ان کی نماز جنازہ جائز نہیں۔ لیکن چونکہ امتیاز دشوار ہے اس لئے سنیوں کو مطلق شیعہ کے جنازے کی نماز میں شرکت نہ کرنا بہتر ہے۔ (امدادالمفتین جامع:ج6:ص115)

مرتد عورت کا مسلمان ہو کر فاسق مسلمان شوہر سے نکاح کرنا:

سوال: ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، ڈیڑھ سال کے بعد عورت آریہ یعنی مرتد ہوگئی، پھر مسلمان ہوگئی۔ اب اس شخص کے نکاح میں آنا چاہتی ہے جس کے نکاح میں پہلے تھی۔ آریوں کا دعویٰ ہے کہ اگر کوئی آریہ عورت مسلمان ہو جاوے تو ہمارے مذہب میں اس کا نکاح نہیں ٹوٹتا، اور آریہ ہونے کے بعد ایک ہندو کے ہمراہ اس کی شادی ہوگئی تھی؟

جواب: جب اس عورت کو خاوند نے طلاق دے دی تو عدت گزر جانے پر اس کے نکاح سے قبل از ارتداد ہی خارج ہوگئی، اس لئے اگر اب دوبارہ مسلمان ہو کر وہ اس کے ہاں رہنا چاہتی ہے تو تین حیض گزر جانے کے بعد دوبارہ نکاح کر کے رہ سکتی ہے۔

رہا آریوں کا یہ دعویٰ کہ عورت کے مسلمان ہو جانے کے بعد بھی ان کا نکاح نہیں ٹوٹتا، اوّلاً تو یہ معلوم نہیں کہ ان کا یہ دعویٰ اپنے مذہب کے اعتبار سے صحیح بھی ہے یا نہیں اور اگر ہو تو بھی جب عورت مسلمان ہوگئی اب اس پر احکامِ

اسلامی جاری ہوں گے نہ کہ احکامِ آریہ۔(امداد المفتین:ج2:ص422)

ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے:

سوال: ایک عورت مسلمان شادی شدہ عیسائی ہو جاتی ہے،عرصہ کے بعد پھر وہ مسلمان ہو جاتی ہے۔کیا پہلا نکاح قائم ہے یا دوبارہ نکاح ہونا چاہئے؟

جواب: تجدیدِ نکاح کی ضرورت ہے، کیونکہ بوجہ ارتداد پہلا نکاح فسخ ہو چکا تھا۔

(امداد المفتین:ج2:ص485)

ارتدادِ شوہر سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے:

اگر کسی عورت کا خاوند(معاذاللہ)اسلام سے پھر جائے اور مرتد ہو جائے تو باجماع ائمہ اربعہ وباتفاق جمہور فقہاء اس کا نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے قضائے قاضی اور حکمِ حاکم کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔

(جواھر الفقہ:ج4:ص291)

خلافِ اسلام تقریر کرنے والے کافر کی تعریف کرنا حرام ہے،اور ایسا شخص مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہوسکتا:

سوال: زید ایک جلسہ کا صدر قرار پایا،اس میں ہندو مسلمان کے درمیان مناظرہ ہونا طے پایا،دس دس منٹ وقت دینے کا اقرار کیا، پہلے مولوی صاحب نے دس منٹ تقریر کی اس کے بعد مہاشے جی نے اپنی تقریر شروع کی اور اسلام پر اعتراضات شروع کئے،قرآن پاک کو بھی اعتراضات سے نہ چھوڑا۔زید نے بجائے دس منٹ کے ان کو پچیس منٹ وقت دیا۔جب مولوی صاحب نے فرمایا کہ صدر صاحب نے مہاشاجی کو زیادہ وقت دیا تو صدر نے کہا کہ مہاشاجی کی تقریر ایسی دلچسپ تھی کہ میں اس میں محو ہو گیا اور اس لئے مجھ کو وقت کا خیال نہ رہا۔ایسے شخص کیلئے شرع شریف کیا حکم رکھتی ہے؟ زید اسلامی حکم سے کیا حکم رکھتا ہے؟ زید کو تجدید اسلام کرنا چاہئے یا نہیں؟ زید نے اسلام کی توہین کی یا نہیں؟ زید نے کفر کی تعریف کی یا نہیں؟ زید مسلمانوں کا نمائندہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: زید نے اگر فی الواقع ایسا کیا ہے تو وہ سخت گنہگار و فاسق ہے بلکہ اندیشہ کفر ہے،مگر بایں ہمہ اس کو کافر کہنا صحیح نہیں،احتیاطاً تجدیدِ اسلام کرلے تو بہتر ہے،توہین کی لیکن تاویل کی گنجائش کے ساتھ اس کے کفر کا فتویٰ نہ

دیں گے، تاویل کی مگر بطرز مذکور۔ ایسا شخص مسلمانوں کا نمائندہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کا نمائندہ وہ ہوسکتا ہے جو صالح اور دیندار ہو۔ (امداذالمفتین: ج2: ص844)

صدقۂ فطر غیر مسلم کو دینا:

سوال: صدقۃ الفطر غیر مسلم کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اور فتویٰ اس پر ہے کہ غیر مسلم کو دینا جائز نہیں۔

(امداذالمفتین: ج2: ص392)

ہندو پنڈت سے تعویذ لے کر باندھنا:

سوال: ہندو پنڈت سے تعویذ لے کر جسم میں باندھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کسی نے باندھ لیا ہے تو اس کا علیحدہ کرنا اس پر ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہندو پنڈتوں سے تعویذ لینا اور باندھنا احتیاط کے خلاف ہے، کیونکہ یہ لوگ عموماً کلماتِ کفریہ باتوں سے استعانت وغیرہ کے الفاظ یا ایسے منتر جنتر لکھتے ہیں جن کا اعتبار کفر ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے تعویذ کا استعمال حرام ہے، البتہ اگر یہ معلوم ہوجائے کہ اس نے تعویذ میں کوئی ایسی چیز نہیں لکھی جس کا اعتقاد حرام ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، لیکن.... بہر حال ایک کافر کے لکھے ہوئے نقوش سے طلبِ شفا، غیرتِ اسلامی کے بالکل خلاف ہے۔

(امداذالمفتین: ج2: ص220)

اہل ہنود کی تقلید کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اسکول میں مسلمان لڑکوں کا ہندو لڑکوں کے ساتھ پراتھنا میں شریک ہونا:

سوال: اہل ہنود کے انگریزی اسکول میں مسلمان طلباء تعلیم پاتے ہیں، ان اسکول میں یہ قاعدہ ہے کہ روزمرہ اسباق سے پہلے تمام طالب علم و معلم ایک صف میں کھڑے ہوکر خدا تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور کچھ ہندی زبان کے کلمات بھی پڑھتے ہیں۔ ایک مقامی اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے یہ حکم دیا ہے کہ ہندو لڑکوں کے ساتھ مسلمان لڑکے بھی اس پراتھنا میں جوتے اُتار کر شریک ہوا کریں، یعنی مسلم طلباء سے اپنی تقلید کرنے کیلئے کہا گیا ہے، بصورت عدول حکمی کچھ سزا تجویز کی گئی ہے۔ آیا مندرجہ بالا حکم کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ اہل ہنود کی تقلید کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمان لڑکوں کو اس پراتھنا میں شریک ہونا ہرگز جائز نہیں اگر چہ ہندی کلمات بھی ہوں اور اگر چہ دعا میں کوئی چیز اسلامی عقائد کے خلاف بھی نہ ہو۔ کیونکہ تعلیماتِ اسلامیہ کا ایک اہم جز و یہ بھی ہے کہ اپنی وضع وقطع اور طرزِ معاشرت میں اور بالخصوص عبادات میں دوسری قوموں سے اپنا امتیاز مذہبی قائم رکھیں اور اس کے خلاف کرنے کی شریعت میں ممانعت ہے۔

اذان کی ابتداء جب نبی کریم ﷺ نے فرمائی تو لوگوں نے بجائے اذان کے ناقوس بجا کر مسلمانوں کو وقتِ نماز کی اطلاع کرنا تجویز کیا تھا لیکن آپ ﷺ نے صرف اسی لئے اس تجویز کو رد فرمادیا کہ یہ دوسری قوموں کا نشان اور طرزِ عبادت ہے۔ آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت اسلام نے اسی لئے کی ہے کہ اُس وقت آفتاب پرست لوگ عبادت کرتے ہیں۔ کسی مسلمان سے حالانکہ یہ احتمال بھی نہ تھا کہ وہ آفتاب کی عبادت کرے گا، لیکن آفتاب پرستوں کی ظاہری شرکت بھی اسلام نے پسند نہیں کی۔ اور اسی مضمون کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمادیا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار: اور درحقیقت امتیاز مذہبی اور قومی شعار کا قائم رکھنا ایک عقلی قانون ہے جو ہزاروں حکمتوں پر مبنی ہے۔ اور اسی لئے اکثر عقلاءِ دنیا اس کے پابند ہیں۔

آج یورپین اقوام اپنے کو آزاد کہتے ہیں لیکن اپنے قومی شعار کے ایسے پابند ہیں کہ شاید کوئی ایشیائی بھی ایسا پابند نہیں، کسی یورپین کو آپ کبھی ہندوستانی لباس ووضع میں نہیں دیکھتے، اسی طرح دوسری قومیں ہندو وغیرہ بھی اس کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جاتا کہ وہ ترکی ٹوپی وغیرہ کا استعمال کرتے ہوں یا مسجدوں میں یا مسلمانوں کی مذہبی جماعتوں میں مل کر دعاء وعبادات بجالاتے ہوں۔ مسلمان جو اِس سلسلہ میں سب سے آگے ہیں ان کو کیسے جائز ہوسکتا ہے کہ مذہبی شعار وعبادات میں دوسری قوموں کے ساتھ شریک ہو کر اپنا امتیازی حق کھو بیٹھیں۔ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے: من کثر سواد قوم فھو منھم: (امداد المفتین: ج2: ص841)

غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: غیر مسلم کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ (امداد المفتین جامع: ج6: ص68)

ہندو کا روپیہ مسجد میں کس طرح لگ سکتا ہے:

سوال: ہندو کا روپیہ مسجد پر لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس شرط پر جائز ہے کہ وہ روپیہ کا مالک مسلمانوں کو بنادے اور پھر مسلمان اپنی طرف سے مسجد میں لگائیں بطور وقف کے ان کا روپیہ مسجد میں نہیں لیا جاسکتا۔ (امداذالمفتین: ج2: ص665)

کافر کے جنازہ میں شرکت کرنا:

کسی مسلمان کو کافر کے جنازے میں شرکت کرنی جائز نہیں، اسی طرح کافر کو بھی مسلم کے جنازے میں شریک کرنا جائز نہیں۔ (امدادالمفتین جامع: ج6: ص70)

کفار کے ساتھ صحبت واختلاط رکھنا:

کفار کے ساتھ بلاضرورت اختلاط فی نفسہ بُرا ہے۔ کیونکہ اوّل تو صحبت واختلاط سے ہی محبت بڑھتی ہے اور بالخصوص ساتھ کھانے سے اور زیادہ محبت بڑھ جاتی ہے اور کفار سے تعلق محبت بنصِ قرآن ممنوع ہے۔ مسلمان کو چاہئے کہ کافر سے زائد از حاجات کوئی تعلق نہ رکھے۔ اختلاط وصحبت میں اور طرز و وضع میں ان کی مخالفت کا اعلان کرے۔

(امداذالمفتین: ج2: ص843)

کافر کے جنازہ کے ساتھ مرگھٹ تک جانا:

کافر کے جنازہ کے ساتھ مرگھٹ تک جانا یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں جیفہ کافر کی تعظیم وتکریم ہے اور وہ مستحق تعظیم نہیں۔ نیز جنازہ کے ساتھ جانے کا ایک مقصد شفاعت کرنا بھی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کافر شفاعت کا اہل نہیں۔

(امداذالمفتین: ج2: ص845)

کفار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ (جواهر الفقه: ج1: ص191)

غیر مسلموں کو زکوۃ دینا:

زکوۃ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن بھیجنے کے وقت یہ ہدایت فرمائی تھی کہ مالِ زکوۃ صرف مسلمانوں کے اعتبار سے لیا جائے اور انہی کے فقراء پر صرف کیا جائے۔ اس لئے مالِ زکوۃ صرف مسلم فقراء اور مساکین ہی پر صرف کیا جاسکتا ہے۔ (جواهر الفقه: ج3: ص189)

کافرکوزکوۃاورصدقاتِ واجبہ دینا:

زکوۃ کسی کافرکودینادرست نہیں ،صرف مسلمان کوہی دی جاسکتی ہے۔عشر،صدقۂ فطراور کفارہ کابھی یہی حکم ہے۔ان کےعلاوہ دوسرےصدقات کافرکوبھی دے سکتے ہیں ۔(جواھر الفقہ:ج3:ص243)

کافرکوزکوۃ دینا:

اگرزکوۃ دینے کےبعدمعلوم ہوا کہ جس کودی ہے وہ غیرذمّی کافرہےتوزکوۃادانہیں ہوئی، پھراداکریں۔

(جواھر الفقہ:ج3:ص247)

کفارسےنکاح:

مسلمان عورت کانکاح کسی کافرمردسےکسی حال جائزنہیں ،خواہ کفرکی کوئی قسم ہو۔

(جواھر الفقہ:ج4:ص287)

شریعت اسلامیہ میں غیرمسلموں کےساتھ معاملات کرنا:

اصل مقصد سے پہلے یہ بتلا دیناضروری ہے کہ دنیا کےتمام موجودہ مذاہب میں صرف اسلام ہی کوحق تعالیٰ جل شانہ نے یہ امتیازی شان عطافرمائی ہے کہ اس کی ہربات معتدل ہے، نہ اس میں عام مذاہب کی طرح تعصب سکھایا گیا ہے، کہ حق بات ہو یا ناحق ،اپنی قوم ہی کی حمایت کی جائے جیسا کہ بہت سی اقوام کادستورالعمل ہے۔نہ اس میں چھوت چھات کی لغوتعلیم ہے کہ اپنے سوادوسری قوموں سےایسابرتاؤ کیاجائے جوعام جانوروں کے ساتھ بھی کوئی شریف الطبع انسان گوارانہیں کرسکتا جیساکہ ہندوؤں کامذہب ہے۔اسی طرح اتنی آزادی اور بےقیدی بھی نہیں کہ مذہب ،مذہب ہی نہ رہے، نہ اس کی کچھ حدودوقیود ہوں ،اورنہ حلال وحرام کی تفصیل ہو، نہ کفرواسلام اورغیرمسلم ومسلم کاکوئی امتیازرہے۔

بلکہ اسلام کی شریعت کوحق تعالیٰ جل شانہ نے ایک ایسامعتدل قانون بنایا ہےجس میں ہرچیزکاپوراانتظام ہے۔عقائدوعبادات اورمعاشرت ومعاملات کے ہرپیش آنے والی صورت کیلئے حدودمقررہیں ،جن سےتجاوزممنوع ہے۔شفقت ورحمت اورحُسنِ معاشرت وحُسنِ اخلاق کابرتاؤ.....اسلام میں اتناعام ہے کہ اپنی قوم اورہم مذہب مسلمانوں سےگزرکرعام کفارکےساتھ بھی یہی معمول ہے، بلکہ ان سےبھی آگےتمام جانداروں کےساتھ حُسنِ معاملہ کی سخت تاکید ہے۔

حدیث شریف میں ہے نفی کل ذات کبد رطبۃ اجر: یعنی ہر جاندار کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اجر ہے۔

اور بخاری شریف کی صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ ایک شخص کی مغفرت حق تعالیٰ جل شانہ صرف اِس بناء پر کردی کہ اِس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔

نبی کریم ﷺ کے معاملات جو اپنے مخالفین کے ساتھ رہے ہیں، وہ اس کیلئے شاہدِ عدل ہیں۔ عین اُس وقت جبکہ کفار مکہ نے آپ ﷺ کو ہر طرح پریشان کر کے حرمِ مکہ اور وطنِ مالوف سے نکلنے اور ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا، اور آپ ﷺ مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہو چکے تھے، اُن (ظالموں) کی بداعمالیوں کی نحوست اِس صورت میں ظاہر ہوئی کہ مکہ معظمہ میں سخت قحط پڑا قریشِ مکہ اور عام باشندے بھوکے مرنے لگے، آپ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو 500 دینار کفارِ قریش کے سردار ابوسفیان اور صفوان بن اُمیہ کے پاس فقراءِ مکہ میں تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیئے۔

یہ موقع اس کا نہیں کہ اس قسم کے واقعات کا استیعاب کیا جائے، نموتاً چند باتیں عرض کی گئیں، جن سے معلوم ہو گیا کہ اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ شفقت و رحمت اور رواداری اور ایثار کی جو تعلیم دی ہے وہ دنیا کے موجود مذاہب میں صرف اسی کا امتیاز ہے۔

لیکن.....اس کے ساتھ اس معتدل قانون اور شریعتِ حقہ نے یہ بھی جائز نہیں رکھا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوست اور دشمن، مسلم و کافر سب ایک پلہ میں تولے جائیں، اسلام و کفر کا کوئی امتیاز نہ رہے، بلکہ مؤمن کامل کی یہ علامت قرار دی کہ اس کی محبت و عداوت، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی محبت و عداوت کے تابع ہو، جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ محبوب رکھتا ہے، وہ اس کے نزدیک بھی محبوب ہو، اور جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ مبغوض رکھتا ہے، اُس سے اس کو بھی بغض ہو۔ اس کا اعلان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر اس طرح فرمایا گیا:

:کفرنابکم وبدابینناوبینکم العداوۃ والبغضآء ابداحتّٰی تؤمنوا باللّٰہ وحدہ: ہم منکر ہوئے تم سے اور کھل پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بیر ہمیشہ کو، یہاں تک کہ تم یقین لاؤ اللہ اکیلے پر۔

حدیث شریف میں ہے: من احبّ للّٰہ وابغض للّٰہ واعطیٰ للّٰہ ومنع للّٰہ فقد استکمل الایمان: جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے محبت رکھی، اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے دشمنی، اللہ تعالیٰ کیلئے دیا، اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے دینے سے رُک گیا، اس نے اپنا ایمان کامل کرالیا۔

اور اسی بغض کے اظہار کیلئے کفار کے ساتھ ان کی وضع قطع اور صورت و سیرت خاصہ میں مشابہت پیدا کرنے کو

شریعت نے ناجائز قرار دیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:من تشبہ بقوم فھو منھم: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کرلی، وہ اسی قوم میں سے سمجھا جائے گا۔

نیز کفار کے ساتھ بلاضرورت اختلاط اور معاملات کی شرکت کو بھی منع کیا گیا ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ: ولاترکنواالی الّذین ظلموافتمسّکم النّار:اور مت جھکواُن کی طرف جو ظالم ہیں، پھر تم کو بھی لگے گی آگ۔

اور اس کو پسند کیا گیا ہے کہ کفار وفجار سے اظہار کراہت وناراضی کیا جاوے۔چنانچہ :فتـــــــــاویٰ عـالمگیری: میں ہے:ویلقی الکافرو المبتدع بوجہ مکفھرو تکرہ المصافحۃ مع الذمی: کافراور مبتدع سے ناگواری کے ساتھ ملےاور ذمی کے ساتھ مصافحہ مکروہ ہے۔

معاملاتِ کفار میں تعلیماتِ اسلامیہ کا خلاصہ:

الغرض شریعتِ اسلام کے معتدل قانون نے کفار وغیر مسلم لوگوں کے ساتھ نہ تو ایسا چھوت چھات کا برتاؤ روا رکھا جیسا ہندوؤں میں ہے کہ جس کو کوئی عقلمند شریف الطبع انسان کسی دوسرے انسان کیلئے پسند نہیں کرسکتا، اور نہ ایسا خلط ملط اور بے ضرورت اشتراک معاملات کو پسند کیا جس سے برادرانہ تعلقات کا اظہار ہو، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نافرمان دشمنوں کا کوئی فرق اس کے فرمان بردار بندوں سے باقی نہ رہے۔اسی بناء پر شریعت نے غیر مسلموں کے ساتھ خرید وفروخت اور معاملات کو اصل سے جائز رکھا ہے، ان کے ہاتھوں اور برتنوں اور کپڑوں پر جب تک کسی نجاست کا تیقن یا ظنِ غالب نہ ہو جائے، اُس وقت تک طہارت ہی کا حکم دیا ہے، لیکن.....ساتھ ہی بلاضرورتِ شدیدہ اس کو پسند نہیں کیا گیا ہے۔

:فتاوی عالمگیری: میں ہے کہ:مسلمان اور ذمی (کافر) کے درمیان کوئی معاملہ ہو اِس میں کوئی حرج نہیں جبکہ ایسا کرنا ضروری ہو، دوسری کوئی صورت نہ ہو۔

نیز عالمگیری میں ہے کہ: کفار کے برتنوں میں ان کو دھونے سے پہلے کھانا پینا مکروہ ہے، لیکن دھونے سے پہلے اگر اِن میں کھا پی لیا، تو جائز ہے، اس صورت میں حرام کھانے والا اور حرام پینے والا نہ ہوگا، لیکن یہ جبکہ ان برتنوں کی ناپاکی کا علم نہ ہو، اور اگر اس کا علم ہو تو دھونے سے پہلے ان میں کھانا پینا جائز نہیں۔

:بدائع الصنائع کتاب السیر: میں ہے کہ:اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کپڑے اور سامان دارالحرب برآمد کیا جائے، اس میں کفار کی امداد اور اعانت (جو شرعاً ممنوع ہے) لازم نہیں آتی، اس لئے کہ مسلمان تجار کی

یہ عادت شروع سے جاری ہے کہ وہ تجارت کیلئے دارالحرب جاتے ہیں، اور اس سلسلہ میں ان پر کوئی رد اور نکیر منقول نہیں ہے، لیکن.....ایسی تجارت نہ کرنا افضل ہے۔ اس لئے کہ دارالحرب کے کفار مسلمانوں کو کمتر سمجھتے ہیں اور انہیں اپنے طور طریقوں کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس لئے دارالحرب نہ جانا چاہئے، اپنے آپ کو بھی ذلت سے بچانا ہے، اور اس میں اپنے دین کی حفاظت بھی ہے۔

عالمگیری میں ہے کہ: مجوسی یا دوسرے مشرکین کیساتھ کھانا پینا حرام ہے یا نہیں؟ حاکم عبدالرحمٰن الکاتب سے منقول ہے کہ اگر مسلمان ایک دو دفعہ اس میں مبتلا ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس پر مداومت مکروہ ہے۔

امام محمدؒ سے: سیر کبیر: میں منقول ہے کہ: مشرکین کے برتنوں میں سے کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن استعمال کرنے سے پہلے یہ برتن دھو لئے جائیں۔ (جائز اس لئے ہے کہ) چونکہ اُن برتنوں میں کفر کی نجاست سرایت نہیں کرتی، لیکن چونکہ مشرکین اچھی طرح برتن نہیں دھوتے اس لئے مسلمانوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ اُن برتنوں کو دوبارہ دھولیا جائے، اور اس میں مشرکین پر اعتماد نہ کیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ سے ایک حدیث بھی مروی ہے، آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم مشرکین کی سرزمین میں جاتے ہیں، کیا ہم اُن کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو پہلے اُن کو دھو ڈالو، پھر اُن میں کھاؤ (پیو)۔

نیز سیر کبیر میں مشرکین و کفار کے ہدایا قبول کرنے کے متعلق روایات مختلفہ حدیث کی نقل کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ:

ماقبل کی اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ اس بارہ میں امام اپنی صوابدید کے مطابق عمل کرے (اس لئے کہ قبول و رَدّ دونوں کے حق میں شرعی وجوہ موجود ہیں) قبول کرنے میں ان کو اپنے ساتھ جوڑنا ہے، اور لوٹا دینے میں ان پر درشتی اور سختی کا اظہار کر دینا ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ معاملاتِ کفار میں اگر تالیف کی نیت یا اس کا وجود متحمل نہ ہو تو پھر بجز حالتِ اضطرار کے اظہارِ عداوت و غلاظت ہی دستور العمل ہونا چاہئے۔

میرے محترم قارئین کرام!

عبارات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اصل مذہب اور تعلیمِ شریعت، معاملات کفار و مشرکین کے بارہ میں یہ ہے کہ بوقت ضرورت ان کے ساتھ معاملات خرید و فروخت، شرکت، ملازمت اور تجارت جائز ہے، اور ان کے ہاتھوں اور برتنوں کی چیزوں کا کھانا بھی بوقت ضرورت جائز ہے۔

لیکن عبارات مذکورہ ہی سے اس جواز کے لئے چند شرائط مستفاد ہوتی ہے کہ اگر وہ شرطیں پائی جائیں، تو یہ معاملات جائز بلا کراہت ہیں، ورنہ مکروہ و ناجائز۔

1..... بلا ضرورت مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار و مشرکین کے ساتھ معاملات نہ کئے جائیں۔ جیسا عالمگیری میں ہے کہ: مسلمان اور ذمی (کافر) کے درمیان کوئی معاملہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ ایسا کرنا ضروری ہو، دوسری کوئی صورت نہ ہو۔

2..... جب تک مسلمانوں کے ہاتھوں اور برتنوں کی چیزیں کھانے پینے کیلئے ملیں، اُس وقت تک غیر مسلموں کے ہاتھوں اور برتنوں کی چیزیں استعمال نہ کی جائیں۔

3..... کفار و مشرکین کے ساتھ اس طرح معاملات نہ کئے جائیں جس سے مسلمانوں کی ذلت ظاہر ہو۔

اب جبکہ ہندوستان کی موجودہ حالت اور واقعات اور معاملات پر نظر کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ:

1..... مسلمانوں نے ان تمام شرائط سے قطع نظر کر کے اس میں ایسا توسع اختیار کر لیا ہے کہ جو ان کیلئے دین اور دنیا دونوں میں مضر ثابت ہو رہا ہے، بلکہ بلا کسی ضرورت کے مسلمانوں کی دکانیں چھوڑ کر کفار و مشرکین سے معاملات کئے جاتے ہیں، اور اس کو قطعاً برا نہیں سمجھتے۔

2..... عام کفار کے اور بالخصوص ہندوؤں کے برتنوں اور ہاتھوں کی پکی ہوئی چیزیں استعمال کرنے میں ذرا احتیاط نہیں کی جاتی۔ بغیر کسی ضرورت کے ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ معلوم ہے کہ ہندوؤں کے مذہب میں بعض نجاسات صرف پاک ہی نہیں، بلکہ مطہر سمجھی جاتی ہیں، جیسے گائے کا پیشاب اور گوبر وغیرہ۔ علاوہ ازیں تجربہ و مشاہدہ سے ثابت ہوتا رہتا ہے کہ ان کے یہاں نجاسات سے پرہیز کرنے کا ذرا اہتمام نہیں۔ اسی طرح دوسرے طوائف کفار میں جو صفائی کا کچھ اہتمام بھی کرتے ہیں، مگر نجاست و طہارت ان کے یہاں کوئی چیز نہیں۔

3..... ہندوؤں کا طرزِ عمل بوقت معاملات جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ ایک مستقل ایسی چیز ہے کہ اگر شرعاً یہ معاملہ جائز بھی ہو جب بھی کوئی شریف الطبع انسان اس کو گوارا نہیں کر سکتا کہ کتوں سے زیادہ ان کو نجس اور منجس سمجھتے ہیں۔ کتے ان کے برتنوں کو چاٹتے رہتے ہیں پرواہ نہیں کی جاتی، اور مسلمان کا اگر سایہ بھی ان کے برتنوں پر پڑ جاتا ہے تو گھبرا اُٹھتے ہیں ان کے برتنوں کو ہاتھ لگانا تو بڑی چیز ہے، جس برتن کو مسلمان کا ہاتھ لگا ہو، اگر ہندو اس کو اپنا ہاتھ لگا دے، تو وہ اپنے کو نجس سمجھتا ہے، اور دھونا فرض سمجھتا ہے۔ اور یہ سب معاملات مسلمان اپنے سامنے دیکھتے ہیں جو ایک بہت بڑی ذلت ہے۔ کاش مسلمان احساس کریں، قطع نظر جواز و عدمِ جواز سے شرافت و غیرت بھی کوئی چیز ہے۔

اور یہاں تو پہلے نقل کر چکا ہوں کہ شرعاً ایسا کوئی معاملہ کفار کیساتھ اپنے اختیار سے جائز نہیں، جس میں مسلمانوں کی ذلت ہو، اور مسلمان کو کافر کے سامنے ذلت اختیار کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ جبکہ شریعت نے بغیر اس مقابلہ کے بھی اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں رکھا۔

حدیث شریف میں ہے کہ: لاینبغی للمؤمن ان یذل نفسه. یعنی کسی مسلمان کیلئے اس کو مکروہ فرمایا ہے کہ کافر کی ملازمت خدمت گاری پر کرے، جس میں اس کی ذلت ہو، جیسا کہ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے کہ:

مسلمان اگر کسی کافر کی ملازمت اس کی خدمت کے لئے کرے تو یہ جائز، لیکن مکروہ ہے۔ علامہ فضلی ؒ کہتے ہیں کہ خدمت کیلئے ملازمت جس میں مسلمان کی ذلت ہو، جائز نہیں ہے، البتہ زراعت اور کھیتی سیراب کرنے کیلئے ملازمت جائز ہے۔

اور مدخل ابن حاج میں اس موضوع پر ایک مستقل فصل رکھی گئی ہے..... یہ لازم ہے کہ مسلمان، اہل کتاب کی چکیوں سے آٹا نہ خریدے اور نہ اُن کے ہاں پسوائے۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں:

(1) اس طرح وہ اہل کتاب کا مددگار قرار پاتا ہے۔

(2) اس میں مسلمانوں کی اعانت سے احتراز بھی ہے۔

(3) اہل کتاب عام طور پر مسلمان کاریگر سے کام لیتے ہیں، اس میں مسلمان کی توہین اور کافر کا اعزاز ہے۔ اس لئے مسلمان سے کہا جائے کہ وہ نہ ان کے ہاں کام کرے، اور نہ ان کی مدد کرے۔

(4) یہ لوگ عام طور پر ناپاکی سے بچاؤ نہیں کرتے۔

(5) اس بات کو دین سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو دھوکہ دیا جائے۔

(6) اس لئے بھی کہ جب یہ لوگ اپنے سامان کی تعریف وخوبی بیان کرتے ہیں تو ان کی سچائی کا گمان نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے خلاف ہی کا گمان غالب ہے۔ اس کے برخلاف مسلمانوں کے حق میں ایسا اندیشہ نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ ان کا اسلام اس دھوکہ دہی سے مانع ہے اور ان کے حق میں حُسنِ ظن کی گنجائش ہے۔

(7) اس لئے بھی کہ بعض اہل کتاب چکی کے دروازہ پر اور اس کے گوشوں میں صلیب لٹکاتے ہیں تو مسلمانوں کے لئے مناسب یہی ہے کہ اس قسم کے منکرات سے اسلام کی حرمت کو پاک رکھیں۔ اور یہ خرابیاں اس زمانہ میں اس قدر عام ہوگئیں کہ اکثر لوگ اب مسلمان اور کافر کے ساتھ معاملہ کرنے میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے، بلکہ بعض لوگ مسلمان بھائیوں کے مقابلہ میں اہل کتاب کے ساتھ معاملہ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، اور اس کے لئے اپنے زعم کے

مطابق ایسی توجیہات ودلائل ذکر کرتے رہتے ہیں جن میں سے کوئی بھی دلیل مضبوط بنیاد نہیں رکھتی اور شرعی دلائل کے مقابلہ ان کے ایسے دلائل کا قطعاً اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

اور علامہ ابن تیمیہؒ کی کتاب: اقتضاء الصراط المستقیم: میں فرمایا کہ قلبی میل جول اور محبت (جو کفار کے ساتھ ممنوع ہے) کا تعلق اگر چہ قلب سے ہے لیکن ظاہری مخالفت کفار کے ساتھ قطع تعلق میں زیادہ موثر ہے (اور یہ قطع تعلق مطلوب ہے)۔ پھر ظاہری تعلق اگر چہ قلبی تعلق کا سبب قریب یا بعید نہ بن سکے لیکن اس میں قطع تعلق کی مصلحت بھی حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ ظاہری تعلق کچھ ربط اور میل ہی کی طرف مائل کرتا ہے، جیسا کہ انسانی طبعیت اور عادت کا تقاضا ہے۔ اسی لئے اسلافؒ اُن آیات سے (جن میں کفار سے مودّت وموالات کی ممانعت ہے) اس بات پر استدلال کرتے رہتے ہیں کہ سلطنت وانتظام کے اُمور میں بھی ان سے مدد نہ لی جائے، جیسا کہ امام محمدؒ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے ذکر کیا کہ میرا ایک نصرانی کاتب ہے، حضرت عمرؓ نے ناراضگی کا اظہار فرما کر کہا کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست نہ بنایا کرو، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

آپ نے کسی مسلمان کو کاتب کیوں نہ بنایا؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اس کے لکھنے سے مطلب ہے؟ اور اس کا دین اسی کیلئے ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کی اہانت کی ہے تو میں ان کا اکرام نہیں کروں گا، جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو ذلیل کیا تو میں ان کا اعزاز نہیں کروں گا، اور جب اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انہیں دُور کردیا ہے تو میں ان کو قریب نہیں کروں گا۔

ابو الشیخ اصفہانی صاحبؒ نے شروط اہل الذمہ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے (عاملوں کو) لکھ دیا تھا کہ اہل کتاب سے لکھنے کا کام نہ لیا کرو، اس لئے کہ اس طرح تم میں اور ان میں محبت قائم ہوجائے گی (جو شرعاً ممنوع ہے)۔ اور نہ ان کیلئے کنایہ کے الفاظ استعمال کرو (اس لئے کہ یہ تعظیم وتکریم کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں)۔ ایک اور جگہ آیتِ قرآنی: لست منھم فی شیء: کے ذیل میں فرمایا کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان سے تمام اُمور میں احتراز کیا جائے۔

ان سب باتوں کے علاوہ ایک اور چیز قابلِ لحاظ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کا عالمگیر افلاس اور فقر وفاقہ اور بے کاری بھی ایک ایسی چیز ہے جو ان کی دنیا کے ساتھ دین کو بھی تباہ کر رہی ہے، وہ مجبور ہو کر ایسے ایسے کاموں میں پڑ جاتے ہیں، جن میں حلال وحرام کا امتیاز تو کیا ہوتا، خود ایمان کا رہنا دشوار ہوجاتا ہے۔ اسی کو صادق مصدوق پیغمبر ﷺ نے ارشاد

فرمایا: کادالفقران یکون کفرا: یعنی بعض اوقات فقر، کفر کا سبب بن جاتا ہے۔

مسلمانوں کی اقتصادی زندگی درست کرنے اور ان کو تحت پریشانیوں سے نکالنے کی اگر کوئی آسان صورت اس وقت ہے تو صرف یہی کہ مسلمان اپنی تجارت کا تحفظ خود کریں، دولت مند لوگ خود دوکانیں کھولیں اور نا داروں کو اپنے ساتھ لگائیں۔ اگر خرید و فروخت میں مسلمان اس کا اہتمام کریں کہ بلا ضرورتِ شدیدہ غیر مسلموں سے معاملات نہ کریں تو بآسانی مسلمانوں کا یہ پریشانی رفع ہو سکتی ہے۔

تنبیه:

اس کے ساتھ یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے اور قرآن وحدیث کی بے شمار نصوص سے ثابت ہے کہ صحبت کا ایک بہت بڑا اثر تمام اشیاء میں ہوتا ہے، اس لئے جو چیزیں بزرگوں کے ہاتھوں میں رہی ہو یا انہوں نے استعمال کی ہو، ان کو متبرک سمجھا جاتا ہے، اور اربابِ بصیرت ان میں انوار و برکات محسوس کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ یہ اسی صحبت کا نتیجہ ہے جو ان اشیاء کو بزرگوں کے ساتھ رہی ہے تو خوب سمجھ لیا جائے کہ جس طرح بزرگوں کی صحبت کے برکات استعمال چیزوں میں ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح کفار و فجار کے ہاتھوں میں یا استعمال میں رہی ہوئی، چیزوں میں ایک روحانی تاریکی بھی ضرور ہوتی ہے جس کو اربابِ بصیرت اکثر محسوس بھی کر لیتے ہیں۔

خلاصۂ حکم:

روایاتِ حدیث وفقہ کے دیکھنے اور حالاتِ موجودہ پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوا کہ اس وقت باوجود اباحت فی نفسھا: کے مسلمانوں کے لئے اپنی دکانیں چھوڑ کر غیر مسلموں سے سامان خریدنا ہرگز جائز نہیں، باقی ضرورتِ شدیدہ مستثنیٰ ہے۔ (جواھر الفقہ: ج5: ص347)

کفار کے ساتھ اشتراکِ عمل:

امام ابوبکر جصاصؒ ارشادِ خداوندی: یاایھاالذین اٰمنوا لاتتخذوا بطانۃ مّن دونکم: وقال اللّٰہ تعالیٰ: لاتتخذوا الیھود والنّصاریٰ اولیآء بعضھم اولیآء بعض، ومن یّتولّھم مّنکم فانّہ منھم: کے تحت فرماتے ہیں کہ: حق تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: اے ایمان والو! تم غیروں کو اپنا بھیدی نہ بناؤ، اور فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے، وہ بھی انہیں میں شمار ہے۔

اِن آیات میں حق تعالیٰ جل شانہ نے کفار کی دوستی اور اُن کے اعزاز سے منع فرمایا ہے، اور ان کی اہانت و اذلال کا حکم دیا ہے، اور ان سے مسلمانوں کے (اجتماعی) کاموں میں امداد لینے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس میں ان کی عزت اور برتری ہے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو ایک خط لکھا جس میں ان کو اس سے منع فرمایا کہ وہ کتابت (پیشی) میں کسی مشرک سے امداد لیں، اور یہ آیت تلاوت فرمائی: لاتتخذوا بطانۃ مّن دونکم لایألونکم خبالا:

نیز احکام القرآن میں آیت مذکورہ کے ماتحت ارشاد فرمایا کہ: اس آیت: لاتتخذوا بطانۃ میں اس کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے (اجتماعی) کاموں اور ملازمتوں میں کفار اہل ذمہ سے امداد لینا جائز نہیں۔

اور آیت کریمہ: یاایّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا الّذین اتّخذوا دینکم ھزوا وّلعبا: کے تحت فرماتے ہیں کہ: اس آیت میں ممانعت ہے مشرکین سے مدد حاصل کرنے کی، کیونکہ اولیاء (دوست) ہی انصار (مددگار) ہوتے ہیں، (اور دوست بنانا کفار کا حرام ہے)۔ اور ہمارے ائمہ حنفیہؒ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی ایک جماعت سے بمقابلہ دوسرے مشرکین کے امداد لینا اس شرط سے جائز ہے کہ بوقتِ فتح غلبہ حکم اسلام کا ہو، اور اگر ایسی حالت ہو کہ بوقتِ فتح غلبہ اسلام کا نہ ہو، بلکہ حکم شرک غالب ہو تو مسلمانوں کو اِن کے ساتھ مل کر جہاد کرنا جائز نہیں۔

نیز آیت کریمہ: بشّر المنٰفقین بانّ لھم عذابا الیما، الّذین یتّخذون الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین: کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: یہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر کہ مسلمانوں کیلئے ناجائز ہے کفار سے امداد لینا دوسرے کفار کے مقابلہ کیلئے جبکہ حالت ایسی ہو کہ بوقتِ فتح حکم کفر غالب ہونے کا خطرہ ہو۔

نیز آیت کریمہ: ایبتغون عندھم العزّۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: یہ آیت مشتمل ہے کفار کو دوست اور مددگار بنانے اور ان سے قوت حاصل کرنے اور ان کی پناہ لینے کی ممانعت پر۔

یہ مسئلہ جہاد و قتال ہی کے ساتھ مخصوص نہیں:

امام ابوبکر جصاصؒ کی پہلی آیت اور دوسری عبارت میں اس کی بھی تصریح ہوگئی کہ یہ مسئلہ صرف جہاد و قتال کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ مسلمانوں کے جماعتی کام اور اُمور دینیہ سب اس میں داخل ہیں کہ ان میں کفار و مشرکین سے استعانت و استمداد جائز نہیں۔

مفسر اعظم ابوالسعودؒ نے آیت: لایتّخذ المؤمنون الکٰفرین اولیآء کی تفسیر میں بھی اس کی توضیح فرمائی ہیں، جس کے بعض الفاظ یہ ہیں کہ: مسلمانوں کو کفار کی دوستی سے منع کیا گیا ہے، اور ان سے جہاد اور تمام اُمور دینیہ میں

امداد لینے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔

امام محمدؒ کی کتاب: سیر کبیر: اور اس کی شرح: شمس الائمہ: میں اس مسئلہ پر دو مستقل باب رکھے ہیں۔ پہلے باب کا عنوان: الاستعانة باهل الشرك و استعانة المشركين بالمسلمين: ہے۔یعنی مسلمانوں کا مشرکین سے یا مشرکین کا مسلمانوں سے امداد لینا ۔اس باب کے تحت میں فرماتے ہیں کہ:

اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان بمقابلہ مشرکین کے کسی دوسرے فرقہ مشرکین سے امداد لیں، بشرطیکہ امداد دینے والے مشرکین پر حکم اسلام کا غالب ہو، کیونکہ رسول پاک ﷺ نے یہود بنی قینقاع سے بمقابلہ بنی قریظہ امداد لی، نیز مکہ کے بعض غیر مسلم غزوۂ خیبر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیادہ و سوار نکلے تھے۔اس سے ہم سمجھے کہ کفار سے امداد لینا جائز ہے، اور یہ بعینہٖ ایسا ہے جیسے کفار کے مقابلہ میں کتوں سے امداد لے لی جاوے۔اور رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے اس حدیث میں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس دین کی تائید کبھی ایسی اقوام سے بھی فرمائیں گے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ اُحد میں ایک پُر شوکت لشکر دیکھ کر فرمایا کہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا گیا کہ یہود بنی قینقاع ہیں جو ابن ابی منافق کے ساتھی ہیں، (آپ ﷺ کی امداد کیلئے آرہے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسے لوگوں سے امداد نہیں لیا کرتے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں، اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ یہ لشکر صاحبِ شوکت وقوت تھا، اور آنحضرت ﷺ کے زیر علم قتال کرنے کے لئے تیار نہ تھا، اور ہمارے نزدیک جب جماعتِ کفار ایسی حالت میں ہو تو اُن سے امداد لینا جائز نہیں۔

فائدہ:

شرح سیر کی عبارتِ مذکورہ سے واضح ہوگیا کہ کسی کافر قوم سے جہاد وغیرہ میں امداد لینا اُس وقت جائز ہے جبکہ یہ قوم خود ایسی صاحبِ شوکت نہ ہو جس سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو، نیز یہ بھی شرط ہے کہ وہ ہمارے زیر علم شریکِ جہاد ہو، اس کا کوئی مستقل جھنڈا نہ ہو۔

محقق ابن ہمامؒ نے فتح القدیر میں بھی اس کی تصریح بالفاظِ ذیل فرمائی ہیں کہ: اس میں مضائقہ نہیں کہ مشرکین کی ایک جماعت سے بمقابلہ دوسری جماعت کے امداد لی جائے، جبکہ وہ اپنی خوشی سے ہمارے ساتھ نکلیں اور مال غنیمت سے ان کو کچھ حصہ دیا جائے، پورا حصہ مسلمانوں کے برابر نہ دیا جائے۔اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان کا اپنا کوئی جھنڈا نہ ہو، بلکہ وہ مسلمانوں کے جھنڈے کے نیچے شریکِ قتال ہوں۔

شرح سیر میں دوسرا باب اسی مسئلہ سے متعلق اس عنوان سے رکھا ہے: قتال اهل الاسلام اهل

الشرك مع اهل الشرك: یعنی مسلمانوں کا مشرکین کے ساتھ ہوکر دوسرے مشرکین سے لڑنا۔اس باب کے تحت میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کی ایک جماعت سے قتال کریں کسی دوسری جماعت مشرکین کے ساتھ ہوکر، کیونکہ مشرکین کی دونوں جماعتیں شیطان کی پارٹیاں ہیں،اور شیطان کی پارٹی ناکام ونامراد ہے،اس لئے مسلمانوں کیلئے درست نہیں کہ وہ ان دونوں جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت کے ساتھ منضم ہوجاوے جس سے اس کی تعداد بڑھے،اور یہ کہ وہ ان کی طرف سے مدافعت کے لئے قتال کرے،اور یہ اس لئے کہ اس صورت میں حکم شرک غالب ہے،اور مسلمان جو جہاد کرتا ہے تو اہل حق کی نصرت کیلئے کرتا ہے نہ کہ حکم شرک کو غالب کرنے کیلئے،اور درست نہیں کہ کوئی اہل سنت مسلمان کسی فرقۂ خوارج کے ساتھ بمقابلہ دوسرے فرقۂ خوارج کے قتال میں شریک ہو،جبکہ فتح کے وقت غلبہ خوارج کا ہوتا ہو۔کیونکہ اس فرقۂ باغیہ کے ساتھ قتال کی اجازت صرف اس صورت میں ہے جبکہ قتال کا انجام رجوع الی الحق ہو،اور جبکہ قتل کے بعد بھی حکم خوارج ہی کا غالب رہے تو یہ مقصود حاصل نہیں ہوتا۔

(جواہر الفقہ:ج5:ص376)

کفار کی متابعت وموالات حرام ہے:

اور اصل یہ ہے کہ کفار اور کفر سے بغض وعداوت اور اظہارِ مخالفت اہم مقاصدِ اسلام میں سے ہے۔اور اس کے مقابلہ میں کفار کی متابعت وموالات اور دوستانہ تعلقات حرام صریح اور مخالفت ومشابہت وغیرہ ممنوع وناجائز ہیں۔

صرف مصالحت اور اشتراکِ عمل کی وہ صورت جس میں غلبہ حکم اسلام کا ہو،یا معاملات اجارہ وتجارت کی اجازت دی گئی ہے،باقی ہر قسم کا اختلاط واشتراک کفار کے ساتھ حرام وناجائز ہے۔

قرآن وحدیث کی نصوصِ صریحہ اس بارہ میں اس قدر ہیں کہ اگر جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب ہوجاوے۔لہٰذا اس جگہ چند آیات واحادیث پر بطور مثال اکتفاء کیا جاتا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

قال اللّٰہ تبارک وتعالی: قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ،اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ:

ترجمہ: تم کو چال چلنی ہے،اچھی ابراہیم کی اور جو اس کیساتھ تھے،جب کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہیں تم سے

اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا، ہم منکر ہوئے تم سے اور کُھل پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بَیر ہمیشہ کو جب تک تم یقین نہ لاؤ اللہ اکیلے پر۔

دوقومی نظریہ:

اس آیت نے یہ بھی واضح کردیا کہ کفرواسلام کی تفریق ایسی چیز ہے کہ جو لوگ نسلی طور پر پہلے سے ایک قوم تھے، ان کو اس تفریق نے دو جداگانہ قومیں بنادیا، چہ جائیکہ مسلمانوں کی مستقل قوم کو کفار کے ساتھ ملا کر متحدہ قومیت کا تصور باندھا جاوے۔

:وقال اللّٰہ تعالٰی:ولاترکنواالی الّذین ظلموا فتمسّکم النّارومالکم مّن دون اللّٰہ من اولیآء ثمّ لاتنصرون:وقال تعالٰی:یآیُّھاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْابِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا:وقال تعالٰی:ومن یّشاقق الرّسول من بعدماتبیّن لہ الھدی ویتّبع غیر سبیل المؤمنین نولّہ ماتولّٰی ونصلہ جھنّم وسآءت مصیرا:وقال تعالٰی:ولاتتّبع اھواءھم واحذرھم ان یّفتنوك عن بعض ماانزل اللّٰہ الیک:وقال تعالٰی:ولئن اتیت الّذین اوتو الکتاب بکلّ ایۃ مّاتبعوا قبلتک وماانت بتابع قبلتھم(ثمّ قال)ولئن اتبعت اھواءھم من بعد ماجآءك من العلم انّک اذالّمن الظّٰلمین:

ترجمہ: نہ جھکو ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا کہ (ان کی طرف مائل ہونے سے) تمہیں بھی آگ جہنم کی لگ جائے گی، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں، پھر تمہاری امداد نہ کی جاوے گی۔ اے ایمان والو! نہ بناؤ غیروں کو اپنا بھیدی، وہ تمہارے برباد کرنے میں کمی نہ کریں گے۔ فرمایا اللہ نے: اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے، اس کو ہدایت ظاہر ہونے کے بعد اور مسلمانوں کے راستہ سے الگ چلے ہم اس کو اسی کے حوالہ کردیتے ہیں، اور جہنم میں داخل کرتے ہیں، اور جہنم بُرا ٹھکانا ہے۔ اور فرمایا اللہ نے کہ ان کی خواہشات کا اتباع نہ کرو، اور اس سے بچو کہ وہ اللہ کے نازل کئے ہوئے بعض احکام کے متعلق تمہیں کسی فتنہ میں ڈالدیں۔ اور اگر آپ اہل کتاب کے سامنے ہر نشانی پیش کردیں تب بھی وہ آپ کے قبلہ کا اتباع نہ کریں گے، اور آپ بھی ان کے قبلہ کے تابع نہیں، اور اگر آپ ان کی خواہشات کا اتباع کریں گے بعد اس کے کہ آپ کو علم الٰہی مل چکا تو آپ ظالمین میں سے ہوجائیں گے۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم:

:من تشبّہ بقوم فھو منھم:انابریٔ من کل مسلم مقیم بین اظھر المشرکین:ان الیھود والنصاری لایصبغون فخالفوھم: خالفوالمشرکین احفوا الشوارب واعفوا

الملحیٰ:خالفوا الیہود فانھم لا یصلون فی نعبالھم وخفافھم:لا یزال الدین ظاھراً ما عجل الناس الفطر لان الیہود والنصاری یؤخرون:

ترجمہ: جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ میں اُس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان (باختیارِ خود) مقیم ہو۔ یہود و نصاری خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو یعنی خضاب کیا کرو۔ مشرکین کی مخالفت کرو مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔ یہود کی مخالفت کرو وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے (تم پڑھ سکتے ہو)۔ یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا، جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں، کیونکہ یہود و نصاری دیر کر کے افطار کرتے ہیں۔

آیات وا حادیث مذکورہ اور ان کی صد ہا نظائر میں عامہ کفار و مشرکین کے ساتھ مخالطت و مشابہت اور مشارکت و متابعت کو نا جائز قرار دیا ہے۔ اور کفر اور اہل کفر سے مخالفت کے اظہار کو ایک اہم مقصد قرار دیا ہے۔ ایسے افعال بھی حرام ہیں جن سے موالات و مشابہت ظاہر ہوتی ہو۔ ان ہی آیات و روایات کے تحت میں عامۂ مفسرینؒ و فقہاءؒ نے ایسے افعال کو بھی داخل کیا ہے جن سے کفار کی موالات و متابعت یا مشابہت کا اندیشہ ہو یا جو دوستانہ تعلقات اور خلط ملط و ربط ضبط کا ذریعہ بنیں۔

یہ افعال و معاملات ایسے ہیں کہ کسی کافر قوم کے ساتھ مسلمان کے لئے جائز نہیں جن سے کوئی معاہدہ صلح یا اعانت واستعانت کا کسی خاص چیز میں ہو جاوے، ان کے ساتھ بھی صرف معاہدہ کی حد میں موافقت واشتراک جائز ہوگا۔ باقی اُمور میں وہ بھی عامہ کفار کے حکم میں رہیں گے۔ چنانچہ شرح سیر کبیر ج 3:ص 282 میں ان لوگوں کے بارہ میں جن سے مسلمانوں کی مصالحت و مواد عت ہو مذکور ہے:

:لانھم فی حکم المحاربین وان ترکوا القتال بسبب المواعدۃ الیٰ مدۃ: کیونکہ وہ بھی محاربین کے حکم میں ہیں اگر چہ ایک مدت کے لئے مواد عت کے سبب انہوں نے قتال چھوڑ رکھا ہے۔

خلاصۂ بحث:

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ کفار کے ساتھ مسلمانوں کے وفاق کی صرف دو صورتیں جائز ہیں۔ ایک محض مصالحت و مواد عت بلا اشتراک عمل یہ جائز ہے بشرطیکہ اس میں مصلحتِ مسلمین ملحوظ ہو اور شرائط صلح میں کوئی شرط خلاف شرع نہ ہو۔ دوسرے استعانت اور مشارکت عمل۔ یہ اس شرط سے جائز ہے کہ غلبہ حکم اسلام کا ہو، کفار محض تابع ہو کر ساتھ لگے ہوں۔

ان دو صورتوں کے علاوہ کسی غیر مسلم قوم کے ساتھ اختلاط اور جماعتی اشتراک کی کوئی صورت جائز نہیں، خواہ وہ

صورت متابعت ومشابہت کہلائے یا موالات وموڈت نام رکھی جائے یا کچھ اُور۔(جواھر الفقہ:ج5:ص 391)

کفار سے دوستی کی ممانعت:

ارشاد باری تعالیٰ ہیں:یاَیھاالّذین امنوالاتتّخذو بطانۃ مّن دونکم لایألونکم خبالا ،الخ:

مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو آگاہ کیا جارہا ہے کہ مسلمان اپنے اسلامی بھائیوں کے سوا کسی کو بھیدی اور مشیر نہ بنائیں۔ کیونکہ یہودی ہوں یا نصاریٰ ،منافقین ہوں یا مشرکین ،کوئی جماعت تمہاری حقیقی خیر خواہ نہیں ہوسکتی۔البتہ ہمیشہ یہ لوگ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ تمہیں بے وقوف بناکرنقصان پہنچائیں اور دینی اور دنیوی خرابیوں میں مبتلا کریں،ان کی آرزو یہ ہے کہ تم تکلیف میں رہو۔ودوا ماعنتم:کہ کوئی غیر مسلم کسی حال میں مسلمانوں کا حقیقی دوست اور خیر خواہ نہیں ہوسکتا:ان تمسسکم حسنۃ: یعنی ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر تمہیں کوئی اچھی حالت پیش آجائے تو یہ ان لوگوں کو دُکھ پہنچاتی ہے،اوراگر تم پر کوئی بُری حالت آپڑتی ہےتواس سے خوش ہوتے ہیں۔(جواھر الفقہ:ج6:ص 106)

آتش پرست سے نکاح کرنے اوران کے ذبیحہ کا حکم:

نبی کریمﷺ نے آتش پرست کافروں کے متعلق فرمایا کہ:ان کی عورتوں سے شادی کرنے اوران کے ہاتھ کے ذبیحہ کھانے کےعلاوہ دوسرے اُمور میں ان کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو،(مجوس کےاس حکم میں اہل کتاب کے سوادوسرے کفارومشرکین سب شامل ہیں کہ)ان کا ذبیحہ اورعورتیں مسلمان کے لئے حلال نہیں ،حرام ہیں۔

(جواھر الفقہ:ج6:ص 178)

کفار کے ساتھ معاملات میں اسلامی طرزِ عمل:

اُصولِ اسلام سے معمولی واقفیت رکھنے والا انسان اس نتیجہ سے بے خبر نہیں رہ سکتا کہ اسلام کے تمام قواعد وقوانین.....اعتدال اورمیانہ روی پر مبنی ہیں۔

دوسرے مذاہب کے ساتھ معاملہ اورتعلق کے مسئلہ میں بھی اس نے نہایت حکیمانہ اورعادلانہ نظام پیش فرمایا ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ دوسرے مذہب والوں کی ہمدردی،خیر خواہی،نفع رسانی اورتمام انسانی حقوق کی پوری رعایت،عینِ میدانِ جنگ میں بھی ان کے حقوق کی مکمل حفاظت اسلام اورمسلمان کا آئین ہے،ہاں اس کے ساتھ ہی اپنے مذہب اوراُس کے حدود کی حفاظت اوران کو خلط ملط سے بچانا بھی اسلام کا ایسا مؤکد فریضہ ہے کہ اس میں کسی روا

داری یا رشتہ داری کی ادنیٰ گنجائش نہیں ۔مہاجرین اوّلینؓ کی ساری جنگ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور نسبی بھائیوں ہی کے مقابلے میں لڑنی پڑی۔حب فی اللّٰہ ۔اور بغض فی اللّٰہ۔اشدآء علی الکفّار رحماء بینهم : کے یہی معنیٰ ہیں۔

اسلام نے نہ غیر مسلموں کے ساتھ چھوت چھات اور خواہ مخواہ کی عداوت اور ناجائز لوٹ مار کی کہیں گنجائش رکھی ہے اور نہ ایسی رواداری اور خلط ملط کی کہ جس سے مذہب کی حدود ہی قائم نہ رہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی پسند وناپسند ایک پلہ میں تولی جانے لگے، یا اللہ تعالیٰ جل شانہ کی پسند وناپسند کی بجائے اپنی پسند وناپسند کا اتباع ہونے لگے۔

غیروں کے معاملے میں اسلامی طرزِعمل کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ انصاف، ہمدردی، خیر خواہی، احسان وحُسنِ سلوک میں کمی نہ کرو، مگر..... اپنے مذہب پر مضبوطی سے جمے رہے، اور یہ احسان اپنے ذاتی حقوق کے اندر کرو، مذہب کے اجزاء واُصول کی دادودہش تمہارے اختیار کی چیز نہیں۔

معلوم ہوا کہ اسلام نے غیروں کے مقابلے میں تعصب نہیں سکھلایا، ہاں اپنے معاملے میں تصلب ضرور سکھلاتا ہے۔سچا مسلمان ریشم کے رسے کی طرح مضبوط ہوتا ہے سخت نہیں ہوتا۔قرآن کریم نے سورۂ ممتحنہ میں اس کو اس انداز میں بیان فرمایا ہے:

:لَایَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْآاِلَیْھِمْ،اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ:اِنَّمَایَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظَاھَرُوْاعَلٰی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ،وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ:

ترجمہ: اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان لوگوں سے جولڑے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تم کو تمہارے گھروں سے کہ ان سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک، بیشک اللہ چاہتا ہے انصاف والوں کو۔اللہ تو منع کرتا ہے تم کو ان سے جو لڑے تم سے دین پر اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اور شریک ہوئے تمہارے نکالنے میں کہ ان سے کرو دوستی اور جو کوئی اُن سے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی ہیں گنہگار۔

اس میں غیر مسلموں کے ساتھ انصاف اور احسان اور بر وصلہ کی نا صرف اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے، البتہ قلبی دوستی اور میلان جو علامت ہے اپنے مذہب میں کمزور ہونے کی اور اس امر کی کہ اس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ناپسند چیزوں سے کوئی ناگواری اور بیزاری نہیں، اس سے رُوکا گیا ہے۔(جواھر الفقہ:ج 8:ص 104)

بدعتی کی امامت:

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔(امدادالمفتین جامع:ج3:ص342)

بدعتی کو امام بنانا:

سوال: بدعتی امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بدعتی امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔(امدادالمفتین جامع:ج3:ص408)

اہل بدعت کے مجالس میں شرکت کرنا اور چندہ دینا:

جس وعظ میں کوئی خلافِ شرع حکم بیان کیا جائے، یا بدعات کی ترویج کی جائے، یا اہل حق کو کافر و فاسق کہا جائے، اس میں شریک ہونا اور چندہ دینا دونوں گناہ اور اعانتِ معصیت ہیں۔

اہل بدعات اور غیر اہل سنت والجماعت یا غیر متشرع واعظوں کے وعظ میں جانی و مالی کسی قسم کی شرکت نہ کریں۔(امدادالمفتین جامع:ج2:ص113)

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحبؒ و دیگر مفتیانِ خیر المدارس ملتان کا فتوی

موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال: تفضیلی شیعہ کون ہے؟ اور اُن کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تفضیلی شیعہ اسے کہتے ہیں جو حضرت علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ پر صرف فضیلت دے۔ بس ۔اور حضرات خلفائے ثلاثہؓ کا پورا احترام کرتا ہو، اور ان کو خلیفہ برحق تسلیم کرتا ہو، غاصب اور منافق وغیرہ خیال نہ کرتا ہو۔ اور ان حضرات خلفائے ثلاثہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ میں سے کسی صحابی کی ذرہ برابر توہین یا تنقیصِ شان کو حرام سمجھتا ہو۔ ایسے تفضیلی شیعہ کے ساتھ عقدِ مناکحت بیما بین المسلمین جائز ہے، لیکن چونکہ پاکستان میں عام طور پر ایسے شیعہ موجود نہیں ہیں، بلکہ عموماً غالی اور سبّی اور بدعقیدہ لوگ ہیں، اور اس کے ساتھ تقیہ بھی کرتے ہیں۔ لہذا موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ عقدِ مناکحت جائز نہیں۔ (خیر الفتاوی: ج 1: ص 374)

مجالس محرم میں شرکت کا حکم:

سوال: بعض لوگ محرم میں اپنی بیویوں کو شیعوں کی مجالس میں بھیجتے ہیں تا کہ ذکرِ حسینؓ میں شرکت ہو سکے۔ تو کیا وہ شرعاً مجرم ہیں؟ اور کتنے مجرم ہیں؟

جــــواب: ایسی مجالس میں شرکت کرنا اور بیوی کو بھیجنا جائز نہیں۔اوّل تو یہ مجالس خود جائز نہیں ہیں،مزید برآں یہ کہ ان مجالس میں کئی محرماتِ شرعیہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔(خیر الفتاوی:ج1:ص436)

اہل تشیع سے علم سیکھنے کا حکم:

سوال: صحیح العقیدہ عالمِ دین اہل تشیع کے مدرسہ میں فاضل عربی کی کتب پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: بہت سی وجوہ کی بناء پر شیعوں سے علم حاصل کرنا درست نہیں۔مثلا......

1.....اگر وہ کتب دینیہ ہیں تو دینی کتب ایسے اشخاص سے پڑھنے درست نہیں۔

2.....شاگرد ہونے کی صورت میں ان کی تعظیم بھی کرنی ہوگی،حالانکہ وہ اس تعظیم کے اہل نہیں ہے۔

3.....ان سے مخالطہ ومجالست کی وجہ سے متاثر ہونے کا اندیشہ بھی ہے:و غیر ذلک:

(خیر الفتاوی:ج1:ص437)

تعزیہ مسجد میں رکھنا اور تعزیہ کا بنانا اور دیکھنا جائز نہیں اور اسے حاجت روا سمجھنا کفر ہے:

سوال: مسجد میں تعزیہ،یا تعزیہ کا کوئی حصہ وغیرہ رکھنا شریعت میں جائز ہے یا ناجائز؟

جــــواب: اہل سنت والجماعت کے نزدیک تعزیہ اور اس کی تعظیم کرنا اور اس کو یا اس کے کسی حصہ کو مسجد میں رکھنا ناجائز ہے۔بلکہ تعزیہ کو دیکھنا اگرچہ بنظرِ تماشا ہی ہو جائز نہیں۔

حضرت مولانا عبدالحئیؒ فرماتے ہیں کہ روضۂ مقدسہ نبویہ کی صورت یا شبیہہ حصولِ ثواب کی غرض سے بنانا بدعت اور ناجائز ہے،اور اس وجہ سے کہ زمانہ صحابہؓ تابعینؒ وائمہ مجتہدینؒ میں باوجود وقعِ ضرورت کے یہ صورت نہیں پائی گئی،حالانکہ صدہا صحابہؓ تابعینؒ روضۂ نبوی کے مشتاق رہتے تھے،مگر کسی نے ایسا نہیں کیا کہ آپ ﷺ کے روضہ کی شبیہہ بنا کر اس سے برکت حاصل کر لیا جاتا۔

اوّلا..... جب روضہ نبویہ کی شبیہہ بنانا ناجائز ہوا تو حضرت حسینؓ کے روضہ کا شبیہہ بنانا اور اس کی صورت بنا کر اس سے مرادیں مانگنا کیسے جائز ہوگا۔

ثانیا..... اس وجہ سے کہ کسی متبرک شئے کی صورت اور شبیہہ کو اس شئے کا حکم دے دینا اور حصولِ ثواب کا

طلب کرنا باطل ہے۔

سوال: تعزیہ کو دیکھنا نہ بنظرِ اعتقاد نہیں بلکہ بنظرِ تماشا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ میں تماشا ہی کیا ہے۔بدعت کو نہ دیکھنا چاہئے بلکہ زبان یا ہاتھ سے اس کے دفع کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔اور اگر یہ نہ کرسکیں تو دل سے اس کو بُرا جانے اور یہ ضعفِ ایمان کی دلیل ہے۔

سوال: تعزیہ سے مراد چاہنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں،کیونکہ نہ وہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے اور نہ تم کو کسی شئے سے بے پرواہ کرسکتا ہے۔اگر تعزیہ سے مراد چاہنے والا،یہ سمجھے کہ تعزیہ اس کی مراد پوری کرسکتا ہے تو کافر ہے۔

مولانا شاہ عبدالعزیزؒ لکھتے ہیں کہ:نبودہ شانزدھم صورت چیزے را حکم آں چیز دادن وایں وھم اکثر راہ بت پرستاں زدہ وآنہارا درضلالت افگندہ،واطفالِ خودسال ھم دریں وھم بسیار گرفتار باشند،الخ۔

ان حوالہ جات سے صاف معلوم ہوا کہ تعزیہ بنانا نا جائز ہے۔اس کی تعظیم کرنا بھی نا جائز ہے۔اس کو مسجد میں تعظیماً رکھنا بھی نا جائز ہے۔اور یہ اعتقاد رکھنا کہ تعزیہ ہماری مراد پوری کرسکتا ہے یہ کفر ہے۔

(خیر الفتاوی:ج1:ص567)

رجب کے کونڈے بُغضِ صحابہؓ کی دلیل ہے،اس میں شرکت کرنے کا حکم:

سوال: 22رجب کو کچھ لوگ اپنے گھروں میں حضرت جعفر صادقؒ کو ایصالِ ثواب کیلئے کونڈوں کا ختم دلواتے ہیں۔کیا 22رجب حضرت جعفر صادقؒ کا یومِ پیدائش یا وفات ہے کہ نہیں؟اور اس دن کونڈوں کا ختم کہاں سے جاری ہوا؟

اگر بفرضِ محال 22رجب حضرت جعفر صادقؒ کا یومِ پیدائش یا یومِ وفات نہیں ہے لیکن لوگ تو ان کی روح کو ایصالِ ثواب کی خاطر ہی ختم دلواتے ہیں۔کیا ایسی رسم کو بُرا کہنا جائز ہے یا کہ نہیں؟

جواب: 22رجب نہ حضرت جعفر صادقؒ کا یومِ ولادت ہے نہ یومِ وفات ہے بلکہ یہ دن سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا یومِ وفات ہے۔

اور یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ یہ رسم رافضیوں کی ایجاد کردہ ہے۔تقیہ اور جھوٹ ان کا شعارِ خاص ہے۔پہلے اس تاریخ کو علانیہ خوشی کا اظہار کرتے تھے،جب سنیوں کا غلبہ ہوا تو عام تقسیم بند کردی اور گھر میں پکا کر رکھ دیتے ہیں اور ایک

دوسرے کو بلا کر کھلاتے ہیں۔ جب یہ متحقق ہوا کہ یہ رسم رافضیوں کی ایجاد ہے تو اس امر کی تحقیق کی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ کس سن میں ایجاد ہوئی اور موجد کون ہے۔

سنیوں کو ہرگز اس رسم میں شرکت نہیں کرنی چاہئے بلکہ حتی الوسع اسے مٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس دن خیرات نیک مقصد کے تحت کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ اس میں تشبیہ بالروافض ہے، نیز ان کے مکروہ ترین عمل کو تقویت دینا ہے۔ جس عمل کی بنیادی غرض ہی صحابی رسول کی توہین ہو اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنا ہو اسے رسمِ بد کہنے پر سوال کرنا تعجب ہے۔ (خیر الفتاوی: ج1: ص572)

روافض کو سنیوں کی مساجد میں نہ آنے دیا جائے:

سوال: کیا اہل سنت کی مسجد میں شیعہ اپنی اذان و اقامت کے ساتھ دوسری جماعت کرا سکتے ہیں یا نہیں؟ شیعہ کہتے ہیں کہ ہم نے چندہ دیا ہوا ہے، اس لئے ہمارا حق بنتا ہے؟

جواب: امداد المفتیین، جلد: 1 صفحہ: 47 میں ہے کہ روافض کو مساجد اہل سنت میں آنے سے روکنا جائز ہے۔ نیز ان کو اجازت دینے میں فسادات کا دروازہ کھولنا ہے کیونکہ اہلِ سنت کے پیشواؤں کو بُرا کہنا اُن کے مذہب کا جزو ہے۔ بناء علیہ ..... شریعت و انتظام کا تقاضا یہی ہے کہ ان کو سنیوں کی مسجد میں آنے سے رُوکا جائے، چندہ دینے سے استحقاق ثابت نہیں ہوتا۔ (خیر الفتاوی: ج1: ص: 439)

انسدادِ تعزیہ کے لئے کوشش کرنا:

سوال: تعزیہ کی انسداد کی بابت محکمہ بالا سے فریاد کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: انسدادِ تعزیہ کے لئے آئینی کوشش کرنا ضروری ہے، جبکہ اس میں کامیابی کی قوی اُمید ہو۔

(خیر الفتاوی: ج1: ص569)

محرم میں سبیل لگانا بدعت اور قابلِ رد ہے:

سوال: ایک مرد ہر سال محرم میں سبیل لگاتا ہے۔ قابلِ دریافت یہ ہے کہ اس شخص کا یہ ہر سال کا عمل سبیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پانی پلانا کارِ ثواب اور نیکی کا کام ہے لیکن صرف عشرۂ محرم کی تخصیص اور باقی دنوں میں اس عمل کو

ترک کرنا ترجیح بلا مرجح اور روافض کا تشبیہ ہے۔اس لئے یہ عمل بدعت اور قابلِ رد ہوگا۔(خیر الفتاوی:ج 1:ص 569)

اہل تشیع کی اذان کا جواب نہ دیا جائے:

سوال: شیعہ کی اذان کا جواب دیا جائے یا نہیں؟

جواب: نہ دیا جائے۔(خیرالفتاوی:ج2:ص228)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو بُرا بھلا کہنے والے سے میل جول میں سلبِ ایمان کا اندیشہ ہے:

سوال: ایک شخص حضرت معاویہؓ کے حق میں بُرے الفاظ کہتا ہے اور شیعہ مذہب والوں سے دوستی رکھتا ہے، نیز اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت سے کہلاتا ہے، ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص جو امیر معاویہؓ کے حق میں سب و بدگوئی کرے،لوگوں کو بھی اس بات پر برآنگیختہ کرے وہ ہرگز ہرگز اہلسنت والجماعت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ایسے شخص سے مسلمانوں کو دُور رہنا چاہئے،ورنہ ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔(خیرالفتاوی:ج1:ص374)

اہل سنت والجماعت کے خلاف عقائد رکھنے والے کو امام نہیں بنانا چاہئے:

سوال: ایک شخص کا عقیدہ اس طرح کا ہے کہ:

1۔۔۔حضور اقدس ﷺ کے متعلق کہتا ہے کہ حضور ﷺ کو اپنے زمانے میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ ﷺ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا اس کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو جائے،لیکن ساڑھے تیرسو سال کی تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضور ﷺ کا اندیشہ صحیح نہیں تھا۔(معاذاللہ)

2۔۔۔حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں لکھتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلا غلط کام تھا،اور غلط کام بہر حال غلط ہے۔خواہ کسی نے کیا ہو۔اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ ہی دین کا مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔(معاذاللہ)

3۔۔۔حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق لکھتے ہیں کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی۔(معاذاللہ)

4۔۔۔۔حضرات امہات المؤمنینؓ کے خلاف لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے مقابلہ میں جری ہوگئی تھی اور زبان درازی کرنے لگیں۔(معاذاللہ)

اب کوئی شخص اس قسم کا عقیدہ رکھے اور صحابہ کرامؓ کے نقائص بیان کرے تو اس کے پیچھے نماز وجمعہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شخص مذکور کے عقائد صحابہ کرامؓ کے متعلق اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں۔اس لئے اس کو امام نہیں بنانا چاہئے۔(خیر الفتاوی:ج2:ص350)

اہل تشیع سے وسیع تعلقات رکھنے والے کی امامت،اور شیعوں کے ساتھ مناکحت اور اُن کے ذبیحہ اور مسجد کے لئے اُن سے چندہ لینے کا حکم:

سوال: ایک امام وخطیب نے شیعہ فرقہ کے ساتھ وسیع تعلقات قائم کرر کھے ہیں،یہاں تک کہ خود بھی ان کی شادیوں میں شریک ہوتا ہے اور ان رافضیوں تبرائیوں کو بھی اپنے بچوں کی شادی میں بلاتا ہے،اہلِ محلّہ جب اعتراض کرتے ہیں تو شرعی جواز پیش کرنے سے عاجز آ کر اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا ہے یا یہ کہہ دیتا ہے کہ شیعہ لوگ میری امداد کرتے ہیں۔بعض اہلِ محلّہ اس کی دینی بے حمیتی مداہنت کی بناء پر اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہیں چاہتے،ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اہل تشیع سے اپنے جملہ تعلقات منقطع کردیں اور اعلان کرے کہ میں آئندہ کے لئے اہل تشیع سے کسی قسم کے مراسم نہیں رکھوں گا۔کیونکہ شیعوں سے مراسم اسلامیہ رکھنا اور ان کی غمی،شادی میں شریک ہونا ناجائز ہے۔اس پر وہ لوگ (اہل محلّہ) امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کا ایک مستند اور جامع فتوی پیش کرتے ہیں،جس کو تمیں علمائے دیوبند کی تائید حاصل ہے۔

جن عبارات سے اہل تشیع سے مقاطعت پر استدلال کیا جاتا ہے وہ عبارات واقتباسات پیش کرتا ہوں تاکہ مسئلہ کی حقیقت پوری طرح واضح ہوجائے اور فتوی کے بعد کسی فریق کو کوئی شک وشبہہ کی گنجائش نہ رہے۔

1۔۔۔۔ایک تو اس فتوی کا نام ہی ہے: شیعہ اثناعشریہ کے کفر وارتداد کے متعلق علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ:

جب اثناعشریہ مرتد ہیں تو مرتدین سے اسلامی مراسم قائم رکھنا کیسے جائز ہے؟

2۔۔۔۔اس فتوی کے ضرورتِ اشاعت کے متعلق امام اہل سنتؒ لکھتے ہیں کہ بعض برادرانِ اسلامی کو دیکھ کر صدمہ ہوا کہ اہلسنت والجماعت بوجہ ناواقفیت کے شیعوں کو مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ مناکحت تک سے پرہیز نہیں

کرتے، بالآخر جن کے تلخ ترین نتائج سوہانِ روح ہوتے ہیں، یہاں تک کہ یہی مسلمان شیعوں کو مسلمان سمجھ کر اُن کا ذبیحہ استعمال کرتے ہیں۔

لہذا بعض حضرات کا اصرار ہوا کہ علماء کرام کا متفقہ فتوی شیعوں کے متعلق شائع کیا جائے تا کہ فسادات کا سدِ باب ہو۔ عقیدۂ تحریف قرآن کے ظاہر ہونے کے بعد شیعوں کی تکفیر میں کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا، اور یہ ظاہر ہے کہ تحریف قرآن کا قائل کافر ہیں۔ امید ہے کہ برادرانِ اسلام اس مختصر مگر مستند فتوی کے دیکھنے کے بعد شیعہ اثناعشریہ رافضیہ سے تمام مراسمِ اسلامیہ بالخصوص مناکحت، ذبیحہ، شرکتِ جنائز سے پرہیز کرے۔

3..... الاستفتاء۔ ہمارے ملک میں جو فرقہ شیعہ اثناعشریہ ہے یہ مسلمان ہے یا کافر؟ ان کے ساتھ مناکحت جائز ہے یا نہیں؟ ان کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ ان کی جنازہ کی نماز پڑھنا یا اپنے جنازہ میں شریک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز اگر شیعہ مسجد کی تعمیر کے لئے پیسے دینا چاہیں تو وصول کئے جائیں یا نہیں؟

جواب: شیعہ اثناعشریہ رافضیہ قطعاً خارج از اسلام ہے، تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں، ضروریاتِ دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سے اعلی اور ارفع چیز ہے، اور شیعہ بلا اختلاف ان کے متقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

لہذا شیعوں سے مناکحت نا جائز، ان کا ذبیحہ حرام، اور ان کا چندہ نا جائز ہے۔ اور ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا قطعاً نا جائز ہے، سنی جنازہ میں یہ لوگ میت کے لئے بددعا کرتے ہیں۔

4..... شیعوں کا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہونا عائشہ صدیقہؓ پر قذف کرنا کفر ہے۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ: فتاوی شامی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 294 پر لکھتے ہیں: لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ:

دوسری جگہ علامہ ابن عابدین شامیؒ: فتاوی شامی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 683 پر لکھتے ہیں کہ: جو کلام اللہ کی تحریف کا قائل ہو وہ مرتد اور کافر ہے، اہل کتاب نہیں، ان سے مناکحت اور تعلقات رکھنا سخت حرام ہے، لہذا شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے، ایسے عقیدہ کے لوگ کافر ہی نہیں بلکہ اکفر ہیں۔

5..... عقائدِ مذکورہ فی السوال کے روافض صرف مرتد اور کافر خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ کے ہیں کہ دوسرے فرقے اسلام دشمنی میں شیعوں سے کم نکلیں گے۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے مراسمِ اسلامیہ ترک کرنا چاہئے۔

6.....شیعہ روافض کے متعدد فرقے ہیں، اور ان کے مختلف عقائد اور ظنون باطل ہیں، بعضوں کی تکفیر واجب ہے جیسے اثنا عشریہ ہیں، اس لئے ان سے مناکحت نا جائز بلکہ تمام اسلامی مراسم کا ترک کرنا ضروری ہے۔

7.....شیعہ اپنے عقائد کی بناء پر اسلام سے خارج اور کافر ہیں، لہٰذا ان سے اسلامی مراسم مثلاً: مناکحت قربانی وذبیحہ استعمال کرنا، جنازہ پڑھنا، اور ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا، ان کو اپنے نکاحوں میں گواہ بنانا، مسجد کیلئے چندہ لینا وغیرہ کا ترک واجب ہے، جو شخص شیعوں سے ترک مراسم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج ہے اور ان ہی جیسا کافر ہے۔

8.....شیعہ واقعی کافر ہیں، کیونکہ وہ قذف ام المؤمنینؓ اور سب شیخینؓ کے علاوہ تحریف فی القرآن کے قائل ہیں۔

بناء بر اختصار ان عبارات پر اکتفاء کیا جاتا ہے، اب یہ فتوی صادر فرمائیں کہ اہل محلّہ کا مطالبہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: اہل تشیع سے امام صاحب کا اس قدر میل جول کسی صورت درست نہیں، اہل محلّہ کا مطالبہ صحیح ہے، جب تک امام صاحب کے بارے میں اطمینان نہ ہو جائے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے احتیاط کی جاوے، جو ضروریاتِ دین کا منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔(خیر الفتاوی:ج:2:ص 365)

روافض کو ہرگز اہل سنت کی مساجد میں داخل نہ ہونے دیا جائے:

سوال: ہمارے چک نمبر 104 ای، بی، میں اکثریت سنیوں کی ہے، اور تھوڑے سے گھر شیعوں کے ہیں، شروع سے اس میں اہل سنت والجماعت اذان واقامت کے ساتھ نمازیں ادا کرتے آئیں ہیں، اور پیش امام بھی ہمیشہ سے جب سے مسجد بنی ہے آج تک اہل سنت والجماعت کا ہوتا ہے۔چند دن قبل شیعوں نے اسی مسجد میں اپنی اذان واقامت شروع کردی، اور اپنی جماعت بھی کرانی شروع کردی، یعنی دو اذانیں اور دو جماعتیں ہونے لگیں، اہل سنت کی بھی اور اہل تشیع کی بھی، کچھ فساد ہوا تو عدالت نے مسجد سیل کردی۔

اس کے بعد عدالت بورے والا سے:اے سی صاحب: نے فیصلہ فرمایا کہ مسجد اہل سنت والجماعت کی ہے اس میں نماز با جماعت ادا کرسکتے ہیں۔

مگر شیعوں نے پھر اپیل کررکھی ہے کہ ہمیں بھی جماعت کرانے کی اجازت دی جائے۔اب آپ فرمائیں کہ اہل سنت کی مسجد میں شیعہ اپنی اذان واقامت کے ساتھ دوسری جماعت کراسکتے ہیں یا نہیں؟ شیعہ کہتے ہیں ہم نے مسجد میں چندہ دیا ہے اس لئے ہمارا حق ہے۔

جواب: روافض کومساجدِ اہل سنت میں آنے سے روکنا جائز ہے، نیز اُن کواجازت دینے میں فسادات کا دروازہ کھولنا ہے، کیونکہ اہل سنت کے پیشواؤں کوبُرا کہناان کے مذہب کا جزو ہے۔بناءً علیہ شریعت وانتظام کا تقاضا یہی ہے کہ ان کوسنیوں کی مسجد میں آنے سے روکا جائے، چندہ دینے سے استحقاق ثابت نہیں ہوتا۔

کسی مسجد میں دوسرے فرقے کودوسری اذان و جماعت کی اجازت دینا فساد و خون ریزی کو دعوت دینا ہے، چہ جائیکہ شیعوں کو اہل سنت والجماعت کی مساجد میں اس کی اجازت دی جائے، یہ ہرگز جائز نہیں۔

(خیرالفتاوی:ج2:ص733)

کبھی شیعہ کبھی سنی بن جانے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص عرصہ تک سنیوں کا امام رہا، پھرایک شیعہ نے اس کولالچ دے کرشیعہ بنالیا، اس دوران وہ صحابہ کرامؓ کوبرسرعام گالیاں دیتارہا، پھراس کوایک سنی راہِ راست پر لے آیا، ایک سال امامت کرانے کے بعد پھرشیعہ ہوگیا، اب پھرسنیوں کی مسجد میں امامت کراتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی اقتداء سے احتراز لازم ہے، جس کواپنے دین کی حفاظت کا ذرہ بھی خیال نہ ہواور لالچ کی خاطر کبھی شیعہ بن کرصحابہ کرامؓ پرتبرا کرے، اورسنیوں سے نفع ملنے کی توقع ہوتواپنے آپ کوسنی کہلوانا شروع کردے، ایسے شخص کوامام نہ بنایا جاوے۔

سنی رہ کرشیعہ کونماز نہیں پڑھاسکتا، البتہ شیعہ رہ کرتقیہ کےطور پرسنیوں کونماز پڑھاسکتا ہے۔لہذا سنیوں کی نماز اس کے پیچھے نہیں ہوسکتی۔(خیرالفتاوی:ج2:ص333)

سنی، شیعہ کوغسل کیسے دے:

سوال: ہمارے یہاں ایک شیعہ کاانتقال ہوگیا، اس کے رشتہ دار ازقسم عصبات وغیرہ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں، تواس کوکیسے غسل دیں؟

جواب: اگراس شیعہ کے عقائد کفریہ تھےتو بہتر یہ ہے کہ اس کواس کے ہم مذہبوں کے حوالہ کردیں، اگرایسی صورت نہ ہوسکےتو غسل اورکفن کے آداب ملحوظ رکھےبغیراسے نہلا کے کپڑے میں لپیٹ کرکسی گڑھے میں دبادیں۔

(خیرالفتاوی:ج3:ص151)

شیعہ کا جنازہ ہرگز نہیں پڑھنا چاہئے:

سوال: کیا سنی عالم شیعہ کا جنازہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پڑھ لے تو اللہ کے ہاں مجرم ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر شیعہ غالی ہے جیسا کہ آج کل عام شیعوں کی حالت ہے تو مقتدا حضرات مثلاً... علماء و مشائخ کو اس کی نماز جنازہ ہرگز نہیں پڑھنی چاہئے، اگر محض تفضیلی ہے تو گنجائش ہے۔ (خیر الفتاوی: ج3: ص190)

سنیوں کا جنازہ شیعہ نہ پڑھے:

سوال: ایک جگہ ایک امام صاحب نے ایک میت پر جنازہ پڑھنے سے اعراض کیا، وجہ یہ تھی کہ میت کے وارث شیعہ تھے اور ان کا خیال سنیوں سے پہلے یا بعد شیعہ مولوی سے شیعوں والا جنازہ پڑھوانے کا تھا، اور اسی شیعی جنازہ کو عقیدۃً صحیح اور درست سمجھتے ہیں۔ کیا ایک میت پر شیعہ اور سنی دو جنازے درست ہیں یا نہیں؟ امام صاحب کا اعتراض درست ہے یا نہیں؟ کیا جو سنی آدمی شیعہ امام کے پیچھے شیعہ جنازہ پڑھے، اس پر کوئی حد یا کوئی حکم ہے یا معاف ہے؟ کیا شیعہ، سنی کے جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتا تو روکنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ دو جنازوں والی رسم ختم کرنی چاہئے۔ میت کی اچھی طرح تحقیق کر لیں، اگر سنی ہو تو صرف سنی ہی جنازہ پڑھیں، شیعوں کو نہ پڑھنے دیں۔ حقیقی شیعہ کبھی سنی کا جنازہ بطور جنازہ نہیں پڑھتا۔

(خیر الفتاوی: ج3: ص198)

دانستہ کربلا کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کفر ہے اور اس کے ساتھ برتاؤ کا حکم:

سوال: جو کربلا کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، کلمہ حضرت علیؓ کا پڑھتا ہے، یعنی: لاالـٰه الاالـلّٰه علی رسول اللّٰه: جب اس سے کہا جائے کہ آپ ﷺ سے لے کر آج تک اکابر، قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے تم بھی ایسا کرو۔ جواب دیتا ہے کہ میرا دل یوں ہی چاہتا ہے۔ یہ مسلمان ہے یا نہیں؟ اس سے کیا برتاؤ کیا جائے؟

جواب: بر تقدیر صحت واقعہ مذکورہ جب کلمہ توحید میں: محمد رسول اللّٰه: کی بجائے: علی رسول اللّٰه: پڑھتا ہے اور نماز بھی قبلہ کی طرف نہیں پڑھتا ہے تو پھر یہ شخص کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلمانوں والا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے، جب تک وہ تجدید ایمان نہ کرے۔ (خیر الفتاوی: ج1: ص139)

روئے زمین کے علماء کو کافر و مرتد کہنے والا کافر ہے اور اس سے میل جول کا حکم:

سوال: ایک شخص نے ایک مولوی صاحب سے تیز تیز باتیں کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولوی کافر و مرتد ہو گیا ہے اور یہ روئے زمین کے علماء (نعوذ باللہ) کافر و مرتد ہو گئے ہیں۔ آیا یہ شخص مسلمان رہ گیا؟ اور اس سے میل جول رکھنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: شخصِ مذکور کفو ر اتو بہ اور تجدیدِ ایمان کا اعلان کرنا چاہئے۔ جب تک ایسا نہ کرے اس سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھے جائیں۔ اور ساتھ ہی مولوی صاحب سے معافی بھی مانگے۔ (خیر الفتاوی: ج 1: ص 199)

نوٹ: جب علماء کرام کے خلاف یہ الفاظ استعمال کرنے والوں کیلئے اتنا سخت حکم ہے تو جو شخص صحابہ کرامؓ کے خلاف یہ الفاظ استعمال کرے اُس کیلئے کیا حکم ہوگا؟ اور شیعہ کے کتب میں صحابہ کرامؓ کے لئے یہ گستاخانہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ (قریشی)

شیعہ کو سنیوں کے جنازہ میں شرکت کی اجازت نہ دی جائے، شیعہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہوں تو بجائے دُعا کے بددُعا کرتے ہیں:

سوال: بعض دفعہ اہل تشیع بھی سنیوں کے جنازہ میں آکر شریک ہو جاتے ہیں۔ آیا اُن کی یہ شرکت درست ہے؟

جواب: اہل تشیع کو شریک نہ کیا جائے۔ کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ اوّل تو سنی کا جنازہ نہ پڑھا جاوے۔ اگر بضرورت پڑھنا پڑے تو دعا کے بجائے بد دعا کریں۔ شیعہ کی کتاب :تحفة العوام: جلد 1: صفحہ 138 میں ہے کہ اگر سنی خلافِ مذہب ہو اور بضرورت اس کا جنازہ پڑھنا پڑے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ پڑھے۔

اے خدا! اس بندے کی میت کو اپنے بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل و رسوا کر، اے خدا! اس بندے کی میت کو جہنم کی آگ میں جلا، اے خدا! اسے سخت ترین عذاب دے، یہ چونکہ سنی میت پر بد دعا کرتے ہیں اس لئے شرکت کی اجازت نہ دی جائے۔ (خیر الفتاوی: ج 3: ص 304)

شیعہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں:

سوال: اہل سنت کیسے شیعہ کا جنازہ پڑھیں جو علانیہ شیعہ ہو؟ اہل سنت کا امام اہل شیعہ کا جنازہ پڑھتا ہے اور شیعہ اس کے پیچھے پڑھتے ہیں، بعد ازاں اہل سنت کا امام شیعہ امام کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کرتا ہے۔ کیا ایسا امام جو اہل سنت کا عقیدہ رکھتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس کے عقائد کفر تک پہنچے ہوئے ہوں تو اس کا نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں، اور اگر ایسا نہ ہو بھی تب بھی اس کے مبتدع ہونے میں کلام نہیں، اور مبتدعین کے جنازہ میں دینی مقتداء کا شامل ہونا بھی زجراً و توبیخاً درست نہیں۔ پس امام مذکور کے لئے استغفار لازم ہے، تائب ہونے کی صورت میں اس کی امامت درست ہے۔

(خیر الفتاوی: ج3: ص279)

شیعہ اور مرزائی کو زکوۃ کمیٹی کا چیئرمین نہ بنایا جائے:

سوال: ہمارے چک نمبر (B:E:221) میں موجود زکوۃ و عشر کمیٹیوں کی سلیکشن کی صورت میں ایک شخص نور محمد ولد عزیز بخش کو زکوۃ کمیٹی کا ممبر بنا دیا گیا جو کہ مرزائی ہے، بظاہر وہ اپنی ذات کو مسلمان کہلاتا ہے لیکن حقائق سے معلوم ہوا کہ وہ مرزائی ہے۔ کیا یہ شخص زکوۃ کمیٹی کا ممبر بن سکتا ہے؟

جواب: مرزائی ممبر، مسلمانوں کے مال میں تصرف کا شرعاً مجاز نہیں ہے، خصوصاً جبکہ نظامِ زکوۃ کے اُصول میں ہے کہ شیعہ اور مرزائی عشر و زکوۃ کمیٹی کا ممبر و عہدیدار نہیں بن سکتا۔ نیز قرآن کریم میں واضح اعلان ہے کہ کافر مسلمان پر کسی قسم کا فوقیت کا اہل نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیل: ہدایہ میں ہے: لا تقبل شهادته: ای الکافر علی المسلم: (خیر الفتاوی: ج3: ص464)

زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو شیعہ لکھنا:

سوال: زید نے این، آئی، ٹی، میں اپنی رقم جمع کرائی ہوئی ہے۔ سنا ہے کہ ان کا طریقۂ کار صحیح ہے۔ علمائے دیوبند نے اس کی اجازت دی ہے۔ یہ محکمہ، زکوۃ کاٹ کر حکومت کے خزانہ میں جمع کرا دیتا ہے۔ زید چاہتا ہے کہ اپنی زکوۃ اپنے رشتہ داروں میں دے۔ اگر زید خود کو شیعہ لکھ دے تو کٹوتی سے بچ جائے گا۔ تو کیا کٹوتی سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو شیعہ کہنا درست ہے؟

جواب: موجودہ دور کے شیعہ جو تحریفِ قرآن کا عقیدہ رکھتے ہیں کافر ہیں۔اسی لئے ان کو زکوۃ سے مستثنیٰ کیا گیا ہے کہ کافر پر زکوۃ نہیں ہوتی۔اس لئے زید اپنے آپ کو ہرگز شیعہ نہ لکھے،اگر لکھ چکا ہو تو توبہ واستغفار کرے،ایمان ونکاح کی تجدید کرے۔(خیر الفتاوی:ج3:ص 492)

موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال: تفضیلی شیعہ مرد کا نکاح اہل سنت والجماعت کی عورت کے ساتھ یا برعکس جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تفضیلی شیعہ اسے کہتے ہیں جو حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ پر صرف فضیلت دے اور بس۔اور حضرات خلفاء ثلاثہؓ کا پورا احترام کرتا ہو،اور ان کو خلیفۂ برحق تسلیم کرتا ہو،ان کو غاصب اور منافق وغیرہ خیال نہ کرتا ہو،اور ان حضرات خلفائے ثلاثہؓ اور دیگر تمام صحابہ کرامؓ میں سے کسی صحابیؓ کی ذرہ برابر توہین یا تنقیصِ شان کو حرام سمجھتا ہو،ایسے تفضیلی شیعہ کے ساتھ عقدِ مناکحت فیما بین المسلمین جائز ہے،لیکن چونکہ پاکستان میں عام طور پر ایسے شیعہ موجود نہیں ہیں،بلکہ عموماً غالی اور سبّی اور بدعقیدہ لوگ ہیں اور اس کے ساتھ تقیہ بھی کرتے ہیں لہٰذا موجودہ دور کے شیعوں کے ساتھ عقد مناکحت (نکاح لینا اور رشتہ دینا) دونوں ناجائز ہے،جواز کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا،حتی الامکان اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(خیر الفتاوی:ج4:ص 261)

شیعہ کو عشر دینا جائز نہیں:

سوال: ایک شخص صاحبِ مال ہے اور عُشر دینا چاہتا ہے،اس کا ایک قریبی رشتہ دار شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے،کیا اس پر عُشر لگتا ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں۔(خیر الفتاوی:ج 3:ص 477)

اہل تشیع سے نکاح کرنے والے سے بائیکاٹ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کے ایک سبّی شیعہ کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے،اس عورت نے اپنے بھائیوں کو مجبور کرکے اپنا نکاح اس شیعہ کے ساتھ کرالیا،لیکن برادری اہل سنت والجماعت نے اس کے بھائیوں کو مجبور کیا کہ اس کا نکاح اپنے ہم فکر اہل سنت والجماعت میں سے کسی کے ساتھ کردو۔انہوں نے کہا کہ ہمیں اہل سنت والجماعت کی کوئی ضرورت نہیں،ہم اس کا نکاح اسی شیعہ سبّی سے کریں گے،آخر کار برادری نے آئندہ

ایسے غلط عمل کے سد باب کیلئے حلفِ قطعی تعلق کرلیا، کیا یہ حلف درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ حلف درست ہے، اس کی پاسداری کی جائے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

(خیر الفتاوی: ج 4: ص 323)

اہل تشیع کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال: شیعہ عقائد تو بالکل واضح ہیں، مثلاً قرآن مجید کو محرف مانتے ہیں، سب شیخینؓ کرتے ہیں، قذف عائشہؓ کے قائل ہیں، اکثر صحابہؓ کو مرتد کہتے ہیں۔ ایسے شیعہ لڑکے سے سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور ایسے لڑکے سے کئے گئے نکاح پر طلاق کی ضرورت ہے یا بغیر طلاق کے عقد ثانی کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ایسے عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ مسلمان سنی عورت کا نکاح ہرگز نہ کیا جاوے۔ اور اگر بوقتِ نکاح اس کے یہی عقائد ہوں تو شرعاً وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ (خیر الفتاوی: ج 4: ص 328)

دس محرم کو دربار پر جا کر منت ماننا اور نذر و نیاز پکانا:

سوال: زید اور اس کی بیوی خالدہ مسلمان ہیں اور سنی عقیدہ رکھتے ہیں اور خالدہ کی نانی شیعہ ہے، وہ ان کو دس محرم کو دربار پر جا کر منت ماننے اور نذر و نیاز وغیرہ پر مجبور کرتی ہے۔ اب ان کیلئے شریعت کیا حکم صادر کرتی ہے؟

جواب: قبروں پر چڑھاوے چڑھانا اور منتیں ماننا شرعاً گناہ ہے۔ اور گناہ کی نذر شرعاً منعقد نہیں ہوتی، ان کا پورا کرنا شرعاً جائز نہیں۔ لہذا کسی کے مجبور کرنے پر بھی ان افعالِ شنیعہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

(خیر الفتاوی: ج 6: ص 191)

شیعوں کو سنیوں کے جنازہ میں شریک نہ کیا جائے:

سوال: کچھ لوگ اہل تشیع کے جنازہ میں شریک ہوئے، امام بھی سنی اور باقی مقتدی بھی سنی تو نماز جنازہ میں کچھ خلل تو واقع نہیں ہوا؟

جواب: شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اوّل تو سنی کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ چنانچہ تحفۃ العوام: جلد نمبر 1: صفحہ نمبر 138 میں ہے کہ: اگر میت سُنی خلاف مذہب ہو اور حضر ورت نماز پڑھنا پڑے تو بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے کہ:

"اے خدا! اس بندے کی میت کو اپنے بندوں اور شہروں میں ذلیل و رسوا کر۔ اے خدا! اس بندے کی میت کو

نارِ جہنم میں جلا۔ اے خدا! اسے سخت ترین عذاب دے۔''

چونکہ یہ سنی میت پر بد دعا کرتے ہے، اس لئے شرکت کی اجازت نہ دی جائے۔

(خیر الفتاوی: ج4: ص335)

کوئی شیعہ اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے نکاح کر لے تو پتہ چلنے پر اولیاء فسخ کرا سکتے ہیں:

سوال: ایک شخص نے اپنے لڑکی کا رشتہ دیتے وقت اُن کے مذہب شیعہ ہونے پر انکار کر دیا مگر رشتہ لینے والے نے چند آدمیوں کے سامنے حلفاً اقرار کیا کہ میں شیعہ ہرگز نہیں ہوں، اس کے بعد اس نے رشتہ کیا۔ دونوں طرف سے نکاح ہو گئے۔ یعنی رشتہ دینے والے نے اپنی نابالغہ لڑکی کا رشتہ ان کو دے دیا، کچھ عرصہ بعد وہ زوجہ کو اپنے والدین کے پاس لے جانے کے بہانے اُسے گھر لے گیا اور پھر زوجہ کو بالکل محصور رکھا اور اسے شیعیت پر مجبور کیا اور صحابہ کرامؓ پر سب و شتم کرنے لگے اور زوجہ کو کہنے لگے کہ تُو بھی سب و شتم کر۔ چونکہ وہ اہل سنت والجماعت تھی، وہ انکار کرتی رہی، وہ لڑکی کو اِس کے والدین سے بھی نہیں ملنے دیتے تھے، بہت کوششوں سے اس کا باپ گھر لے آیا۔ ایک لڑکا اس کا تھا وہ بھی انہوں نے جبراً چھین لیا۔ اب عورت مذکورہ خاوند کے پاس نہیں جانا چاہتی اور نہ باپ شیعہ سنّی ہونے کی وجہ سے بھیجنا چاہتا ہے۔ تو اب شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں اس نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے نکاح کیا ہے۔ لڑکی اور اس کے وارثان کو اس کے شیعہ ہونے کا علم نہ تھا بلکہ اس نے حلفاً بیان کیا کہ میں سنی ہوں۔ لہذا یہ نکاح غیر کفو میں ہونے کی وجہ سے فسخ ہو سکتا ہے۔ ہر وہ حاکم مجسٹریٹ یا جج جو مسلمان ہو، اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔ اسی مضمون کی درخواست لڑکی کے والد کی طرف سے دینی لازم ہے، بغیر قضاء قاضی فسخ نہیں ہو سکتا۔ (خیر الفتاوی: ج4: ص529)

ماتم کرنے کی منت ماننے کا حکم:

سوال: ایک آدمی نے منت مانی ہے کہ میرا یہ بیٹا اتنی عمر کا ہو کر ماتم کرے گا، اور اب یہ لڑکا اتنی عمر کا ہو چکا ہے اور اس کا والد فوت ہو چکا ہے۔ اب اس لڑکے کی منت کا پورا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر ضروری ہے تو اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

جــواب: شرعاً یہ نذر ہی نہیں ہوئی۔اس لئے یہ لڑ کا ہرگز اس گناہ کے کام کو نہ کرے۔اگر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔(خیرالفتاوی:ج6:ص190)

سیدنا حضرت حسینؓ کے نام کی سبیل لگانا اور اس سے پانی وغیرہ پینے کا حکم:

ســوال: محرم کے عشرۂ اوّل میں پانی کی جو سبیلیں لگائی جاتی ہیں،ان کا پانی پینا جائز ہے یا ناجائز؟نیز بعض لوگ ان ایام میں اپنے گھر چولھا نہیں چڑھاتے،نہ کوئی چیز پکاتے ہیں۔یہ جائز ہے یا ناجائز؟حضرت حسینؓ کے نام کی سبیلیں لگانا کیسا ہے؟

جواب: شرعاً راستوں پر سبیلیں قائم کرنا جائز اور موجبِ ثواب ہے،لیکن محرم کے عشرۂ اوّل میں سبیلوں کا بنانا اور اس کے بعد بند کرنا بدعت ہے،جائز نہیں۔نیز یہ سبیلیں جبکہ حضرت حسینؓ کے نام نذر مان کر قائم کی جائیں تو ان کا پانی بوجہ نذر لغیر اللہ ہونے کے جائز نہ ہوگا۔

البتہ اگر پینے پلانے والوں کی یہ نیت نہ ہو بلکہ محض اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نام پر ہو تو پھر اس کا پانی پینا جائز ہوگا۔(خیرالفتاوی:ج6:ص192)

مدارس میں نو اور دس محرم کی چھٹی کرنا روافض کا شعار ہے،اِس سے اجتناب لازم ہے:

ســوال: بعض مدارس میں 9اور10 محرم کو تعطیل کردی جاتی ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان دنوں میں چونکہ روزہ مسنون ہے اس لئے ان دنوں میں چھٹی مناسب ہے۔جبکہ بعض مدارس والے کہتے ہیں کہ ان دنوں میں چھٹی کرنے سے اہل تشیع اور اہل بدعت کی موافقت اور ان سے مشابہت لازم آتی ہے،اس لئے چھٹی نہیں کرتے۔ان میں سے کونسی رائے درست ہے؟

جــواب: دس محرم کا روزہ اور اس کی فضیلت حدیث پاک سے ثابت ہے۔لیکن اس دن میں تعطیل کرکے کاروبار یا مدارس کو بند کرنا روافض کا شعار ہے،جس سے اجتناب لازم ہے:لقولہ علیہ السلام:من تشبہ بقوم فھو منھم:ولقولہ علیہ السلام:من کثّر سواد قوم فھو منھم:

شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ نے:ماثبت بالسنۃ:میں اس تاریخ کی بہت سی خصوصیات اور بدعات کو جمع

فرمایا ہے منجملہ اُن کے یہ ہے کہ :فی نفسہ: حضرت حسینؓ کی شہادت کا ذکر مباح ہے، ممنوع نہیں، لیکن یوم عاشورہ میں خصوصیت سے ذکر کرنا :تشبّہ بالروافض: کی وجہ سے ممنوع ہے۔

باقی نو اور دس تاریخ کو روزہ رکھ کر تعطیل کرنا اور اس کا سبب روزہ کو قرار دینا محض حیلہ ہے۔ذوالحجہ کے 9 دنوں میں بھی روزے کا ثبوت ہے، 15 شعبان کو بھی روزے رکھنے کا حکم ہے، شوال کے 6 روزوں کا ثبوت بھی ہے۔اور ہر ماہ میں ایام بیض کے روزوں کا ثبوت بھی ہے، اور پیر اور جمعرات کے روزوں کا ثبوت بھی ہے۔کہاں کہاں تک چھٹی کرو گے....؟؟؟

الحاصل..... اگر مدرسہ والے، بچوں کی نگرانی ان تاریخوں میں اچھے انداز میں کر سکیں تو ہرگز چھٹی نہ کریں۔(خیر الفتاوی:ج6:ص750)

شیعوں کے ساتھ مناکحت کرنے،اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے،اور اُن کے ساتھ برتاؤ کا حکم:

شیعوں کی کتابوں میں ایسی عبارات صاف صاف موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ:

1.....وہ تمام جماعت صحابہ کرامؓ کو مرتد اور منافق سمجھتے ہیں۔

2.....وہ قرآن کریم کو (جو اُمت کے ہاتھوں میں موجود ہے) بعینہٖ اللہ تعالی جل شانہ کا نازل کردہ نہیں سمجھتے بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل قرآن جو خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا وہ امام غائب کے پاس غار میں موجود ہے اور موجودہ قرآن (نعوذباللہ) محرف ومبدل ہے، اس کا بہت سا حصہ (نعوذباللہ) حذف کر دیا گیا، بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملا دی گئی ہیں۔

قرآن شریف ضروریاتِ دین میں سب سے اعلیٰ وارفع چیز ہے، اور شیعہ بلا اختلاف ان کے متقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ان کی کتابوں میں دو ہزار سے زیادہ روایات تحریفِ قرآن کی موجود ہیں، جن میں پانچ قسم کی تحریف بیان کی گئی ہے۔کمی، بیشی، تبدل الفاظ، تبدل حروف، تبدل ترتیب سورتوں، آیتوں، اور کلمات میں بھی۔

3.....قادیانیوں کی طرح وہ (شیعہ) لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں، لیکن انہوں نے نبوت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک متوازی نظام عقیدہ امامت کے نام سے تصنیف کر لیا ہے۔ان کے

نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا تصور ہے۔ چنانچہ ان کا عقیدہ ہے کہ امام نبی کی طرح منصوص من اللہ ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، مفترض الطاعۃ ہوتا ہے، ان کو تحلیل و تحریم کے اختیار رہوتے ہیں، اور یہ کہ بارہ امام تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔

ان عقائد کے ہوتے ہوئے اس فرقہ کا کافر اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا۔ صرف انہیں تین عقائد کی تخصیص نہیں بلکہ بغور نظر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شیعیت اسلام کے مقابلہ میں بالکل ایک الگ اور متوازی مذہب ہے جس میں کلمہ طیبہ سے لے کر میت کے تجہیز و تکفین تک تمام اصول و فروع اسلام سے الگ ہیں۔ اس لئے شیعہ اثناعشریہ بلاشک وشبہ کافر ہیں۔

لہذا شیعہ اثناعشری رافضی کافر ہیں، مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے۔ مسلمانوں کیلئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، غرض ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے۔ (خیر الفتاوی: ج1: ص427)

شیعہ سے چندہ لینا منع ہے:

سوال: اگر شیعہ، سنیوں کی مسجد تعمیر کرے یا سنی کسی مسجد کی تعمیر پر شیعوں سے رقم لے کر خرچ کریں تو کیا یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ حالانکہ باتفاق علماء اہل سنت ..... شیعہ کافر ہیں، تو کیا کفار مساجد تعمیر کر سکتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ. اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ:

تو کیا ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو قرآن مجید اور احادیث کے حوالوں سے جواب دے کر مطمئن فرمائیں؟

جواب: غیر مسلم کی تعمیر کردہ مسجد، مسجد شرعی نہیں۔ اور شیعوں سے اپنی مسجد کے لئے چندہ لینا بھی مناسب نہیں۔ (خیر الفتاوی: ج6: ص432)

محرم میں عام تقسیم سے خیرات کرنا روافض کا شعار ہے:

قبروں کی لپائی بے حرمتی سے بچانے کیلئے امر مستحسن ہے، لیکن عشرہ محرم کی تخصیص درست نہیں۔ شرعاً اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال پر کھانے وغیرہ میں توسیع شرعاً مطلوب ہے، عام تقسیم میں اہل تشیع

سے مشابہت ہے،اس سے احتراز کیا جائے۔(خیر الفتاوی:ج3:ص235)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے،اُن کے جنازوں میں شرکت کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

دین اسلام کا منبع و مأخذ دو چیزیں ہیں۔**(1)** قرآن محفوظ **(2)** قیامت تک باقی رہنے والی نا قابلِ تنسیخ تعلیماتِ نبویہ۔پورا دین انہی دو سے ماخوذ ہے اوران دونوں (کتاب وسنت) کی نقل واشاعت کا عقلاً ونقلاً ایک اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے،یعنی جماعتِ صحابہؓ۔یہی وہ مقدس جماعت ہے جس نے قرآن وسنت اور پوری شریعت مطہرہ کو ذاتِ نبوی ﷺ سے وصول کر کے اُمت میں منتقل کیا۔

اگران تینوں چیزوں میں سے کسی ایک کی بھی نفی کردی جائے تو اس سے پورے دین کی نفی ہو جاتی ہے۔قرآن وسنت کے انکار کا کفر ہونا تو ظاہر ہے،اسی طرح صدرِ اوّل جماعتِ صحابہؓ اوران کے ایمان وعدالت کی نفی کرنے کے بعد بھی کوئی شخص مسلمان باقی نہیں رہ سکتا۔کیونکہ ذاتِ نبوی ﷺ اور اُمت کے مابین صدرِ اوّل کا واسطہ حذف ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بھیجا ہوا دین آسمان سے نازل ہو کر اسی ذات پر منقطع وختم ہو گیا جس پر وہ نازل کیا گیا تھا،اوراس دین کا کوئی حصہ یا حکم،قطعی طور پر اُمت کے پاس موجود نہیں،اور یہ ہدمِ اسلام اور ابطالِ شریعت کے مترادف ہے۔

شیعہ رافضیہ اثناعشریہ نے اسلام کے ان تین اصل الاصول اور مرکزی بنیادوں پر تیشہ زنی کر کے دین کی پوری عمارت متزلزل کر دیا ہے۔شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں ان کے ائمہ کی جانب سے درجۂ شہرت وتواتر میں ایسی تصریحات پائی جاتی ہیں جنہیں درست تسلیم کر لینے کے بعد نہ صرف یہ کہ شیعہ دائرۂ اسلام سے خارج قرار پاتے ہیں بلکہ سرے سے اسلام کا وجود ہی مشکوک ومشتبہ ہو جاتا ہے۔مثلاً یہ کہ:

1....قرآن کریم محفوظ نہیں بلکہ اس میں ہر قسم کی تحریف ہوئی ہے۔العیاذ باللہ:

2....قرآن وسنت کی تعلیمات اور اُس کے حلال وحرام قیامت تک کیلئے نہیں،بلکہ ان کے بنیادی عقیدۂ امامت کی روشنی میں ہر امام کو کسی بھی چیز کے حلال وحرام کرنے کے اختیارات حاصل ہیں اور امام کا درجہ آنحضرت ﷺ کے برابر اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہے،اس پر وحی آتی ہے،اور وہ مفترض الطاعۃ ہوتا ہے،اس پر ایمان

لائے بغیر نجات ممکن نہیں۔شیعہ، اپنے اماموں پر نبی کے لفظ کا اطلاق نہیں کرتے لیکن حقیقت ومعنیٔ نبوت اس کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ایسے عقیدۂ امامت سے آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت کی نفی لازم آتی ہے۔

3.....دین اسلام کی بنیادیں تو دو عقیدوں تحریفِ قرآن اور عقیدۂ امامت سے ہی مل گئی تھیں مزید برآں رافضیہ امامیہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ سوائے تین، چار کے سب صحابہ کرامؓ (المعیاذبالله) کافرو مرتد ہو گئے تھے۔ کوقرآن وسنت بوقتِ نزول ہر چند درست وصحیح بھی ہو۔لیکن صحابہ کرامؓ کے متعلق شیعوں کے اس عقیدہ کی بناء پر قرآن یا دین کے کسی حصہ کا ثبوت وبقاء قطعیت وتواتر کے درجہ میں باقی نہیں رہ سکتا۔

تین ،چار کی روایت خبرآحاد میں سے ہوتی ہے خبر متواتر نہیں،اور خبر آحاد سے قرآن کریم اور عقائد کا ثبوت ممکن نہیں۔اہل سنت والجماعت اور شیعہ مجتہدین سب کا یہی مذہب ہے۔الغرض شیعہ اثناعشریہ،رافضیہ.....جومندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں کہ:

(1) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ ہے،اس میں تحریف وکمی بیش کی گئی ہے۔

(2) عقیدۂ امامت۔

(3) سوائے تین،چار کے باقی تمام صحابہ کرامؓ مرتد وکافر ہیں۔

(4) حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان اور الزام تراشی، جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجۂ شہرت وتواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔لہذا شیعہ اثناعشریہ جو عقائدِ بالا کے قائل ہیں،کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔مسلمانوں سے ان کا نکاح،شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے۔مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں،ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

اگر کوئی شیعہ یہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے،کیونکہ تقیہ (جھوٹ)ان کے مذہب میں عبادت ہے۔اور اگر وہ اپنے دعوی میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام شیعہ مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔(خیر الفتاوی:ج1:ص433)

محرم کی بدعت اور تعزیہ مشابہہ بِعِجْلِ سَامِرِیْ ہے:

دسویں محرم کو شربت بنانا،کھچڑا پکانا بدعت ہے،شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔تعزیہ بنانا گناہ ہے۔کیونکہ

یہ عوام کے بہت سے افعالِ شرکیہ کا سبب اور باعث بنتا ہے۔لوگ اس سے مرادیں مانگتے ہیں، چڑھاوے چڑھاتے ہیں،اوراس کے لئے منتیں مانتے ہیں وغیرہ۔اوران افعال کی قباحت اور شناعت شرعاً ظاہر ہے۔

پس تعزیہ شرعاً کوئی قابلِ احترام چیز نہیں ہوسکتا، بلکہ سامری کے بچھڑے کی طرح بمنزلہ ایک بُت کے ہے، جس کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے:لَنُحَرِّقَنَّہٗ:ارشادفرمایا تھا۔(خیر الفتاوی:ج1:ص555)

مرتد کو کیسے دفن کیا جائے:

سوال: مرتد جب قتل کردیا جائے تو اس کو کیسے دفن کیا جائے؟

جواب: گڑھا کھود کر کتے کی طرح اس میں پھینک دیا جائے۔(خیر الفتاوی:ج3:ص286)

منکوحہ مرتدہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی:

سوال: ایک عورت مسلمہ نے ایک مردِ مسلم کے ساتھ نکاح کیا، کچھ مدت کے بعد اس عورت کا خاوند مرگیا عدت گزارنے کے بعد دوسری جگہ نکاح ہوا، ابھی تک رُخصتی نہیں ہوئی تھی کہ ایک مسلم مرد نے اس کو اغوا کرلیا، اس کو مرتدہ بنا کر پھر مسلمان کر کے اس کے ساتھ اپنا نکاح کیا۔مرتدہ اس لئے بنایا تاکہ خاوند سے طلاق لینے کی ضرورت نہ پڑے۔ آیا نکاحِ اوّل باقی ہے یا نہیں؟اگر نکاحِ اوّل باقی ہے تو مرتد بنانے والے کی کیا سزا ہے؟

جواب: فقہاءِ متاخرین کے فتوے کی رُو سے عورت مرتد ہوجانے سے اس کا پہلا نکاح نہیں ٹوٹتا بلکہ باقی رہتا ہے جیسا کہ :حیلۂ ناجزہ: کے ملحقہ رسالہ میں موجود ہے۔صورتِ مسئولہ میں عورتِ مذکورہ کا پہلا نکاح باقی ہے، نکاحِ ثانی بعد الارتداد جائز نہیں، بلکہ نکاح علی النکاح ہے۔لہذا خاوند ثانی سے علیحدگی وتفریق واجب ہے۔مرتد بنانے والے کو فہمائش کر کے توبہ واستغفار اور عورت کے علیحدہ کرنے پر مجبور کیا جائے۔اگر باز نہ آئے تو اس سے قطع تعلق کیا جائے اور برادری کے لوگ اگر ڈرانے دھمکانے کی قدرت رکھتے ہوں اور کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے کچھ دھمکانا بھی چاہیے۔

(خیر الفتاوی:ج4:ص263)

قرآن پاک کو فرسودہ کتاب کہنے والے کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال: میری لڑکی نجمہ رفیق کی شادی تقریباً 14 ماہ پہلے خضر حیات ولد محمد نواز قوم چاون چاہ بنگلے والا سے ہوئی، کچھ عرصہ بعد ہمیں بتایا کہ میرا خاوند مجھے نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے، میں نے خضر حیات سے معلوم کیا تو اُس نے

جواب دیا نعوذ باللہ: نبی پاک ﷺ نبی نہیں بلکہ ایک سیاست دان تھے قرآن پاک ایک فرسودہ کتاب ہے، زندگی، موت قبر، حشر، جنت، دوزخ کوئی حقیقت نہیں، سب جھوٹ ہیں۔ جو مر گیا ختم۔ پورا موضع اس کی ان باتوں کا گواہ ہے۔ اس کے بعد خضر حیات کے بھائیوں سے بات کی تو تمام بھائیوں نے خضر حیات کے مطابق بیان دیا۔ میں اپنی لڑکی نجمہ رفیق کو گھر لے آیا۔

قرآن وسنت کے مطابق خضر حیات اور اُس کے تینوں بھائی مسلمان ہیں یا کافر؟ خضر حیات کا نکاح نجمہ رفیق سے باقی ہے یا ختم ہو چکا ہے؟ طلاق ہو چکی یا بغیر طلاق دوسری جگہ نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بر تقدیرِ صحتِ سوال اگر نکاح کے وقت بھی شخصِ مذکور کے یہی عقائد تھے تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، اور اگر نکاح کے بعد یہ عقائد اختیار کئے ہیں تو جب سے کئے ہیں اُس وقت سے وہ مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ بیوی کے ساتھ نکاح ختم ہو گیا۔ عدت کے بعد وہ آزاد ہے۔

سوال میں مذکور عقائد میں ضروریاتِ دین کا انکار کیا گیا ہے اور ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے۔ خضر حیات کے علاوہ بھی جو ان عقائد کے حامل ہیں ان کا بھی وہی حکم ہے جو اُوپر تحریر ہوا۔ اور جو ان کو مسلمان سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

(خیر الفتاوی: ج 4: ص 287)

مطلقہ مغلظہ مرتد ہو جائے تو بدوں حلالہ دوبارہ نکاح کا حکم:

سوال: زید نے نو مسلمہ عورت ساجدہ سے نکاح کیا، مگر برادری نے مجبور کر کے اسے تین طلاق دلوا دیں، جو منسلکہ طلاق نامہ میں درج ہیں۔ ساجدہ پھر عیسائی ہو گئی۔ زید بہت پشیمان ہے، وہ چاہتا ہے کہ ساجدہ کو دوبارہ مسلمان کرے، پھر اس سے نکاح کرے۔ کیا بدوں حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: ساجدہ کے دین سے مرتد ہو جانے سے حرمتِ مغلظہ ختم نہیں ہوئی، وہ بدستور حرام ہے۔ اسلام لانے کے بعد بھی تاوقتیکہ دوسری جگہ نکاح اور وظیفۂ زوجیت ادا ہونے کے بعد طلاق نہ ہو، زید کیلئے حلال نہیں ہو سکتی۔

(خیر الفتاوی: ج 4: ص 380)

مرتد سے طلاق لینے کی ضرورت نہیں:

سوال: زید کمیونسٹ ہو گیا، اسلامی احکام و عقائد سے نفرت و بیزاری کا علانیہ اظہار کرتا ہے، قرآن مجید کو پرانی کتاب نا قابلِ عمل کہتا ہے، اسلام کے مقابلہ میں روسی نظام و نظریات و افکار کی تعریف کرتا ہے، اور دہریت کا اتنا

ولداوہ ہے کہ اپنی منکوحہ مسماۃ ہندہ کو نماز ادا کرنے اور رمضان میں روزے سے رُوکتا ہے، بلکہ رُوکنے سے زیادہ مار پٹائی کرتا ہے۔اس صورت میں نکاح باقی ہے یا نہیں؟ اگر وہ تائب ہو جائے تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر واقعہ صحیح ہے کہ زید اسلامی عقائد سے نفرت وبیزاری کا اعلان کرتا ہے، وغیرہ وغیرہ، تو یہ مرتد ہے، اس کی بیوی اُس دن سے جب سے اس نے یہ کلماتِ کفر..... منہ سے بکے ہیں آزاد ہے، طلاق لینے کی ضرورت نہیں، بعد از عدت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اور حکومت پاکستان کو لازم ہے کہ اس شخص کو صرف تین دن کی مہلت دے کہ اپنے شبہات اسلام کے بارہ میں علمائے اسلام سے رفع کر لے۔ اگر شبہات ختم کر کے اسلام میں داخل ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ حکومت اس کو قتل کر دے، دوسرے شخص کو اجازت نہیں۔

(خیر الفتاوی: ج5: ص 241)

غیر مسلم والدہ ہو تو اسے پرورش کا حق ملے گا یا نہیں:

سوال: ایک عیسائی نے اپنے دین عیسائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا، اس کی بیوی بدستور عیسائی ہی رہی اور اپنے ماں باپ کے گھر جا بیٹھی اور اپنے نابالغ بچوں کو بھی ساتھ لے گئی۔ ایسی صورت میں بچوں کی پرورش کا حق شریعت محمدی کی رُو سے کس کو حاصل ہوگا؟

جواب: باپ کے تابع ہو کر اس نو مسلم کے یہ بچے شرعاً مسلمان ہیں۔ اور پرورش کا حق عام حالات میں والدہ کو ہوتا ہے۔ لیکن اگر ان بچوں کے بارے میں عیسائیت کے ساتھ مانوس ہو جانے کا خوف ہو تو انہیں والدہ سے لے کر باپ کے حوالے کرنا ضروری ہوگا۔

صورتِ مسئولہ میں مندرجہ بالا اندیشہ ظاہر ہے۔ اسلام کی نظر میں جسمانی تربیت کی بنسبت بچے کے فکر ونظر کو محفوظ رکھنا مقدم ہے۔ (خیر الفتاوی: ج4: ص 576)

تعمیر مسجد میں غیر مسلم سے چندہ لینا:

سوال: کیا نصرانی کا چندہ مسجد کو لگ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد ایک خالص مذہبی معاملہ ہے اور خالص دینی اور مذہبی معاملے میں ان سے چندہ نہ لیا جائے اگر نصرانی کا چندہ وصول ہو چکا ہو اور واپس کرنا مناسب نہ ہو تو بادلِ نخواستہ بیت الخلاء اور غسل خانے وغیرہ میں استعمال کر لیا جائے۔ (خیر الفتاوی: ج6: ص 434)

کافر، مسلمان کی وصیت کا گواہ نہیں بن سکتا:

سوال: ایک مسلمان نے مرتے وقت اپنی کل جائیداد ایک عیسائی کے نام کردی اور اس پر عیسائیوں ہی کو گواہ بنالیا۔ کیا یہ وصیت نامہ شرعاً معتبر ہے؟

جواب: بر تقدیرِ صحتِ واقعہ یہ وصیت نامہ عند الشرع غیر معتبر ہے۔ لہذا غیر مسلم بوجہِ وصیت اس جائیداد سے کچھ نہیں لے سکتا۔ (خیر الفتاوی: ج 3: ص 223)

غیر مسلم عامل کو زکوۃ نہ دی جائے:

سوال: مصارفِ زکوۃ میں: العاملین علیہا: کے متعلق کیا حکم ہے؟ یہ عاملین: کیف ما اتّفق: مستحقِ زکوۃ ہیں یا بشرطِ اسلام؟

جواب: اصل یہی ہے کہ عامل و محصلِ زکوۃ مسلمان ہوں۔ کافر مصرفِ زکوۃ نہیں۔

(خیر الفتاوی: ج 3: ص 407)

مسلمانوں کے قبرستان میں غیر مسلم کو دفن کرنے کا حکم:

سوال: ایک گاؤں میں قبرستان کا رقبہ دو ایکڑ ہے جس میں مسلمان اور عیسائی مشترکہ طور پر اپنے مُردوں کو دفناتے ہیں۔ عیسائیوں کے لئے علیحدہ کوئی جگہ نہیں ہے۔ کیا مسلمانوں کے قبرستان میں عیسائی مُردوں کو رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پہلے جو عیسائی مُردے مسلمانوں کے ساتھ رکھے جا چکے ہیں، اُن کو وہاں سے نکالا جائے یا نہیں؟ آئندہ کے لئے کیا صورت اختیار کی جائے؟

جواب: کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ غیر مسلم کو عذاب، کفر کے سبب یقینی ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی اموات کے لئے باعثِ ایذاء ہے۔

عیسائی اپنے لئے الگ قبرستان حکومت سے الاٹ کرائیں۔ آئندہ کسی غیر مسلم عیسائی یا مرزائی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ (خیر الفتاوی: ج 6: ص 593)

کفار سے محبت اور تعلق رکھنا:

کفار کے ساتھ بلا ضرورت میل جول فی نفسہ بُرا ہے کیونکہ صحبت و اختلاط ہی سے محبت بڑھتی ہے اور

ساتھ کھانے سے اُور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔اور کفار سے تعلق ومحبت بنصِ قرآن ممنوع ہے۔حافظ ابن تیمیہؒ نے اپنے رسالہ :اقتضاء الصراط المستقیم فی مخالفۃ اصحاب الجحیم: میں اس موضوع پر مفصل کلام فرمایا ہے کہ مسلمان کو چاہئے کہ کافر سے زائد از حاجت کوئی تعلق نہ رکھے لیکن ان کے ساتھ احسان وسلوک کرتے رہیں،آپ کے عمل سے وہ متاثر ہوں متنفر نہ ہوں،ان کو صراط مستقیم پر لانے کا دل میں جذبہ اور تڑپ ہو مگر دل میں ان کی محبت نہ ہو۔اگر کوئی ضرورت اکٹھے کھانے کی داعی ہو تو جائز ہے۔خلاصہ یہ کہ اکٹھے کھانا دلی محبت سے نہ ہو تو ضرورت کے تحت جائز ہے۔(خیر الفتاوی:ج1:ص386)

کفار سے دلی محبت رکھنا:

واضح رہے کہ موالات یعنی دلی محبت ومؤدت کسی غیر مسلم سے کسی بھی حال میں قطعاً جائز نہیں۔لقولہ تعالی:یٰایھا الّذین امنوا لاتتّخذوا عدوّی وعدوّکم اولیآء:

البتہ مواسات یعنی ہمدردی،خیر خواہی،نفع رسانی کی اجازت ہے،لیکن جو کفار برسرِ پیکار ہوں ان کے ساتھ اس کی بھی اجازت نہیں۔

تعلقات کا تیسرا درجہ مدارات یعنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ ہے۔یہ بھی غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے بشرطیکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا ہو یا وہ بحیثیت مہمان آئے ہوں یا ان کے شر اور فتنہ سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو۔

آخری درجہ معاملات ہے،یعنی کفار سے تجارت،اجارات،صنعت وحرفت کے معاملات،یہ بھی جائز ہیں،بجز ایسی حالت کے کہ ان سے عام مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہو،اگر ایسا ہو تو یہ بھی جائز نہیں۔(خیر الفتاوی:ج1:ص387)

کفار سے دوستی ومحبت رکھنا:

سچا مؤمن وہ ہے جو ایک مقصد کے تحت زندگی گزارتا ہے۔اس کا اٹھنا بیٹھنا،سونا جاگنا،آنا جانا،بولنا یا نہ بولنا، اسی مقصد کے تحت ہوتا ہے اور وہ مقصد.....اللہ تعالی جل شانہ کی رضا اور خوشنودی ہے۔اور جو ایک مقصد کے تحت زندگی گزار رہا ہو وہ کبھی بھی کسی ایسے شخص سے دلی لگاؤ اور محبت پیدا نہیں کرے گا جو اس کے مقصد کا دشمن اور مخالف ہو۔کافر خواہ کوئی بھی ہو وہ مسلمان کے مقصد کا کھلا دشمن ہے۔اور یہ ایک حقیقت ہے محسوس ہو یا نہ ہو،کوئی سمجھے نہ سمجھے۔اسی وجہ سے کہ قرآنی تصریحات کے مطابق کسی بھی کافر سے کسی بھی حال میں دلی دوستی اور یارانہ جائز نہیں،خدا کے ساتھ شریک

ٹھہرانے والوں کے ساتھ محبت و دوستی رکھنے والا کس منہ سے خدا کو کہے گا کہ اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ بقول شاعر.....

کعبہ کس منہ سے جاؤں گے غالب ! شرم تم کو مگر آتی نہیں

البتہ غیر مسلموں کے ساتھ تجارتی لین دین، حسن سلوک، رواداری اور احسان، ہمدردی ونفع رسانی کی اسلام اجازت دیتا ہے بشرطیکہ یہ بھی اسی مقصد کے تحت ہوں۔ یعنی ان کو راہِ راست پر لانا اور انہیں اسلام کے محاسن سے آگاہ کرنا مقصود ہو۔

جس خوش اخلاقی سے وہ پیش آئے آپ اس سے بڑھ کر پیش آئیں مگر، یہ ضرور خیال رہیں کہ یہ تعلقات.... دینی حدود میں رہیں اور مقصد.....تعلقات پر قربان نہ ہو۔

اگر ایک مسلمان کا غیر مسلم سے یارانہ اور دلی دوستی ہے تو پھر اس مسلمان کو چھوڑ دیا جائے تاکہ اسے احساس پیدا ہو، اور اگر یہ نہیں تو پھر تعلقات توڑنے مناسب نہیں۔(خیر الفتاوی:ج1:ص388)

مشرک کی امامت:

شرک کرنے والے امام کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی، مشرک کی اقتداء نا جائز ہے۔(خیر الفتاوی:ج2:ص375)

غیر مسلم کا اپنی عبادت گاہ مسجد کی طرح بنانا:

غیر مسلم کی عبادت گاہوں پر مسجد کا اطلاق ہرگز درست نہیں ہے۔ ایسے ہی غیر مسلموں کو یہ بھی اجازت نہیں کہ وہ اپنے عبادت خانوں کی تعمیر، مسجد کی طرز پر کریں یا ان کا نام مسجد رکھیں۔(خیر الفتاوی:ج2:ص760)

کافر کا جنازہ پڑھنا اور اس کے لئے استغفار کرنا:

کافر کی صرف تعزیت جائز ہے، اس کا جنازہ پڑھنا یا اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا نا جائز ہے۔ ایسے ہی اس کی قبر پر جانا بھی جائز نہیں۔ چنانچہ بیان القرآن میں ہے کہ: کافر کے جنازے پر نماز اور اس کیلئے استغفار جائز نہیں۔

(خیر الفتاوی:ج3:ص225)

کافر کو زکوۃ دینا:

کافر کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی۔(خیر الفتاوی:ج3:ص356)

غیر مسلموں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

آنحضرت ﷺ کے دور سے لے کر آج تک تعاملِ مسلمین یہی ہے کہ مسلمانوں اور کفار کے قبرستان علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔اور تعاملِ اُمت حجت قطعیہ ہے۔

قبرستان میں داخلہ کے وقت سلام سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفار کا دفن مسلمانوں کے قبرستان میں جائز نہیں، وہ الفاظ یہ ہے:السلام علیکم دار قوم مؤمنین؛ اضافت دار مؤمنین کی طرف علامتِ تخصیص ہے اور یہ الفاظ حدیث میں وارد ہیں۔

اگر اتفاقاً چند مسلمان اور کافر مُردے باہم مل جائیں اور کوئی امتیازی علامت موجود نہ ہو تو فقہاء کرامؒ نے لکھا ہے کہ اُن کو بھی علیحدہ دفن کیا جائے۔ہر چند اُن میں مسلمان بھی ہیں لیکن مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے لامحالہ کافر بھی وہیں دفن ہوں گے،اور یہ جائز نہیں ہے۔

اگر کوئی ذمیہ عورت مسلمانوں سے حاملہ ہو اور بحالتِ حمل اس کا انتقال ہو گیا تو فقہائے کرامؒ فرماتے ہیں کہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کیا جائے،کیونکہ بچہ جب تک اس کے پیٹ میں ہے اُسی کا جز ہے کہ وہ کافر ہے۔لہذا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔یہ صراحت ہے اس بات کی کہ غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے۔(خیر الفتاوی:ج3:ص 241)

غیر مسلم کو زکوۃ دینا:

غیر مسلم کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔(خیر الفتاوی:ج3:ص 408)

کفار سے چندہ لینا:

کفار کا چندہ مسلمانوں کو اس شرط سے قبول کرنا جائز ہے کہ کل کو وہ اسلام پر احسان نہ رکھیں اور نہ ہی اہل اسلام ان کے ممنون ہو کر ان کے مذہبی شعار میں شرکت کرنے لگ جائیں۔(خیر الفتاوی:ج6:ص 435)

غیر مسلم سے چندہ لینا:

غیر مسلم سے چندہ لینے کی صورت میں یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ وہ چندہ دے کر کمزوریٔ ایمان و مسلمانوں کیلئے ابتلاء کا باعث نہ بن سکے۔(خیر الفتاوی:ج6:ص 440)

میت کی مجلسِ بدعات میں تاویل کے ساتھ شرکت کرنا اور اس کی امامت کا حکم:

سوال: ہمارے دیوبندی مکتب فکر کی جامع مسجد کے امام اور متولیان وغیرہ میت کی رسوم..... تیجہ وغیرہ میں شرکت کرتے ہیں، اگر انہیں منع کیا جائے تو وہ جواب میں آیت: ادع الی سبیل ربک باالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ: پڑھتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب: ثواب پہنچانے کا مروّج طریقہ جس میں ایام و اعمال کی تعیین ہوتی ہے، نیز اس کا التزام کیا جاتا ہو بدعت ہے۔

امام صاحب کا باوجود مسئلہ معلوم ہونے کے بدعات کی مجلس میں شریک ہونا کسی طرح درست نہیں، مقتداء حضرات کی شرکت، لوگوں کے عقائد کے فساد کا سبب بنتی ہے۔

ایسے لوگوں کیلئے تو حکم یہ ہے کہ اگر اتفاقاً بھی کسی ایسی مجلس میں پہنچ جائیں تو اُٹھ جائیں، چہ جائیکہ باوجود علم کے شرکت کی جائے۔

آیتِ مذکورہ فی السوال کو اگر وہ اس مقصد کیلئے پڑھتے ہیں کہ: دعوۃ بالحکمۃ: کیلئے بدعات میں شرکت جائز ہے تو وہ یقیناً غلط سمجھتے ہیں اور وہ دعوتِ ہدایت کی بجائے بدعت کی تائید و نصرت کر رہے ہیں۔ ان کا اپنے اس عمل پر اصرار..... ان کی امامت کے لئے مفضی الی الکراہت ہے۔ (خیر الفتاوی: ج3: ص232)

بدعتی کی امامت:

فاسق اور مبتدع کی امامت مکروہ، بکراہتِ تحریم ہے۔ (خیر الفتاوی: ج2: ص326)

تاج المحدّثین، قدوۃ العلماء
حضرت مولانا خلیل احمد صاحب
محدّث سہارنپوریؒ کا فتوی

روافض کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: شیعہ سنّی جو حضرت علیؓ کو مشکل کشا بھی کہتے ہیں، اور ان کی قسم بھی کھاتے ہیں، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: محققین کے نزدیک سنّی روافض کافر بحکم مرتد ہیں، لہذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں: وفی العالمگیریہ: وھولاء القوم (ای الروافض) خارجون عن ملة الاسلام واحکامھم احکام المرتدین: کذافی الظھیریہ: وفی الھدایہ: ولا توکل ذبیحة المجوسی والمرتد: البتہ جو علماء (ان کو) بحکم اہل کتاب کہتے ہیں اُن کے نزدیک جائز ہوگا۔ (فتاوی مظاہر علوم: ج1: ص287)

تعزیہ بنانے اور اس کو دیکھنے اور اس میں شریک ہونے کا حکم:

سوال: ایک شخص از روئے حدیث: اکرموا الصحابی: اور: ویضع من لانفس لہ: تعزیہ بنانے کو جائز بتلاتا ہے، اور کہتا ہے کہ تعزیہ کو بروز محرم صرف اس اعتقاد سے دیکھنا کہ یہ حضرت حسینؓ کے روضہ کا نقشہ ہے، نہ اس میں کوئی تصویر ہے اور نہ ہی اس کو معبود سمجھے جائز ہے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کے روضے کا نقشہ اور بیت اللہ کا نقشہ دیکھنا جائز

ہے ایسے ہی اس کا دیکھنا بھی جائز ہے۔

ایک عالم نے شخص مذکور کے بارے میں فتویٰ دیا ہے کہ ایسا شخص دائرہ اہل سنت سے نکل کر رافضی ہو جاتا ہے، اور ایسے شخص کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اور وہ فاسق و فاجر ہے۔ کیا شخص مذکور کے متعلق عالم صاحب کا فتوی صحیح ہے یا نہیں؟ اور اس اعتقاد سے تعزیہ بنانا اور دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ بنانا اور تعزیہ کے ساتھ شریک ہونا اور بنظر تعظیم اس کو دیکھنا شعار روافض سے ہے، اور تشبہ بالروافض ہے۔ اور جو شخص روافض کا شعار بجالاتا ہے وہ بحکم ظاہر شرع روافض میں شمار ہوگا۔ دیکھو زنار پہننا اور زی کفار اختیار کرنا بروئے شرع کفر لکھا ہے، حالانکہ بظاہر وہ شخص اپنے اعتقاد میں مسلمانی کا اظہار کرتا ہے، لہذا جو شعار اختیار کیا جائے اسی کا حکم ہوگا۔

پس ایسے شخص پر جو تعزیہ بناتا ہے کو کسی تاویل سے بنائے اور فیما بینہ و بین اللّٰہ اس کے کچھ ہی نیت ہو لیکن بحکم ظاہر شرع اس کو رفض سے تعبیر کیا جائے گا۔ اور مستفتی نے جس حدیث سے تعزیہ کا جواز ثابت کرنا چاہا ہے وہ بھی غلط ہے اور نہ اس سے یہ مدعا ثابت ہوتا ہے۔

پس جس عالم نے رفض کا فتوی شخص مذکور پر دیا ہے وہ صحیح ہے۔ (فتاوی مظاہر علوم: ج 1: ص 335)

(1) جہاں پر روافض، صحابہ کرامؓ کی عظمت کو کم کرنے کے درپے ہوں وہاں پر صحابہ کرامؓ کے مناقب بیان کرنا اشد واجبات سے ہوگا:

(2) جس مجلس میں خلفاء ثلاثہؓ کے فضائل بیان نہ کئے جائے اُس مجلس میں شرکت کرنے کا حکم:

(3) مصائب حسنینؓ کا ذکر بغیر ذکر مناقب خلفائے ثلاثہؓ کے جائز نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حضرات خلفاء ثلاثہؓ کے متعلق باتیں شیعوں کی جن مقامات کے سینوں میں پہنچتی ہیں، اُن مقامات کی ہر تقریب ذکر بزرگان دین میں ذکر فضائل خلفاء ثلاثہؓ ضروری ہے یا نہیں؟ اور بغرض خوشنودی شیعہ جس تقریب ذکر بزرگان دین میں ذکر فضائل خلفاء ثلاثہؓ نہ کیا جائے اُس

تقریب میں شریک ہونا چاہئے یا نہیں؟

جواب: حضرات خلفاء ثلاثہؓ یعنی سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ وسیدنا عثمان غنیؓ کے متعلق یا آئمہ ثلاثہؓ یعنی حضرت علیؓ وحضرت حسنؓ وحضرت حسینؓ کے متعلق شیعوں کی باتیں جن مقامات کے سنیوں میں پہنچتی ہیں یا پہنچنے کا احتمال ہو، اُن مقامات پر ہر تقریب ذکر صالحین میں بیان فضائل خلفاء ثلاثہؓ ضروری اور سخت ضروری ہے۔ اس پر بہت سارے دلائل موجود ہیں۔

دلیل اوّل: ذکر حضرات خلفائے راشدینؓ ایسا ضروری شعار مذہب ہے کہ علمائے کرام نے کسی کتاب میں، کسی خطبہ میں، کسی وعظ میں ترک نہیں کیا، بلکہ علماء کرام کی سینکڑوں کتابیں اسی باب میں موجود ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحبؒ کے ایک مکتوب میں یہ افادہ ہے کہ ذکر جمیل خلفائے راشدینؓ شعار مذہب اہل سنت ہے، اس کو خطبہ میں جس نے ترک کیا ہے، وعید: من تشبہ بقوم فھو منھم: سے وہ بچ نہیں سکتا ہے۔ بنابر اس کے جس تقریب ذکر صالحین میں ذکر جمیل خلفائے راشدینؓ نہ ہوگا، اُس تقریب کے بانی وذاکر وقاری وشرکاء جمیعاً بحکم: من تشبہ: روافض کے ساتھ محشور ہوں گے۔

اور علامہ ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں لکھا ہے: کما ان المسلمین والکفار اذا کان لھؤلاء شعار وجب اظھار شعار الاسلام فی تلک الحالۃ ھذا واجب فی کل زمان ومکان:

علامہ ممدوحؒ کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ ہر تقریب ذکر صالحین میں ذکر جمیل خلفائے راشدینؓ واجب اور ضروری شعار مذہب ہے۔

دلیل دوم: علامہ ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں لکھا ہے کہ: طلمنکی نے میمون بن مروان سے روایت کی ہے کہ حاکم بصرہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بصرہ میں جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے تو بعد حمد وثنائے خدا کے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے تھے، پھر سیدنا فاروق اعظمؓ کی تعریف کرتے تھے اور اُن کیلئے دعا کرتے تھے۔ ضبہ بن محصن عزی کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تم نے سیدنا فاروق اعظمؓ کے صاحب سیدنا صدیق اکبرؓ کا ذکر سیدنا فاروق اعظمؓ سے پہلے کیوں نہ کیا؟ پھر بیٹھ گئے۔ جب یہ واقعہ کئی مرتبہ ہوا تو حضرت ابوموسیٰ نے ان کو ڈانٹا، اور سیدنا فاروق اعظمؓ کو لکھ بھیجا کہ ضبہ ہم پر اعتراض کرتا ہے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے ضبہ کے پاس لکھ بھیجا کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ جب ضبہ مدینہ میں سیدنا فاروق اعظمؓ کے پاس آئے تو دربان نے سیدنا فاروق اعظمؓ کو اطلاع دی کہ ضبہ عزی حاضر ہے، سیدنا فاروق اعظمؓ نے اجازت دی۔ جب ضبہ اندر آئے تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے کہا کہ ضبہ کیلئے نہ مرحبا ہے نہ اہل نہ مال۔ ضبہ نے کہا کہ مرحبا تو خدا

تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے ہے اور میرے پاس نہ آل ہے نہ مال، پس بتائیں! کہ آپ نے بےقصور مجھ کو میرے شہر سے کیوں بلایا؟ میری نہ کوئی خطا ہے نہ کوئی قصور؟ سیدنا فاروق اعظمؓ نے پوچھا کہ تمہارے حاکم حضرت ابوموسیٰ اور تمہارے درمیان کیا جھگڑا ہے؟ ضبہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ابوموسیٰ خطبۂ جمعہ میں بعد حمد و ثنائے خدا کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں پھر آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کیلئے دعا کرتے ہیں۔ پس مجھ کو غصہ آیا، میں نے کہا کہ تم سیدنا فاروق اعظمؓ کے صاحب سیدنا صدیق اکبرؓ کا ذکر کیوں نہیں کرتے ہو؟ کیا تم سیدنا فاروق اعظمؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ سے افضل سمجھتے ہو؟ اسی بات پر حضرت ابوموسیٰ نے میری شکایت آپ کو لکھ بھیجی۔

سیدنا فاروق اعظمؓ پیچھے ہٹ کر روتے ہوئے کہتے جاتے تھے واللہ اے ضبہ! تُو ابوموسیٰ سے اَوْفق وَ اَرْشد ہو۔ اے ضبہ! تم میرا قصور معاف کرو گے؟ ضبہ نے کہا کہ: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کا قصور معاف کرے۔ پھر سیدنا فاروق اعظمؓ رُو رُو کے کہنے لگے کہ عمر اور تمام آلِ عمر سے ایک دن اور ایک رات سیدنا صدیق اکبرؓ کی بہتر ہے۔ پھر سیدنا فاروق اعظمؓ نے حضرت ابوموسیٰ کو ملامت کا خط لکھا۔

اس واقعہ سے ظاہر و باہر ہے کہ ذکر صالحین میں احیاناً بھی بغیر ذکر افضل کے ذکر مفضول کرنا ایسا شدید منکر ہے کہ حضرت ضبہؓ ایسے اوفق و ارشد کو حاکم واجب الاطاعت پر شدید معترض بنایا اور سیدنا فاروق اعظمؓ ایسے خلیفۂ راشد کو رُلایا، اور حضرت ابوموسیٰ ایسے حاکم بصرہ کو مورد ملامت امام مرشد بنایا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی موقع ذکر صالحین میں بغیر ذکر افضل کے ذکر مفضول ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

پس کسی تقریب ذکر صالحین میں بغیر ذکر جمیل خلفائے ثلاثہؓ کے کسی غیر نبی کا ذکر جمیل ہرگز نہ کرنا چاہئے، کیونکہ افضلیت ہر سہ خلفاء ثلاثہؓ از تمام غیر انبیاء کرام علیہم السلام امر قطعی ہے۔

دلیل سوم: صحیح بخاری میں ہے: اذا ذکر الصالحین فحیّ هلا بعمرؓ: جب اچھے لوگوں کا ذکر کیا جائے تو عمر بن خطابؓ کا ذکر ضرور کیا جائے۔ یہ اثر صحیح ذکر صالحین کی ہر تقریب میں ذکر خیر سیدنا فاروق اعظمؓ کے ضروری ہونے پر نص صریح ہے۔ پس ذکر جمیل سیدنا صدیق اکبرؓ بدرجۂ اولیٰ ضروری ہوگا۔

دلیل چہارم: بلاشبہ صحیح ہے حدیث شریف: اذا لعن اٰخر هذه الامة اولها فمن کتم حدیثا فقد کتم ما انزل الله عزوجل: جب اس اُمت کے ابتدائی لوگوں کو (یعنی صحابہ کرامؓ کو) اس اُمت کے دوسرے لوگ بُرا کہیں پھر (فضائل صحابہؓ کی باتوں سے) جس نے ایک بات بھی چھپایا اُس نے قرآن پاک کو چھپا ڈالا۔ چونکہ قرآن پاک کو چھپا ڈالنا خدائے پاک کے دین کو یعنی مذہب اہل سنت کو دنیا سے ناپید کر دینا ہے، اور فضائل

صحابہ کرامؓ کی باتوں سے کسی بات کو چھپانا اظہار فضائل صحابہ کرامؓ میں کمی کرنا ہے۔اور صحابہ کرامؓ اس امت کے ابتدائی لوگ ہیں، دوسرے کلمہ گویان اس امت کے دوسرے لوگ اور تمام صحابہ کرامؓ کو کوئی فرق کلمہ گوئے اسلام بُرا نہیں کہتا ہے۔اور معین معان کے حکم میں ہوتا ہے۔

لہذا یقینی مدعا اس حدیث شریف :اذالعن: کا یہ ہے کہ جن صحابہ کرامؓ کو کوئی فرق کلمہ گوئے اسلام بُرا کہے ان صحابہ کرامؓ کے اظہار فضائل وجلائل میں جس نے حدِ امکان سے کچھ بھی کمی کی یا کمی کرائی اس نے خدائے پاک کے دین (یعنی مذہب اہل سنت) دنیا سے ناپید کردیا۔یہ تو مدعائے حدیث شریف مذکور ہے اور یہ عالم آشکارا ہے کہ ہندوستان کے اکثر مقاموں میں شرذمہ کلمہ گویان اسلام فرقۂ رافضۂ کفرہ کا افضل ترین صحابہ کرامؓ وافضل ترین خاصان خدا کو بعد انبیاء کرام علیہم السلام حضرات خلفاء ثلاثہؓ کو بُرا کہنے کی کچھ انتہا نہیں ہے۔

لہذا ہندوستان کی جس تقریب خاصان خدا میں فضائل خلفائے ثلاثہؓ حدِ امکان سے کچھ بھی کم بیان کئے جائیں گے یا کم پڑھے جائیں گے مذکورہ حدیث شریف :اذالـــعـــن: کی رُو سے جو لوگ اس تقریب کے بانی یا ذاکر یا قاری یا شریک ہوں گے وہ سب لوگ خدائے پاک کے دین مذہب اہل سنت کو دنیا سے ناپید کرنے والے و ناپید کرانے والے سُنّی نما رافضی و رافضی گر ہوں گے۔کوئی سچا سنی نہ ایسی تقریب میں شریک ہوسکتا ہے نہ ایسے تقریب کے بانی یا ذاکر یا قاری کو پیشوا بنا سکتا ہے۔

دلیل پنجم: چونکہ ہندوستان کی جس تقریب ذکر خاصان خدا میں فضائل حضرات خلفاء ثلاثہؓ حدِ امکان سے کچھ بھی کم بیان کئے جائیں گے یا کم پڑھے جائیں گے مذکورہ بالا حدیث شریف :اذالـعـن: کے مطابق اس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شریک لوگوں نے قرآن پاک کو دنیا سے ناپید کردیا۔لہذا بحکم آیت کریمہ :انّ الّذین یکتمون ماانزلنامن البیّنات والھدیٰ من بعدمابیّنّاہ للنّاس فی الکتٰب اولٰئک یلعنھم اللّٰہ ویلعنھم اللٰعنون: اُن لوگوں پر ہر وقت پروردگار عالم و جمیع لاعنین کی لعنت ہوتی رہے گی۔

دلیل ششم: بلاشک صحیح ہے حدیث شریف :اذاسبّ اصحابی وظھرت الفتن اوقال البدع ولم یظھر العالم علمہ فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملائکۃ والنّاس اجمعین ،لایقبل اللّٰہ منہ صرفا ولاعدلا: جب بُرے کہے جائیں میرے اصحاب اور ظاہر ہوں فتنے یا فرمایا بدعتیں،پھر عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے (یعنی صحابہ کرامؓ کو بُرے کہے جائیں ان صحابہؓ کے محاسن ومکارم نہ ظاہر کرتا رہے) اس عالم پر خدا اور تمام فرشتوں وتمام آدمیوں کی لعنت ،اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کا فرض ونفل کچھ قبول نہ کرے گا۔

چونکہ کوئی فرقِ کلمہ گوئے اسلام تمام صحابہ کرامؓ کا بُرا کہنے والا نہیں ہے، اور صحابہ کرامؓ افضل ترین خاصانِ خدا بعد انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور جو جن لوگوں کا معین ہوتا ہے وہ انہیں لوگوں میں داخل ہوتا ہے۔

لہذا حسب منشائے حدیث: اذا ســـب: جن ملکوں کے کل یا بعض مقاموں میں جن صحابہ کرامؓ کے بُرا کہنے والے موجود ہوں اُن ملکوں میں ذکر خاصانِ خدا کی جس تقریب میں ان صحابہ کرامؓ کے فضائل نہ بیان کئے جائیں گے یا نہ پڑھے جائیں گے اُس تقریب کے بانی و قاری و ذاکر و شریک لوگوں پر ہر وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں کی لعنت ہوتی رہے گی، اللہ تعالیٰ جل شانہ اُن لوگوں کا فرض و نفل کچھ قبول نہ کرے گا۔

یہ تو منشا حدیث شریف: اذا ســـــب: مذکورہ ہے۔ اور یہ دائمی مشاہدہ خاص و عام ہے کہ افضل ترین صحابہؓ حضرات خلفاء ثلاثہؓ کے بُرا کہنے والے روافض ہندوستان کے اکثر مقاموں میں موجود ہیں۔ لہذا حسب منشاء حدیث شریف: اذا ســـــب: مذکور ہندوستان کی جس تقریب ذکر خاصانِ خدا میں حضرات خلفاء ثلاثہؓ کے فضائل نہ بیان کئے جائیں گے یا نہ پڑھے جائیں گے، اُس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شریک لوگوں پر اللہ و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں کی لعنت ہوتی رہے گی۔ اللہ اُن لوگوں کا فرض و نفل کچھ قبول نہ کرے گا۔ کوئی خائفِ خدا، طالبِ نجاتِ عقبیٰ نہ ایسی تقریب میں شریک ہوسکتا ہے نہ ایسی تقریب کے بانی یا ذاکر یا قاری کو پیشوا بنا سکتا ہے۔

دلیل ہفتم: بحکم عقل صریح و نقل صحیح ہر سہ خلفاء ثلاثہؓ کی محبت و شکر نعمت بلاشبہ واجب ہے۔ پس ادائے شکر واجب و اظہار محبت کے لئے ہر مجمع و محفل ذکر صالحین میں اظہار فضائل و جلائل خلفاء ثلاثہؓ جس سے شوکت و علو مرتبت خلفاء ثلاثہؓ اعلیٰ پیانے پر ظاہر ہو خصوصاً جہاں روافض ان حضرات کی شوکت کو پست کرنے کے درپے ہوں بلاشبہ اشد واجبات سے ہوگا۔ اور جس تقریب ذکر صالحین کے بانی و ذاکر و قاری و شرکاء محبّ حضرات خلفائے ثلاثہؓ ہوں گے بحکم عقل صریح و حدیث صحیح: من احب شیئا اکثر ذکرہ: وہ تقریب ذکر فضائل خلفائے ثلاثہؓ سے خالی نہیں ہوسکتی ہے۔ اور خوشنودی روافض کے واسطے جس تقریب ذکر صالحین میں فضائل خلفائے ثلاثہؓ نہ کیا جائے گا اُس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شرکاء جمیعاً مُحبِ روافض ہوں گے۔

پس بحکم حدیث صحیح: المرء مع من احبّ: روافض کے ساتھ محشور ہوں گے اور خوشنودی خدا کے کام میں دشمنانِ خدا روافض پر دغا کی خوشنودی کو شریک کرنے کی وجہ سے مشترک فی العمل بھی ہوں گے۔

دلیل ہشتم: اگر ایسے مقامات پر ذکر صالحین کی تقریبوں میں فضائل خلفائے ثلاثہؓ کا بیان نہ ہوا کرے گا تو عقائد میں رافضیت پیدا ہو کر اکثر سنی شکار روافض ہو جائیں گے، خصوصاً بغیر فضائل خلفائے ثلاثہؓ کے

واقعاتِ کربلا سنانا یا سنوانا تو بلاشبہ سنیوں کو رافضی بنانا ہے، دووجہوں سے:

وجہ اوّل:

بے شمار مشاہدات اور موجودہ و گذشتہ علماء کے افادات سے متیقن ہو چکا ہے کہ جو لوگ معتد بہ عقل اور فضائل حضرات خلفائے ثلاثہؓ سے معتد بہا واقفیت رکھتے ہیں باستماع واقعاتِ کربلا اُن لوگوں کو حضرات خلفائے ثلاثہؓ سے عقیدت اور محبت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جو لوگ معتد بہ عقل والے ہیں اُن لوگوں کا اعتقاد جازم ہے کہ حضرات خلفاء ثلاثہؓ سے کوئی بھی زندہ ہوتے تو کوئی دشمن حضرت حسینؓ کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرسکتا اور (نیز) جو لوگ فضائل حضرات خلفاء ثلاثہؓ سے واقفیت معتد بہا رکھتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرات خلفائے ثلاثہؓ سے کسی کی نسبت کوئی بُرائی دل میں آجائے یا زبان سے نکل جائے تو خدا تعالیٰ جل شانہ و رسول ﷺ کی تکذیب ہو جائے، کیونکہ ہر سہ حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے خلیفۂ راشد و امام مرشد و افضل ترین خاصان خدا بعد انبیاء ہونے کی شہادتوں سے قرآن و حدیث لبریز ہیں۔

اور جو لوگ کم عقل اور فضائل حضرات خلفائے ثلاثہؓ سے ناواقف یا کم واقف ہیں باستماع واقعاتِ کربلا اکثر اُن لوگوں کو خلفائے ثلاثہؓ سے بھی نفرت و عداوت پیدا ہو کر وہ لوگ عنداللہ روافض میں داخل ہو جاتے ہیں۔

لہذا بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے واقعاتِ کربلا سنانا یا سنوانا بلاشبہ جو لوگ کم عقل اور فضائل حضرات خلفائے ثلاثہؓ سے ناواقف یا کم واقف ہیں اُن لوگوں کو رافضی بنانا ہے۔ (والعیاذ باللہ)

وجہ دوم:

موجودہ و گذشتہ علماء کرام کی ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ بغیر فضائل صحابہؓ کے واقعاتِ کربلا بیان کرنے میں روافض کی مشابہت ہے۔ اس تصریح میں صحابہ کرامؓ سے حضرات خلفائے ثلاثہؓ مراد ہیں، بغیر اس کے مشابہت دفع نہیں ہوسکتی ہے نہ ضرر مذکور وجہ اوّل دفع ہوسکتا ہے، نہ ذکر مفضول بغیر افضل کے معصیت سے اجتناب ہوسکتا ہے۔

پس بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے واقعاتِ کربلا جو لوگ سنیں گے یا سنائیں گے یا سنوائیں گے بوجہ مشابہت وہ لوگ عنداللہ سنیوں سے خارج رافضیوں میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ صحیح ہے حدیث: من تشبّہ بقوم فھو منھم: اپنے فعل سے جو جس قوم کا مشابہ ہوگا وہ اسی قوم سے ہوگا۔

پس دونوں وجہوں سے خوب ظاہر ہے کہ بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے واقعاتِ کربلا کا سننا یا سنانا یا سنوانا اپنے کو بھی دوسروں کو بھی رافضی بنانا ہے۔ پس جس تقریب میں بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے واقعاتِ کربلا پڑھے جائیں گے، اُس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شرکاء جمیعاً سُنّی نما رافضی و رافضی گر ہوں گے۔

(اعاذنااللّٰہ منہ)۔(فتاوی مظاہر علوم:ج 1:ص 348)

(1) مجمع ذکر صالحین میں نظم مدح خلفاء ثلاثہؓ پڑھنا و پڑھوانا جائز اور مستحب ہے، لیکن بصورتِ مزاحمتِ روافض اشد واجبات سے ہے:

(2) محض خوشنودی شیعہ کے واسطے جس تقریب میں قصائد مدح خلفاءؓ نہ پڑھے جائیں اُس تقریب میں شرکت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زیادہ موثر فی القلوب ومزید مظہر شوکت اسلام ہونے کی وجہ سے مجتمعاً متعدد نا واقفان قواعد موسیقی کا بغیر باجے کے قصائد مدح خلفائے راشدینؓ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور محض خوشنودی شیعہ کے واسطے جس تقریب میں قصائد مدح خلفاءؓ نہ پڑھے جائیں اُس تقریب میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں؟

جواب: گائے کی قربانی مستحب نہیں ہے جائز محض ہے، تاہم بمقام مزاحمتِ ہنو واجب ہے۔ اور سوال میں جو مذکور ہے اس صورت اور نیت سے محفل اور مجمع ذکر صالحین میں نظم مدح خلفاء ثلاثہؓ پڑھنا و پڑھوانا جائز اور مستحب ہے۔ لہٰذا بصورت مزاحمتِ روافض اشد واجبات سے ہے اور بصورت عدمِ مزاحمتِ روافض جائز و مستحب ہونے کی:

دلیل اوّل:

دلیل اوّل یہ ہے کہ سب اہل علم واقف ہیں کہ ایک مرتبہ کافروں نے مکہ میں اپنا مجمع کیا۔ اُس مجمع میں ایک کافر نے آنحضرت ﷺ کی مذمت میں قصیدہ پڑھا۔ مدینۂ طیبہ میں اس کی خبر پہنچنے کے بعد آپ ﷺ نے اپنی مسجد شریف میں صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے اپنے دست مبارک سے منبر رکھا اور حضرت حسانؓ کو برسرِ منبر قصیدہ پڑھنے کا حکم دے کر دعا فرمائی کہ میرے پروردگار! روح القدس سے حسان کی مدد کر۔ پس حضرت حسانؓ نے برسرِ منبر آپ ﷺ کی مدحت میں قصیدہ پڑھا۔

یہ واقعہ برملا یہ ندا دے رہا ہے کہ شارع علیہ السلام نے یہ قاعدہ ارشاد فرمایا ہے کہ جس مقام میں جس طور سے دشمنانِ خدا خاصانِ خدا کی مذمت پڑھیں اُس مقام کے اور جن مقاموں میں اس کی خبر پہنچے اُن مقاموں کے بندگانِ خدا

کواسی طور سے ان خاصانِ خدا کی مدحت پڑھنا و پڑھوانا چاہئے۔

یہ تو قاعدہ ارشاد فرمودۂ علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔اور مشاہدۂ خاص و عام یہ ہے کہ دشمنانِ خدا روافض پُر دغا جو کہ نظماً حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کے مناقب و مصائب پڑھا کرتے ہیں اس میں اکثر تینوں خلفاء ثلاثہؓ کی مذمت ہوتی ہے۔وہ خلفاء ثلاثہؓ جو کہ افضل ترین خاصانِ خدا بعد انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔

لہٰذا مذکورہ قاعدہ ارشاد فرمودۂ شارع علیہ السلام کی رُو سے رفضۂ لاعنہ نظماً مجتمعاً حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کے مناقب یا مصائب جن مقاموں میں پڑھا کرتے ہیں اُن مقاموں کے اور جن مقاموں میں اس کی خبر پہنچے اُن مقاموں کے بندگانِ خدا کا بطریق مذکور السوال نظم مدح خلفاء ثلاثہؓ پڑھنا و پڑھوانا بلاشبہ مستحب و بصورت مزاحمتِ روافض اشد واجبات سے ہے۔

دلیل دوم:

دلیل دوم یہ کہ فتاویٰ شامیہ میں لکھا ہے کہ دُور تک آواز جانے کے لئے اشخاصِ متعددہ کا مل کر اذان کہنا جائز ہے،جس کو اذانِ :جوق: کہتے ہیں۔

اس نظیر سے بطریق مذکور السوال نظم مدح خلفاء ثلاثہؓ پڑھنا و پڑھوانا ضرور جائز ہے،لیکن ہر سہ خلفاء ثلاثہؓ کی محبت و شکر نعمت قطعاً واجب ہے۔اور رفعت ذکر خیر خلفاء ثلاثہؓ کے واسطے محبت کے ساتھ بطریق مذکور السوال نظم مدح خلفاء ثلاثہؓ پڑھنا اور پڑھوانا واجب الاظہار محبت اور واجب الاداء ادائے شکر نعمت خلفاء ثلاثہؓ کا ایسا عمدہ طریقہ ہے کہ اس زمانہ میں جس کا کوئی بدلہ نہیں ہے۔بدیں وجہ بطریق مذکور السوال نظم مدح خلفاء ثلاثہؓ پڑھنا و پڑھوانا عدم مزاحمتِ روافض ضرور مستحب و بصورتِ مزاحمتِ روافض اشد واجبات سے ہے۔

جس تقریب ذکر صالحین میں بغرض خوشنودی روافض ایسی نظم مدح خلفاء ثلاثہؓ ترک کی جائے اُس تقریب میں ہرگز نہ شریک ہونا چاہئے خصوصاً جہاں روافض ذکر خلفاء ثلاثہؓ کو پست کرنے کے درپے ہوں اُس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شرکاء سب دشمنِ اہل سنت،محبِّ اہل لعنت،سنی نما رافضی و رافضی گر جائز اظہار منقبت و شوکت خلفاء ثلاثہؓ میں کمی کرنے والے و کمی کروانے والے لبحکم حدیث شریف:اذالعن:سنیوں کے مذہب کو دنیا سے ناپید کرنے والے و ناپید کرانے والے ہیں۔بحکم حدیث شریف :اذاسب:اور بحکم آیت:انّ الّذین یکتمون ما انزلنا: ہر وقت جن پر اللہ تعالیٰ جل شانہ و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں و تمام لاعنوں کی لعنت ہوتی رہے گی اور جن کا فرض و نفل کچھ قبول نہ ہوگا۔

(فتاوی مظاھر علوم:ج1:ص348)

شیعیت کا راستہ نہ رُوکنے والے،اور شیعیت کی چاپلوسی کرنے والے علماء واُمراء کو پیشوا ومقتدیٰ ہرگز نہ بنانا چاہیے۔اور ایسے علماء واُمراء سے قطع تعلق نہ کرنا اپنے کو بھی دوسروں کو بھی عنداللہ رافضی بنانا ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سنی لوگ اعلان کے ساتھ ذکر خلفاء ثلاثہؓ پڑھیں،شیعہ اس کو موقوف کرادیں۔پھر سنی کہلانے والے علماء واُمراء.....حکام سے اس کی فریاد بھی نہ کریں بلکہ جو فریاد کرنا چاہے محض تہمت وفطرت کی باتوں سے حکام کو اس کا دشمن بنائیں اور شیعہ جو کہیں اس کی تائید کریں سنی جو کہیں اس کی تردید کریں اور نظم مدح خلفائے ثلاثہؓ کو دل آزار کہہ کر منع کریں اور خوشنودی شیعہ کے واسطے ذکر خلفائے ثلاثہؓ کو جو لوگ نہ چھوڑیں اُن لوگوں کی نسبت کہیں کہ ہم میں سے نہیں ہیں۔انہیں باتوں سے شیعہ علماء واُمراء میں عزت ومنزلت حاصل کریں اور اُن کو اپنا ثنا خواں بنائیں اور بعض حکام اپنے بعض ملنے والوں سے کہیں کہ اس شہر کے سنی علماء واُمراء بالکل شیعوں کی زبان ہیں۔ایسے سنی کہلانے والے علماء واُمراء کو پیشوا ومقتدیٰ بنانا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اس نمبر سوال میں جو مذکور ہیں اس قسم کے سنی کہلانے والے علماء واُمراء کو ہرگز پیشوا ومقتدیٰ نہ بنانا چاہیے۔وہ علماء واُمراء.....اصحاب حضرت خاتم رسالت ﷺ و مذہب اہل سنت وگروہ اہل سنت کی توہین کرنے والے وتوہین کرانے والے اور بحکم حدیث شریف:اذالـعـن:سنیوں کے مذہب کو دنیا سے ناپید کرنے والے وناپید کروانے والے ہیں،اور بحکم حدیث شریف:اذاسب:اور آیت کریمہ:انّ الّذین یکتمون ماانزلنا الخ:ہروقت اُن علماء واُمراء پر اللہ تعالیٰ جل شانہ وتمام فرشتوں وتمام آدمیوں وتمام لاعنوں کی لعنت ہوتی رہے گی اور اُن علماء واُمراء کا فرض ونفل کچھ قبول نہ ہوگا۔ایسے علماء واُمراء کو پیشوا ومقتدیٰ بنانا چہ معنی دارد؟ ایسے علماء واُمراء سے قطع تعلق نہ کرنا اپنے کو بھی دوسروں کو بھی عنداللہ رافضی بنانا ہے۔

اور جو علماء واُمراء نظم مدح خلفائے ثلاثہؓ بطریق مذکور السوال کو موقوف کرانے کی غرض سے دل آزار کہتے ہیں،شیعہ علماء واُمراء میں عزت ومنزلت حاصل کرنے کے واسطے وہ علماء واُمراء.....اذان وخطبہ ونماز بالجہر وقرآن بالجہر کو بھی موقوف کرانے کیلئے دل آزار کہیں گے؟ تاکہ ہندو امیروں ورئیسوں میں قدر ومنزلت حاصل کریں؟ اور بت پرستوں ومشرکوں کو اپنا ثنا خواں بنائیں؟لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی بِقَاقِهِمْ:(فتاویٰ مظاہر علوم:ج1:ص348)

روافض کی لعنت بالجہر سے اللہ رب العزت کے دین، مذہب اہل سنت کی سخت ترین توہین ہوتی ہے جس کو دفع نہ کرنا اعانتِ کفر ہے، لہذا بالجہر لعنت بھیجنے والے رافضی کو جو سزا نہ دے گا یا سزا نہ دلائے گا وہ حضرات خلفاء ثلاثہؓ کا نہ محبّ صادق ہوگا نہ مقتدی واثق عنداللہ، اہل سنت سے خارج اور اہل لعنت میں داخل ہوگا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو سنی کہلائے پھر یہ کہے کہ شیعہ کی لعنت شیعہ ہی کے طوق گردن ہوتی ہے، تو بالجہر لعنت کرنے والے شیعہ کو روکنے یا رکوانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: روافض کی لعنت روافض ہی کے طوق گردن ہوتی ہے۔ اس سے عقبیٰ میں حضرات خلفائے ثلاثہؓ کا کوئی نقصان نہیں ہوسکتا ہے بلکہ فائدہ ہوتا ہے، لیکن دنیا میں روافض کی لعنت بالجہر سے اللہ رب العزت کے دین، مذہب اہل سنت کی سخت ترین توہین ہوتی ہے جس کو دفع نہ کرنا اعانتِ کفر ہے۔

لہذا بالجہر لعنت بھیجنے والے رافضی کو جو سزا نہ دے گا یا سزا نہ دلائے گا وہ حضرات خلفاء ثلاثہؓ کا نہ محبّ صادق ہوگا نہ مقتدی واثق عنداللہ، اہل سنت سے خارج اور اہل لعنت میں داخل ہوگا۔

دیگر یہ کہ لعنت بھیجنا کوسنا ہے اور حضرات خلفائے ثلاثہؓ فی الواقع روافض کے گنہگار نہیں ہیں۔ اور جس بات کو ہر مسلم و ہر غیر مسلم جزم کے ساتھ کہتا ہے وہ بات دلیل شرعی ہوتی ہے۔ پس یہ دلیل شرعی ہے کہ ہر مسلم و ہر غیر مسلم جزم کے ساتھ کہتا ہے کہ بے گناہ کو جو کوستا ہے وہ دیوانہ ہے، اس کا کوسنا اسی کو کھاتا ہے، جس کو کوستا ہے اس کا اور بھلا ہوتا ہے، مگر بالجہر کسی پر لعنت بھیجنے سے اس کے محبّ صادق و مقتدیٰ واثق کا ایسا مشتعل ہونا کہ قتل وخون ریزی کی نوبت آجائے ایسا لازم حُبِ صادق و اقتدائے واثق اور ایسی فطرت بشریہ ہے کہ بغیر اس کے حُبِ صادق و اقتدائے واثق نہیں ہوسکتی ہے۔ اسی سے کسی مذہب کے پیشوا پر لعنت بالجہر بھیجنے والے کی سزا ہر سلطنت میں مقرر ہے۔

پس جو سنی کہلانے والا عالم کہتا ہے کہ حضرات خلفائے ثلاثہؓ پر جب لعنت رافضہ کا اثر نہیں پڑتا ہے پھر بالجہر

لعنت بھیجنے والے رافضی کو رُو کنے یا رکوانے کی کیا ضرورت ہے،وہ سنی کہلانے والا عالم چاہتا ہے کہ عوام سنیوں کے دلوں میں یہ عقیدہ راسخ ہوجائے کہ حضرات خلفائے ثلاثہؓ گنہگار روافض ہیں،حالانکہ جس کا ایسا عقیدہ ہوگا وہ عنداللہ رافضیوں میں داخل ہوگا۔یا وہ سنی کہلانے والا عالم یہ چاہتا ہے کہ روافض کی لعنت بالجہر کو کوئی سنی نہ رُوکے نہ رکوائے، حالانکہ یہ اللہ رب العزت کے دین مذہب اہل سنت کی توہین پر راضی ہوکر عنداللہ رافضیوں میں داخل ہونا ہے۔ایسے سنی کہلانے والے عالم کے سنی نما رافضی و رافضی گر ہونے میں کیا تردد ہوسکتا ہے؟ نہ کوئی خائفِ خدا و طالبِ نجاتِ عقبیٰ ایسے سنی کہلانے والے عالم کو پیشوا بنا سکتا ہے۔(فتاوی مظاھر علوم:ج1:ص348)

جولوگ کہتے ہیں کہ خلفاء ثلاثہؓ کا ذکر نہ کیا جائے اِس سے شیعہ لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے،وہ لوگ ہرگز سنی نہیں ہیں بلکہ منافق،بے دین،سنی نما رافضی ہیں،ایسے لوگوں سے بالکل قطع تعلق کرنا بلاشبہ فرض ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو سنی کہلائے پھر ذکرِ خلفائے راشدینؓ کو یہ کہہ کر منع کرے کہ شیعہ سنیں گے تو دل میں لعنت بھیجیں گے۔اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ روافض کی: لعنت بالسر: سے دنیا میں کسی کا نقصان نہیں ہے اور عقبیٰ میں سنیوں کا فائدہ ہے۔دیکھو جواب نمبر پنجم۔

لہذا جو لوگ اذان وخطبۂ جمعہ ونماز بالجہر وقرآن بالجہر کو یہ کہہ کر منع نہیں کرتے ہیں کہ منکرین توحید و رسالت سنیں گے تو دل میں لعنت بھیجیں گے یا گالیاں دیں گے۔ان لوگوں کا ذکر حضرات خلفائے ثلاثہؓ کو یہ کہہ کر منع کرنا کہ شیعہ سنیں گے تو دل میں لعنت بھیجیں گے کسی غرض سے صحیح نہیں ہوسکتا اس کے سوائے کہ ذکر حضرات خلفائے ثلاثہؓ مٹ جائے (اور عوام) لوگ فضائل حضرات خلفائے ثلاثہؓ سے ناواقف ہوکر روافض کا شکار ہوجائیں (اور پھر) لاعنِ حضرات خلفاء ثلاثہؓ بن جائیں۔

پس وہ لوگ ہرگز سنی نہیں ہیں بلکہ منافق،بے دین،سنی نما رافضی گر،بحکم حدیث شریف:اذالمعن:سنیوں کے مذہب کو دنیا سے ناپید کرنے والے وناپید کروانے والے ہیں۔اور بحکم حدیث:اذاسب:اور آیت کریمہ:انّ الّذین یکتمون الخ:ہر وقت جن پر اللہ تعالیٰ جل شانہ وتمام فرشتوں وتمام آدمیوں وتمام لاعنوں کی لعنت ہوتی رہے گی اور

جن کا نہ فرض ونفل کچھ قبول نہ ہوگا۔ ایسے لوگوں سے بالکل قطع تعلق کرنا بلاشبہ فرض ہے (فتاوی مظاہر علوم: ج 1: ص 348)

مصائب حسنینؓ کا ذکر بغیر ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے جائز نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بغیر ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے مناقب ومصائب حضرت حسینؓ کا ذکر کیا جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور جامع الرموز کی عبارت: اذا اراد ذکر قتل الحسینؓ ینبغی ان یذکر والاقتل سائر الصحابۃؓ لئلا بالروافض: سے کیا بقرینہ: لئلا یشابہ بہ: لفظ: ینبغی: سے وجوب مراد ہو کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے مناقب ومصائب حضرت حسینؓ جائز نہیں؟

جواب: مناقب ومصائب حضرت حسینؓ کا ذکر سنی وشیعہ دونوں فریق میں مشترک ہے، لیکن شیعوں کی بیجا افراط سے بلاشبہ تشبہ پیدا ہوگیا ہے اور سوائے خلفاء ثلاثہؓ کے دیگر صحابہ کرامؓ کے ذکر سے اس تشبہ کے رفع ہونے کا ادراک سب کو نہیں ہوسکتا ہے۔ لہذا بدون ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے مناقب ومصائب حضرت حسینؓ کا ذکر اہل سنت کے لئے جائز نہیں ہوسکتا۔

فتاویٰ جامع الرموز کی عبارت مندرجہ سوال اس کے ثبوت میں کافی ہے۔ اس عبارت میں لفظ: ینبغی: سے وجوب ہونے کا قرینہ ہے کہ دلیل میں فرماتے ہیں: لئلا یشابہ بالروافض: اور بوجہ حدیث: من تشبّہ بقوم فھو منھم: کہ جس امر میں تشبہ کا گمان بھی ہو وہ اہل سنت کے لئے کسی طور سے جائز نہیں ہوسکتا ہے۔ اور مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے بھی اپنے فتاویٰ میں جامع الرموز کی روایت مذکورہ سے تمسک فرمایا ہے۔

دوسرے یہ کہ بوجہ اختلاط شیعہ اکثر سنیوں کو جو کہ فضائل خلفاء ثلاثہؓ سے ناواقف یا کم واقف ہیں مناقب ومصائب حضرت حسینؓ استماع سے خلفاء ثلاثہؓ و دیگر صحابہ کرامؓ کے ساتھ سوء اعتقادی ہوجاتی ہے، جو کہ بلاشبہ موجب ہلاکت آخرت ہے۔ اس وجہ سے بھی بدون مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے مناقب ومصائب حضرت حسینؓ کا ذکر اہل سنت کے لئے جائز نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی مظاھر علوم: ج 1: ص 362)

حضرت مولانا محمد عبدالحیؒ صاحب لکھنوی فرنگی محلّیؒ کا فتوی

شیعوں کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: لکھنؤ شہر اور اس کے قُرب وجوار کے شیعوں کے ہاتھ کا کھانا اور ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شیعہ ضروریاتِ دین کے منکر ہیں جیسا کہ بعض حضرت علیؓ کو خدا مانتے ہیں اور بعض حضرت عائشہ صدیقہؓ پر اتہام لگاتے ہیں، وہ کافر ہیں اور ان کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہے۔ اور جو لوگ اس درجہ کے غالی نہیں اگرچہ شیخینؓ کو سب وشتم کرتے ہیں وہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہیں اور ان کا ذبیحہ جائز ہے۔

(فتاوی مولانا عبدالحیٔ اُردو: ص432)

تعزیہ بنا کر گھر میں رکھنے اور اس کا احترام کرنے کا حکم:

سوال: امام مظلوم کا تعزیہ بنا کر گھر میں رکھنا اور اس کا احترام کرتے ہوئے آہ وبکا کرنا اور دوسرے افعالِ قبیحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عشرۂ محرم یا اس کے ماسوا کسی بھی وقت تعزیہ علم و دلدل وغیرہ بنانا بدعت ہے۔ جس کا ثبوت نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے لے کر تابعینؒ تک نہیں ملتا۔ یہ تمام چیزیں خود اپنی ایجاد اور مقرر کردہ ہیں۔ جن کا احترام کرنا بتوں کی پرستش کے مشابہ ہے۔ کسی نئے ایجاد کردہ کام کو دین میں داخل کرنا فخر اور اجر وثواب سمجھنا تعجب اور حیرت ہے۔ ثواب وعقاب کا معاملہ توقیفی ہے۔ شریعت جو حکم دے دیں اُس پر عمل کرنا چاہیئے۔ طبرانی کی روایت ہے:

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دین میں کسی کام کو ایجاد کرے یا

ایجاد کرنے والوں کو پناہ دے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ ایسے آدمی کے کسی نیک کام کو کبھی قبول نہیں فرماتے۔

بخاری شریف میں ایک روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے، ارشاد ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ: جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی کام نیا ایجاد کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسلم شریف میں روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی طرف سے ایجاد کردہ اُمور سب بُرے ہیں اور ہر ایک بدعت گمراہی کا سبب ہوتی ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص تم میں سے کسی بُرے کام کو دیکھے تو اُس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے، اور اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے کہہ دے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دلی نفرت کرے، اور یہ ایمان کا سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔

انسان کی ایسی تمام ایجاد کردہ صورتیں قابلِ ازالہ ہیں۔(فتاوی مولانا عبدالحیؒ اُردو:ص 90)

تعزیہ دیکھنا:

سوال: بغیر اعتقاد کے محض تماشائی طریقہ پر تعزیہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ دیکھنے میں کیا تماشا ہے؟ کسی بدعت کے کام کو نہ دیکھنا چاہئے، بلکہ بدعت کے تو ہر ایک کام کو اوّلاً ہاتھ سے اور نہیں تو زبان سے رَوکرنا چاہئے اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ دل سے نفرت کرے، اور یہ سب سے ضعیف ایمان کی علامت ہے۔(فتاوی مولانا عبدالحیؒ اُردو:ص 92)

تعزیہ بنانا اور محرم کے دیگر رسوم اور اس کے مرتکب کا حکم:

سوال: شیعوں کی طرح اہل سنت والجماعت کے لئے تعزیہ بنانا، علم رکھنا، سینہ کوبی کرنا تعزیہ کے سامنے مالیدہ اور شربت رکھ کر اس پر نذر دینا اور تبرک جان کر کھانا پینا اور عاشورہ کے دن تعزیہ کے ہمراہ ننگے سر جانا اور فاقہ کرنا اور شام کے قریب اپنے فاقہ کو جو کی روٹی سے توڑنا اور روزہ کو بدعت جاننا اور یہ کہنا کہ روزہ تو یزید کی ماں نے شہادتِ حضرت حسینؓ کی خوشی میں رکھا تھا، تعزیہ کے دفن کے بعد مثل سویم کی طرح تیسرے دن اس کا سویم کرنا، یعنی اس میں پہلے قرآن خوانی کرنا، پھر مرثیہ پڑھنا اور الائچی دانہ تقسیم کرنا، یہ تمام اُمور واجب ہیں یا سنت یا بدعت یا حرام یا ممنوع؟ اور انکار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ تمام اُمور بدعت اور ممنوع ہیں، ان کا مرتکب مبتدع اور فاسق ہے۔

(فتاوی مولانا عبدالحیؒ اُردو: ص98)

رافضی تبرائی کے ہاتھ کا ذبیحہ:

سوال: رافضی تبرائی یعنی جو رافضی کہ صحابہ کرامؓ کو اور ازواجِ مطہراتؓ کو سب وشتم کرتا ہے اور قسم قسم کے القاب دیتا ہے۔ اس رافضی کے ہاتھ کا ذبیحہ درست اور حلال ہے یا حرام یا مکروہ؟

جواب: اکثر اصحاب فتاویٰ حنفیہ سبِ صحابہؓ اور ازواجِ مطہراتؓ کو کفر وارتداد لکھتے ہیں۔ پس اس تقدیر پر روافض کا ذبیحہ حرام ہے۔ اور محققین حنفیا اس کو موجبِ کفر نہیں لکھتے بلکہ موجبِ فسق۔ پس اس تقدیر پر رافضی کا ذبیحہ حلال ہے۔ (فتاوی مولانا عبدالحیؒ اُردو: ص435)

دس محرم کو مجلس شہادتِ حضرت حسینؓ کرنا:

سوال: کیا دس محرم کو حضرت حسینؓ کے شہادت کا قصہ بیان کرنا عام مجلس میں اور لوگوں کا اس پر رونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مطالب المؤمنین میں حضرت امام ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ جائز نہیں ہے، چونکہ اس میں روافض کے ساتھ مشابہت ہے۔ اور جامع الرموز میں ہے کہ جو شخص خلفائے اربعہؓ کی شہادت کے قصے بیان کرنے کا عادی ہو، اس کیلئے جائز ہے، مگر صرف شہادتِ حضرت حسینؓ کا قصہ بیان کرنا اور باقی صحابہ کرامؓ و ائمہ کی شہادتوں کے قصے چھوڑ دینا روافض کے ساتھ تشبیہ ہے۔

نیز محرم میں واقعہ کے بیان کی تخصیص یا صرف محرم کی تخصیص اور مجلس لگانا پھر لوگوں کا رونا جیسا کہ ہمارے بلاد میں مشہور ہے روافض کے ساتھ تشبیہ ہے، اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: من تشبہ بقوم فھو منھم: جو جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ (نفع المفتی والسائل: ص316)

متعہ کی صورت میں میراث کا حکم:

سوال: نکاح متعہ کی صورت میں زوج و زوجہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے یا نہیں؟ یا اس نکاح سے ہونے والی اولاد اپنے باپ کے وارث ہوگی یا نہیں؟

جواب: کوئی بھی دوسرے کا وارث نہ ہوگا۔ عالمگیریہ میں ہے: نکاح المتعۃ باطل لایفید الحل ولا ینفع علیھا طلاق ولا ایلاء وظھار ولا یرث احدھما من صاحبہ ھکذا فی فتاویٰ قاضی خان فی الفاظ النکاح انتھیٰ۔ (فتاوی مولانا عبدالحیؒ اُردو: ص 447)

محرم میں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی شہادت کا بیان کرنا:

سوال: محرم میں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی شہادت کا بیان کرنا اور فضائل صبر اور محاسن شہداء کا تذکرہ کرنا اور نوحہ اور بین اور دیگر ممنوعات شرعیہ کی ممانعت کرنا اور سر الشہادتین کی روایت کے موافق فضائل استرجاع بیان کرنا اور فضائل عاشوراء، روایات صحیحہ سے بیان کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض لوگ ذکر شہادت کو حرام کہتے ہیں اور امام غزالیؒ کا قول اور مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ کے اُس قول کو جو صراط مستقیم میں ہے دلیل لاتے ہیں، کیسا ہے؟

امام غزالیؒ کی عبارت یہ ہے یحرم علی الوعظ وغیرہ روایۃ قتل الحسنؓ والحسینؓ وحکایۃ وما جری بین الصحابۃؓ من التشاجر والتخصم فانہ یھیج الی بغض الصحابۃ والطعن فیھم، انتھی:

واعظ پر حضرات حسنینؓ کی شہادت اور صحابہ کرامؓ کے درمیانی مناقشوں اور لڑائیوں کا بیان کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ صحابہ کرامؓ سے بُغض رکھنے اور اُن پر طعنہ زنی کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

اور صراط مستقیم کی عبارت یہ ہے: ذکر قصۂ شہادت بشرح وبست وعقد مجلس کردن باین قصد کہ مردم بشنوند وتاسفھا نمایند وحسرتھا فراہم آرند وگریہ وزاری کنند ہرچند درنظر ظاہری خللے داراں ظاہر نمی شود امافی الحقیقت ایں ہم مذموم ومکروہ است تا اخرایں قول:

تفصیل کے ساتھ شہادت کا واقعہ بیان کرنا اور مجلس مقرر کرنا اس لئے کہ لوگ سنیں اور افسوس کر کے روئیں گو ظاہر بُرا نہیں ہے مگر فی الحقیقت یہ بھی بُرا اور مکروہ ہے۔

جواب: حضرت حسینؓ کی شہادت کے ذکر کی کئی صورتیں ہیں:

1..... یہ کہ واعظ اور حاضرین مجلس ماتم کریں اور اپنے جسم پھاڑیں یا اُن افعال شنیعہ کے مرتکب ہوں جو خواصِ روافض ہیں۔ یہ وعظ اور عقد مجلس حرام ہے۔

علامہ ابن حجر مکیؒ: صواعق محرقہ: میں لکھتے ہیں کہ: ڈرو اور پھر ڈرو اِس بات سے کہ عاشورہ کے دن چیخنے

چلانے اور رنج کرنے میں جو رافضیوں کی بدعتیں ہیں مشغول ہو، کیونکہ یہ باتیں مومنین کے اخلاق میں سے نہیں ہیں ورنہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کا دن اس کے بہت لائق تھا۔

اور ابوالرجا مختار بن محمود زاہدی برہان الدین بخاریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ: قصہ بیان کرنے والے کا کپڑوں کا پھاڑنا، عاشورا کے دن قتل حضرت حسینؓ کے بیان میں مصیبت پر رنج کرکے اور لوگوں کو کھڑے ہونے کا حکم دینا کیا والیوں پر واجب ہے کہ لوگوں کو اِس سے زجر کریں؟ پس لکھا برہان الدینؒ نے کہ یہ رُوک دیا جائے۔

2..... یہ کہ واعظ حضرت حسینؓ کی شہادت کا ذکر اخبار موضوعہ اور اکاذیب متداولہ سے بیان کرے اور اپنے وعظ کو اہل اسلام کی اعانت سے اور سلف صالح پر اتہام لگانے سے بھرے یہ بھی حرام ہے۔ اور امام غزالیؒ نے جو ذکر شہادت کو حرام لکھا ہے وہ بھی اسی صورت پر محمول ہے جیسا کہ: صواعق محرقہ: میں علامہ ابن حجرؒ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے:

غزالیؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ واعظ پر روایت مقتل حضرات حسنینؓ اور صحابہ کرامؓ کے درمیانی مناقشوں اور لڑائیوں کا بیان کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ صحابہ کرامؓ سے بُغض رکھنے اور اُن پر طعنہ زنی کا باعث ہوتا ہے اور صحابہ کرامؓ پر طعن کرنے والا مطعون ہے، اپنی ذات پر اور اپنے دین پر طعنہ کرنے والا ہے۔ انتھی: اور جو کچھ کہ حرمت روایت قتل حسنینؓ کے بابت بیان کیا گیا ہے اُس کے منافی نہیں ہے جو میں نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے، کیونکہ صحابہ کرامؓ کی بزرگیوں کا بیان اور رہر نقص سے بَری ہونے کا بیان حق ہے، اُس کا اعتقاد واجب ہے برخلاف اُس وعظ کے جو جاہل واعظ بیان کرتی ہیں، کیونکہ وہ اخبار کاذبہ موضوعہ کو بیان کرتے ہیں اور ان کے محمل صحیح اور حق واجب الاعتقاد کو بیان نہیں کرتی جس کے بدولت عوام کے دلوں میں بُغض صحابہؓ اور اُن کے مراتب کی کمی کو پیدا کردیتے ہیں۔

اور ملا احمد رومی: مجالس الابرار: میں لکھتے ہیں کہ: قصہ بیان کرنے والا جو لوگوں سے قصہ قتل یوم عاشورا کو اپنے کپڑے پھاڑ کر اور سر کو کھول کر بیان کرے اور اُن کو قیام کا حکم دے مصیبت پر رنج ظاہر کرکے تو والیوں پر واجب ہے کہ اُن کو رُوک دیں اور سننے والے سننے میں معذور نہیں ہیں۔

امام غزالیؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ واعظ پر روایت مقتل حضرت حسینؓ اور حکایت باہمی جنگ و مناقشہ صحابہ کرامؓ کا بیان کرنا حرام ہے، کیونکہ اُس کا نتیجہ صحابہ کرامؓ سے بُغض اور اُن پر طعن زنی ہے اور ان پر طعنہ زنی کرنے والا اپنے نفس اور دین پر طعنہ کرنے والا ہے۔

اور حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ میرے اصحاب کے بارے میں خدا تعالیٰ سے ڈرو، اُن کو میرے بعد

نشانہ نہ بناؤ، جواُن کودوست رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے دوست رکھتا ہےاور جواُن سےبُغض رکھتا ہے وہ میرے بُغض کی وجہ سےبُغض رکھتا ہےاور جس نے اُن کواذیت پہنچائی اُس نے خدا تعالیٰ کواذیت پہنچائی۔

پس بنابریں مومن پراُن کی تعظیم کرنا اوراُن کا اچھائی سے ذکرکرنا اوراُس کے بارے میں زبان کوطعنہ زنی سے روکنا واجب ہے، کیونکہ حضرت حسینؓ اورحضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کی وجہ سے بہت سے فتنے اور جھوٹ پھیل گئے ہیں اور بدعتیں اور رہوا وہوس بڑھ گئی ہیں اور جھوٹ وغیرہ کو برابر ترقی ہوتی جاتی ہے۔انتھی:

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ امام غزالی صاحبؒ نے مطلق ذکرِشہادت کوحرام نہیں کہا ہے بلکہ اُس ذکر کو حرام کہا ہے جس میں روایت واہیہ اور مناقشات صحابہؓ کا بُرے طور سے تذکرہ ہو۔

3.....یہ کہ روافض کی طرح ذکرِشہادت کے لئے مجلس کرنا بسبب تشبّہ کے مکروہ ہے۔اسی لئے صاحب جامع الرموز نے لکھا ہے کہ:اگرحضرت حسینؓ کی شہادت کاذکربیان کرنے کاقصد کرےتو پہلے تمام صحابہ کرامؓ کی شہادتوں کی واقعات بیان کرلے تاکہ روافض سےمشابہت نہ ہونے پائے جیسا کہ عون میں ہےاورمولانا اسمٰعیل شہیدؒ کی جو عبارت سوال میں منقول ہےاسی پرمحمول ہے، کیونکہ عقدِ مجلس کالفظ اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔

4.....یہ کہ واعظ اخبارِصحیحہ سےبغیر افراط وتفریط کےواقعۂ شہادت کواس طرح بیان کرے کہ جس سے نہ صحابہ کرامؓ کی اہانت ہونہ اُن کے جانب سے سامعین کوسوءِظن پیدا ہواورروافض کی طرح نہ بدعات کرے نہ دن مقرر کرے،واعظ کی غرض فقط مصائب کاذکرکرنا ہواوراسترجاع اس پرمشروع ہے۔صاحب مجالس الابرار لکھتے ہیں:

اوراحمداورابن ماجہ نے حضرت فاطمہ بنت حسینؓ سےاورانہوں نے اپنے والدحضرت حسینؓ سے روایت کی ہے کہ حضوراکرمﷺ نے فرمایا: کہ کوئی مسلمان جسے مصیبت پہنچےاوراُسے یادکرےگواُسے بہت عرصہ ہوگیا ہواوراُس پر استرجاع یعنی:انّاللّٰہ وانّاالیہ راجعون: کہےنہیں ہےمگریہ کہ اللہ رب العزت اُس کیلئےاجرمثل اُس مصیبت کے اجر کے جواُس دن اُس کیلئےلکھاتھا۔اوراس حدیث کوروایت کیا ہےحضرت حسینؓ نے اوراُن کی صاحبزادی حضرت فاطمہؒ نے جوعمرکہ کربلا میں حضرت حسینؓ کےہمراہ تھی۔اور یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کویہ معلوم تھا کہ حضرت حسینؓ کی مصیبت ذکرکی جائے گی باوجودعرصہ درازگذرجانے کے۔

پس اسلام کےمحاسن سے ہے کہ یہ طریقہ جاری رہے کہ جب مصیبت ذکرکی جائےتو اُس پر:انّاللّٰہ وانّا الیہ راجعون: کہاجائے۔پس انسان کووہ اجر ملےگا جواُس شخص کے لئے تھاجس نے:انّاللّٰہ وانّاالیہ راجعون: کہا اُس دن جس دن کہ مصیبت پہنچائی گئی مسلمانوں کواُس واقعہ سے۔(مجموعۃ الفتاویٰ اُردو:ج1:ص112)

روافض اور سنی کے درمیان شادی غمی میں آمدورفت کا حکم:

سوال: اس ملک کا رواج ہے کہ روافض اور اہل سنت میں غمی اور خوشی کے وقت ہر طرح کی شرکت اُمور دنیاوی میں رہتی ہے اور غمی میں یہ ہوتا ہے کہ سنی لوگ روافض کے یہاں جا کر کلمات تسکین وقت ماتم پرسی کے کہتے ہیں اور قبرستان تک ساتھ جاتے ہیں اور صرف مٹی دینے میں شرکت رہتی ہے اور نماز غسل و تکفین وغیرہ سے کچھ واسطہ نہیں. علیٰ ھذالقیاس: روافض کا بھی یہی قائدہ ہے۔ پس یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو روافض غیر مرتدین و کافرین ہیں اُن کے لئے جائز ہے ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: ولا تصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّلا تقم علیٰ قبرہ، انّھم کفروا باللّٰہ ورسولہ وماتوا وھم فٰسقون: اُن میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو اور نہ اُن کی قبر پر کھڑے ہو، انہوں نے خدا تعالیٰ اور اُن کے رسول (ﷺ) کا انکار کیا اور حالت فسق میں مرے۔

قاضی بیضاویؒ :انوار التنزیل فی اسرار التاویل: میں لکھتے ہیں: و لاتقم علیٰ قبرہ ولا تقف عندقبرہ للدفن او الزیارۃ: اُن کی قبروں کے پاس دفن اور زیارت کے لئے نہ کھڑے ہو۔

(مجموعۃ الفتاوی اُردو: ج 1: ص 340)

تعزیہ سے مراد چاہنا:

سوال: تعزیہ سے مراد چاہنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نہ وہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ تم کو کسی چیز سے بے پرواہ کر سکتا ہے۔ اور اگر تعزیہ سے مراد چاہنے والا یہ سمجھے کہ تعزیہ اُس کی مراد پوری کر سکتا ہے تو کافر ہے۔ (مجموعۃ الفتاوی اردو: ج 2: ص 281)

شیعہ کے ساتھ مناکحت و مواکلت و مجالست اور خورد و نوش کرنا:

سوال: سنی کو اپنے لڑکے یا لڑکی کا نکاح شیعہ کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مذاہب اہل تشیع و سنت و جماعت میں ارکان نماز و کلمہ و طریقہ میں اتفاق نہیں ہے تو ایسی حالت میں خورد و نوش بشمول اہل تشیع جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعوں کے بعض فرقے کافر ہیں، اُن سے مناکحت و مواکلت و مجالست جائز نہیں۔ مثل اُن فرقوں کے جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ خدا تھے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خطا کی یا حضرت علیؓ حضور اکرم ﷺ سے افضل

تھے اور ایسے ہی جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔ اوربعض فرقے فاسق ہیں جیسے شیخینؓ کو گالی دینے والے، اُن سے مناکحت وغیرہ درست نہیں ہے۔

:الرافضي ان كان يعتقد الالوهية في عليؓ وان جبرئيل عليه السلام اخطأ وغلط في الوحي او كان ينكر صحبة الصديقؓ فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة في الدين بخلاف ما اذا كان يفضل علياً او يسب الصحابةؓ فانه مبتدع لا كافرا:

(مجموعة الفتاوى اردو:ج2:ص24)

مجلس تعزیت کا انعقاد اور حضرت حسینؓ کی شہادت کا ذکر:

سوال: سوانح اور وقائع شہادت حضرت حسینؓ وغیر میں سامان کرنا اور اُس پر رُونا اور اُس کے واسطے مجلس تعزیت کا انعقاد کرنا موجب ثواب ہے یا باعث عقاب؟ اور نوحہ و مرثیہ خوانی جس پر وعید نازل ہوئی ہے اُس کی یہی حقیقت ہے کہ موتی کے مصائب و تکالیف بیان کئے جائیں یا کچھ اور؟

جواب: نفس ذکر محاسن موتی اور اُس پر افسوس کرنا ممنوع نہیں ہے بلکہ بلند آواز سے رونا یا قصداً آواز کو بلند کرنا یا مصائب و مناقب بیان کرنا ممنوع اور نوحہ میں داخل ہے۔ شیخ الاسلام محمدیؒ بزبان فارسی لکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بلند آواز سے رونا جس کو حدیث شریف میں شیطان کی آواز کہتے ہیں حرام ہے خصوصاً جب اُس کے ساتھ مُردے کے مناقب جمع کئے جائیں جیسے جاہلوں کی عادت ہے، البتہ اصل ثنا اور ذکر محاسنِ مُردہ بروجہ ندبہ جائز ہے، بلکہ بلا کراہت اسی طرح اصل رونا جو رقت قلب کی وجہ سے ہو بے جزع و اضطراب جائز ہے بلکہ احادیث میں اُس کو رحمت لکھا ہے اور ایسا رونا حضور اکرم ﷺ سے کئی بار ثابت ہے :انتہی:۔

اور نفس بیان وقائع شہادت اور اُس پر رونا بشرطیکہ نوحہ وغیرہ سے خالی ہو درست ہو اور تشبہ روافض کی وجہ سے مجلس نہ کرنا چاہئے۔

:جامع الرموز: میں ہے کہ جب حضرت حسینؓ کی شہادت کا واقعہ بیان کرے تو اُس سے پہلے تمام صحابہ کرامؓ کے شہادتوں کے واقعے ضرور بیان کرنا چاہئے تا کہ روافض کی مشابہت نہ ہو۔ اور :صراط مستقیم: میں بزبان فارسی لکھا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ مجلس منعقد کر کے شہادتِ امام کا ذکر کرنا تا کہ لوگ سُنیں اور افسوس کر کے روئیں کو بظاہر کوئی نقصان نہیں رکھتا مگر دراصل یہ بھی بُرا اور مکروہ ہے۔ (مجموعة الفتاوى اردو:ج2:ص185)

تعزیہ بنانا اور محرم کے دیگر رسوم اور اس کے مرتکب کا حکم:

سوال: شیعوں کی طرح اہل سنت والجماعت کے لئے تعزیہ بنانا، علم رکھنا، سینہ کوبی کرنا، تعزیہ کے سامنے مالیدہ اور شربت رکھ کر اس پر نذر دینا اور تبرک جان کر کھانا پینا اور عاشورہ کے دن تعزیہ کے ہمراہ ننگے سر جانا اور رفاقہ کرنا اور شام کے قریب اپنے فاقہ کو جو کی روٹی سے توڑنا اور روزہ کو بدعت جاننا اور یہ کہنا کہ روزہ تو یزید کی ماں نے شہادتِ حضرت حسینؓ کی خوشی میں رکھا تھا۔ تعزیہ کے دفن کے بعد مرسوم کی طرح تیسرے دن اس کا سویم کرنا، یعنی اس میں پہلے قرآن خوانی کرنا، پھر مرثیہ پڑھنا اور الائچی دانہ تقسیم کرنا، یہ تمام اُمور کیسے ہیں؟

جواب: یہ تمام اُمور بدعت اور ممنوع ہیں، ان کا مرتکب مبتدع اور فاسق ہے۔

(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج:2، ص:267)

عشرۂ محرم میں تعزیہ رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا وغیرہ وغیرہ کا حکم:

سوال: تعزیہ رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عشرۂ محرم میں تعزیہ داری وغیرہ کرنا اور ضریح بنانا اور قبور اور علم کی صورت بنانا اور دلدل وغیرہ تیار کرنا یہ سب اُمور بدعت ہیں، ان میں سے کوئی بات قرونِ ثلثہ میں نہ تھی، اور اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیز کی عظمت کرنا بُت پرستی کا پتہ دیتی ہے۔

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جو کوئی نئی بات پر عمل درآمد کرے تو اُس پر ملائکہ اور سب آدمیوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی نیکیاں قبول نہ کرے۔ اور بخاری وغیرہما نے اصحاب صحاح سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس کسی نے ہماری اس شریعت میں کچھ ایجاد کی جو اُس سے خارج ہے تو وہ مردود ہے۔ اور مسلم نے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: بدترین اُمور نئی باتیں ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے۔ یہ لکڑیاں جو انسان کی بنائی ہوئی ہیں قابلِ ازالہ ہیں۔

حدیث شریف میں ہیں:

تم میں سے جو کوئی بُری بات دیکھے تو اپنے ہاتھ سے مٹادے اور اگر یہ نہ کرسکے تو اپنی زبان سے اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو اپنے قلب سے اور یہ ضعیف تر ایمان ہے، اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

کپڑوں کو سیاہ کرنا اور تعزیت کے لئے پھاڑ ڈالنا مکروہ ہے۔ ہاتھوں اور گالوں کو سیاہ کرنا، گریبان چاک کرنا،

چہرہ نوچنا، بالوں کو پراگندہ کرنا، سر پر مٹی اُڑانا، سینہ اور ران کو کاٹنا اور قبروں پر آگ سلگانا جاہلیت کی رسمیں ہیں اور باطل ہیں۔(مجموعۃ الفتاوی اردو:ج2:ص270)

شیعہ کا ذبیحہ:

سوال: :کتاب کبریٰ: کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ درست ہے چنانچہ اسی قاعدے کے موافق علمائے کبار نے یہود ونصاریٰ کے ذبیحے کو درست فرمایا۔پس اہل تشیع کا فرقہ بھی داخلِ کتاب ہے یا نہیں؟اور اُن کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

جــــواب: صورت مسئولہ میں جو روافض ایسے ہیں کہ اُن کے عقائد منجر بارتداد وکفر ہیں، مثلاً: غلاۃ اور اسماعیلیہ وغیرہما اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے،اس لئے کہ مرتد کا ذبیحہ حرام ہے۔کتب فتاوی امر سے مشحون ہیں اور ایسے روافض کا ارتداد عامۂ فتاوی میں مذکور ہے، چنانچہ جندی نے: شرح نقایہ: میں لکھا ہے:

:وهؤلاء خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين: یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اوران کے احکام وہی ہیں جو مرتدوں کے احکام ہیں۔بلکہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کی :تحفۂ اثنا عشریہ: سے معلوم ہوتا ہے کہ جو روافض سیدنا صدیق اکبرؓ یا سیدنا فاروق اعظمؓ یا سیدنا عثمان غنیؓ کی تکفیر کرتے ہوں یا اُن کی دخولِ جنت وقابلیت ولیاقت کا باعتبار اوصاف دین مثلِ علم وعدالت وتقویٰ وورع انکار کرتے ہوں وہ کافر ہیں۔ چنانچہ اُس کتاب میں بزبان فارسی تحریر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیر کی تکفیر کرنے والے یا اُن کے بہشتی ہونے کا انکار کرنے والے یا اُن کی لیاقت خلافت کا انکار کرنے والے اوصاف دین کے اعتبار سے مثل علم وعدالت وتقوی وورع کافر ہیں اور رہم کہتے ہیں ایسا ہی حکم ہے حضرات خلفائے ثلاثہؓ کی تکفیر کرنے والوں کا بھی۔اور جو روافض ایسے عقائد رکھتے ہوں جیسے تفضیلیہ اُن کا ذبیحہ درست ہے۔(مجموعۃ الفتاوی اردو:ج3:ص225)

شیعہ کا ذبیحہ کھانا:

سوال: اہل تشیع کیا باشندگان لکھنؤ اور کیا باشندگان جوار لکھنؤ جو:فی زماننا: موجود ہیں اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

جــواب: جو شیعہ ضروریات دین کے منکر ہیں مثلاً: جو حضرت علیؓ کو خدا کہتے ہیں یا جو اُم المؤمنین حضرت

عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں وہ کافر ہیں، اُن کا ذبیحہ جائز ہے۔(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج3: ص225)

تعزیہ کو بنظرِ تماشہ دیکھنے کا حکم:

سوال: تعزیہ کو نہ بنظرِ اعتقاد بلکہ بنظرِ تماشہ دیکھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ میں تماشہ ہی کیا ہے؟ امرِ بدعت کو دیکھنا نہ چاہئے بلکہ زبان یا ہاتھ سے اُس کے دفع کرنے کی کوشش کرنا چاہئے، اور اگر یہ نہ کر سکے تو دل سے اُس کو بُرا جانے اور یہ ضعیف ایمان کی دلیل ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج2: ص281)

چوک اور امام کے چبوترہ کی تعظیم کرنا:

سوال: چوک اور امام کا چبوترہ تعظیم کے قابل ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں ہے۔ کیونکہ شرع میں اس کا کہیں پتہ نہیں ہے، اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز کو قابلِ تعظیم سمجھنا بے عقلوں کا کام ہے۔(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج2: ص282)

تعزیوں اور شوالوں پر چڑھانے والی چیزوں کا کھانا:

سوال: زید کہتا ہے کہ جو کھانے پینے کی چیزیں شوالوں یا قبروں پر چڑھائی جاتی ہیں یا تعزیوں اور علموں کے سامنے رکھی جاتی ہیں جیسا کہ اِن اُمور کا ہندوستان میں دستور ہے اُن سب کا کھانا حرام ہے۔ پس زید کا قول صحیح ہے یا غلط؟

جواب: غلہ اور شیرینی وغیرہ جو عوام شوالوں اور تعزیوں اور قبروں وغیرہ پر چڑھاتے ہیں اُن سے نذر لغیر اللّٰہ مقصود ہوتی ہے، اور فقہاء کرامؒ نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ نذر لغیر اللّٰہ حرام ہے اور اُس چیز کا کھانا بھی حرام ہے۔(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج2: ص303)

شیعہ کے ساتھ مناکحت کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

جو شیعہ ضروریاتِ دین کا انکار کرتے ہیں اُن کا ذبیحہ حلال نہیں ہے اور اُن کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے۔

ابو شکور سلمیؒ کتاب التمہید فی التوحید میں لکھتے ہیں:

کلام الروافض مختلف فبعضه یکون کفراوبعضه لا فلوقال ان علیاً کان الٰها

نزل من السمآء کفر ولوقال النبوۃ کانت لعلیؓ وجبرئیل علیہ السلام اخطأ کفر ومنھم من قال ان علیاً افضل من رسول اللہ ﷺ فھذا کلہ کفر:

روافض کی حالت مختلف ہے۔بعض کافر ہیں اور بعض کافر نہیں ہیں۔پس اگر کوئی کہے کہ حضرت علیؓ خدا تھے جو آسمان سے نازل ہوئے تو وہ کافر ہے اور جو کوئی کہے کہ نبوت حضرت علیؓ کے لئے تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے غلطی ہوگئی تو وہ کافر ہے،اور بعض روافض کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ حضور اکرم ﷺ سے افضل ہیں تو وہ بھی کافر ہیں۔

اور ردالمحتار: میں ہے:

:وبھذاظھر ان الروافض ان کان ممن یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی کان کافراوان کان ینکرصحبۃ الصدیقؓ او یقذف عائشۃؓ فھو کافر:

اس سے معلوم ہوا کہ روافض اگر حضرت علیؓ کے خدا ہونے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی میں غلطی ہونے کے قائل ہوں تو کافر ہیں اور اگر سیدنا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کے منکر ہوں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہوں تو کافر ہیں۔(مجموعۃ الفتاوی اردو:ج:2:ص234)

شیعہ کے ساتھ نکاح اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

جو شیعہ ضروریاتِ دین کا منکر ہوں،وہ کافر ہیں،ان کا ذبیحہ حلال نہیں،ان کے ساتھ مناکحت درست نہیں، شرکت ان کے ساتھ مثل شرکت اہل اسلام کے جائز نہیں۔(فتاوی مولانا عبدالحیؒ اُردو:ص 21)

تعزیوں پر چڑھاوا،کھانے کا حکم:

غلہ وشیرینی وغیرہ جو عوام شوالوں اور تعزیوں اور قبروں وغیرہ پر چڑھاتے ہیں،مقصود اُن کا نذر لغیر اللہ ہوتی ہے۔اور فقہائے کرامؒ نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ نذر لغیر اللہ حرام ہے اور اس چیز کھانا بھی حرام ہے۔

(فتاوی مولانا عبدالحیؒ اُردو:ص 471)

مرتد کے نماز جنازہ اور غسل وکفن کا حکم:

مرنے والا اگر مرتد ہو یعنی پہلے مسلمان تھا پھر کافر ہوگیا اور کافر ہی مرا،تو اس کا غسل وکفن اور نماز جنازہ کچھ نہ ہوگی،نہ مسلمانوں کے طریقہ سے اس کا جنازہ اُٹھایا جائے گا،نہ اس کے ہم مذہب کافروں تک اس کی لاش پہنچانے کی

کوشش کی جائے بلکہ کسی گڑھے میں کتے کی لاش کی طرح ڈال دیا جائے۔(احکام میّت:ص 44)

مرتد کے نماز جنازہ کا حکم:

میت کا مسلمان ہونا شرط ہے۔پس کافر اور مرتد پر نماز صحیح نہیں۔(احکام میّت:ص 110)

غیر مسلم ہندو کی دعوت قبول کرنا:

سوال: 1.....کسی ہندو نے ، بے دین بُت پرست نے اپنے کسی تہوار یا تقریب شادی یا غمی میں کسی مسلمان دیندار، پرہیز گار یا مسلمان بے نمازی زنا کار شراب خور بدعتی کی دعوت کی اور اُن مسلمانوں نے اُس کی دعوت قبول کی اور کوئی چیز مثل کھانے کے کھائی یا کھانے کا سامان یا نقد روپیہ لیا اور اُسے اپنے ہاتھ سے پکایا اور کھایا تو اس طرح کا ہندوؤں کا کھانا اور دعوت لینا درست ہے یا نہیں۔

2.....اگر ہندوؤں کا اس طرح کا کھانا درست ہو تو ٹھیک، ورنہ اُن کھانے والوں کی کیا سزا ہے؟

جواب: 1.....ہندو کے تہوار کے دن ہدیہ لینا یا دعوت قبول کرنا مسلمان کو درست نہیں ہے جیسا کہ ذخیرہ میں ہے کہ:مومن کو کافر کا ہدیہ اُس کے عید کے دن نہ قبول کرنا چاہئے اور اگر قبول کرے تو پھر اُس کو کوئی چیز نہ بھیجے۔

فصول اور تاتارخانیہ میں محیط سے نقل کر کے لکھا ہے کہ مجوس جو کھانے وغیرہ بڑے لوگوں کے پاس جن کے یہاں اُن کی آمد و رفت ہوتی ہے اپنی عید کے دن لاتے ہیں اس کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ جو اُسے بطریق موافقت لے گا اُس کا یہ فعل اُس کے دین میں خلل انداز ہوگا۔باقی شادی اور غمی میں اگر ہندو دعوت کرے تو اُس کا قبول کرنا بعض فقہاء کرامؒ کے نزدیک درست اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔

2.....جس نے ہندو کے تہوار کے دن دعوت قبول کی یا تقریب کی ضیافت میں باوجود منکرات شرعیہ موجود ہونے کے گیا تو اُس کو توبہ واستغفار لازم ہے۔(مجموعۃ الفتاوی اردو:ج 2:ص 308)

شراب اور گوبر کی پرستش کرنے والے کے ساتھ برتاؤ:

سوال: جو شخص نماز پڑھتا ہو اگر چہ عیدین کی نماز پڑھتا ہو یا نہیں اور میت کے جنازے میں شریک رہتا ہو اور شراب اور گوبر کی کافروں کی طرح پرستش کرتا ہو اور اعتقاد رکھتا ہو کہ مجھے جو کچھ فلاح اور بہبود ہے اسی کی پرستش کی وجہ سے ہے۔اُس کے یہاں کھانا کھانا اور جو اُس نے قربانی دی ہو یا بکری کو کسی نمازی سے قربانی کرایا ہو۔اُس کا گوشت

کھانا اور نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے اُس کے ساتھ مسلمانوں کو وہ برتاؤ نہ کرنا چاہئے جو مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں۔(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج2: ص259)

کافر گواہوں کی گواہی مسلمان مدعاعلیہ پر:

سوال: اگر مدعاعلیہ مسلمان اور گواہ کافر ہوں تو اُن گواہوں کی گواہی معتبر مانی جائے گی یا نہیں؟

جواب: نہیں۔(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج3: ص75)

کافر کی اطاعت کرنا:

سوال: اگر کافر اپنے مسلمان نوکر کو عید کی نماز پڑھنے سے روکے تو نوکر کو مالک کی اطاعت جائز ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ نوکری چھوڑ دیں، کیونکہ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

(مجموعۃ الفتاوی اردو: ج2: ص287)

نوکری کے خوف سے ہندو کے بُت کی تعظیم کرنا:

سوال: ایک برہمن جو: رام کندھیا: کو خالق مانتا ہے، اسلام اور مسلمانوں کو بُرا کہتا ہے، بلکہ اُن کے سایہ کو بھی نجس جانتا ہے، اگر زید، عمرو، بکر، خالد برہمن مذکور کے یہاں نوکری کریں اور دربار میں جب بُت لایا جائے اور برہمن تعظیم کو اُٹھے تو یہ لوگ بھی اس خیال سے اُٹھیں کہ اگر نہ اُٹھیں گے تو برہمن کو ناگوار ہوگا اور ہماری نوکریاں جاتی رہیں گی۔ اور برہمن مذکور کے یہاں ایک جشن ہوتا ہے اور اُس کا عام حکم ہے کہ میرے تمام ملازمین اس میں حاضر ہوں اور میری طرح بُت کی تعظیم کریں، اور جب بُت، بُت خانے میں پہنچایا جائے تو سب ملازمین عمدہ کپڑے پہن کر ساتھ چلیں تو زید، عمرو، بکر، خالد بھی ملازمت کے لحاظ سے: وفی السماء رزقکم: اور: و ما من دآبۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا: کو بُھلا کر برہمن کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں، اور جمعہ کے دن اذان سن کر بھی نماز کو مسجد نہیں آتے اور یہ عذر کرتے ہیں کہ رزق کا معاملہ ہے، ہم اس مجبوری کی وجہ سے اُمورِ اسلام انجام نہیں دے سکتے۔

تو کیا زید، عمرو، بکر، خالد اس فعل قبیح کے ارتکاب اور ترکِ احکامِ اسلام کی وجہ سے کافر ہوئے یا نہیں؟ اور اُن کی عورتیں نکاح سے باہر ہوئیں یا نہیں؟

جــــواب: فقہائے کرام کتبِ فقہ میں ایسی صورت کو جس میں اعمالِ کفار کی تحسین اور اُن کے افعال میں شرکت اور اُن کی عبادات کی موافقت ہو، حکمِ کفر میں داخل کرتے ہیں اور ایسے اُمور کے مرتکب کو تجدیدِ اسلام اور تجدیدِ نکاح کا حکم دیتے ہیں۔

:خزانة الروایات: میں ہے: کہ فصول میں ہے کہ شیخ ابوبکر طرخانی صاحبؒ کہتے ہیں کہ جو بُت خانے گیا وہ کافر ہو گیا، کیونکہ اُس کی نیت اعلان کفر کی ہے اور اسی پر مجوسیوں کے نوروز میں جانے کا قیاس کرنا چاہئے۔ پس مسلمان جو کچھ ان دنوں میں ان کی اتباع میں کرتے ہیں وہ کفر ہیں، اور رہ بھی اُسی میں ہے۔

اسی طرح دیوالی کی رات کو نکلنا اور کافروں کے ساتھ موافقت کرنا، پس اس رات میں جو مسلمان ان کی اتباع کرتے ہیں اُن کا بھی کفر لازم آتا ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے کافر جو سرتھی کی دنوں میں کھیل (رام لیلا) کرتے ہیں اُسے دیکھنے جانا بھی کفر ہے اور اس میں اُن کی موافقت کر کے قبروں اور گھوڑوں کے مزین کرنے اور امیروں کے گھروں کو جانے کا بھی کفر ہونا لازم آتا ہے۔ (مجموعة الفتاوی اردو: ج2:ص229)

مسجد کی تعمیر میں ہندو کا روپیہ لگانا:

سوال: مسجد کی تعمیر میں ہندو کا روپیہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں ہے۔ (مجموعة الفتاوی اُردو: ج1:ص176)

کفار سے محبت و موانست میں احتراز:

ســــوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو تم سے احتراز کرے تم اُس سے احتراز کرو۔ آیا یہ صرف اکل و شرب میں ہے یا تمام اُمور میں مشاورت و موانست وغیرہ میں بھی؟

جواب: تمام اُمور موانست اور محبت میں کفار سے احتراز اولیٰ ہے۔ (مجموعۃ الفتاوی اردو: ج2:ص179)

کفار کی ملازمت کرنے کا حکم:

سوال: کفار کی ملازمت کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: کفار کی ملازمت کی تین صورتیں ہیں:

1..... جائز ہے بلا کراہت۔ مثلاً حقوق کے ثابت کرنے، شر و فساد کو دفع کرنے، چور اور ڈاکوؤں سے حفاظت

کرنے، پُل اور مہمان سرائے اور دیگر مفید عمارتوں کے بنانے کے لئے ملازمت کی جائے۔

2۔۔۔۔ جائز ہے، مگر کراہت کے ساتھ۔ مثلاً ایسی نوکری کرنا جس میں کفار کے سامنے کھڑے رہنا اور تعظیم کرنا لازمی وضروری ہو کہ جس سے مسلمان کی بے عزتی اور ہتکِ شان متصور ہوتی ہے جیسے سررشتہ داری وغیرہ۔

3۔۔۔۔ حرام ہے۔ مثلاً معاصی، منہیات وممنوعاتِ شرعیہ پر ملازمت کرنا، جیسا کہ مسلمانوں کے مقابلے میں جانے والی فوج اور پولیس میں ملازمت کرنا۔ (فتاوی مولانا عبدالحیٔ اُردو:ص 357)

مسلمان کے خلاف کافر کی گواہی:

سوال: اگر: مدعیٰ علیہ: مسلمان ہو، اور گواہ کافر ہو تو ان کی گواہی مقبول ہوگی یا نہیں؟

جواب: مقبول نہیں ہوگی۔ (فتاوی مولانا عبدالحیٔ اُردو:ص 395)

کافر کی اطاعت کا حکم:

سوال: اگر کوئی کافر اپنے مسلمان ملازم کو نمازِ عید سے روکتا ہے تو ملازم کو کیا کرنا چاہیے؟

جـــــواب: ملازمت چھوڑ دے۔ کیونکہ خالق کی معصیت میں غیر خدا کی اطاعت کرنا جائز نہیں ہے۔ فتح العزیز میں ہے۔۔۔۔ جیسا کہ غیراللہ کی عبادت کفر وشرک ہے، اسی طرح غیر اللہ کی بالاستقلال اطاعت کرنا بھی کفر ہے۔ اور اطاعت بالاستقلال سے مراد یہ ہے کہ اس کو مبلغ احکام سمجھ کر تابعداری کا طوق گردن میں ڈال لے۔ کہ اس قسم کی تقلید کو لازمی اور ضروری سمجھے، باوجود مخالفت احکامِ الٰہی کے اس کے اتباع کو نہ چھوڑے۔ یہ بھی اتخاذ انداز کی ایک قسم ہے۔ (فتاوی مولانا عبدالحیٔ اُردو:ص 561)

مسلمان اور کتابی کے سوا دوسرے کفار کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: زید کہتا ہے کہ ذبیحہ کسی مشرک وبدعتی وکافر کا حلال نہیں ہے سوائے موحد باللہ ومتبع سنت رسول ﷺ کے، اور عمرو کہتا ہے کہ مجھے تصدیق اس امر کی کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ سے معلوم نہیں ہوئی، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: فکلوا مما ذکر اسم اللّٰہ علیہ، ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم اللّٰہ علیہ:

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے محض قید: ذکر اسم اللّٰہ: کی کی نہ کافر کی، نہ بدعتی کی۔ پس میرے نزدیک بحکم عمومی اس آیت کریمہ کے اور مطابق حدیث حضرت عائشہ صدیقہؓ کے جس کی تخریج نسائی وابوداؤد وابن ماجہ

نے کی:ان قوما حدیث عهدبجاهلیة یأتوننابلحمان لاندری ذکرواسم اللّٰه علیها ام لم یذکروا أناکل منهافقال رسول اللّٰهﷺ سمّوااللّٰه وکلوا:

اور مطابق حدیث رافع بن خدیج کے کہ بلفظ: ماأنهر الدم و ذکر اسم اللّٰه علیه فکلوا: وارد ہے۔ وموافق تحقیق علمائے محققین مثل مجتہد ربانی علامہ شوکانی صاحبؒ وغیرہ کے حرمت اس کی معلوم نہیں۔پس مشرک ہو یا بدعتی یا کافر جب اس پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا نام ذکر کرے گا تو میں اس کو کھالوں گا۔

پس علمائے محققین کی خدمت میں عرض ہے کہ موافق کتاب وحدیث رسول اللہﷺ کے قولِ فیصل مابین زید وعمرو بیان فرماویں تاکہ نزاع مرتفع ہواور عنداللہ ماجور ہوں۔

جـــــواب: عمرو کا قول اعتبار کے قابل نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ سورۂ مائدہ میں ارشاد فرماتے ہیں :وطعام الّذین اوتوالکتاب حلّ لّکم:اور مراد یہاں طعام سے بالاتفاق ذبیحہ ہے۔پس اگر ذبیحہ ہر شخص کا حلال ہوتا حتی کہ مشرکین کا بھی تو اہل کتاب کی تخصیص کی کوئی وجہ نہ تھی،اور اس آیت :فکلوا مماذکر اسم اللّٰه: اور آیت :و لاتأکلوامما لم یذکر اسم اللّٰه: وغیرہ میں صرف شرط حلت ذبیحہ کی وقت ذبح کے بیان ہے،اور مقصود ان سے فقط اسی قدر ہے کہ بدون بسم اللہ کے ذبیحہ حلال نہیں ہےاور ذابح کا عموم وخصوص اس آیت سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔اور اگر ایسا ہی ان آیات کے اطلاق سے استناد لیا جاوے تو باب اطلاق مذبوح میں اس پر عمل کرنا پڑے گا، کیونکہ کسی مذبوح کو ان آیات میں خاص نہیں کیا بلکہ جس پر اسم اللہ کا ذکر ہو اس پر حکم حلت کا ہو۔پس لازم آتا ہے کہ اگر کوئی شخص کتا یا سور یا اور جانور جس کا گوشت حلال نہیں ہے :بسم اللہ: کہہ کر ذبح کرے تو اس کا گوشت درست ہو جاوے،اس تقریر سے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اِن آیات میں قید صرف :اسم اللہ: کی کی نہ کسی ذبیحہ کی، حالانکہ اس کا کوئی مسلمان قائل نہیں ہے۔

الــحــاصــل..... ان آیات میں صرف کیفیتِ ذبح کا بیان اور شرط حلت کا بوقت ذبح کے بیان ہے۔ذابح ومذبوح کے اطلاق وتخصیص سے اِن میں کچھ غرض نہیں ہے۔پس جس طرح سے تخصیص مذبوح اُور آیات واحادیث سے ثابت ہوئی اسی طرح تخصیص ذبح کی بھی اور جگہ سے ثابت ہوئی۔

ایک تو آیتِ سابقہ،دوسری وہ حدیث جو مصنف عبدالرزاق میں مروی ہے کہ آپﷺ نے مجوس یعنی آتش پرست کے حق میں فرمایا ہے:من اسلم منهم قبل ومن لم یسلم ضربت علیه الجزیة غیر ناکحیی نسائهم و لاآکلیی ذبائحهم:

یعنی جو اِن میں سے اسلام لاوے گا اس کا اسلام قبول ہووے گا اور جو اسلام نہ لاوے گا اس سے جزیہ لیا

جاوے گا، مگر ان کی عورتوں سے نکاح نہ کیا جاوے گا اور نہ ان کا ذبیحہ کھایا جاوے گا۔ اسی طرح سے اور بھی احادیث اور آثارِ صحابہؓ اس باب میں موجود ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ذبیحہ کسی کافر کا سوائے اہل کتاب کے درست نہیں ہے۔

اور حدیثِ حضرت عائشہ صدیقہؓ اس پر دلالت نہیں کرتی ہے کہ ذبیحہ ہر کافر و مسلم کا حلال ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں سوال اُن لوگوں کے ذبیحہ سے ہوا ہے جو نئے مسلمان ہوئے تھے اور رسومِ جاہلیت میں مبتلا تھے نہ ذبیحہ کافر سے۔ اور علامہ شوکانی کہ جن کا انتقال 1250 ھجری یا 1255 ھجری میں ہے، کو علم ادب میں تحقیق ان کی اچھی ہو مگر اجتہاد اور فتویٰ ان کا مقابلہ میں اجتہاد اور فتویٰ ائمہ اربعہؒ وغیرہ مجتہدینؒ سابقین کے قابل اعتبار کے نہیں ہے۔ اس مسئلے میں ائمہ اربعہؒ بلکہ اکثر مجتہدینؒ بھی تحقیق کر گئے کہ سوائے مسلمان اور کتابی کے کسی کا ذبیحہ حلال نہیں۔ پس اب شوکانی صاحبؒ کہ اس صدی کے علماء سے تھے اگر اس کے مخالف لکھیں تو ان کا اعتبار نہیں ہو سکتا۔

(فتاوی مولانا عبدالحیٔ اُردو: ص 432)

کفار کے ساتھ دوستی کرنا:

سوال: کفار کے ساتھ موالات اور دوستی کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر ان کے دین کو اچھا سمجھ کر دوستی کی جائے تو کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: ومن یتولھم منکم فانّہ منھم: جو شخص تم میں سے ان سے دوستی کرے تو وہ انہی میں سے ہے۔

اگر محض دنیاوی اعتبار سے ہے تو مواخذہ کا امکان ہے۔ لہٰذا اس کو کم کرنا چاہئے۔ قرآن کریم میں ہے: لایتّخذالمؤمنین الکافرین اولیآء من دون المؤمنین: یعنی مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے بھائی مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں۔

اگر یہ دوستی طبعی ہے مثلاً کافر بیٹے کے ساتھ یا کافرہ زوجہ کے ساتھ تو محلِ مواخذہ نہیں۔

(فتاوی مولانا عبدالحیٔ اُردو: ص 561)

کفار سے تمام اُمور میں احتراز کرنا افضل ہے:

سوال: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو تم سے احتراز کرے تم بھی اس سے احتراز کرو۔ آیا یہ احتراز صرف اکل و شرب میں ہے یا تمام اُمورِ موانست و مشاورت وغیرہ میں؟

جواب: تمام اُمورِ موانست و مشاورت اور محبت میں کفار سے احتراز کرنا اولیٰ و افضل ہے۔

(فتاوی مولانا عبدالحیٔ اُردو:ص583)

کافر کے غسل وکفن دفن کا حکم:

جو کافر مرتد نہیں، بلکہ شروع ہی سے کافر تھا اور اسی حالت میں مرگیا تو اگر اس کا کوئی رشتہ دار اس کا ہم مذہب موجود ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کی لاش اسی کے لئے چھوڑ دی جائے، تاکہ وہ جس طرح چاہے اسے دفن وغیرہ کرے، اور اگر اس کا کوئی رشتہ دار اس کے مذہب کا نہ ہو تو اس کے مسلمان رشتہ داروں پر اس کا غسل وکفن و دفن واجب تو نہیں، البتہ ان کیلئے اتنا جائز ہے کہ غسل وکفن اور دفن کا جو مسنون طریقہ آگے مسلمانوں کے لئے آرہا ہے، اس کی رعایت کئے بغیر اسے ناپاک کپڑے کی طرح دھو کر کسی کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڑھے میں دبا دیں۔(احکام میّت:ص45)

جہاں پر کوئی مسلمان مرد نہ ہو، وہاں پر مسلمان کو غسل دینے اور نماز جنازہ پڑھانے کا حکم:

اگر کسی مسلمان مرد کا انتقال ایسی جگہ ہو جائے کہ کوئی مسلمان مرد وہاں موجود نہ ہو، نہ اس کی بیوی ہو جو اسے غسل دے سکے، بلکہ صرف مسلمان عورتیں اور کافر مرد ہوں، تو ایسی مجبوری میں مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ وہ کسی کافر مرد کو غسل دینے کا طریقہ بتلا دیں۔ کیونکہ کسی مرد کو غسل دینا بیوی کے سوا کسی عورت کو جائز نہیں، وہ کافر اسے غسل دے دے، پھر مسلمان عورتیں اس پر نماز جنازہ پڑھ لیں۔(احکام میّت:ص46)

مسلمان میت کو کافر رشتہ دار غسل نہ دے:

اگر کسی مسلمان میت کے سب رشتہ دار کافر ہوں تو اس کی تجہیز وتکفین، نماز جنازہ اور دفن کرنا مسلمانوں کے ذمہ فرض کفایہ ہے۔ اس کی لاش کافر رشتہ داروں کے حوالہ نہ کی جائے۔ کافر رشتہ داروں کو غسل دینے کا حق بھی نہیں۔

(احکام میّت:ص45)

غیر مسلم شہید نہیں کہلا سکتا:

شہید کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے۔ پس غیر مسلم (کافر) کے لئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔

(احکام میّت:ص178)

کافر رشتہ دار کا مسلمان میت کے قبر میں داخل ہونے کا حکم:

کسی مسلمان کو دفن کرنے کیلئے اس کے کافر رشتہ دار کو قبر میں داخل نہ کیا جائے ۔(احکام میّت:ص 45)

جس میت کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو،اس کے غسل ونماز جنازہ کا حکم:

کسی مرد یا عورت کی لاش ملے اور کسی علامت وغیرہ سے معلوم نہ ہو کہ وہ مسلمان ہے یا کافر؟ تو جس علاقہ سے یہ لاش ملی ہے،وہاں اگر مسلمانوں کی اکثریت ہے تو اس کو مسلمان سمجھا جائے اور باقاعدہ غسل وکفن دے کر نماز پڑھ کر دفن کیا جائے،اور اگر وہاں غیر مسلموں کی اکثریت ہے تو اس کے ساتھ غیر مسلموں کا سا معاملہ کیا جائے۔

(احکام میّت:ص 208)

کافر کو غسل دینا:

جس کافر کا کوئی ولی مسلمان نہ ہو،اُس کو نہ غسل دیا جائے گا اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(نفع المفتی والسائل :ص 328)

مسلمان اور غیر مسلم مُردے مل جائے تو اُن کو غسل دینے اور جنازہ پڑھنے کا حکم:

مسلمانوں کی وہ جماعت جو کافروں کے مُردوں میں مخلوط ہو جائے اور دونوں فریق برابر ہوں یا کفار زیادہ ہوں اور کوئی ایسی علامت نہ ہوں جس سے مسلمان کو کافر سے پہچانا جاسکے تو ایسے لوگوں کو کفن اور غسل دیا جائے گا اور بغیر نماز پڑھے مشرکین کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے گا۔ہاں اگر کوئی ایسی علامت ہو جس کے ذریعہ مسلمان جنازوں کو کافروں سے تمیز دی جاسکے تو اُس وقت صرف مسلمانوں پر نماز پڑھی جائے گی،یا یہ کہ مسلمان مُردے زیادہ ہوں تو اُس وقت سب پر نماز پڑھی جائے گی اور نیت مسلمانوں پر نماز پڑھنے کی کی جائے گی اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(نفع المفتی والسائل :ص 334)

امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کا فتوی

شیعہ کے ساتھ مناکحت کرنے، اُن کا ذبیحہ کھانے، اُن کا جنازہ پڑھنے اور مسجد کے لئے اُن سے چندہ لینے کا حکم:

جب امام اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کو اپنی تحقیقات پر پوری طرح ایقان ووثوق حاصل ہوگیا تو آپؒ نے اپنی حتمی اور آخری رائے کو چھ صفحہ کے اندر ایک فتوی کی شکل میں مرتب کر کے شائع کردیا، جس پر اُس وقت کے مختلف اکابر اہل سنت کی تصدیقات بھی شامل تھیں۔اور اس فتوی کی عبارت تحریر کرنے سے پہلے آپؒ نے بطور تمہید لکھا تھا کہ:

بعض دینی بھائیوں کو یہ دیکھ کر بڑا صدمہ ہوا کہ اہل سنت بوجہ اپنی ناواقفیت کے شیعوں کو مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ مناکحت سے پرہیز نہیں کرتے جس کے ترخ ترین نتائج سامنے آکر سوہانِ روح بن رہے ہیں۔شیعہ لڑکی سنیوں کے یہاں آکر تقیہ کرلیتی ہے اور پوشیدہ طور پر اپنی اولاد کو اپنا مذہبی تعلیم دیتی ہے اور مرتے وقت ظاہر کرتی ہے کہ میں شیعہ ہوں اور سنی لڑکی شیعہ کے گھر پہنچتے ہی طرح طرح کے ظلم وستم کا نشانہ بن کر مجبور ہو جاتی ہے کہ شیعہ ہو جائے۔یہ خرابی علاوہ ارتکاب حرام کے ہے جو ناجائز نکاح کے سبب سے ہوتا ہے، پھر شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی استعمال کرلیا جاتا ہے اور ان کو جنازہ میں بھی شریک کیا جاتا ہے۔لہذا ان حضرات کا اصرار رہا کہ علمائے کرام کا ایک متفقہ فتوی اس کے متعلق شائع کردیا جائے تاکہ ان فسادات کا سدِ باب ہو۔

اس میں شک نہیں کہ کسی کلمہ گو کو کافر کہنا بہت سخت کام ہے اور علمائے اسلام کو ہمیشہ اس معاملہ میں بڑی احتیاط رہی ہے۔ ہمارے امام اعظمؒ نے بھی بڑی تاکید کے ساتھ ہدایت کی ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہئے مگر اس صورت میں کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا کُھلم کُھلا انکار اس سے صادر ہو۔ اب عقیدہ تحریف قرآن کے ظاہر ہونے کے بعد شیعوں کی تکفیر میں کسی کو اختلاف ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ مسئلہ علمائے مسلمین میں بلا اختلاف مسلّم ہے کہ قرآن مجید کے ایک حرف کا انکار بھی کفر ہے۔

اس تمہیدی تحریر کے بعد ہم اس فتوی کی اصل عبارت کو جو آج سے تقریباً ستر سال پہلے دفتر النجم لکھنؤ کی طرف سے شائع ہوئی تھی یہاں نقل کر رہے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اثناعشری مسلمان ہیں یا اسلام سے خارج ہے؟ ان کے ساتھ مناکحت جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا کہ نہیں؟ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا درست ہے کہ نہیں؟ نیز اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کیلئے چندہ دینا چاہیں تو یہ چندہ لیا جائے یا نہیں؟

جواب: شیعہ اثناعشری قطعاً خارج اَز اسلام ہیں، ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کماینبغی معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہ کی تھی مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی ہے اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہوگئے ہیں۔

ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے اور قرآن شریف ضروریاتِ دین میں سب سے اعلیٰ وارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف، کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین، سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کے معتبر کتابوں میں دو ہزار سے زائد روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ (1) کمی (2) بیشی (3) تبدُّلِ الفاظ (4) تبدُّلِ حروف (5) خرابی ترتیب، ترتیب کی یہ خرابی سورتوں میں بھی، آیتوں میں بھی اور کلمات میں بھی ہے۔

ان پانچ قسم کی روایاتِ تحریف کے ساتھ ان کے علماء کے یہ تین اقرار بھی ساتھ میں ہیں کہ (1) یہ روایات متواتر ہیں (2) تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ بھی ہیں (3) انہی کے مطابق اعتقاد بھی ہے۔ علمائے شیعہ میں گنتی کے چار آدمی تحریفِ قرآن کے منکر ہیں۔ شیخ صدوق، ابن بابویہ قمی، شریف مرتضی، اور ابوعلی طبرسی۔ ان چار اشخاص کے اقوال چونکہ محض بے دلیل اور روایاتِ متواترہ کے خلاف ہیں، اس لئے خود علمائے شیعہ نے ان کو رد کردیا ہے۔

علامہ بحرالعلوم فرنگی محلیؒ پہلے شیعوں کے مسلمان ہونے کا فتوی دیتے تھے مگر تفسیر :مجمع البیان : ازابوعلی طبرسی کے دیکھنے سے ان کو معلوم ہوا کہ وہ تحریف قرآن کے قائل ہیں لہذا انہوں نے: فواتح الرحموت شرح مسلّم الثبوت: میں شیعوں کا کفر بربنائے عقیدۂ تحریف قرآن محل تردّد نہیں ہے،علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں مثلِ عقیدۂ بدا اور قذف ام المؤمنینؓ (حضرت عائشہؓ) وغیرہ کے، مگر ان میں کچھ تاویل کی گنجائش ہے۔

لہذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام، ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے۔ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ان کی مذہبی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہوکر یہ دعا کرنا چاہئے کہ یا اللہ! اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر۔

اس فتوی پر مندرجہ ذیل حضرات اور اُس دَور کے دیگر اکابر علماء واصحاب فتوی کے دستخط ہیں۔شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ،حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحبؒ،حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن امروہوی صاحبؒ،حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری صاحبؒ،حضرت مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوری صاحبؒ،حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحبؒ،حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ،حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی صاحبؒ،حضرت مولانا اصغر حسین صاحبؒ،حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ،حضرت مولانا محمد رسول خان صاحبؒ،حضرت مولانا نبیہ حسن صاحبؒ اور حضرت مولانا انوار الحق امروہویؒ۔

حضرت لکھنوی صاحبؒ کی ان کاوشات اور جدوجہد سے اب الحمدللہ حق وباطل میں امتیاز قائم ہوگیا ہے اور سوائے چند مصلحت کوش، مفاد پرست اور مذہب سے لاتعلق نام نہاد سیکولر افراد کے تمام مسلمان اس فرقہ کے خارج از اسلام ہونے میں متفق ہیں اور آپس میں مناکحت اور ذبیحہ وغیرہ کے استعمال سے عام طور پر اجتناب ہونے لگا یہاں تک کہ ان کی مسجدیں اور ان کے قبرستان وغیرہ بھی علیحدہ ہو چکے ہیں۔

(امام اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ حیات وخدمات:ص670)

شیعہ،سنیوں کے جنازہ میں شریک ہوکر بددُعا کرتے ہیں:

مذہب شیعہ میں دغا وفریب ایسی عمدہ چیز ہے کہ آئمہ اکثر اپنے مخالفوں کی نماز جنازہ میں شرکت کرتے اور بجائے دعا کے نماز میں بددُعا دیتے تھے،اور اپنے متبعین کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے کہ تم ایسا کیا کرو،لوگ سمجھتے تھے کہ امام نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں اور وہاں معاملہ برعکس ہے۔شیعوں کی کتاب فروع کافی کے صفحہ نمبر 99 پر ہے:

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ایک شخص منافقوں میں سے مرگیا، امام حسین صلوۃ اللہ علیہ اس جنازہ کے ہمراہ چلے، راستہ میں غلام اِن کا اُن کو ملا اس سے امام حسین نے فرمایا کہ تُو کہاں جاتا ہے؟ اس نے کہا میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگتا ہوں، نہیں چاہتا کہ اس پر نماز پڑھو، امام حسین نے اس سے فرمایا: دیکھو میرے داہنی جانب کھڑا ہو اور جو کچھ مجھے کہتے ہوئے سنتا وہی تُو بھی کہتا۔ پھر جب اس منافق کے ولی نے تکبیر کہی تو امام حسین نے بھی تکبیر کہہ کر یہ دعا مانگی کہ یااللہ! اپنے فلانے بندے پر لعنت کر ہزار لعنتیں جو ساتھ ساتھ ہوں مختلف نہ ہو، یااللہ! اپنے اس بندے کو دوسرے بندوں میں اور شہروں میں رسوا کر اور اپنے آگ کی گرمی میں اس کو ڈال اور سخت عذاب اس پر کر، کیونکہ وہ تیرے دشمنوں سے دوستی رکھتا تھا اور تیرے دوستوں سے دشمنی رکھتا تھا اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا۔

:قارئین کرام!

دیکھئے....! یہ امام معصوم ہے جو اس طرح لوگوں کو فریب دے رہے ہیں، اگر اس منافق کی نماز جنازہ جائز نہ تھی تو امام کو علیحدہ رہنا چاہئے تھا خواہ مخواہ نماز جنازہ میں شریک ہو کر بددُعا کس قدر مذموم خصلت ہے۔ شیعہ کی کتابوں میں اس قسم کے افعال اور ائمہ سے بھی منقول ہیں۔ (شیعہ مذہب کے چالیس مسائل: ص 27)

رئیس المناظرین حضرت مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین دبیرؒ ساکن بھیں ضلع جہلم کا فتویٰ

شیعوں سے اسلامی برتاؤ اور اتحاد رکھنا:

سوال: حضرت عائشہ صدیقہؓ کو قذف کرنے اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو اصحاب رسول نہ سمجھنے والا، حضورﷺ کی دوسری بیٹیوں کو سوائے حضرت فاطمہؓ کے نہ ماننے والا موجودہ قرآن کا منکر اور اس کو محرف (تبدیل شدہ) کہنے والے لوگوں کو دین حق (اہل سنت والجماعت) سے ہٹانے والا کافر ہے یا نہیں؟

ایسے شخص سے رشتہ داری، نکاح کرنا ان سے دوستی اور یارانہ لگانا، ایسے لوگوں کے عرسوں میں شرکت کرنا، شادی اور غمی میں ان سے شرکت کرنا، ان سے مل کر کھانا اور پینا، بطور دوستی بھائی بندی جائز ہے یا نہیں؟

اور جو شخص ایسے لوگوں سے محبت و پیار کرے اس سے برتاؤ اور سلوک جائز ہے یا نہیں؟ جواب شافی دے کر پوری تسلی فرمائیں؟

جواب: جس شخص یا فرقہ میں یہ اوصاف ہوں جو سوال میں مذکور ہیں، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، ایسے شخص یا گمراہ فرقے سے حسب اقتضائے: الحب للہ والبغض للہ: خلط ملط اور راہ و رسم رکھنا منع ہے۔

شیخینؓ کو بُرا کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے اور قرآن کریم کا منکر اور تحریف کنندہ بھی مسلمانی

سے خارج ہے، باقی اُمور کا بھی یہی جواب ہے، ایسے لوگوں سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

(آفتاب ھدایت ردّ رفض و بدعت: ص 374)

شیعوں سے دوستی کرنے والے، سنی بھائی توجہ کریں........!

جو سنی بھائی روافض سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں اور ان کو اپنا مسلمان بھائی تصور کرتے ہیں۔ وہ غور کریں کہ جو لوگ تمہارے بزرگانِ دین صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ سے یہ سلوک رکھتے ہوں کہ ہر ایک نماز کے بعد ان کے نام لے لے کر لعنت وتبرا کریں، ان کا یومیہ ورد ہو، اور ان عظیم ہستیوں پر ہی لعنت نہیں کرتے بلکہ ان لوگوں کو بھی اس لعنت میں شامل کرتے ہیں جو ان حضرات سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر افسوس ہے کہ غیور سنی ایسے بدطینت اور خبیث اشخاص کو اپنا دوست بنائے جو صحابہ کرامؓ سے ایسی دشمنی رکھتے ہوں، اور سنیوں سے اُن کو ایسا بیر ہو۔

(آفتاب ھدایت: ردرفض و بدعت: ص 213)

شیعہ، سنیوں کے جنازہ میں شریک ہوکر بددُعا کرتے ہیں۔ لہذا اُن کو اپنے جنازوں میں شریک ہونے نہ دیں:

شیعہ کے کتابوں میں لکھا ہے کہ اوّل تو سنی کا جنازہ نہ پڑھا جائے، اگر ضرورت کی وجہ سے پڑھے تو دعا کی بجائے سنی میت پر اس طرح بددعا کرے۔

اے خدا! اس بندے کی میت کو اپنے بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل ورسوا کر، اے خدا! اس کو جہنم کی آگ سے جلا دے، اے خدا! اس کو سخت ترین عذاب دے۔

سنیو! جانتے ہو، یہ لوگ تمہارے جنازوں میں شامل ہوکر میت کے لئے کیا بددعا کرتے ہیں۔ کیا تم اس بات کو گوارہ کرسکتے ہو کہ ایک شخص تمہاری والدہ یا والد، یا لیڈر، یا بزرگ کی میت کے جنازہ پر کھڑا ہو کر اس کے لئے بددُعائیں کرے؟ بقول شاعر.....

نہ آنے دیجئے انہیں لاش پر خدا کے لئے
نماز پڑھنے جو آئیں گے بد دُعا کے لئے

(آفتاب ھدایت ردرفض و بدعت: ص 214)

شیعوں سے دوستی کرنے والے سے بڑا بے غیرت کون ہوسکتا ہے؟

میرے محترم دوستو!

شیعہ کے نزدیک سُنی کتے اور ولدالزنا سے بھی بُرے ہیں۔شیعہ کی کتاب: فروع کافی: کے جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 8 پر ہے کہ:

ایسے کنویں کے پانی سے مت نہاؤ جس میں حمام کا مستعمل پانی پڑتا ہے، کیونکہ اس میں ولدالزنا کے بدن کا پانی بھی گرا ہوا ہوتا ہے،اور ولدالزنا سات پشت تک پاک نہیں ہوسکتا۔اور اس میں ناصبی (سُنی) کے بدن سے گرا ہوا پانی بھی ہوتا ہے۔اور وہ ناصبی (سُنی) ولدالزنا اور کتے سے بھی بدتر ہے۔خدا نے تمام مخلوق سے بُرا کتے کو بنا یا ہے اور ناصبی (سُنی) سے بھی بُرا ہے۔

قارئین کرام......!

دیکھو! شیعہ لوگ،سنیوں کو کتے اور ولدالزنا سے بھی بُرا سمجھتے ہیں۔پھر اگر سُنی اُن سے برتاؤ کریں تو اُن سے بڑھ کر کون بے غیرت ہوسکتا ہے۔(آفتاب ھدایت ردّ رفض و بدعت:ص260)

تیس (30) جید علمائے کرام کا فتوی

شیعہ اثناعشریہ مسلمان ہے یا کافر؟ اوران کے ساتھ مناکحت کرنے، ان کا ذبیحہ کھانے، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے یا اپنے جنازہ میں ان کو شریک کرنے، اور مسجد کیلئے ان سے چندہ لینے کا حکم:

میرے محترم قارئین کرام!

آج سے ساٹھ سال قبل پاک وہند کے تیس جید علمائے کرام بشمول شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ اور مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا شیعوں کے بارے میں کفر کا فتوی جس کی حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ نے بھی تصدیق فرمائی۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں ہمارے ملک میں جو فرق شیعہ اثناعشریہ ہے یہ مسلمان ہے یا کافر؟ اوران کے ساتھ مناکحت جائز ہے یانہیں؟ اوران کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ اوران کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا اپنے جنازہ میں ان کو شریک کرنا جائز ہے یانہیں؟ نیز اگر شیعہ تعمیر مسجد کیلئے چندہ دینا چاہیں تو وصول کیا جائے یانہیں؟

جواب: (1) شیعہ اثناعشریہ رافضیہ قطعاً خارج از اسلام ہیں، ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت: کما ینبغی: معلوم نہیں تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے تھے اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں۔ لہذا بعض محققین نے بناء براحتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھی، مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اوران کے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی، اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہوگئے ہیں۔

ضروریاتِ دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریاتِ دین میں سے سب سے اعلیٰ وارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف ان کے متقدمین او رمتاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں اوران کی کتابوں میں دو ہزار

سے زائد روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں، جن میں پانچ قسم کی تحریف بیان کی گئی ہے۔(1) کمی (2) بیشی (3) تبدل الفاظ (4) تبدل حروف (5) خرابی ترتیب، خرابی ترتیب سورتوں، آیتوں اور کلمات میں بھی۔

پھر ان پانچ قسم کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں اور تحریف قرآن پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں اور انہی کے مطابق اعتقاد قائم ہیں۔

بانیانِ شیعہ مذہب نے جب سے اس مذہب کی بنیاد ڈالی ہے اب تک ان پر تین دَور گذرے ہیں۔ دَورِ اوّل میں شیعہ کا کوئی متنفس بھی عدمِ تحریف اور کاملیتِ قرآن کا قائل نہیں تھا، البتہ دَورِ ثانی میں گنتی کے چار آدمی ازروئے تقیہ عدمِ تحریف قرآن کے قائل ہوئے ہیں۔ اوّل، ابوجعفر، ثانی محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی علامہ صدوق متوفی 381ھ۔ دوم شریف مرتضیٰ ابوالقاسم علی بن حسین بن موسیٰ بغدادی علم الہدیٰ متوفی 436ھ۔ سوم، شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن حسین بن علی بن طوسی مفسر متوفی 460ھ۔ چہارم، ابوعلی طبرسی امین الدین فضل بن حسین بن فضل مشہدی مصنف تفسیر مجمع البیان متوفی 548ھ۔

یعنی دورِ ثانی 381ھ سے لے کر 548ھ تک صرف چار آدمی عدمِ تحریف کے قائل ہیں۔ چونکہ ان کے اقوال محض بے دلیل اور روایاتِ متواترہ کے خلاف ہیں اس لئے دورِ ثانی کے شیعی علماء نے خود ان کو رد کر دیا ہے۔

علامہ بحرالعلوم فرنگی محلی پہلے شیعوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دیتے تھے مگر تفسیر :مجمع البیان: کے دیکھنے سے ان کو معلوم ہوا کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ لہذا انہوں :فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت: میں شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا اور لکھا کہ قرآن شریف کی تحریف کا جو قائل ہے وہ قطعاً کافر ہے۔

المختصر..... یہ کہ شیعوں کا کفر بربنائے عقیدہ تحریف قرآن ہی محل تردد نہیں بلکہ علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں، مثلاً :عقیدہ بداء وقذف ام المؤمنینؓ وغیرہ وغیرہ۔

لہذا شیعوں سے مناکحت ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام اور ان کا چندہ ناجائز اور ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازوں میں شریک کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ سنی جنازہ میں یہ لوگ میت کے لئے بددعا کرتے ہیں۔

(کتبہ: محمد عبدالشکور فاروقی عافاہ مولاہ، از مدرسہ دارالمبلغین لکھنؤ ھند)

(2) شیعوں کا حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہونا، حضرت عائشہ صدیقہؓ پر قذف و تہمت کرنا کافر کرتا ہے۔ علامہ ابن عابدینؒ لکھتے ہیں :لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ: علامہ موصوفؒ نے دوسرے مقام پر اسی کتاب میں شیعوں کو مرتد واجب القتل لکھا ہے :فانه مرتد یقتل:

جوکلام اللہ کی تحریف کا قائل ہو وہ مرتد اور کافر ہے، اہل کتاب بھی نہیں۔ان سے مناکحت اور تعلقات رکھنا اشدحرام ہیں۔حق تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

:انّ الذّین یحآدّون اللّٰہ ورسولہ اولئک فی الاذلّین.....لاتجدقومایؤ منون باللّٰہ والیوم الاخر یوآدّون من حآدّ اللّٰہ ورسولہ ولوکانوا اٰباء ھم.....او عشیرتھم:

جواللہ اوراس کے رسول کا مقابلہ کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ذلیل وخوار ہیں.....اللہ اورآخرت پرایمان لانے والوں سے آپ کسی ایک شخص کو بھی نہیں پاؤں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی کرے جواللہ اور رسول کے دشمن ہوں اگر چہ وہ باپ، بیٹے، بھائی اوراہل کنبہ کیوں نہ ہوں۔لہذا شادی غمی اور جنازہ میں شرکت نہ کی جائے، ایسے عقیدہ کے شیعہ کافر ہی نہیں بلکہ اکفر ہیں۔**(ریاض الدین عفی عنہ:مفتی دارالعلوم دیوبند:19صفر 1348ھ)**

(3) مقاصد مذکورہ فی السوال کے روافض صرف مرتد اور کافر خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ کے ہیں کہ دوسرے فرقے کم نکلیں گے۔مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے تمام مراسمِ اسلامیہ ترک کرنا چاہئے بالخصوص مناکحت، کیونکہ اس میں خود یا دوسروں کو زنا اور فواحش میں مبتلا کرنا ہے:اعاذنا اللّٰہ وسائر عن جمیع المعاصی:**(بندہ محمدمرتضیٰ حسن:ناظم شعبہ تعلیمات دارالعلوم دیوبند)**

(4):فرق الروافض کثیرۃ عقائدھم شتی وظنون باطلہ فمنھامایوجب تکفیرھم (کشیعۃ اثناعشریۃ)وعدم الصحۃ المناکحۃ معھم بل عدم جواز جمیع المراسم الاسلامیۃ خذلھم اللّٰہ تعالیٰ:

شیعہ روافض کے متعدد فرقے ہیں۔اوران کے مختلف عقائد اورظنون باطل ہیں۔بعضوں کی تکفیر واجب ہے، جیسے شیعہ اثناعشریہ ہیں،اس لئے ان سے مناکحت ناجائز بلکہ جمیع مراسم اسلامیہ کا ترک کرنا ضروری ہے۔

(محمداعزازعلیؒ:مدرس ادب وفقہ دارالعلوم دیوبند)

(5):الجواب صحیح.................حمید حسن.................مدرس دارالعلوم دیوبند

(6):الجواب صحیح.................مسعود احمد.................مدرس دارالعلوم دیوبند

(7):الجواب صحیح.................بندہ محمد شفیع.................مدرس دارالعلوم دیوبند

(8):الجواب صحیح.................محمد رسول خان.................مدرس دارالعلوم دیوبند

(9):الجواب صحیح.................محمد یامین.................مدرس دارالعلوم دیوبند

(10) الجواب صحیح............................ عبدالسمیع .... مدرس دارالعلوم دیوبند

(11) الجواب صحیح............................ نبیہ حسن .... مدرس دارالعلوم دیوبند

(12) الجواب صحیح............................ اصغر علی .... مدرس دارالعلوم دیوبند

(13) الجواب صحیح............................ محمد عبدالوحید .... مدرس دارالعلوم دیوبند

(14) الجواب صحیح............................ سید اصغر حسین .... مدرس دارالعلوم دیوبند

(15) الجواب صحیح............................ محمد ابراہیم .... مدرس دارالعلوم دیوبند

(16) الجواب صحیح............................ سید محمد انور .... شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

(17) الجواب صحیح............................ نائب مہتمم .... دارالعلوم دیوبند

(18) ذالک کذالک............................ خلیل احمد محدث انبیٹھوی .... از سہارنپور

(19) جن لوگوں کے مذکورہ بالا اعتقادات ہیں وہ یقیناً کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

(ننگ اکابر حسین احمد مدنی صاحبؒ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند)

(20) الجواب صحیح.................. تحریف قرآن کا عقیدہ کفر ہے اس لئے اثنا عشری کافر ہیں۔

(مہدی حسن شاہجہان پوری)

(21) شیعہ اثناعشریہ کافر اور مرتد ہیں، کیونکہ یہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

(مفتی عبدالعزیز خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ مصنفؒ نبراس الساری)

(22) شیعوں میں جن کا عقیدہ تحریف قرآن کا ہے وہ واقعی کافر ہیں۔ **(عبدالرحمن)**

(23) یقیناً شیعہ اثناعشریہ تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک تحریف کی روایات متواتر ہیں، اس لئے یہ کافر ہیں۔ **(انوارالحق صدر مدرس مدرسہ عالیہ چلہ امروھہ)**

(24) قد اصاب من اجاب:

(ابوالطیب محمد منظور نعمانی از مدرسہ چلہ امروہہ)

(25) بلاشبہ تحریف قرآن کا قائل کافر ہے۔

(شبیر احمد عثمانی شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند و جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

(26) مجیب اوّل کی تحقیق کی بنا پر بلاشبہ ہر وہ فرقہ اور ہر ایک وہ شخص کافر ہے جس کا عقیدہ تحریف قرآن کا ہے

:هذا ھو الحق و الحق احق ان یّتبع فماذا بعد الحق الّا الضّلال:

(ابوالطاہر ظہور احمد بہاری: مدرس و مفتی فرقانیہ لکھنؤ)

(27) میں نے حضرت مجیب علامہ مولانا عبدالشکورؒ کی کتاب: تنبیہ الحائرین: اور: اول من السماتیین: وغیرہ کا مطالعہ مکرر سہ بار کیا ہے، جس سے مجھے یقین ہوگیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کا قائل ہے اور تحریف کا جو قائل ہے بالاجماع کافر ہے۔**(محمد اسباط: مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ)**

(28): اصاب المجیب العلام فان مدعی تحریف القرآن الکریم لاشائبۃ فی اکفارہ: **(مولانا محمد چراغ: المدارس انوار العلوم گوجرانوالہ)**

(29) شیعہ اپنے عقائد کی بنا پر خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ لہٰذا ان سے مراسم اسلامیہ مثلاً: مناکحت کرنا، ان کا ذبیحہ استعمال کرنا، ان کا جنازہ پڑھنا، ان کو اپنے جنازے میں شریک کرنا، قربانی میں ان کو شریک کرنا، ان کو اپنے نکاحوں میں گواہ بنانا، ان سے مسجد کیلئے چندہ لینا وغیرہ کا ترک کرنا واجب ہے۔ جو شخص شیعوں سے ترکِ مراسم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج اور انہیں کی مثل کافر ہے: فھو کافر مثلھم:

(مسعود احمد: نائب مفتی دارالعلوم دیوبند)

(30) شیعہ واقعی کافر ہیں، کیونکہ وہ قذف ام المؤمنینؓ اور سبّ الشیخینؓ کے علاوہ تحریف فی القرآن کے قائل ہیں۔**(مفتی اعظم ہند: محمد کفایت اللہ دہلویؒ)**

(بحوالہ: شیعیت کا اصلی روپ: ص 354)

حضرت مولانا محمد جمالؒ کا فتوی

(استاذِ تفسیر دار العلوم دیوبند)

شیعوں کے ساتھ معاشرتی معاملات، ان کا جنازہ پڑھنا، ان کے ساتھ نشست وبرخاست رکھنا وغیرہ وغیرہ:

سوال: ہمارے ملک میں عام طور پر شیعوں کا فرقہ امامیہ یعنی اثنا عشریہ پایا جاتا ہے اس فرقہ کے معروف عقائد یہ ہے:

1.....موجودہ قرآن پاک کامل نہیں ہے اس کا ایک بڑا حصہ امام غائب کے پاس ہے، اور کمی بیشی سے محفوظ بھی نہیں ہے اس کی متعدد آیات میں صحابہ کرامؓ نے اور مسلمانوں نے تحریف کردی ہے۔

2.....ان کے نزدیک وحی کا سلسلہ خاتم النبیینﷺ پر ختم نہیں ہوا ہے بلکہ آپﷺ کے بعد بھی ائمہ معصومین پر مسلسل وحی تشریعی اور غیر تشریعی آتی رہی ہے۔

3.....ان کے نزدیک ائمہ آنحضرتﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔

4.....یہ فرقہ شیخینؓ کے صحابی بلکہ مومن ہونے کا بھی منکر ہے۔

5.....حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں بدگمانی بھی کرتا ہے۔

6.....شیخینؓ کی بلکہ خلفائے ثلاثہؓ کی خلافت کا منکر ہے اس کو غصب اور ظلم اور عدوان قرار دیتا ہے۔

7.....حضور اکرمﷺ کو فرائض منصبی میں کوتاہی کرنے والا تصور کرتا ہے۔

پس مذکورہ بالا عقائد کے ساتھ اس فرقہ کے مسلمان ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس لئے ان کے ساتھ مناکحت یعنی ان کی لڑکیاں لینا یا دینا، اسی طرح ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے مُردوں کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا یا ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھنا اور اُلفت و مؤدت کا معاملہ کرنا سب حرام ہے۔محبوب سبحانی، قطب ربانی، سیدنا عبدالقادر جیلانی صاحبؒ نے: غنیۃ الطالبین: میں یہ روایت لکھی ہے:

:سیجیء فی آخر الزمان قوم یبغضون اصحابی فلا تجالسوھم و لا تشاربوھم و لا تواکلوھم و لا تناکحوھم و لا تصلّو علیھم و لا تصلوا معھم: یعنی آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو میرے اصحاب کی تنقیص کرے گی پس تم ان کی مجلس میں نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ کھاپیو اور نہ ان سے رشتہ داری کرو نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

دارالعلوم دیوبند کے مفتیان کرام نے ان کے بارے میں یہ فتوی دیا ہے کہ روافض کا وہ فرقہ جو سبب سبِّ شیخینؓ اور تکفیرِ صحابہؓ کافر ہے، ان کی تجہیز و تکفین میں امداد کرنا اور ان کے جنازے کی نماز پڑھنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست نہیں، اور ان سے بالکل متارکت اور مقاطعت کی جائے تاکہ ان کو تنبیہ ہو اور وہ سنی ہو جائیں۔

روافض اور عداوتِ اسلام:

روافض دراصل مذہب اسلام کیلئے مارِ آستین ہیں ان کی پوری تاریخ ہی اسلام کی بیخ کنی کے واقعات سے بھری ہوئی ہے۔چھٹی، ساتویں، آٹھویں صدی میں یہ لوگ صرف اسی لئے مسلمانوں سے الگ اور اسلام دشمن سمجھے جاتے تھے کہ بُغضِ صحابہؓ کے سایہ میں مسلمانوں کی سیاسی شوکت کے دشمن تھے۔اور جس طرح یہود و نصاریٰ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کا نظام خلافت درہم برہم ہو جائے، یہ لوگ صفوفِ اسلام میں ان کی بڑی اُمید گاہ تھے اور یہ ہر وقت اس کوشش میں رہتے تھے کہ مسلمانوں کی تباہی میں کسی طرح کمی نہ کی جائے۔

خلافت بغداد کی تباہی میں خلیفہ معتصم باللہ (656 ہجری) کے شیعہ وزیر مؤیدالدین محمد ابن علقمی کا بنیادی ہاتھ تھا۔تارتاریوں کے اس حملے میں سولہ لاکھ مسلمان شہید ہوئے، مگر ابن علقمی کی انتقام کی آگ پھر بھی نہ بجھی۔اس کی تفصیل کے لئے تاریخ ابن خلدون کی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 537 دیکھیں۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ جو لوگ کھلے بندوں کافروں کے ساتھ رہے ہیں اور قافلہ اسلام کے ہراوّل دستہ

صحابہ کرامؓ کے خلاف دن رات بغض کالاوا اگلتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کی جب بھی کفار سے پنجہ آرائی ہوئی وہ شیعہ ان کافروں کے ساتھ مل گئے اور تا تاریوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی تاریخی تباہی ان ہی کے ہاتھوں عمل میں آئی ہے اور خلافت بغداد ان ہی کے عمل سے مٹی ہوئی، پھر ان کے کفر والحاد اور اسلام دشمن ہونے میں کسی دانشمند کو کسی قسم کا شک وتردد ہوسکتا ہے......؟؟؟

نہیں تو قرآن کریم کی اس شہادت کو لے لیں اور پھر فیصلہ خود کریں کہ کیا ان کو مسلمان کہا جاسکتا ہے: ومن یتولھم منکم فانہ منھم:

اس لئے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان دشمنانِ اسلام سے ہوشیار رہیں اور ان کے ساتھ معاشرتی روابط قائم کر کے اپنا دین وایمان خراب نہ کریں۔(پانچواں مُحاضرۂ علمیّہ بر موضوع: رَدِّ شیعیت: ص50)

حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین صاحبؒ کا فتوی

(محدّث دارالعلوم دیوبند)

اختلافِ دِین مانعِ اِرث ہے:

اگر وارث مسلمان ہے اور مورث کافر ہے (خواہ ہندو ہو یا عیسائی ہو یا یہودی ہو یا آتش پرست ہو یا آریہ) تو اس کی میراث مسلمان کو نہیں ملے گی، بلکہ اگر اس کے کافر وارث موجود ہوں تو اُن کو دی جائے گی اور اگر کوئی بھی نہ ہو تو بیت المال میں جمع کی جائے گی۔ اور اگر مورث مسلمان ہے اور وارث کافر ہے تو اس کو بھی میراث نہ ملے گی بلکہ جو وارث مسلمان ہیں ان کو دی جائیں گے، مثلاً: کسی ہندو کا بیٹا مسلمان ہو گیا اب اس کے انتقال پر باپ کو کچھ حصہ نہ ملے گا ہاں اگر اس بیٹے کی کوئی زوجہ یا اولاد مسلمان ہو تو اُن کو ترکہ دیا جائے اور اگر کوئی بھی مسلمان وارث نہ ہو تو بیت المال وغیرہ میں صَرف کیا جائے۔

اسلام کے سوا جس قدر مذہب اور فرقے ہیں اُن کا مقدمہ اگر اسلامی عدالت میں آوے تو اُن میں باہم میراث جاری کرائی جائے گی، مثلاً: بیٹا یہودی اور باپ نصرانی ہے تو اُن میں باہم میراث جاری ہونے کا حکم دیا جاتا ہے، یا شوہر ہندو برہمن ہے اور زوجہ عیسائی میم صاحب ہیں، ان میں سے اگر ایک مر جائے تو دوسرے کو میراث پہنچنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ لیکن مسلمان کو اِن فرقوں میں سے کسی کے مال میں سے بھی میراث نہیں پہنچ سکتی۔ اور نہ مسلمان کے انتقال پر اُن فرقوں میں سے کسی شخص کو کچھ حق مل سکتا ہے۔ مثلاً: کسی ہندو کا بھائی مسلمان ہو گیا ہے اب اگر وہ مر جائے تو اس بھائی

کو اس کے ترکہ سے کچھ نہ ملے گا اور اگر بھائی مر جائے تو اس مسلمان کو ہرگز کچھ نہ پہنچے گا: علیٰ ھذا القیاس: اگر کسی مسلمان نے میم صاحب سے نکاح پڑھوالیا تو مسلمان شوہر کی وفات پر زوجہ کو میراث نہ ملے گی البتہ اگر مہر ادا نہ کیا ہو تو دلایا جائے گا اور اگر میم صاحب شوہر کی زندگی میں کوچ کر گئیں تو شوہر کو کچھ بھی نہ ملے گا۔(مفید الوارثین: ص 98)

ارتداد مانعِ ارث ہے:

جو شخص مرتد ہو جائے یعنی دین اسلام سے پھر جائے وہ بھی کافروں کے مانند اہل اسلام کی میراث سے محروم رہے گا۔ البتہ اس کے مارے جانے یا کافروں سے مل جانے کے بعد اگر اس کا مال اہل اسلام کے قبضہ میں ہو تو حالتِ اسلام میں حاصل کیا ہوا مال اس کے مسلمان وارثوں پر تقسیم کر دیا جائے اور حالتِ ارتداد کی کمائی یعنی اسلام سے پھر جانے کے بعد جو کچھ کمایا ہے وہ بیت المال میں داخل کیا جائے۔ عورت اگر دین سے پھر جائے اور کافروں سے مل جائے یا قتل کی جائے تو اس کا مال مسلمان وارثوں کو پہنچے گا خواہ حالتِ اسلام میں وہ مال اس کو حاصل ہوا ہو یا مرتد ہونے کے بعد۔ (مفید الوارثین: ص 99)

شیخ العرب والعجم

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

صاحبؒ کا فتوی

شیعوں کے یہاں کھانے پینے کا حکم:

سوال: شیعوں کے یہاں کھانا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: نہایت شہرت کو پہنچ چکا ہے کہ شیعہ..... اگر کسی سنی کو کھانا یا پانی دیتے ہیں تو اس میں نجاست ضرور ملا دیتے ہیں۔ اگر کوئی موقع نہیں ملتا تو اُس کھانے یا پانی میں تھوک ضرور دیتے ہیں۔ اس لئے حتی الوسع اس سے احتراز کرنا چاہئے۔(فتاوی شیخ الاسلامؒ: ص252)

شیعہ کی گواہی کا حکم:

یقیناً قرآن میں تحریف کے ماننے والے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علم بالجزئیات کا انکار کرنے والے، عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنے والے کافر ہیں۔ پھر آپ ہی فرمایئے کہ ایسی صورت میں ان کی شہادت سے نکاح کسی کے قول پر کیسے منعقد ہو سکتا ہے۔(معارف وحقائق: ص168)

کفریہ عقائد اختیار کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے:

سوال: اگر بعض افراد کفریہ عقائد اختیار کرلیں تو ان کی بیویوں سے ان کا نکاح باقی رہے گا یا تجدید ضروری

ہوگی؟

جواب: ایسے لوگ اگر ایسے افعال یا اقوال عمل میں لاتے ہیں جو کہ کفر جوداور صریح شرک ہیں، اس میں کوئی تاویل نہیں ہوسکتی اور نہ ان میں کوئی اختلاف ہے تو یقیناً کافر ہوگئے اوران کا نکاح ٹوٹ گیا، ان سے توبہ کرانی چاہئے اور نکاح کی تجدید کرانی چاہئے، اوراس کے بعد اگروہ توبہ نہ کریں اوراپنے کفر پر اصرار کریں، سمجھانے بجھانے پر بھی نہ سمجھیں تو میاں بیوی کا علاقہ صحیح نہیں ہے، عورت کو جدا کردینا چاہئے، اوراگر نہ مانیں اورعورت اگراسلام پر قائم رہی تو اولا دحلالی نہ ہوگی اوراگر وہ بھی خاوند کی طرح سے کفر پر قائم ہوجائے تو کافروں کی اولاد کی طرح ہوگی ۔اوراگر یہ شرک صریح نہیں ہے نہ کفر جو دہے یا مختلف فیہ ہے یا کوئی تاویل قوی یا ضعیف کلام میں پائی جاتی ہے تو یہ شخص فاسق یقینی ہے، توبہ کرانی چاہئے، نکاح نہ ٹوٹے گا اور تجدید عقد کی ضرورت نہ ہوگی ۔(فتاوی شیخ الاسلامؒ:ص176)

مسجد میں غیر مسلم کے چندہ کا استعمال:

سوال: کیا غیر مسلم کا پیسہ مسجد میں صرف کیا جاسکتا ہے؟

جواب: قرآن شریف میں ہے:ما کان للمشرکین ان یّعمروا مساجدالله شاهدین علٰی انفسهم بالکفر،الآیۃ

اس لئے تعمیر مساجد میں بلاواسطہ ان کا مال نہ خرچ ہونا چاہئے ۔ہاں اگر وہ ایسا کریں کہ کسی مسلمان کو مال کا مالک کردیں اوروہ اپنی خوشی سے اس مال کو مسجد میں لگادے تو مضائقہ نہیں ۔نیز اگر وہ عبادت سمجھ کر مسجد کی تعمیر میں تعاون کرتا ہے اور کوئی فتنہ بھی درپیش نہیں ہے تو غیر مسلم کا چندہ مسجد میں صرف کرنا درست ہے ۔

(فتاوی شیخ الاسلامؒ:ص186)

کفار کے ساتھ موالات کا حکم:

رہا یہ شبہ کہ موالات اُور چیز ہے اور معاملہ اُور چیز ہے ۔آیت موالات کو منع کرتی ہے نہ کہ معاملات کو ۔تو میں کہوں گا کہ ہاں! موالات اور معاملہ میں مفہوم کے لحاظ سے فرق ضرور ہے لیکن موالات کے مفہوم میں قربت اور رزدیکی پیدا کرنے والے تعلقات اور باہمی نصرت ومعاونت کے تمام تر ارتباطات لغوی معنی کے لحاظ سے داخل ہیں ۔

پس تمام ایسے معاملے جن کی وجہ سے دشمن کے ساتھ میل جول، ربط واتحاد بڑھے، ایسے معاملات جو ان کی معاندانہ طاقت کو بڑھائیں، ایسے تعلقات (فوجی ملازمت وغیرہ) جو مسلمانوں کی ہلاکت اور شوکتِ اسلامیہ کے مٹانے

میں دخل رکھتے ہوں، ایسے روابط جن کی وجہ سے انہیں موقع ملے کہ مسلمانوں کی رضامندی پر استدلال کرسکیں، ایسے مراسم جن سے ان کے ساتھ محبت والفت کا اظہار ہوتا ہو، براہ راست یا بواسطہ موالاتِ ممنوعہ محرمہ میں داخل ہیں۔

میں یہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور آج پھر کہتا ہو کہ ان اقوام کی باہمی مصالحت اور آشتی کو اگر آپ خوشگوار اور پائیدار دیکھنا چاہتے ہیں، تو اس کی حدود کو خوب اچھی طرح دلنشین کر لیجئے۔ اور وہ حدود یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی باندی ہوئی حدود میں ان سے کوئی رخنہ نہ پڑے، جس کی صورت بجز اس کے کچھ نہیں کہ اس صلح و آشتی کی تقریب سے فریقین کے مذہبی امور میں کسی ادنیٰ امر کو بھی ہاتھ نہ لگایا جائے، اور دنیوی معاملات میں ہرگز کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے کسی فریق کی ایذاء رسانی اور دل آزاری متصور ہو۔ (خطبہ ٔ صدارت:1920ء)

حضرت مولانا مفتی جمیل تھانوی صاحبؒ کا فتوی

شیعہ قطعی طور پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔حکومت سعودیہ،اور ہر مسلمان حکومت اور علماء وعوام سب کی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ذمہ داری ہے کہ ان کا حدودِ حرم میں داخلہ بند کریں اور کرائیں،ورنہ درجہ بدرجہ گنہگار ہوں گے:

سوال: ایک دو ماہ قبل شیعہ رافضی،خمینی پیروکاروں کیلئے الفرقان لکھنو،بیّنات واقراء ڈائجسٹ کراچی اور المسلمون سعودی عرب کے شماروں میں متعدد ممالک کے مفتیان کرام نے کفر کے فتوے صادر فرمائے۔عالمِ اسلام کے شیخ الاسلام اور مفتی اعظم سعودی عرب جناب الشیخ عبدالعزیز بن باز نے خمینی کے خارج از اسلام ہونے کا فتوی صادر فرمایا اور اس فتوے کی تائید رابطۂ عالم اسلام کے عالمی اجلاس منعقدہ: اکتوبر 1987ء: نے بھی کردی۔

(بحواله المسلمون مکه مکرمه)

قرآن کریم واحادیث مبارکہ کے فرمان کے مطابق کسی کافر،مشرک،مرتد کو حدودِ حرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ اب شیعہ لوگ کسی بہانے حدودِ حرم میں داخل ہوجائیں تو اس شدید گستاخی کے معاونین میں سے کس کو بڑا مجرم گردانا جائے گا؟

جواب: شیعوں کے بہت سے کفریہ عقیدے ہیں،مثلاً: وہ تحریف قرآن کے قائل ہیں،کلمۂ اسلام میں

:علیٌ ولیّ اللّٰہ وصیّ رسول اللّٰہ و خلیفتہ بلافصل: کا اضافہ کرتے ہیں جس کی کوئی اصل نہیں کلمہ شریف صرف :لاالہ الّا اللّٰہ محمدٌرسول اللّٰہ: ہے اور بعد کے الفاظ بے اصل ہیں اور ان بعد کے الفاظ کو مدارِ ایمان قرار دینا سخت ترین گناہ ہے۔ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں، جن کی برأت سورۂ نور میں آئی ہے،سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کو کافر قرار دیتے ہیں بلکہ تمام صحابہ کرامؓ کو کافر ومرتد کہتے ہیں، جبکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے صحابہ کرامؓ کے ایمان کی شہادت دی ہے اور ان حضراتؓ سے راضی ہونے کا اعلان فرمایا ہے:رضی اللّٰہ عنہم ورضوعنہ: اور سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کو تو قرآن پاک میں حضور اقدس ﷺ کا خاص صحابی قرار دیا ہے:اذیقول لصاحبہ لاتحزن:اس لئے یہ شیعہ قطعی طور پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ان کا داخلہ حدودِ حرم میں بند کرنا حکومتِ سعودیہ کی ذمہ داری ہے۔

کیونکہ یہ لوگ حج کی غرض سے بھی نہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں کا حج ہلڑ بازی کر کے خراب کرنے کی غرض سے حجاز مقدس جاتے ہیں،اور فسادی کا داخلہ کعبہ شریف بلکہ مسجدوں تک سے بند کرنا جائز ہے۔ہر مسلمان حکومت اور علماء وعوام سب کی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ذمہ داری ہے کہ ان کا حدودِ حرم میں داخلہ بند کریں اور کرائیں،ورنہ درجہ بدرجہ گنہگار ہوں گے۔(شیعیت کا اصلی روپ:365)

نواب صدیق الحسن خان قنوجیؒ کا فتویٰ

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا:

بغیر کسی رُو رعایت کے یہ بات واضح دلائل کی روشنی میں کہی جا سکتی ہے کہ رافضی شیعہ اعلانیہ کافر ہیں،ان پر کافروں والے معاملات جاری کئے جائیں،ان سے نکاح نہ کیا جائے،ان کی تردید میں زبانی، قلمی اور ہر قسم کا جہاد کیا جائے،اور یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ مسلمان نہیں،یہ دنیا کے خبیث ترین گروہوں میں سے ہیں۔

(اثناعشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص 218)

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحبؒ کا فتوی

شیعوں کے عقائد و افعال اور اُن سے نکاح کرنے، اُن کا نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والوں اور اُن کے ذبیحہ کا شرعی حکم:

سوال: 1.....اہل سنت والجماعت ہونے کیلئے کیا شرط ہے؟ کیا وہ آدمی بھی سنی ہوسکتا ہے جو یہ کہے کہ میری والدہ سنی تھیں اور میرے باپ شیعہ، اور شخص مذکور نے جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ کٹر قسم کی شیعہ ہے اور حتی کہ ان صاحب نے اپنی لڑکی کا نکاح شیعہ مجتہد کے لڑکے سے کیا ہے۔ یہ صاحب شیعوں کے ماتمی جلوسوں میں با قاعدگی سے شریک ہوتے ہیں اور سنی ہونے کا دم بھی بھرتے ہیں۔ موجودہ امام صاحب سے پہلے امام مسجد کا فیصلہ تھا کہ یہ شخص شیعہ ہے اور اگر یہ اپنے آپ کو سنی کہتا ہے تو اس کا نکاح شیعہ عورت کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ اور موجودہ امام صاحب کا بھی یہی فتوی ہے کہ یہ غالی قسم کا شیعہ ہے اور تقیہ باز ہے اور اس کی بات نا قابلِ اعتماد ہے۔ کیا شیعہ سنی کا نکاح آپس میں ہوسکتا ہے؟

2.....ایک شخص جو خود ساختہ سنی ہونے کا دعویدار ہے حالانکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ شخص شیعہ ہے اور امام صاحب شیعوں اور رافضیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں اور امام صاحب نے مسلمانوں کی کثیر جماعت کی موجودگی میں جمعۃ المبارک کے دن اعلان کیا کہ میں کسی شیعہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا اور نہ کسی سنی کو شیعہ و رافضی کے جنازہ میں کھڑا ہونے دوں گا، ورنہ وہ سنی اسلام سے خارج ہو جائے گا اور تجدید اسلام اور قبولِ نکاح دوبارہ کرنا ہوگا۔ کیا سنی مسلمان، شیعہ رافضی کی نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے کہ نہیں؟ اور ایسا کرنے والوں کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟

3۔۔۔۔کوئی سنی ہونے کا دعویدار کسی ذاتی مخالفت کی بنا پر شیعہ سنی مسئلہ پر کسی امام مسجد کے بارے میں یہ کہے کہ میں نے فلاں مسلمان کے جنازہ کی نماز امام مسجد کے پیچھے نہیں ،شیعان کی اقتداء میں پڑھی ہے تو ایک دوسرے مسلمان نے سوال کیا کہ سوچ سمجھ کر کہہ رہے ہو؟ تو اس نے کہا ہاں، بلکہ فرض عین کی اقتداء بھی شیعان کے پیچھے کی ہے اور میں نماز فرض اور دیگر نمازیں اس امام کی بجائے شیعان کی اقتداء میں پڑھتا ہوں۔اس فعل سے تین توہین کے پہلو نکلے (1) فرض نماز (2) نماز جنازہ (3) میت کی توہین۔امام مسجد جس کے پیچھے خلق کثیر نماز پڑھتی ہے،ایسے شخص کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟ مسلمانان ورکنگ نے تو اس کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا ہے اور میل جول ختم کر دیا ہے۔شرعی طور پر اس کا حل فرمایا جاوے۔

4۔۔۔۔کیا شیعہ کے پیچھے نماز جنازہ،شیعہ میت کی ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ اگر سنی اہل سنت کے امام کے انکار کی وجہ سے دوستی ہونے کے سبب شیعہ کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائیں تو ان کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

5۔۔۔۔شیعہ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے یا نہیں؟ اور ان سے لین دین کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ جبکہ ایک سنی مسلمان کی دوکان موجود ہو تو کون سی بہتر ہے؟

6۔۔۔۔کیا یہ ثابت ہے کہ شیعہ، سنی کو چائے اور پانی وغیرہ میں تھوک کر کے پینے کو دیتے ہیں؟

جواب: حضور اکرم ﷺ نے جو عقائد، اعمال واخلاق تعلیم فرمائے ان کو اختیار کرنے والے حضرات اہل سنت کہلاتے ہیں،اولاً صحابہ کرامؓ نے ان کو اختیار کیا پھر اس کے بعد دوسروں نے اس کی پیروی کی: ھم ما انا علیہ واصحابی:

شیعہ مذہب کا بانی ابن سبا یہودی تھا،اس نے انتہائی تلبیس سے اس کا پرچار کیا،اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں میں گھسا اور اعتقادی وعملی بد دینی پھیلائی۔شیعوں کی کتاب اصول میں لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے تین صحابہؓ اسلام پر باقی رہے تھے اور باقی سب مرتد ہو گئے تھے (نعوذ باللہ)۔

نیز قرآن کریم کو یہ لوگ محرف مانتے ہیں۔فصل الخطاب میں تصریح ہے۔۔۔۔ان کا عقیدہ ہے کہ جو قرآن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نازل فرمایا تھا اس کو لے کر امام مہدی: غار سر من رائ: میں روپوش ہو گئے،اس کے بعد جو قرآن کریم کے نام سے موجود ہے وہ بیاضِ عثمانی (حضرت عثمانؓ کی نوٹ بک) ہے۔نیز حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگانا ان لوگوں میں عام طور پر واضح ہے۔ان کے بنیادی مسلک میں ہے، جہاں تک ہو سکے اہل سنت والجماعت کو اذیت پہنچاؤ،نجاست میں ملوث کرو،نجاست کھلاؤ پلاؤ،ان کی نمازیں خراب کرو،وغیرہ وغیرہ۔

ایک شیعہ، مسلمانوں کی مسجد میں سنی بن کر نماز کیلئے آتا تھا، صف اوّل میں کھڑا ہوتا اور اقامت کی حالت میں اپنی داڑھی کو حرکت دیتا تھا جو بھیگی ہوئی رہتی تھی۔ اس میں قطرات داہنے اور بائیں نمازیوں پر اور مسجد کی صف پر پڑتے تھے، وہ قطرات پانی کے نہیں تھے، بلکہ داڑھی کو پیشاب میں بھگو کر لاتا تھا، تحقیق ہونے پر اس کی مرمت کی گئی۔

یہ شیعہ اسلام سے بالکل خارج ہیں۔ ان کا نکاح کسی بھی سنی مرد وعورت سے جائز نہیں، یہ مر جائیں تو ان کے جنازہ کی نماز بھی نہیں، ایسے شخص کو امام بنانا بھی اپنی نماز کو برباد کرنا ہے۔

ان کے مذہب میں: تقیہ: ایسی چیز ہے کہ جب چاہیں اپنے آپ کو کافر کہہ دیں، جب چاہیں مسلمان، اپنے آپ کو شیطان بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور ایسے ہی صحابہ کرامؓ کو بھی شیطان سے تعبیر کرتے ہیں جن کے ایمان پر حضرت نبی اکرم ﷺ نے پورا اطمینان ظاہر فرمایا۔ ایسے لوگوں کا ذبیحہ بھی درست نہیں۔ اُمید ہے کہ آپ کے سوالات کا جواب آ گیا ہوگا۔ (فتاوی محمودیہ: ج 2: ص 22)

شیعہ کے ساتھ مناکحت اور تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: 1..... ایک جماعت قرآن پاک کے متعلق یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ قرآن کے چالیس پارے ہیں، تیس پاروں کا تو علم سب پر ظاہر ہے اور دس پاروں کا علم صرف ہماری جماعت کو ہے اور کسی کو نہیں۔ کیا اس قسم کا اعتقاد رکھنے والا فرقہ مسلمان ہے؟

4..... یہی فرقہ، قبر یا مزار کو سجدۂ تعظیمی معیوب نہیں، بلکہ ضروری تصور کرتے ہیں اور ایسا نہ کرنے والوں کو اچھا خیال نہیں کرتے، ایسے ہی زندہ پیروں کے قدموں پر سر رکھنا ضروری سمجھتے ہیں، خاص طور سے عورتوں کیلئے۔ ان دونوں صورتوں میں کیا حکم ہے؟ نیز ان سے اپنی رشتہ داری کے تعلقات رکھنا روا ہے یا نہیں؟

5..... یہی فرقہ، ہر ہفتہ مزار پر اپنے اپنے کھانے لے جاتے ہیں اور سال بھر میں 6 ربیع الثانی کو سالانہ عرس کرتے ہیں، چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور خصوصی طور پر کھانے تیار کرتے ہیں اور وہی کھاتے پیتے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا کہاں تک درست ہے؟

ہر ایک مسئلہ کا الگ الگ حکم تحریر فرمائیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ کون سی صورت میں رشتہ داری یا تعلقاتِ شرعی ان کے ساتھ جائز ہو سکتے ہیں؟

جواب: 1..... جو قرآن حضور اکرم ﷺ کے وقت سے امت میں برابر شائع ہے، تلاوت کیا جاتا ہے،

مصاحف میں لکھا ہوا ہے، وہ سب متواتر اور قطعی ہے۔اس کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ اس میں سے دس پارے غائب ہیں، ان کا کسی کو علم نہیں، وہ صرف نیا ایک فرقہ پیدا ہونے والے کے پاس ہے، یہ عقیدہ غلط ہے۔اس لئے کہ ایسا عقیدہ رکھنا قرآن کی آیت سے متصادم ہے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْن: اس کے ماننے والے لوگ تواتر قطعی کے منکر اور اسلام سے خارج ہیں۔ان سے مناکحت اہل اسلام کے لئے حرام ہے۔

4.....قبروں کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے۔زندہ پیر کو بھی سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے۔عورتوں کو پیروں کے قدموں پر سر رکھنا دوہرا گناہ ہے۔بیعت کرنے سے پیر محرم نہیں بن جاتا۔ایسے فرقے سے پورا پرہیز لازم ہے۔

5.....ان کا ایسا کرنا جہالت ہے، ضلالت ہے۔ہرگز ان کا ساتھ نہ دیا جائے۔اہل علم اور متبع سنت حضرات کے ذریعہ ان کو فہمائش کی جائے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص39)

تعزیہ اور علم اور اس میں شرکت کا حکم:

سوال: ماہ محرم میں تعزیہ مع علم کے نکالنا، اور اس کے ساتھ مرثیہ پڑھنا، نیز جلوس کے ساتھ شریک ہونا اور نذر حسینؓ کی سبیل لگانا، اس کا پینا اور پلانا اور اس کو ثواب سمجھنا، یہ سب افعال جائز ہیں یا ناجائز ہیں؟

جواب: یہ جملہ اُمور بدعت و ناجائز ہیں، اور روافض کا شعار ہیں۔ان میں شرکت ناجائز ہے، البتہ ایصالِ ثواب بلا تقیداتِ مخترعہ درست ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص43)

تعزیہ کے جلوس میں شرکت کا حکم:

سوال: تعزیہ کے جلوس میں شامل ہو کر باجہ سننا، چڑھاوا چڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بالکل ناجائز ہے، شرک کے قریب ہے۔تعزیہ کی رسم سر تا سر ناجائز ہے، اس میں بعض چیزیں حرام اور بعض افعال شرک اور بعض بدعات محدثہ ہیں۔یہ رسم واجب الترک ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص 44)

مجلس حسینی میں شرکت:

سوال: 1.....یادگار حسینی میں اہل سنت کی شرکت کا شرعاً کیا حکم ہے؟

2.....جبکہ شیعہ اس کو بین الاقوامی جلسہ کہتے ہیں۔تو شرعاً اس کی تکذیب و تردید کرنے کا کیا حکم ہے؟

3.....جو اہل سنت مقررین اس میں شریک ہوتے ہیں، ان کے متعلق عام مسلمانوں کو شرعاً کیا حکم ہے؟

4.....اگر شرعاً یادگار حسینی کی شرکت جائز نہیں تو اس کے خلاف تبلیغ وسعی کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

5.....جو سنی فتویٰ کے شائع ہوجانے کے بعد فتویٰ کے مطابق نہ کرے تو مسلمانوں کو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس تحریک کا لٹریچر ہم نے خود بھی پڑھا ہے اور کچھ ان کی تقریرات ورسائل کے اقتباسات جناب حکیم ریاض احمد صاحب ناظم مجلس حسینی گونڈہ کے مذکورہ بالا استفتاء کے ساتھ پہنچے تھے، ان کے لٹریچر سے ہم کو یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ تحریک سنی مسلمانوں کو شیعیت کا شکار کرنے کیلئے جاری کی گئی ہے اور اس کا مقصد بجز روافض کی تبلیغ کے کچھ نہیں ہے۔ حکیم صاحب موصوف کا یہ استفتاء تقریباً دو ماہ ہوئے دارالافتاء مظاہر علوم سہارنپور میں آیا تھا، ہم اسی وقت تفصیل سے ان سوالات کے جوابات لکھ چکے ہیں اور ان میں ہی خیالات کا اظہار کرچکے ہیں جو حضرت مولانا عبدالشکور صاحبؒ نے اس تحریک کے متعلق اظہار فرمائے ہیں۔ اس لئے ہم مولانا ممدوح کی تائید ونصرت کرتے ہیں اور اہل سنت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس تحریک سے خود بھی اجتناب کریں اور دوسروں کو بھی اس کے مفاسد سے بچائیں۔

(فتاوی محمودیہ: ج2:ص 50)

کیا شیعہ لوگ سنیوں کو نجاست کھلاتے ہیں:

سوال: میں نے اکثر سنا ہے شیعہ لوگ کھانے کی چیزوں میں تھوک کر اہل سنت والجماعت کو کھلاتے ہیں، کیا ان کے گھر کا کھانا کھاسکتے ہیں؟

جواب: شیعہ لوگ عامۂ اہل سنت والجماعت کو نجاست کھانے میں ملا کر کھلانے کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر موقع نہ ملے تو اس میں ضرور تھوک دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(فتاوی محمودیہ: ج2ص 52)

شیعہ کے گھر کا کھانا:

سوال: شیعہ کے گھر کا کھانا اور اس سے برتاؤ کیسا ہے؟

جواب: شیعہ کے اکثر واقعات سنے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو نجاست کھلادیتے ہیں۔ اس لئے ان کے گھر کا کھانا خلاف احتیاط ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج2ص 52)

شیعوں کے ساتھ تعلقات رکھنے اور مذہب شیعہ اختیار کرنے والے کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے:

سوال: ایک شخص سنی مذہب کا ہے،اس نے مذہب شیعہ کا اختیار کیا ہے،اور کسی سنی مذہب والے نے اس کے تمام کاروبار آمد ورفت برادرانہ کو قطع نہیں کیا اور ایسی حالت میں دوسرے مذہب والے کو کیا کرنا چاہئے اور اس شیعہ ہو جانے والے کے ساتھ کیا برتاؤ برادرانہ کرنا چاہئے؟

شادی، ختنہ،عقیقہ وغیرہ تقریبات میں اس شیعہ ہونے والے کو بُلا سکتے ہیں یا نہیں؟نیز اس کے یہاں تقریبات میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے مختلف فرقے ہیں۔ جو فرقہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمتِ زنا لگاتا ہے یا سیدنا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہے یا حضرت علیؓ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا حلول مانتا ہے یا حضرت علیؓ کو نبی آخرالزمان اعتقاد کر کے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق وحی پہنچانے میں غلطی کا معتقد ہے یا قرآن کریم میں تحریف مانتا ہے،وہ کافر ہے۔اس سے تعلقات رکھنا،اس کے یہاں کھانا پینا،آنا جانا،قطعاً ناجائز ہے۔

جو شخص ایسے فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اوّلاً اس کو نرمی سے مسئلہ سمجھا دیا جائے،اگر وہ نرمی سے نہ مانے تو اس سے قطع تعلق بھی کر دیا جائے تاکہ وہ تنگ آکر باز آجائے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص52)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا مقام اور گستاخِ حضرت امیر معاویہؓ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: جو شخص حضرت امیر معاویہؓ کو صحابی نہ مانے اور ان کی بُرائی کرے،وہ شخص کیسا ہے؟اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟اور حضرت امیر معاویہؓ صحابی تھے یا نہیں؟اور اگر صحابی تھے تو کس مرتبہ پر تھے؟اور ان کے صحابی ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: حضرت امیر معاویہؓ صحابی ابن صحابیؓ ہیں۔صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ میرے پاس معاویہؓ کو بُلا کر لاؤ۔اور ترمذی شریف میں روایت ہے :ان النبی ﷺ قال لمعاویۃ:اللّٰھم اجعلہ ھادیاً مھدیاً واھدبہ:

اس سے حضرت امیر معاویہؓ کا صحابی ہونا اور حضور اکرم ﷺ کا ان کے لئے دعا کرنا، نیز ان کا مرتبہ بھی ثابت ہو گیا۔

سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے جب حضرت عمیرؓ بن اسد کو حمص سے معزول کیا تو حضرت امیر معاویہؓ کو والی بنایا۔ بعض لوگوں میں ان کا تذکرہ ہوا، حضرت عمیرؓ نے فرمایا: لاتذکروامعاویة الا بخیر فانی سمعت رسول اللّٰہ ﷺ قال: اللھم اھدبہ۔ یعنی حضرت امیر معاویہؓ کا جب تذکرہ کرو، خیر کے ساتھ کرو، بُرائی کے ساتھ ہرگز مت کرو۔ کیونکہ میں نے خود سنا ہے حضور اکرم ﷺ نے ان کو دُعا دی ہے۔

جو شخص حضرت امیر معاویہؓ کو بُرا کہتا ہے وہ سخت وعید کا مستحق ہے۔ حدیث شریف میں ہے: اذا رأیتم الّذین یسبّون اصحابی فقولو العنة اللّٰہ علی شرّکم۔ لہذا..... شخص مذکور فی السوال کی امامت مکروہ ہے۔

(فتاوی محمودیہ: ج2: ص 67)

جس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت حسینؓ کی شہادت سے اسلام کی تکمیل ہوئی، ایسے شخص سے تعلقات قائم رکھنا:

سوال: ایک سنی المذہب نے ایک ایسی مجلس میں جس میں شیعوں کے خواص و عوام شریک و سامع تھے، اپنی تقریر کے دوران نہایت شدومد کے ساتھ کہا کہ حضرت حسینؓ کی شہادت سے اسلام کی تکمیل ہوئی ورنہ اسلام غیر مکمل رہتا، اور یہ بھی کہا کو جو مسلمان واقعۂ شہادت حضرت حسینؓ پر نہ روئے وہ ازلی شقی ہے۔ تقریر کے بعد اس کو سمجھایا، تب بھی اس نے یہی کہا کہ میرا عقیدہ یہی ہے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس شخص کا کیا حکم ہے؟ اور اگر وہ علمائے اسلام کے فتوی کی پرواہ نہ کرے تو ایسے شخص سے حنفی المذہب اہل سنت والجماعت مسلمانوں کو تعلقات قائم رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی حیات دنیوی ہی میں دین اسلام کی تکمیل کر دی گئی تھی یعنی ایسی دینی بات کوئی باقی نہیں رہی تھی جس کو خود یا اس کی اصل اور بنیاد کو بیان نہ کر دیا گیا ہو، جیسا کہ نص قرآن: الیوم اکملت لکم دینکم: اس پر شاہد ہے، اور احادیث کثیرہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

لہذا زید کا یہ عقیدہ اہل حق کے سراسر خلاف ہے۔ اور اگر اس شہادت سے اسلام کی تکمیل ہی ہوئی ہے تو پھر اس پر رونے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو بڑی مسرّت کی بات ہے، تمام عالم کو اس پر خوش ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر شہادت نہ ہوتی

تو خدانخواستہ اسلام کی تکمیل نہ ہوتی، غیر مکمل رہ جاتا تو یہ شہادت تمام اہل اسلام کے لئے باعث رحمت ہے۔

ایسے لوگوں سے تعلقات رکھنا درست نہیں جن کے عقائد اس قدر خطرناک ہوں۔اگر اپنے عقائد سے ایسا شخص باز نہ آئے اور توبہ نہ کرے تو اس سے تعلقات قطع کر دیئے جائیں:قال اللّٰہ تعالیٰ: لاتجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الأخر یوآدون من حآدَاللّٰہ ورسولہ:

رونا اختیاری فعل نہیں،اگر دل میں غم اور درد ہے تو رونا آتا ہے ورنہ نہیں۔اور حضور اکرم ﷺ کی ذات رحمۃ للعالمین ہے،دنیا سے رخصت ہو جائے،اس پر نہ رونا تو شقاوت ازلی نہ ہو اور حضرت حسینؓ کی شہادت پر نہ رونا شقاوت ازلی ہو،یہ عجیب بات ہے۔

خود بخود کسی کو اگر رونا آوے اور آنسو جاری ہو جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن، بالقصد رونا اور اس طرح کہ گریبان چاک کیا جاوے،سینہ اور منہ کو پیٹا جاوے،مرثیئے پڑھے جائیں،جیسا کہ روافض اور اہل تشیع کا شیوہ ہے،ہرگز ہرگز جائز نہیں،سخت گناہ ہے،اس پر وعید بھی آئی ہے۔

بہر حال ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کر لینا چاہیے،کیونکہ یہ عقائد روافض کے ہیں۔اور اگر علمائے حق کے فتوی کو نہیں مانتا تو یہ گنہگار ہے اور اس کی توہین و تکفیر کرتا ہے تو کفر ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص84)

شیعہ ومرزائی کا ذبیحہ اور اُن کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: ایک گاؤں میں تین مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔شیعہ،مرزائی،اہل سنت والجماعت۔مگر امام حنفی عقیدہ رکھتا ہے یعنی اہل سنت والجماعت ہے۔کیا وہ امام ہر سہ مذہب کے لوگوں کی امامت کر سکتا ہے؟اور ان کی شادی،غمی ودیگر مواقع پر شریک ہوسکتا ہے یا نہیں؟مرزائی وشیعہ کا ذبح کیا ہوا جانور کھانے میں استعمال کرنا امام کیلئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ اور مرزائی اپنے مذہب والوں سے خود دریافت کریں گے کہ حنفی امام کے پیچھے ان کی نماز درست ہے یا نہیں،آپ کو ان کی کیا فکر پڑی؟اور وہ آپ کے مذہبی مسائل کو ہی کب تسلیم کریں گے؟

علمائے اہل سنت والجماعت کے فتوی کے مطابق مرزائی عقیدے والے کافر ہیں ان کی شادی غمی میں شرکت،ان کی میت پر نماز جنازہ،ان کے امام کا اقتداء کرنا وغیرہ جملہ اُمور.....ناجائز وممنوع ہیں،اور ان کا ذبیحہ بھی ناجائز ہے۔

اور شیعہ کا جو فرقہ نصوصِ قطعیہ کا منکر ہے وہ بھی علمائے اہل سنت والجماعت کے فتوی کے مطابق کافر ہیں۔ان کی شادی غمی میں شرکت، ان کی میت پر نماز جنازہ، ان کے امام کا اقتداء کرنا وغیرہ جملہ اُمور.....ناجائز و ممنوع ہیں، اور ان کا ذبیحہ بھی ناجائز ہے۔اور جو فرقہ نصوص قطعیہ کا منکر نہیں وہ کافر نہیں، ان کا ذبیحہ درست ہے لیکن حتی الوسع اختلاط ان سے بھی نہیں رکھنی چاہئے کہ فسادِ عقائد کا قوی اندیشہ ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج:6ص 374)

نماز کا فدیہ شیعہ کو دینا:

سوال: زید اپنے بہنوئی اور بہن کو اپنی زوجہ (جس کا انتقال ہو چکا ہے) کی نمازوں کا فدیہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ انہوں نے شیعہ مذہب اختیار کر لیا ہے۔

جواب: ان کو نہیں دینا چاہئے۔(فتاوی محمودیہ:7ج:ص 401)

تعزیہ گاہ میں نماز جنازہ لے جانے والوں کا حکم:

سوال: ایک شخص عاشورہ کے دن فوت ہو گیا جو نمازی اور اہل سنت والجماعت تھا، اس کے ورثاء نے جنازہ کی نماز مقررہ جنازہ گاہ میں نہیں پڑھی اور جنازہ اس مقام پر لے گئے جہاں تعزیہ نکلے ہوئے تھے اور وہاں اہل تشیع ماتم کر رہے تھے تو بعض ان میں سے آگئے اور جنازہ میں شامل ہو گئے اور نماز جنازہ اہل سنت والجماعت نے پڑھائی۔اور ورثاء یہ نیت بیان کرتے ہیں کہ وہاں مجمع کثیر تھا اس لئے وہاں لے گئے، حالانکہ شہر میں اہل سنت والجماعت کا وعظ ہو رہا تھا وہاں مجمع کثیر موجود تھا، اور ان کو پہلے جنازہ کی اطلاع بھی دی گئی تھی۔انہوں نے کہا کہ اگر نماز، جنازہ گاہ مقررہ پر پڑھیں تو ہم سب شامل ہیں ہوں گے لیکن تعزیہ کی طرف نہیں جاتے، چنانچہ وہ نہ گئے۔اب سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے مجمع اہل سنت والجماعت سے اہل تشیع کو ترجیح دی ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: انہوں نے بُرا کیا، اس فعل سے توبہ کرنی چاہئے۔جب نماز دوسری جگہ ہو سکتی تھی اور مجمع کثیر کی شرکت کی بھی قوی اُمید تھی تو جان بوجھ کر فسق و فجور کی جگہ میں جانے کی کیا ضرورت تھی۔(فتاوی محمودیہ:ج8:ص 705)

شیعہ اہل کتاب نہیں ہے:

سوال: یہ قرآن کریم فرقان حمید کے مکمل تیس پارے ہیں، مگر ایک فرقہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کل چالیس پاروں میں اُترا ہے، ظاہر تیس پارے اور مشائخ کے سینہ میں پوشیدہ دس پارے سینہ بسینہ چلے آرہے ہیں۔اس کا کیا حکم

ہے؟ یہ غلط ہے تو اس جماعت کو کیا کہنا چاہئے؟

جواب: یہ فرقہ قرآنِ کریم کو محرّف مانتا ہے، اس کا ایمان قرآن پر نہیں۔ جب پورا قرآن بھی اس کے پاس نہیں تو یہ اہل کتاب بھی نہیں۔ (فتاوی محمودیہ: ج3: ص504)

شیعہ کو ووٹ دینا:

سوال: ایک دشمن صحابہ کرامؓ کے حق میں ممبری کا ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اپنی نمائندگی کے لئے ایسے شخص کو رائے دینی چاہئے جو اہل اسلام کی مذہبی معاشرتی سیاسی اور صحیح ترجمانی کر سکے۔ اور جو شخص اس کے خلاف کسی ایسے شخص کو رائے دے جس سے یہ توقع نہ ہو بلکہ اس میں مضرّت کا اندیشہ ہو، وہ غلطی پر ہے۔ اور اس اعانت کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

جو شخص صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے، حدیث شریف میں اس پر لعنت آئی ہے۔ ایسے شخص سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج4: ص619)

شیعہ کے سوال کا جواب کس طرز پر ہونا چاہئے:

سوال: اگر کوئی حنفی، سنی، مفتی شیعوں کے مسائلِ میراث سے واقف ہو تو وہ استفتاء جس میں مورثِ اعلیٰ شیعہ ہو اور باقی وارث سنی ہوں یا مورثِ اعلیٰ سنی ہو اور بقیہ مورث و وارث خواہ کل شیعہ ہوں و بعض شیعہ و بعض سنی۔ پس ایسی صورت میں سنی مفتی ایسے استفتاء کا جواب اس طرح لکھے، آیا ہر اصل میں اپنے اصول کے موافق لکھے یا مورثِ شیعہ کے ترکہ و حصے کو اصولِ تشیع کے موافق اور مورثِ حنفی اور سنی کے ترکہ و حصہ کو اصولِ حنفیت کے موافق، کیا صورت ہوگی؟

جواب: جو فرقہ شیعہ کا کافر ہو اُس کی رعایت کرتے ہوئے جواب دینا شرعاً درست نہیں، بلکہ جو اسباب میراث اسلام کے نزدیک معتبر ہے انہی اسباب کے تحت ان کو ہی جواب دیا جائے گا۔

اور جو فرقہ کافر نہیں بلکہ مسلم ہے اس کو بھی حنفی، سنی اپنے اصول کے مطابق جواب دے گا، جیسا کہ اگر کوئی شافعی المذہب کسی مفتی حنفی سے امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق کوئی مسئلہ دریافت کرے تو حنفی مفتی اس وقت امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق جواب نہیں دے گا، امام ابو حنیفہؒ کے موافق جواب دے گا۔

پس مذہب شیعہ کے مطابق سوال کرنے سے مفتی سنی کو بطریق اولیٰ مذہب اہل سنت کے مطابق جواب دینا

چاہئے۔(فتاوی محمودیہ:ج3:ص371)

دفع وباء کے لئے تعزیہ کی نذر ماننا اور اس میں چندہ دینا:

سوال: احقر نماز پنج وقتہ کا پابند ہے، تہجد اور اشراق بھی ادا کرتا ہے، احقر کی بستی میں ہیضہ کی بیماری چل رہی تھی بستی کے مسلمانوں نے ہیضہ کے دفعیہ کیلئے تعزیہ مانا، اس کیلئے عام بستی میں چندہ کیا، سبھی لوگ چندہ میں شریک ہوئے، مگر میں اور میرے چند رفقاء چندہ میں شریک نہیں ہوئے اور جلوس میں شرکت نہیں کی۔ اس بناء پر بستی کے لوگوں نے احقر اور احقر کے رفقاء سے تعلق قطع کرلیا، اور حقہ پانی بند کر دیا اور کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں اور وہابی شیطان ہیں اور یہ بھی کہا کہ جو نماز زیادہ پڑھتا ہے وہ کافر و وہابی شیطان ہوتا ہے۔ اور (حالانکہ) نماز کا تو ایک سجدہ بھی اگر خدا قبول کرلے تو کافی ہے۔ تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ جو لوگ تعزیہ نہ بنائیں اور اس سے مرادیں نہ مانگیں اور اس کے جلوس میں شریک نہ ہوں تو کیا وہ واقعی کافر اور شیطان ہیں؟ میرا چندہ میں شرکت نہ کرنا جائز تھا یا نہیں؟

جواب: آپ نے بالکل ٹھیک کیا، ایمان کا تقاضا یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط کرے۔ جو کچھ وہ لوگ کفریات کرتے اور بکتے ہیں، ان سے ہرگز متاثر نہ ہوں۔ (فتاوی محمودیہ:ج3:ص302)

مجلسِ شہادت میں شرکت کرنا:

سوال: ایام محرم میں جو عوام میں مجلس شہادت پڑھی جاتی ہے اس میں شریک ہونا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ روافض کا شعار اور ناجائز ہے۔ اس میں شرکت ممنوع ہے: قال رسول اللہ ﷺ: من تشبہ بقوم فھو منھم: (فتاوی محمودیہ:ج3:ص248)

22 رجب کے کونڈوں کی حقیقت اور اس میں شرکت:

سوال: رجب میں بعض جگہ کونڈا کرنے کا بڑا رواج ہے۔ اس میں جو رسمیں کی جاتی ہے ان کا کیا حکم ہے؟ کونڈے کی اصلیت کیا ہے؟ کیا مسلمانان اہل سنت کو یہ رسم کرنی چاہئے؟

جواب: کونڈوں کی مروجہ رسم مذہب اہل سنت والجماعت میں محض بے اصل، خلاف شرع اور بدعت ممنوعہ ہے۔ کیونکہ 22 رجب نہ حضرت امام جعفر صادقؒ کی تاریخ پیدائش ہے اور نہ تاریخ وفات۔ حضرت امام جعفر صادقؒ کی ولادت 8 رمضان 80 ھجری یا 83 ھجری میں ہوئی اور وفات شوال 148 ھجری میں ہوئی، پھر بائیسویں رجب کی

تخصیص کیا ہے؟اور اس تاریخ کو حضرت امام جعفر صادقؒ سے کیا خاص مناسبت ہے؟ ہاں 22 رجب سیدنا حضرت امام امیر معاویہؓ کی تاریخ وفات ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کیلئے سیدنا حضرت امام امیر معاویہؓ کی طرف منسوب کیا گیا، ورنہ درحقیقت یہ تقریب سیدنا حضرت امام امیر معاویہؓ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی، اہل سنت والجماعت کا غلبہ تھا، اس لئے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرینی بطور حصہ علانیہ تقسیم نہ کی جائے تاکہ راز فاش نہ ہو بلکہ سیدنا حضرت امام امیر معاویہؓ کے دشمنوں کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاں جا کر اُسی جگہ یہ شیرینی کھالیں جہاں اس کو رکھا گیا ہے اور اس طرح اپنی خوشی و مسرت ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔ جب کچھ اس کا چرچا ہوا تو اس کو حضرت امام جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر کے یہ تہمت امام موصوف پر لگائی کہ انہوں نے خود خاص اس تاریخ میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ یہ سب من گھڑت ہیں۔

لہٰذا برادرانِ اہل سنت کو اس رسم سے بہت دُور رہنا چاہئے، نہ خود اس رسم کو بجالائیں اور نہ اس میں شرکت کریں۔(فتاوی محمودیہ:ج3:ص 281)

شوہر شیعہ ہوجائے تو اس کے نکاح کا حکم:

سوال: ایک سنی عورت کا نکاح ایک سنی مرد سے ہوا اور عرصہ تقریباً آٹھ نو سال آباد رہی، مگر شامتِ اعمال سے وہ مرد سنی مذہب کو ترک کر کے مذہب شیعہ تبرائی میں داخل ہوگیا اور خلفاء ثلاثہؓ کے حق میں بیجا کانہ ظالم اور غاصب الفاظ تک (العیاذ باللّٰہ) استعمال کرنے لگا۔ چونکہ عورت اپنے مذہب اہلسنت والجماعت پر قائم تھی اس لئے اس سے متنفر ہوگئی، اور دونوں میں باہمی مذہبی اختلاف اور ناچاقی شروع ہوگئی۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ شیعہ مرد نے تنگ آکر عورت کو طلاق مغلظہ دے دی اور عورت میکے چلی گئی، لیکن گواہانِ طلاق اہل تشیع ہیں جو مذہبی پاسداری کے سبب سے قاضی کے سامنے گواہی دینے سے انحراف کرتے ہیں کہ ہمارے شیعہ مذہب میں طلاقِ مغلظہ واقع نہیں ہوتی۔ بعد ازاں مرد شیعہ نے ایک عورت شیعہ سے نکاح کرلیا اور عرصہ تک وہ بھی اس کے ساتھ آباد رہی، آخر اس کو بھی بوجہ کسی نا اتفاقی کے گھر سے نکال دیا، اب پھر وہ شیعہ مرد اس پہلی عورت سنی کو اپنے گھر آباد کرنے کیلئے لے جانا چاہتا ہے۔

کیا ایسا شخص جس کا مذکورہ بالا حال ہے وہ اس سنی عورت کو آبادی کے واسطے اپنے گھر شرعاً لے جا سکتا ہے؟ اور ایسے تبرائی کا نکاح سنیہ عورت حنفیہ سے رہ سکتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟ اور اس میں قضاءِ قاضی کی بھی شرط ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے، اور خلفاء ثلاثہؓ کے اسلام اور ایمان پر اجماع ہے ان کو کافر کہنا بالیقین کفر ہوگا، اور ان حضرات کی خلافت بھی اجماعی ہے، لہذا ان حضرات کے حق میں ظالم اور غاصب وغیرہ الفاظ کا استعمال بھی خلافِ اجماع ہے، لہذا کفر ہے۔

اور شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، قضاء قاضی کی شرط نہیں۔ مدخولہ پر عدت واجب ہوتی ہے اور پورا مہر اس کو دلایا جاتا ہے اور غیر مدخولہ پر عدت واجب نہیں ہوتی اور نصف مہر اس کو دلایا جاتا ہے۔ لہذا عدت گزر چکی ہے تو اس عورت کو دوسرے سے نکاح کرنا درست ہے، اس شیعہ کے پاس کسی طرح جانا جائز نہیں۔

(فتاوی محمودیہ: ج2: ص559)

شوہر شیعہ ہو جائے تو اس کے نکاح کا حکم:

سوال: ایک شخص اہل سنت کا نکاح عرصہ چودہ ماہ دو سال کا ہوا ہوگا، آج تک لڑکی کے والدین نے شوہر کے پاس نہیں بھیجا، اکثر اوقات یہ کہتا ہے کہ مجھ کو بدلا دو، اب عرصہ دو سال سے یہ ظاہر کیا کہ لڑکا شیعہ ہوگیا ہے۔ جس کے حوالہ سے دیوبند کے علماء کرام سے دریافت کیا تو بتلایا گیا ہے کہ لڑکا شیعہ ہوگیا ہے تو اس کا نکاح جائز نہیں رہا حرام ہوگیا۔ یہ تحریر برادری میں پیش کی، جو گواہان کے دستخط ہیں وہ بتلاتے ہیں کہ لڑکے کو ہم نے شیعہ ہوتے نہیں دیکھا، بلکہ ان ہی لوگوں کی زبانی سنا ہے۔ اگر واقعی نکاح حرام ہوگیا تو کس صورت سے؟ اس کے متعلق جو فتوی ہو تحریر ہو جائے؟

جواب: اگر لڑکے نے شیعہ کے وہ عقائد اختیار کر لئے ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے تو نکاح فسخ ہوگیا۔ اگر کفریہ عقائد اختیار نہیں کئے تو نکاح فسخ نہیں ہوا۔ تاہم بہتر یہ ہے کہ اس شخص کو عقائد سمجھا کر درست کر دیئے جائیں، کیونکہ رفتہ رفتہ زیادہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے، جس کا اثر عورت پر بھی پڑے گا۔ (فتاوی محمودیہ: ج2: ص561)

شوہر شیعہ ہو جائے تو اس کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی منکوحہ کے نان ونفقہ سے عرصہ آٹھ سال سے دست بردار ہے، کیا اس کی منکوحہ کو دوسری جگہ نکاح کرنے کی بروئے شریعت اجازت ہے؟ اور زید مذہباً شیعہ ہوگیا ہے، اور مفقود الخبر بھی ہے۔

جواب: روافض کے فرقے مختلف ہیں جن میں سے اکثر کافر ہیں اور بعض مؤمن، مگر فاسق ہیں۔ جو فرقے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں یا سیدنا صدیق اکبرؓ کے مصاحب النبی ﷺ ہونے کا انکار کرتے ہیں یا

حضرت علیؓ کو حضور اکرم ﷺ سے افضل مانتے ہیں یا اس بات کے قائل ہیں کہ آئندہ کوئی نبی پیدا ہو کر حضور اکرم ﷺ کے دین کو منسوخ کرے گا وغیرہ وغیرہ۔من الکفریات الصریح۔یہ سب فرقے کافر ہیں اور شرعاً مرتد کے حکم میں ہیں۔

لہٰذا اگر کوئی شخص بدکاران فرقوں میں سے کسی فرقے میں شامل ہو جاوے تو مرتد ہے اور ارتداد کی وجہ سے نکاح فسخ ہو جاوے گا۔

اور جو فرقے شیعہ کے ضروریاتِ دین کا انکار نہیں کرتے البتہ حضرت علیؓ کو شیخینؓ پر فضیلت دیتے ہیں وہ کافر نہیں، بلکہ مؤمن ہیں لیکن فاسق ہیں۔اگر زید ان میں داخل ہوا ہے تو اس سے ان کا نکاح فسخ نہیں ہوا اور نفقہ نہ دینے کی وجہ سے اندریں صورت اس کی عورت کیلئے جائز نہیں کہ دوسری جگہ اپنا نکاح کرے۔کیونکہ وہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی ،البتہ عورت کو حق ہے کہ شوہر پر نفقہ کے مطالبہ کا دعوی کرے۔اگر شوہر کے پاس نفقہ دینے کی گنجائش نہیں بلکہ وہ تنگدست ہے تو حاکم عورت کو اجازت دیدے گا کہ وہ قرض لے کر اپنا نفقہ پورا کرے اور اس قرض کی ادائیگی شوہر پر ہوگی۔اور اگر شوہر کے پاس نفقہ دینے کی گنجائش ہے تو حاکم اس کے اوپر جبر کرے گا اور اس کے مال سے نفقہ دے گا۔

(فتاوی محمودیہ:ج2:ص562)

شیعہ کے لئے ایصالِ ثواب کرنے اور ایسے حافظ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: زید حافظ قرآن اور ایک مسجد میں امام ہے اور زید کو ایک شیعہ نے اپنے قبرستان میں قرآن شریف پڑھنے کیلئے مقرر کیا ہوا ہے۔زید روزمرہ صبح کو شیعہ قبروں پر ایک پارہ یا کم وبیش پڑھ کر ایصال ثواب کرتا ہے۔چند مسلمانوں نے زید پر اعتراض کیا بوجہ مندرجہ بالا۔

زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عبداللہ بن ابی منافق یہودی کیلئے ایصالِ ثواب کیا اور شیعہ مذہب پر علمائے حنفیہ نے متفقہ فتوی نہیں دیا ،ایسی صورت میں جب کہ وہ مسلمان ہیں، یقیناً اس کی مذہب رکاوٹ نہیں کرتا۔

اندریں حالت دریافت طلب امر یہ ہے کہ شیعہ پر ایصالِ ثواب بصورتِ مندرجہ بالا جائز ہے یا نہیں؟ اگر شیعہ کی قبور پر ایصالِ ثواب جائز ہے تو اس قسم کا نزاع بین المسلمین پیدا کرنے والے اشخاص کس حکم میں ہیں؟

جواب: ان کے عقائد دریافت کر لئے جائیں ،اگر وہ شیعہ عقیدۂ کفریہ رکھتے تھے تو ان کیلئے دعائے

مغفرت اور ایصالِ ثواب کرنا حرام ہے۔اس صورت میں اگر باز نہ آئے اور اس سے بہتر امامت کا اہل دوسرا شخص موجود ہوتو اس دوسرے کو امام بنانا چاہئے ،زید کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

اور عبداللہ بن ابی کے واقعہ سے زید کا استدلال کرنا صحیح نہیں، کیونکہ جب حضور اکرم ﷺ نے اس کیلئے دعا کی اور جنازہ کی نماز پڑھی تو ممانعت کی آیات نازل ہوئیں۔

اگر وہ شیعہ عقائدِ کفریہ نہیں رکھتے تو ان کیلئے ایصالِ ثواب کرنا درست ہے،اس صورت میں زید کو امام بنانا جائز ہے اور جھگڑا کرنا منع ہے اور موجبِ فتنہ ہے، جس سے اجتناب ضروری ہے۔اجرت لے کر ایصالِ ثواب کرنا گناہ ہے،اس سے بھی رُکنا ضروری ہے۔اگر زید اس کو ترک نہ کرے تب بھی اس کی امامت مکروہ ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج9:ص 249)

نکاحِ متعہ کے احکام اور متعہ کرنے والے سے ترکِ تعلقات:

سوال: اگر کوئی عالم نکاح متعہ کر رہا ہے، جانتے ہوئے بھی کہ نکاحِ مؤقت حرام ہے، پھر اس سے وطی کرتا ہے۔تو اس کا کیا حکم ہے؟ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پر حدِ زنا جاری ہونی چاہئے۔پھر اس سے نسب ثابت ہو گا یا نہیں؟ اور منجانبِ شریعت حدِ زنا کے علاوہ کوئی دوسرا حکم لگایا جائے گا یا نہیں؟

جواب: نکاحِ متعہ باطل ہے،اس سے عورت حلال نہیں ہوگی اور اس پر نکاح کے شرعی احکام مرتب نہیں ہوں گے۔حدِ زنا جاری کرنے کے لئے جو شرائط ہیں، وہ یہاں موجود نہیں،اگر ترکِ تعلقات اصلاح کے لئے مفید ہو تو وہ بھی ایک سزا ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج 11:ص 59)

دورِ حاضر کے شیعہ کو ایصالِ ثواب:

سوال: سنی بیوی کو شیعہ خاوند کیلئے دعائے مغفرت یا ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟ اور سنی کو شیعہ کے لئے عام طور سے ایصالِ ثواب کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کے عقائد کفریہ نہیں، جیسا کہ بعض فرقوں کے ہیں تو دعائے مغفرت درست ہے،اس میں شوہر اور غیر سب برابر ہیں۔لیکن اگر شیعہ کے عقائد کفریہ ہوں، جیسا دورِ حاضر کے شیعہ تو ان کے لئے ایصالِ ثواب کرنا ناجائز ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج9:ص 251)

شیعہ وغیرہ سے نکاح پڑھوانا:

سوال: اگر اہل سنت والجماعت کا نکاح کوئی شیعہ یا غیر مسلم پڑھ دے یعنی خطبہ وایجاب وقبول کوئی شیعہ یا غیر مسلم کرائے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً زید کا نکاح اس طرح پر ہوتا ہے کہ زاہد شیعہ نکاح خواں ہے، عمرو و بکر: لڑکی کی طرف سے گواہ ہیں۔ زاہد، عمرو و بکر سے دریافت کرتا ہے کہ ان کا کیا بیان ہے؟ وہ (عمرو و بکر) بیان کرتے ہیں کہ فلاں لڑکی اور فلاں کی بیٹی اتنے مہر پر زید کے نکاح میں دی۔ زاہد (نکاح خواں) زید سے دریافت کرتا ہے کہ آپ کو قبول ہے، یہ اقرار کرتا ہے، اس اقرار کے بعد زاہد خطبہ پڑھتا ہے۔ زید اور لڑکی بالغ ہیں، اہل سنت والجماعت ہیں، گواہ بھی اہل سنت والجماعت ہیں، لیکن زاہد شیعہ ہے تو کیا یہ نکاح عقائدِ احناف کے مطابق درست ہے؟

جواب: اصل ایجاب وقبول شوہر اور بیوی نے کیا، کوئی شیعہ یا غیر مسلم محض خطبہ پڑھے یا اس ایجاب وقبول کی تصدیق زوجین سے کرے تو اس سے نفسِ نکاح میں کوئی خرابی نہیں آتی، تاہم مستحب اور بہتر یہی ہے کہ کسی دیندار صالح آدمی سے خطبہ پڑھوایا جائے۔ (فتاوی محمودیہ: ج10: ص596)

بیٹی کا بغیر تحقیق کے غیر مسلک (جس کے گھر میں شیعہ لڑکی بھی ہو) میں نکاح کرنا:

سوال: میں نے اپنی لڑکی کی شادی نا آشنائی میں ایک جگہ کی، جس وقت میری لڑکی اپنی سسرال کو گئی تو پتہ چلا کہ وہ دوسرے مسلک کے آدمی ہیں، یہ بھی نہیں طے کر سکتا کہ وہ کونسا مسلک ہے جس کی وہ لوگ اقتدا کرتے ہیں۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ انہوں نے صبح کو میری لڑکی سے کہا کہ روزہ رکھو، میری لڑکی نے کہا ہم نے کہیں ایسا روزہ نہیں رکھا، ان لوگوں نے روزہ رکھا اور عصر کے بعد افطار کر لیا، میری لڑکی کو بہت زیادہ مطعون کیا، ان کے بڑے بھائی کے گھر میں شیعہ لڑکی ہے، ان کا کوئی طریقہ مسلمانوں جیسا نہیں ہے، نماز کا آج تک ثبوت نہیں ملا کہ کبھی انہوں نے پڑھی ہے۔

اس کے بارے میں بہت زیادہ متفکر ہوں کہ میں کیا طریقہ اختیار کروں، جھوٹ بہت زیادہ بولتے ہیں۔ اب عرض یہ ہے کہ اپنی لڑکی کو وہاں بھیجوں یا نہیں؟ یا یہی مناسب ہے جس طرح ہو گیا؟ خیال ایسا ہے کہ شاید نباہ نہ ہو سکے۔

جواب: بغیر تحقیق وتفتیش کے لڑکی کی شادی کر دینا غیر دانشمندانہ فعل ہے جس سے لڑکی کی زندگی بھی تباہ ہو سکتی ہے، دین بھی خراب ہو سکتا ہے۔ اب تحقیق کی جائے اگر شوہر کے عقیدے اسلامی عقیدے نہیں، نماز کو فرض نہیں

کہتے، روزہ کو محض عصر کے بعد تک کہتے ہیں، غروب تک نہیں کہتے تو ایسے شخص سے نکاح ہی درست نہیں لڑکی کو وہاں سے علیحدہ کرلیا جائے۔(فتاوی محمودیہ:ج11:ص446)

بے خبری میں شیعہ تبرائی سے نابالغہ کا نکاح ہو گیا:

سوال: ایک شخص نے سارہ وہ بل کے ابتدائے زمانہ میں اپنی نابالغہ کا نکاح ایک شخص کے لڑکے نابالغ کے ساتھ کردیا تھا۔لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ دوسرا شخص مذہباً شیعہ اور فرقہ تبرائیہ میں سے ہے اور لڑکی بالغ ہونے کے بعد اس لڑکے کے یہاں گھر رہ کر بھی آئی ہے، لیکن لڑکے کو اتنا خبط الحواس پایا کہ جس سے توقع بھی نہیں کی جاسکتی کہ وہ لڑکی کا پیٹ مانگ کر بھر دے۔ اور قُوی کے اعتبار سے اتنا ضعیف کہ نہ گفتگو کر سکے اور نہ بیوی سے جماع کر سکنے پر قادر ہے۔ اب جواب طلب امر یہ ہے کہ اس لڑکی کا نکاح نابالغیت میں لڑکے نابالغ سے جو مذہباً شیعہ اور فرقہ تبرائیہ میں سے ہے، صحیح اور درست ہو گیا یا نہیں؟

جواب: فرقہ تبرائیہ کی تکفیر میں اکثر علماء کی تصریحات موجود ہیں، جیسا کہ رد المحتار: کے صفحہ نمبر 46 جلد نمبر 3 میں ان کے کفر پر فتوی موجود ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل جلیل القدر علماء نے ان کے عقائد کے مطالعہ کے بعد انہیں کافر قرار دیا ہے۔ امام ابن حزم اندلسیؒ نے الملل والاهواء والنحل کے صفحہ 182 جلد 3 پر۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنية الطالبين کے صفحہ 163 پر۔ قاضی عیاض مالکیؒ نے الشفاء کے صفحہ 286 جلد 2 پر۔ ملا علی قاریؒ نے مرقاة المفاتيح شرح المصابيح کے صفحہ 48 جلد 4 پر۔ جماعت علمائے ہند نے فتاوی عالمگیری کے صفحہ 268 جلد 4 پر فتاوی تحریر کر دیئے ہیں۔ مگر بعض نے انکار بھی کیا ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں زوجہ کو چاہئے کہ عدالت مسلمہ میں مقدمہ پیش کرے کہ یہ شخص میرے حقوق ادا نہیں کرتا، حاکم مسلم واقعات کی تحقیق و تفتیش کے بعد اگر زوجہ کا مطالبہ صحیح ثابت ہو تو شوہر سے طلاق دلا دے یا خلع کرادیں یا نکاح فسخ کردیں۔(فتاوی محمودیہ:ج11:ص454)

شیعہ سے نکاح:

سوال: زید مذہب شیعہ رکھتا ہے اور وہ تفضیلی شیعہ نہیں بلکہ جو لوگ سب وشتم صحابہ کرامؓ کرتے ہیں، ان کے ساتھ نکاح جائز ہے؟

جواب: زید کا عقیدہ اگر یہ ہے کہ حضرت علیؓ میں اللہ تعالی کا حلول ہوا تھا یا حضرت علیؓ کو نبی آخر الزمان

مان کر، یا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی پہنچانے میں غلطی کا اعتقاد رکھتا ہے، یا قرآن شریف کو محرف مانتا ہے یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یا شیخینؓ کو کافر اعتقاد کرتا ہے یا صحابہ کرامؓ کی سب وشتم کو حلال سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اگر شروع ہی سے اس کا عقیدہ ایسا ہے تب تو اس سے سنی عورت کا نکاح ہی صحیح نہیں ہوا۔ اگر نکاح کے بعد ایسا عقیدہ ہو گیا تو جب سے ایسا عقیدہ ہوا نکاح فوراً فسخ ہو گیا۔ (فتاوی محمودیہ: ج 11: ص 457)

مسجد میں تعزیہ رکھنا:

سوال: مسجد میں تعزیہ بنانا یا رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج 15: ص 227)

رافضی مرد اور عورت سے نکاح اور ان کے عقائد:

سوال: رافضی عورت سے نکاح کا کیا حکم ہے؟ یا رافضی مرد کا سنیہ سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو رافضی ایسا عقیدہ رکھتا ہو جس پر کفر کا فتوی ہے، اس رافضی مرد وعورت سے کسی سنی العقیدہ مرد وعورت کا نکاح درست نہیں۔ جس کا عقیدہ کفریہ نہ ہو، ایسی عورت سے سنی مرد کے نکاح میں وہی تفصیل ہے جو اُوپر نمبر ایک میں گزر گیا اور ایسے مرد سے سنی العقیدہ عورت کا نکاح بالکل نہ کیا جائے، اور اس میں ظن غالب خطرہ ہی خطرہ ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج 11: ص 458)

یومِ عاشورا کی تعطیل مدارس میں:

سوال: :10:9 محرم کو اس اطراف مدراس میں اکثر وبیشتر چھوٹے لڑکے پڑھنے نہیں آتے اور بڑے لڑکے عربی خواں طلبہ میں سے بھی بعض طلبہ پڑھنے سے گریز کرتے ہیں اور بعض طوعاً وکرہاً شریکِ درس ہوتے ہیں۔ پس اس صورت میں ان تاریخوں میں تعطیل کرنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا مسنون ومستحب ہے، پس ان دنوں میں روزہ رکھا جائے اور اسی کے ضمن میں تعطیل کردی جائے جیسا کہ رمضان میں تعطیل ہوتی ہے۔ اور عمر کہتا ہے کہ درست نہیں، تعطیل میں اہل تشیع واہل بدعت کا تشبہ لازم آتا ہے، کہ ان دنوں میں کاروبار چھوڑ کر ماتم، مرثیہ وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں اور کاروبار کو معیوب سمجھتے ہیں۔ ان میں سے کس کا قول صحیح ہے؟

بہر کیف شریعت کی روشنی میں جو حکم ہو صاف صاف مدلل بیان فرمایا جاوے۔ نیز قطعِ نظر لڑکوں کے آنے نہ

آنے اور قطعِ نظر روزہ رکھنے نہ رکھنے کے تعطیل کرنا کیسا ہے؟

جــــواب: دس محرم کو روزہ کی فضیلت حدیث شریف سے ثابت ہے۔اَور بھی متعدد خصوصیات اس دن کی وارد ہوئی ہیں،لیکن اس میں تعطیل کرنا اور کاروبار یا مدارس کو بند رکھنا روافض کا شعار ہے،جس سے اجتناب لازم ہے :من تشبّہ بقوم فھو منھم:اور:من کثّر سواد قوم فھو منھم:الحدیث:

جیسے کہ :فی نفسہ،حضرت حسینؓ کی شہادت کا ذکر مباح ہے ممنوع نہیں،لیکن یومِ عاشورہ میں خصوصیت سے ذکر کرنا تشبہ روافض کی وجہ سے ممنوع ہے۔

عامۃً اسلامی اداروں میں جمعہ کے دن تعطیل ہوتی ہے،اتوار کی تعطیل سے اسی لئے منع کیا جاتا ہے کہ اس دن غیر مسلم تعطیل کرتے ہیں۔

رہا.....10:9 محرم کو روزہ رکھ کر تعطیل کرنا اور اس کا سبب روزہ کو قرار دینا محض حیلہ ہے۔ذی الحجہ کے 9 دن میں بھی روزہ کا ثبوت ہے،15 شعبان میں بھی روزہ کا ثبوت ہے،شوال میں 6 روزوں کا ثبوت ہے،ہر ماہ میں ایامِ بیض کا ثبوت ہے،پیر اور جمعرات کے روزوں کا ثبوت ہے،کہاں تک رمضان کی حرص کر کے تعطیل کی جائے گی؟

(فتاوی محمودیہ:ج15:ص640)

سنیہ کا نکاح شیعہ سے:

ســـوال: ہندہ کا نکاح زید سے ہو چکا ہے اور اس کے والدین سنی المذہب اہل سنت والجماعت سے ہیں۔مسماۃ مذکورہ اور اس کے باپ دونوں نیک اور صالح ہیں اور زید شیعی المذہب سب وشتم کرنے والا ہے،اپنے مذہب میں غالی ہے۔مسماۃ مذکورہ کے والدین اپنی لڑکی زید کو دینے کے لئے بوجہ اس کے شیعہ ہونے کے بالکل تیار نہیں۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ شیعہ اور سنیہ کا نکاح ہو سکتا ہے؟یا اگر نکاح صحیح نہیں ہے تو لڑکی کے والدین بغیر فسخ کئے دوسری جگہ نکاح کرا سکتے ہیں یا نہیں؟اگر فسخ کرانا ضروری ہے تو فسخ کی صورت کیا ہوگی؟

جــــواب: اگر زید کفریہ عقائد رکھتا ہے،مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگاتا ہے یا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحبت کا منکر ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا معتقد ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق اعتقاد رکھتا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے پاس وحی پہنچانے میں غلطی کی یا اَور کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہے جو کہ صریح قرآن اور نصوصِ قطعیہ کے مخالف ہے تو وہ کافر ہے۔اس سے ابتداہی سے ہندہ کا نکاح صحیح نہیں ہوا،لہذا فسخ کی بھی ضرورت نہیں۔

اگر زید صرف سبّ وشتم کرتا ہے تو اس کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے، بعض تکفیر کرتے ہیں بعض تکفیر نہیں کرتے، صرف تفسیق کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ رضامندی سے یا ڈرا کر یا لالچ دلا کر طلاق حاصل کر لی جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو مسلم حاکم کی عدالت سے فسخ کرالیا جائے۔ (فتاوی محمودیہ: ج11: ص455)

قبرستان کی حفاظت کے لئے شیعہ کو ملازم رکھنا:

سوال: ایک شخص کو قبرستان میں ملازم رکھا ہے حفاظت کیلئے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شیعہ ہے، مگر معاملات بہت صاف ہیں، حفاظت خوب کرتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے آدمی کو رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے تو اس کو ملازم رکھنا درست ہے۔ اگر کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہے یا احتمال ہے کہ سنیوں کی قبروں کا احترام نہیں کرے گا، بلکہ بے حرمتی کرے گا تو اس کو ملازم رکھنا درست نہیں: قال اللّٰہ تعالیٰ: یاایھاالّذین اٰمنوالاتتّخذوابطانۃ مّن دونکم:

قال ابوبکرالجصاصؒ: فنھی اللّٰہ تعالیٰ: المؤمنین ان یتخذوا اھل الکفربطانۃ من دون المؤمنین، وان یستعینوابھم فی خواص امورھم، واخبرعن ضمائرھؤلآءالکفار للمؤمنین: فقال: لایألونکم خبالا: یعنی لایقصرون فیمایجدون السبیل الیہ من افساد امورکم، لان الخبال ھوالفساد:

وکذلک عمرؓ الی ابی موسیؓ ینھاہ ان یستعین باحدمن اھل الشرک فی کتابتہ، وتلا قولہ تعالیٰ: لاتتّخذوابطانۃ مّن دونکم، لایألونکم خبالا: تاہم اس سے بہتر اچھے عقائد کا آدمی اگر مل جائے تو اس کو رکھنا زیادہ اچھا ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج16: ص578)

روافض کا ذبیحہ مجبوری میں کھانے کا حکم:

سوال: علاقہ لداخ کے اندر مسلمانوں کے مقابلے میں روافض کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں، اکثر وبیشتر ہوٹل روافض کے ہیں جس کی وجہ سے ان کے ہوٹلوں پر کھانا کھانا پڑتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کے تیار کردہ گوشت کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی وہ لوگ اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہیں۔

جواب: اگر ان کے متعلق یہ تحقیق نہیں کہ ان کے عقائد قرآن کریم کے خلاف ہیں تو ان کے ہوٹل میں اور ان کا ذبیحہ کھانے کی گنجائش ہے۔

البتہ اگر ان کے عقائد نصوصِ قطعیہ کے خلاف ہوں، مثلاً قذفِ عائشہ صدیقہؓ، تحریفِ قرآن اور اُلوہیتِ حضرت علیؓ کے قائل ہوں تو وہ کافر ہیں اور ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج17:ص236)

شیعہ کا ذبیحہ:

سوال: شیعہ اپنے کو صحیح مسلمان کہتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو بُرا کہتے ہیں۔ان روافض کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: جن روافض کا عقیدہ نصوص کے خلاف ہو مثلاً: قرآن پاک میں تحریف کے قائل ہوں یا حضرت علیؓ کو نبی آخر الزمان مانتے ہوں اور جبریل علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ ان سے وحی پہنچانے میں غلطی ہوگئی یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگاتے ہوں، وہ اسلام سے خارج ہیں۔ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاوی محمودیہ:ج17:ص235)

شیعہ کے گھر کھانا اور اُن کے ساتھ برتاؤ:

سوال: اہل تشیع کے گھر کا کھانا اور اس سے برتاؤ کیسا ہے؟

جواب: اہل تشیع کے اکثر واقعات سنے ہیں کہ وہ اہل سنت والجماعت کو نجاست کھلا دیتے ہیں، اس لئے ان کے گھر کھانا خلافِ احتیاط ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج18:ص53)

شیعہ کے گھر کھانا:

سوال: شیعہ اپنے کو صحیح مسلمان کہتے ہیں اور خلفاء ثلاثہؓ کو بُرا کہتے ہیں۔مسلمان ان کے ساتھ کیسا برتاؤ رکھیں؟

جواب: ان روافض سے پوری احتیاط برتی جائے، یہ سنی لوگوں کو نجس کھلانا ثواب اور ضروری سمجھتے ہیں۔

(فتاوی محمودیہ:ج18:ص54)

تعزیہ بنانے والوں سے ترکِ تعلق:

سوال: 1.....ایسے لوگ جو مسجد میں تعزیہ بنا کر رکھتے ہیں اور جماعت کے وقت شور وغل مچاتے ہیں، اور مسجد کی بجلی خرچ کرتے ہیں۔ایسے لوگوں سے سب لوگوں کو قطع تعلق کرنا چاہئے یا نہیں؟

2..... یہاں کے مولوی اور مسلمان، ان لوگوں کو منع نہیں کرتے۔ ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: 1..... ان ناجائز اُمور میں شرکت تو یقیناً ناجائز ہے۔ اگر نافع ہو تو ترک تعلقات کر دیا جائے، اگر یہ توقع نہ ہو کہ ترک تعلق سے ان لوگوں کی اصلاح ہو جائے گی اور وہ توبہ کریں گے یا ان سے اختلاطِ تعلق سے دوسروں پر عملی، اخلاقی، اعتقادی، بُرا اثر پڑے گا تو ضرور ترک تعلق کر دیا جائے۔ اگر یہ توقع ہو کہ ترکِ تعلق سے ان کی حالت اور خراب ہو جائے گی، اور تعلق کے ذریعہ ان کی اصلاح کی امید ہو، تو پھر ترک تعلق نہ کیا جائے، بلکہ مناسب طریق سے ان کو سمجھا کر اصلاح کی جائے۔

2..... حسبِ حیثیت و مواقع اصلاح و تنبیہ ضروری ہے۔ اگر قدرت ہو اور نافع ہونے کی توقع ہو تو وعظ و نصیحت سختی یا نرمی سے جیسا کہ مناسب ہو، ضروری ہے۔ اگر قدرت نہ ہو یا نافع نہ ہو بلکہ اَور زیادہ فتنہ فساد کا اندیشہ ہو تو پھر اس کی رعایت ضروری ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ج 18: ص 520)

اگر سوال، شیعہ سُنّی توارث کا ہو تو جواب کس طرح دیا جائے:

سوال: اگر کوئی حنفی، سنی، مفتی، شیعوں کے مسائلِ میراث سے واقف ہو تو وہ استفتاء جس میں مورثِ اعلیٰ شیعہ ہو اور باقی مورث و وارث سنی ہو، یا مورثِ اعلیٰ سنی ہو اور بقیہ مورث و وارث خواہ کل شیعہ ہوں خواہ بعض شیعہ و بعض سنی، پس ایسی صورت میں سنی مفتی ایسے استفتاء کا جواب کس طرح لکھے؟ آیا ہر بطن میں اپنے اصول کے موافق لکھے؟ یا مورث شیعہ کے ترکہ و حصہ کو اصولِ تشیع کے موافق اور مورث حنفی و سنی کے ترکہ و حصہ کو اصولِ حنفیت کے مطابق؟ یا کیا صورت ہوگی؟

جواب: جو فرقہ شیعہ کا کافر ہے اس کی رعایت کرتے ہوئے جواب دینا شرعاً درست نہیں، بلکہ جو اسباب میراث اہل اسلام کے نزدیک معتبر ہیں انہیں اسباب کے ماتحت ان کو بھی جواب دیا جائے گا۔

اور جو فرقہ کافر نہیں بلکہ مسلم ہے، اس کو بھی حنفی سنی اپنے اصول کے مطابق جواب دے گا، جیسا کہ اگر کوئی شافعی المذہب کسی مفتی حنفی سے امام شافعی صاحبؒ کے مذہب کے موافق کوئی مسئلہ دریافت کرے تو حنفی مفتی اس وقت امام شافعی صاحبؒ کے مذہب کے موافق جواب نہیں دے گا، امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے موافق جواب دے گا۔

مذہب شیعہ کے مطابق سوال کرنے سے مفتی سنی کو بطریق اولیٰ مذہب اہل سنت والجماعت کے مطابق جواب دینا چاہئے۔ (فتاوی محمودیہ: ج 20: ص 500)

شیعوں کے سلام کا جواب:

سوال: شیعہ وغیرہ اگر اہل سنت والجماعت کو: السلام علیکم: کریں تو جواب میں: و علیکم السلام: کہنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: جو شیعہ فاسق ہیں کافر نہیں ہیں، ان کے سلام کا جواب شریعت کے موافق: و علیکم السلام و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ: دینا چاہئے۔ اور جو شیعہ کافر ہیں ان کے جواب میں صرف: و علیکم: کہہ دینا چاہئے۔ (فتاوی محمودیہ: ج 19: ص 98)

قادیانی و شیعہ کو سلام اور جواب:

سوال: شیعہ جو روافض کہلاتے ہیں، یا مرزا قادیانی لوگوں کو سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا شریعت میں کیسا ہے؟

جواب: ان لوگوں کو سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر یہ لوگ سلام کریں تو جواب میں فقط: و علیکم: کہہ دیا جائے، یا: ھداک اللّٰہ: کہہ دینا چاہئے۔ (فتاوی محمودیہ: ج 19: ص 100)

سیاہ کُرتا پہننا:

سوال: مسلمان مرد کو کالا تہبند باندھنا، یا کالا کپڑا پہننا، یا کالی واسکٹ پہننا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔ مگر جب کسی جماعتِ فساق یا کفار کا شعار ہو جیسا کہ محرم میں روافض کا شعار ہے تو اس سے بچنا چاہئے۔ (فتاوی محمودیہ: ج 19: ص 265)

شیعہ عورت بغیر وارث چھوڑے مرنے پر اس کے موروثہ زیور کا مصرف:

سوال: ایک شیعہ مذہب عورت کا ایک شخص نے کچھ زیور چوری کر لیا، وہ عورت فوت ہو گئی۔ یہ زیور اس خیال سے رکھا تھا کہ اس سے امام باڑہ بنوائے، یا کسی مذہبی کام میں صرف کرے۔ مرحومہ نے کوئی وارث بھی نہیں چھوڑا۔ اس کے مرنے کے بعد چور کے دل میں خوف پیدا ہوا، اب وہ اس زیور کی رقم کو کسی ایسی جگہ خرچ کرنا چاہتا ہے جو مالکہ کیلئے باعثِ اجر بنے۔ از روئے شریعت رہنمائی فرمائیں کہ یہ رقم کس مصرف میں لگائی جائے؟ مسجد یا مدرسہ یا طلباء کے مصارف وغیرہ میں؟

جواب: اگر اس عورت کا دُور نز دیک کسی قسم کا وارث نہیں تو وہ روپیہ غرباء پر تقسیم کر دیا جائے ،نادار طلبہ بھی مستحق ہیں ،بیواؤں ،یتیموں ،اپاہجوں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔مسجد مدرسہ اور راستہ وغیرہ کی تعمیر یا کسی بھی تنخواہ میں صرف نہ کیا جائے۔(فتاوی محمودیہ:ج20:ص503)

خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو منافق کہنے والے روافض ،اور اُن کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: 1..... اس بارے میں شرع کیا ہے کہ جو روافض قرآن پاک کو محرف نہیں سمجھتے ،صدیق اکبرؓ کی صحبت سے انکار نہیں کرتے اور نہ قائلِ افک ہو،لیکن بعض تاویلات فاسدہ اور روایات کتب شیعہ کی بناء پر خلفائے ثلاثہؓ کو منافق سمجھتے ہیں اور نصوص وفضائل خلفائے ثلاثہؓ میں تاویل کرتے ہیں۔تو ایسے رافضی کو خلفائے ثلاثہؓ کو منافق کہنے کی بناء پر محقق علمائے اہل سنت کے نزدیک کفر وارتداد کا حکم دیا جائے گا یا نہیں؟

2.....زید کہتا ہے کہ خلفائے ثلاثہؓ کو منافق کہنے والا کافر و مرتد ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے،اس لئے کہ محقق اہل سنت کے نزدیک بھی نص قطعی کا منکر کافر و مرتد ہے،اور خلفائے ثلاثہؓ کا ایمان نص قطعی سے ثابت ہے۔اس لئے خلفائے ثلاثہؓ کے ایمان کا منکر اور ان کے نفاق کا قائل بالاتفاق کافر و مرتد ہے۔اس کی بیوی کو طلاق لئے بغیر دوسرے فرد سے نکاح کرنا جائز ہے اور اس کا ذبیحہ حرام ہے۔کیا یہ قول زید کا درست ہے؟

جواب: 1.....حضرت صدیق اکبرؓ کو صحابی تسلیم کرنے کے باوجود ان کو منافق سمجھنا، یہ صریح تضاد اور انتہائی تلبیس ہے۔اس قسم کے شیعہ ایمان سے خارج ہیں۔

2.....یہ شیعہ ایمان سے خارج ہیں۔اگر اس نے ایمان صحیح اختیار کرنے کے بعد یہ مذہب اختیار کیا ہے تو اس کی سابقہ بیوی کا نکاح فسخ ہو گیا اور وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے ،طلاق کی ضرورت نہیں۔اور اس کا ذبیحہ درست نہیں، اس لئے کہ ذبح کرنے والے میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو۔(فتاوی محمودیہ:ج21:ص100)

شیعہ کو زکوۃ وفطرہ دینا:

سوال: روافض جو صحابہ کرامؓ اور حضور اکرم ﷺ کو بُرا کہنے والے اور عقائد خلاف شریعت ثابت ہوتے ہوں،ان کو زکوۃ اور فطرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس کے عقائد نصوص قطعیہ کے خلاف ہوں، اس کو زکوۃ وفطرہ دینا درست نہیں، اگر دے دیا ہوں تو دوبارہ دیں۔(فتاوی محمودیہ:ج 22:ص 335)

یوم عاشورا کی تعطیل مدارس میں نہ کی جائے:

سوال: یوم عاشورہ کی تعطیل اسلامی مدارس میں کرنی چاہئے کہ نہیں؟

جواب: اسلامی مدارس ومکاتب میں اس کی تعطیل نہ کی جائے۔(فتاوی جدید فقہی مسائل:ص 266)

ایک مسجد کے متعلق اختلاف کہ وہ سنیوں کی ہے یا شیعوں کی:

سوال: ایک مسجد جواَب سے تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے مختلف اقوام کے افراد نے بنوائی تھی، جس میں حضرات سادات اہل سنت والجماعت بھی شریک تھے، زمین کے متعلق زیادہ قرینہ یہ ہے کہ حضرات سادات کی ہی تھی جو مذہباً اہل سنت والجماعت تھے، مسجد جب سے عالم وجود میں آئی اُس وقت سے تاوقتِ تحریر استفتاء ھذا اہل سنت والجماعت کے عمل دخل میں چلی آرہی ہے۔شیعہ میں سے ایک آدھ آدمی نماز پڑھتے رہتے ہیں تقریباً پچاس، ساٹھ سال قبل یہ مسجد دوبارہ تعمیر ہوئی، اس مرتبہ مسجد مذکور کی تعمیر ایک ہندو عورت جو کہ شیعہ ہوگئی تھی، اس نے کچھ رقم دی تھی اور کچھ رقم ایک سنی صاحب نے دی، باقی اہل محلّہ کے تمام افراد نے مل کر دی، مسجد تعمیر ہوئی، تب سے آج تک اہل سنت والجماعت کی نگرانی میں رہی۔تمام اخراجات امام مؤذن دیگر ضروریات کے کفیل اہل سنت والجماعت ہیں۔

ان حالات کے ہوتے ہوئے شیعہ نے خفیہ طور سے مسجد مذکور کو شیعہ وقف بورڈ لکھنؤ میں وقف کردیا، جس کا علم اہل سنت والجماعت کو بالکل نہیں۔اس مسجد کے برابر میں شیعہ کا امام باڑہ ہے، اسی نسبت پر دونوں کو ایک جگہ بتلا کر وقف کردیا۔پھر سنی وقف بورڈ کی جانب سے امام مسجد کے نام نوٹس آیا کہ آپ اس مسجد کو وقف کرادو، چنانچہ ہم لوگوں نے قدم اٹھایا تو شیعہ نے شیعہ وقف بورڈ کا وقف نامہ پیش کرکے ہمارا وقف بند کرادیا اور یہ دعوی کیا کہ یہ مسجد ہمارے بڑوں نے بنائی ہے، لہذا یہ مسجد ہماری ہے، معاملہ عدالت میں پہنچ گیا۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ شرعاً اس مسجد کا حقدار کون ہے؟

نوٹ: 1967ء کے بندوبست میں مسجد مذکور کے رقبہ میں مسجد وقبرستان لکھا ہوا ہے، امام باڑہ کا کوئی نام نہیں۔

جواب: صورت مسئولہ میں تحریر کردہ حالات کے پیش نظر وہ مسجد اہل سنت والجماعت کی مسجد ہے۔مسجد کیلئے

زمین وقف ہونے کے بعد اگر کسی دفعہ تعمیر میں غیر مسلم بھی چندہ دے دے تو اس کو دعوی ملکیت کا حق نہیں ہوجاتا۔

(فتاوی محمودیہ:ج23:ص102)

قبرستان کی حفاظت کے لئے شیعہ کو ملازم رکھنا:

سوال: ایک شخص کو قبرستان میں ملازم رکھا ہے حفاظت کیلئے ،بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شیعہ ہے، مگر معاملات بہت صاف ہیں، حفاظت خوب کرتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے آدمی کو رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے تو اس کو ملازم رکھنا درست ہے۔ اگر کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہے، یا احتمال ہے کہ سنیوں کی قبروں کا احترام نہیں کرے گا، بلکہ بے حرمتی کرے گا تو اس کو ملازم رکھنا درست نہیں۔ تاہم اس سے بہتر اچھے عقائد کا آدمی اگر مل جائے تو اس کو رکھنا زیادہ اچھا ہے۔

(فتاوی جدید فقہی مسائل:ص372)

شیعہ کو ووٹ دینا:

سوال: ایک دشمن صحابہ کرامؓ کے حق میں ممبری کا ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اپنی نمائندگی کے لئے ایسے شخص کو رائے دینی چاہئے جو اہل اسلام کی مذہبی معاشرتی سیاسی اور صحیح ترجمانی کر سکے۔ اور جو شخص اس کے خلاف کسی ایسے شخص کو رائے دے جس سے یہ توقع نہ ہو بلکہ اس میں مضرت کا اندیشہ ہو، وہ غلطی پر ہے۔ اور اس اعانت کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

جو شخص صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے، حدیث شریف میں اس پر لعنت آئی ہے۔ ایسے شخص سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔(فتاوی جدید فقہی مسائل:ص423)

گستاخِ صحابہ کرامؓ سے محبت کرنا:

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان کو نشانہ مت بناؤ، ان سے محبت کرنا مجھ سے محبت کرنا ہے، ان سے بغض رکھنا مجھ سے بغض رکھنا ہے۔ جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ کو اذیت دی، قریب ہے کہ اللہ اس کو پکڑے گا۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص197)

گستاخِ صحابہؓ..... محبت کے لائق نہیں بلکہ لعنت کے مستحق ہے:

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: جب ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ پاک کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔(فتاوی محمودیہ:ج:2:ص198)

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ محبت رکھنا:

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن سے قلبی محبت رکھنا حرام ہے۔قال اللّٰہ تعالیٰ: یاَیُّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا عدوّی وعدوّکم اولیآء تلقون الیھم بالمودّۃ:(فتاوی محمودیہ:ج:2:ص124)

شیعہ ختم نبوت کے منکر ہے، اُن کے ساتھ تعلق رکھنے اور نکاح کرنے کا حکم:

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، جو شخص آپ ﷺ کو خاتم النبیین نہ مانے بلکہ آپ ﷺ کے بعد کسی اور کے نبوت پر ایمان لائے وہ کافر ہے۔اس کے ساتھ مسلمانوں کو تعلق نکاح وغیرہ جائز نہیں۔(فتاوی محمودیہ:ج:2:ص298)

روافض کے شعار سے بچنے کا حکم:

اگر کسی جگہ حضرت حسینؓ کے ساتھ مثلاً: علیہ السلام: کہنا روافض کا شعار ہو کہ وہ معصوم مان کر ایسا کہتے ہوں تو اس شعار سے بچنے کیلئے دیگر اکابر حضرات.....سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ،سیدنا عثمان غنیؓ،سیدنا علی المرتضیٰؓ، سیدہ عائشہ صدیقہؓ،سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ،سیدہ فاطمۃ الزاہرہؓ کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ اس لفظ کا استعمال کرلیا جائے، یا پھر حضرت حسینؓ کے نام کے ساتھ بھی استعمال نہ کیا جائے جس سے کہ اہل باطل کے شعار سے تحفظ ہو جائے۔

(فتاوی محمودیہ:ج 19:ص144)

روافض کے شعار سے بچنے کا حکم:

کسی وقت یا کسی مقام میں اگر یہ لفظ: علیہ السلام: حضرت حسینؓ کے ساتھ عرفاً مخصوص ہو کر شعارِ روافض ہو گیا ہے تو اس کے شعاریت ختم کردینے کی ضرورت ہے۔اس کی دو صورتیں ہیں:

ایک یہ کہ حضرات خلفاء راشدینؓ اور عائشہ صدیقہؓ اور دیگر ازواج مطہراتؓ کیلئے بھی اس کو استعمال کیا جائے، روافض کا عقیدہ ان سب کے حق میں معصومیت کا نہیں، بلکہ بعض کے حق میں تو نہایت قبیح عقیدہ رکھتے ہیں، بس یہ بات

ختم ہو جائے گی کہ یہ لفظ: علیہ السلام: معصوم کے لئے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

دوسری صورت یہ کہ حضرت حسینؓ کیلئے بھی نہ اختیار کیا جائے۔اس سے بھی بظاہر نفسِ شعاریت باقی نہ رہے گی۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ عوام کے ذہنوں میں یہ بات ضرور متقرر ہو جائے گی کہ یہ لفظ: علیہ السلام: معصوم کیلئے مستعمل ہوتا ہے،غیر معصوم کے لئے نہیں۔

بس جن اکابر محدثین.....امام بخاریؒ وامام ابوداوٗدؒ وغیرہ کے کلام میں یہ لفظ غیر نبی کیلئے استعمال ہوا ہے ان کے متعلق یہ خیال قائم ہوگا کہ وہ بھی ان کو معصوم مانتے تھے اوران کا عقیدہ بھی وہی تھا جو شیعوں کا عقیدہ ہے اوراس عقیدہ میں وہ اکابر اور شیعہ متحد ہیں،یا شیعوں کا عقیدہ ان سے ماخوذ ہے،یا(نعوذ باللہ)وہ بھی شیعہ تھے۔اس لئے اس خرابی کے پیشِ نظر غور کرلیا جائے کہ شعاریت کو ختم کرنے کی کون سی صورت اہون ہے(فتاوی محمودیہ:ج19:ص157)

مرتدین سے تعلقات رکھنے اور مرتدین سے تعلق رکھنے والوں کا حکم:

سوال: وہ لوگ جو مرتدین سے تعلقات اکل وشرب اور ہر قسم کے تعلقات رکھتے ہیں آیا وہ بھی مرتد ہو جاتے ہیں یا صرف گنہگار؟اگر گنہگار ہوتے ہیں تو کس درجہ میں؟ آیا عام فاسق و فاجر یا بے نمازیوں اوران لوگوں میں کچھ فرق ہے یا سب یکساں گنہگار ہیں؟ایسے لوگوں سے جو مرتدین سے میل جول اوراکل وشرب وغیرہ تعلقات رکھتے ہیں، قصبہ کے عام مسلمان میل ملاپ رکھیں یا اس غرض سے تعلقات منقطع کردیں کہ وہ مرتدین سے میل جول چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں؟

وہ لوگ جو مرتدین سے تعلقات اکل وشرب ومناکحت وغیرہ تو نہیں رکھتے لیکن نشست وبرخاست،گفت وشنید اور خلط ملط رکھتے ہیں۔وہ کس درجہ میں گنہگار ہیں؟عام گنہگاروں میں اوران میں کیا فرق ہے؟اوران کے ساتھ قصبہ کے دیگر مسلمان تعلق رکھیں یا نہیں؟

جواب: مرتد کے ساتھ اکل وشرب ومجالست وغیرہ بھی ناجائز ہے۔قلبی محبت بھی قطعاً ممنوع ہے۔بحکم قرآن..... لاتجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الأخر یوآدون من حآدّاللّٰہ ورسولہ:

الغرض مرتد خدا تعالیٰ جل شانہ کے دشمن ہیں،ان سے جس قدر کوئی محبت کا تعلق رکھے گا اسی قدر وہ خدا تعالیٰ جل شانہ کی رحمت سے دُور ہوگا۔المرء مع من احبّ: کے ماتحت اسی جماعت میں اس کا حشر ہوگا،اور دنیا و آخرت

میں خداتعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں کا شریک ورفیق سمجھا جائے گا۔اور یہ گناہ اُن گناہوں سے بڑھ کر ہے جن کا تعلق محض اپنے نفس سے ہے، کیونکہ ایسا شخص خدائی باغیوں کا ہم پلہ ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص128)

مرتد سے موالات کا حکم اور جو مرتد سے موالات ترک نہ کرے اس کا حکم:

سوال: جولوگ شرعاً شریعت کے مجرم ہوں،تبدیلی مذہب پر اُن پر حد نافذ ہوگئی ہو بروئے فتوی شرعی۔ اور ان سے ترک موالات کا حکم ہو،اور جولوگ ان سے ترک موالات کرتے ہوں اور دوسرے لوگ ان کے ساتھ موالات کرتے ہوں اور ان کے اس فعل کو اچھا سمجھتے ہوں اور اپنی ہوشیاری سے ان کے اس فعل کو غلط یا جائز بتاتے ہوں، ایسے لوگوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص مذہب اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے وہ مرتد ہے،اس سے موالات حرام ہے۔جواس سے موالات کرے وہ گنہگار ہے،اس کو اپنے اس فعل سے توبہ لازم ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص543)

جنازۂ مرتد پر نماز اور مسلم قبرستان میں دفن کرنے کا حکم:

سوال: جنازۂ مرتد کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلم قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: مرتد کے جنازہ کی نماز درست نہیں،اس کو مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دے کر مسلم قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص581)

مرتد سے موالات رکھنا:

مرتد سے موالات حرام ہے۔الّا یہ کہ نرمی سے اس کے اسلام کی توقع ہو تو حُسنِ تدبیر سے اس کو تبلیغ کی جائے اور محاسنِ اسلام پر متوجہ کیا جائے۔(فتاوی محمودیہ:ج2:ص557)

غیر مسلم کے جنازہ میں شرکت:

سوال: مسلمان کو غیر مسلم کے جنازہ کے ہمراہ جانا یا غیر مسلم کو مسلم کے جنازہ کے ساتھ چلنا، تکفین وتدفین میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست نہیں۔(فتاوی جدید فقہی مسائل:ص81)

کفار کے جنازہ ومذہبی جلوس میں شرکت کرنا:

سوال: کفار کے جنازہ اور مذہبی جلوس میں مسلمانوں کا شریک ہونا کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نا جائز ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج 24:ص 424)

کیمونسٹ کے جنازہ کی نماز:

سوال: عبدالحکیم نام کا ایک شخص مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا، اور مسلمانوں کے طریقہ پر چلتا تھا اور کیموزم سیاسی میں داخل ہو کر اسلام کا قانون چھوڑ دیا، اور گھر والوں کو بھی چھوڑ دیا اور لوگوں میں یوں کہا کرتا تھا کہ اللہ تعالی کوئی ہے نہیں، انسان نے جھوٹ موٹ ایسا کہہ دیا۔ انسان ایسا ہی پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی مرتا ہے۔ پیدا کرنے والا خدا تعالی کیوں ہوگا۔ وہ ایک فطرتی چیز ہے اور ہر چیز ایسی ہی ہوتی ہے۔ بننے میں اور بگڑنے میں انسان کی محنت پر دارومدار ہے۔ محمد ﷺ اس زمانہ میں ایک شاعر تھے، قرآن ان کا بنایا ہوا شعر ہے، نماز روزہ کی کوئی ضرورت نہیں، صرف علماء نے اپنے پیٹ پالنے کیلئے اسلام دھرم نام رکھ دیا ہے، اور اپنے کو پورا ناستک ظاہر کرتا ہے اور پولیس کی گولی میں اس کا انتقال ہوا، اور رپورسٹ ماتم کے بعد ان کو گھر لے آئے اور ان کا حقیقی بھائی نجیب الملک نے کچھ لوگوں کو لے کر جنازہ پڑھایا۔ جب ان سے سوال کیا کہ کیوں جنازہ کی نماز پڑھایا؟ تو اس نے جواب دیا کہ وہ عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے اور قربانی کیا کرتے تھے۔ اب درخواست ہے کہ آیا ایسے آدمی کے جنازہ کی نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس شخص کے واقعی وہ حالات تھے جو سوال میں درج ہیں اور اس نے اخیر وقت تک رجوع نہیں کیا تو اس کے جنازہ کی نماز درست نہیں تھی۔ اگر واقعات وحالات معلوم ہونے کے باوجود نماز جنازہ اس کی پڑھی گئی تو یہ غلط اور گناہ کا کام ہوا، تو بہ واستغفار لازم ہے۔(فتاوی جدید فقہی مسائل:ص 80)

غیر مسلم کے ساتھ کھانا:

سوال: خاکروب، چمار، ہندو، عیسائی وغیرہ وغیرہ مذہب کے لوگوں کے ساتھ مسلمان اکٹھا بیٹھ کر کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ ان غیر مذہب والوں کا جھوٹا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: ایسے لوگوں کے ساتھ کھانا مکروہ ہے، اگر کسی مجبوری سے کہیں ایک دو دفعہ مبتلا ہو جائیں تو گناہ نہیں۔ یہ اُس وقت ہے جب کھانا وبرتن ان کے پاک ہوں، یا ان کی ناپاکی کا علم نہ ہو۔ اگر یہ علم ہو کہ ان کے برتن

ناپاک ہیں یا کھانا کھانا حرام مردار وغیرہ ہے تو ہرگز کھانا درست نہیں، نہ ان کے ساتھ، نہ ان کے برتنوں میں۔

(فتاوی محمودیہ:ج18:ص30)

نرسری اسکول میں غیر مسلم معلّمات کا تقرر، اور اُن کو رازدان بنانا:

سوال: جناب مفتی صاحب! سلام مسنون کے بعد سائل کی استدعاء ہے کہ اُمور مندرجہ ذیل میں شریعت حقہ کی روشنی میں رائے عالی سے مطلع فرمائیں۔

برائے بنات ایک قومی تعلیمی ادارے کی خدمت انتظامیہ ایک نسواں کمیٹی کے سپرد ہے، جس کی خدمت صدارت، میں اٹھارہ سال سے انجام دے رہی ہوں اور پورے زمانہ خدمت میں ادارہ کے تمام اُمور متعلقہ حدودِ شریعت پاک کی روشنی میں ترک واختیار کرنے کی کوشش کی گئی۔ ادارہ مذکور سے متعلق شعبہ تربیت گاہ اطفال بھی قائم ہے جس میں 3 تا 6 سال کے بچوں کو ابتدائی معلوماتِ دین و دنیا کی بابت کھیل ہی کھیل میں ضروری اُمور ذہن نشین کرادیئے جاتے ہیں۔ نصاب تربیت پوری چھان بین کے بعد سائلہ مرتب کرتی ہے اور روز کا کار خدمت مشاہدہ میں رہتا ہے۔ شعبہ مذکور کو خدمت تربیت کیلئے ایک معلّمہ ادارہ مذکور کی تعلیم پائی ہوئی اور دوسری عیسائی لیڈی انجام دے رہی ہے۔ اور دوسری مسلم معلّمہ باوجود تلاش و کوشش کے میسر نہ ہوئی، جو ملیں وہ انتہائی آزاد خیال، بے پردہ، ہندو اداروں کی سند یافتہ، نا تجربہ کار لڑکیاں تھیں۔ اس لئے عیسائی معلّمہ کو ترجیح دی گئی کہ وہ نسبتاً بہتر اخلاق، پرورشِ اطفال سے واقف، ماہر نفسیات، خانہ دار اور سن رسیدہ ہیں۔

مقصود تقرر یہ بھی ہے کہ ادارے کی معلمات دوسرے اداروں میں جا کر طریقہ تربیت سیکھنے کے بجائے اپنے ادارے میں رہ کر ضروری باتیں سیکھ لیں اور کام خود سنبھال سکیں۔ مختصر یہ کہ عیسائی معلّمہ قطعاً آزاد نہیں ہیں بلکہ حدودِ متعین کے اندر کام کر رہی ہیں۔ ایسی صورت میں احکامِ شریعت کیا ہیں؟ مطلع فرمائیں۔ یعنی ان سے خدمت لی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ اس ادارہ کے تمام اُمور متعلقہ حدودِ شریعت پاک کی روشنی میں ترک واختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور زیادہ پابندی کی توفیق دے۔

معلّمہ موصوفہ عیسائی کے تقرر کے وقت بھی تو اوّلاً یہی کوشش کی گئی ہو، اب کیا وجہ پیش آئی کہ اس کے متعلق استفسار کیا جارہا ہے؟ کیا تقرر کے وقت اس مسئلہ کی تحقیق نہیں کی گئی، اور بلا تحقیق معصوم بچوں کی تربیت و تعلیم کو معلّمہ

موصوفہ کے سپرد کردیا گیا ہے۔ مسلم معلّمہ جو ملیں تو وہ بے پردہ، انتہائی آزاد خیال ملیں۔ کیا معلّمہ موصوفہ پردہ نشین اور پابند خیال ہے؟

جناب نے معلّمہ موصوفہ کے اخلاق کو بہتر فرمایا ہے۔ تو کیا کفر کے ساتھ بہتر اخلاق جمع ہو سکتے ہیں؟ شاید اخلاق سے مراد شرعی اخلاق نہیں بلکہ عرفی اخلاق ہیں، سب سے ہنس بول کر ملنا، چکنی چپڑی باتیں بنالینا مراد ہے۔ ورنہ شریعت مقدسہ میں اخلاق نام ہے اتباع سنت کا، یعنی اپنی زندگی کے تمام گوشوں میں حضور اقدس ﷺ پر ایمان ہی نہیں تو پیروی کا کیا محل ہے؟

فطری بات ہے کہ استاد کے جذبات وخیالات شاگردوں کے دلوں پر اثر انداز ہوا کرتے ہیں، جیسا کہ ہندو اداروں کی سندیافتہ معلمات کے متعلق آپ کو خود شکایت ہے۔ انگریز استاد کے اثرات بھی جو کچھ طلباء پر پڑتے ہیں وہ آج کسی سے مخفی نہیں، حتیٰ کہ اگر کوئی ہندو یا عیسائی خالص مذہب اسلام کی تعلیم دے اور اس کو آزاد نہ چھوڑا جائے، بلکہ اس کیلئے حدود متعین کر دی جائیں جیسا کہ معلّمہ موصوفہ کے متعلق ادارہ موصوفہ میں کیا گیا ہے تب بھی اس کے قلبی اور دماغی اثرات ضرور پڑیں گے۔ جن عیسائیوں نے قرآن پاک کی تفسیر یا حدیث شریف کی تشریح کی وہ ان کے اندرونی اثرات سے خالی نہیں بلکہ جو ڈکشنری لکھی اس میں بھی وہ اثرات موجود ہیں۔ بڑے سمجھدار آدمی کو استاد کے جذبات سے متاثر ہوئے بغیر بچنا دشوار ہوتا ہے۔ اور یہ کوئی ایسی حقیقت نہیں جس کو ثابت کرنے کیلئے دلائل کی حاجت ہو بلکہ اس کا مشاہدہ سب کو ہے۔ اپنے دین کی حقیقت سے ناواقفیت یا تاثر سے بچے رہنے کے زعم باطل میں گرفتار ہونے کی وجہ سے کوئی انکار کرے تو اس سے وہ اصل حقیقت باطل نہیں ہوگی۔

نصاب تربیت اگر محض اپنی رائے اور بصیرت سے چھان بین کر کے تجویز ومتعین کیا جاتا ہے تو اس کے متعلق اتنی گزارش ہے کہ اپنی رائے کو معیار حق نہ بنایا جائے، بلکہ جو حضرات کتاب وسنت کے ماہر ہیں کہ جنہوں نے سب طرف سے کٹ کر کتاب وسنت ہی کی خدمت کیلئے اپنے کو وقف کر دیا ہے اور ہر حکم کے درجہ کو پہچانتے ہیں اور حدیث پاک کے متن اور شروح پر نظر رکھتے ہیں۔ قرآن مجید اور اس کی تفسیر سے خوب واقف ہیں اور آثار صحابہؓ ان کے سامنے ہیں، ائمہ مجتہدینؒ کے تخریج کردہ مسائل کا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں، اور ان کے طرق استنباط واستدلال کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کی تمام تر جدوجہد اعتقادی، عملی، اخلاقی، معاشرتی زندگی کی آنحضرت ﷺ کے فرمان کے تحت اصلاح کرنا ہے اور اتباع سنت، مسائل فقہ پر عمل، تزکیہ اصلاح باطن کی بدولت اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو خشیت، تقوی، احسان کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ ان کے مشورہ سے استفادہ کی بے حد ضرورت ہے۔ یہ چند سطور تحریر سے ضمناً متعلق تھیں اب

اصل سوال کا جواب عرض ہے۔

قرآن پاک میں ہے:یاایھاالذین اٰمنوالاتتخذوالیھودوالنصارٰی والیآءای لا تعتمدواعلیھم ولاتعاشروا ھم معاشرۃ الاحباب بعضھم اولیآء بعض ایماءالی علۃ النھی یعنی انھم متفقون علی خلافکم واضرارکم وتوالی بعضھم بعضاًلاتحادھم فی الدین ومن یّتولّھم مّنکم یعنی عبداللہ بن ابی فانہ منھم یعنی کافرفاسق۔

عن عیاضؓ ان عمرؓامراباموسی الاشعریؓ ان یرفع الیہ ما اخذوما اعطیٰ فی ادیم واحدوکان لہ کاتب نصرانی فرفع الیل ذلک فعجب عمرؓوقال ان ھٰذاالحفیظ ھل انت قاری لنا کتاباًفی المسجد جآء من الشام فقال ھولایستطیع ان یدخل المسجدقال عمرؓ اجنب قال بل نصرانی قال فھرنی وضرب فخذی ثم قال اخرجہ ثم قرا لاتتخذوا الیھود والنّصارٰی اولیآءاخرجہ ابن حاتمؒ والبیھقی فی شعب الایمان وجازان یکون قولہ تعالیٰ ومن یّتولّھم مّنکم فانّہ منھم مبنیاعلی التجویزای من یتولھم فھو فاسق والفاسق یشابہ الکافروالغرض منہ التشدید فی مجانبتھم:

ان ھٰذاالعلم دین فانظرواعمن تاخذون دینکم:ای الدین لایوخذالاممن اوتمن علی دینہ:

عبارات بالا سے معلوم ہوا کہ عیسائی کو ولی بنانا جائز نہیں،یعنی اس پر اعتماد کرنا اوراس کے ساتھ احباب جیسا معاملہ کرنا درست نہیں۔

نیز سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے عیسائی سے خط پڑھوانا بھی گوارہ نہیں کیا،اور جب تک کسی شخص پر دینی اعتماد نہ ہو،یعنی شریعت مقدسہ کے نزدیک اس کا دین قابلِ اعتماد نہ ہو،اس سے علم نہیں حاصل کرنا چاہئے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ معصوم بچوں کو معلّمہ موصوفہ کے سپرد کرنا۔اس بناء پر کہ وہ تربیت کا سلیقہ رکھتی ہےاور بچوں کوصاف ستھرا رہنےاورمکان پر جاکرسب کوجداگانہ سلام کرنے کا طریقہ بتادیتی ہیں،درست نہیں۔اور یہ چیز بچوں کے حق میں زہر قاتل ہے،گووہ زہرابھی ہرایک کونظرنہیں آتامگراس کے جراثیم ابھی سے بچوں میں پیداہوکر پرورش پاتے ہیں اور غیرشعوری طور پران کے دل ودماغ اثرقبول کرتے ہیں۔پھرجبکہ معلّمہ موصوفہ پرسب سے زیادہ اعتماد کیاجاتا ہے اوروہ ماہرنفسیات بھی ہیں تواگروہ اپنے مذہب کی پابند ہیں توان کی دوڑدھوپ زیادہ سے زیادہ اس لئے ہوگی کہ آہستہ آہستہ بچوں پر بلکہ تمام ادارے پراپنامذہبی رنگ جمائیں۔

اگر وہ اپنے مذہب کی پابند نہیں تو غور کریں کہ جو اپنے مذہب سے آزاد ہے وہ دوسروں کے مذہب کا خیال کیا کرے گی؟ بلکہ وہ تو چاہے گی کہ میری طرح سب ہی آزاد ہو جائیں۔

ایک عبرتناک واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

میڈیکل کالج کی نرسیں بھی بہت سلیقہ شعار اور ماہر نفسیات ہوتی ہیں، مریضوں کو ان کے حوالہ کردیا جاتا ہے، وہ بہت ہوشیاری اور اخلاص کے ساتھ مریضوں کی خدمت کرتی ہیں، لیکن 1947ء سے پہلے کی بات ہے کہ لدھیانہ میڈیکل کالج سے ایک ہزار سے زائد لڑکیاں عیسائی بنا کر فرار کرادی گئیں۔ کہ ان کے ورثاء.... باپ شوہر وغیرہ ملنے کے لئے گئے تو کہہ دیا کہ وہ تو یہاں صحت یاب ہو کر چلی گئیں۔

اس لئے خدا کا واسطہ! ان معصوم بچوں اور بچیوں پر رحم کیجئے (فتاوی جدید فقہی مسائل: ص 246)

کافر ملازم کے ذریعہ گوشت منگانا:

سوال: اگر کافر ملازم ہو، اس سے گوشت منگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خدا جانے حلال لائے گا یا حرام۔ اور اس میں اس کا قول معتبر نہیں۔

(فتاوی جدید فقہی مسائل: ص 221)

غیر مسلم کے فیصلۂ عدالت کے بعد نکاحِ ثانی اور اس میں شرکت کرنے والوں کا حکم:

سوال: ایک عورت عدالت میں دعویٰ پیش کرتی ہے جس نے اپنے خاوند پر ایک عورت کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی ہے اور ساتھ ہی اس بات کی بھی کہ مجھے میرا شوہر بُری طرح مارتا اور پیٹتا ہے اور مجھ پر زنا کی تہمت لگاتا ہے، مگر شوہر ان دونوں باتوں سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے نہ اس کو مار پیٹ کی نہ کوئی تہمت لگائی ہے، اور جس کے متعلق یہ مجھ پر تہمت لگاتی ہے وہ میری نکاح کی ہوئی بیوی ہے، اور یہ مدعیہ خود بھی دعویٰ کرنے کے وقت اس عورت کو اپنے شوہر کے نکاح ہونے کا اقرار کرتی ہے۔ اور یہ مدعیہ اپنے اس دعویٰ کی بنا پر کہ مجھے مار پیٹ کرتا ہے اور مجھے بد چلن ہونے کی تہمت لگاتا ہے، عدالت سے اس بات کا طالبہ کرتی ہے کہ میں طلاق لینے کی حقدار ہوں، اس لئے عدالت مجھے طلاق دلوادے۔ عدالت کا مجسٹریٹ ایک غیر مسلم شخص ہے۔ خاوند کی غیر حاضری میں یہ حکم کردیا۔ مذکورہ سببوں کی بناء پر

یہ دعویٰ منظور کیا جاتا ہے اور مدعیہ کی طلاق عدالت تسلیم کرتی ہے اور مدعیہ کو مدعیٰ علیہ کی بندش سے رہا کیا جاتا ہے۔

عدالت کے اس حکم کے بعد اسی روز عورت مذکورہ کے باپ و چچا نے مل کر ایک دوسرے شخص سے اس کا نکاح کردیا اور عدالت سے یہ فیصلہ ہوتے ہی اسی روز عورت مذکورہ کے اصلی شوہر کی طرف سے اس فیصلہ کو رد کرنے کے لئے عدالت میں اپیل بھی دائر کردی گئی اور وہ اس کو یعنی مدعیٰ علیہ اپنی بیوی کو گھر لے جانے کے مطالبہ پر مصر ہوا۔ اب سوال یہ ہے کہ:

1۔۔۔۔صورتِ مذکورہ بالا میں عدالت میں دی ہوئی طلاق ہوئی یا نہیں؟

2۔۔۔۔اور عورت مذکورہ کا جو دوسرا نکاح کیا گیا وہ درست ہے یا نہیں؟ اگر درست نہیں تو کن کن وجہ سے؟

3۔۔۔۔یہ نکاح کرنے والے اور کروانے والے شرع میں کیا حکم رکھتے ہیں؟

جواب: 1۔۔۔۔شرعاً یہ طلاق غیر معتبر ہے، اس مذکورہ طلاق کی وجہ سے اپنے شوہر کے نکاح سے نہیں نکل سکتی بلکہ بدستور اس کی بیوی ہے۔ غیر مسلم حاکم نہ تو کسی مسلم کا نکاح فسخ کرسکتا ہے اور نہ اس کی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ غرض یہ کہ اس کا حکم صورتِ مسئولہ میں کسی طرح نافذ نہیں: اھلہ ای اھل القضاء اھل الشھادات فلاتصح تولیۃ کافر و صبی:

2۔۔۔۔جبکہ پہلا نکاح فسخ نہیں ہوا اور نہ طلاق واقع ہوئی تو یہ نکاح کیسے درست ہوسکتا ہے؟ نکاحِ ثانی شرعاً بالکل باطل ہے اور اس سے جو صحبت ہوگی وہ بالکل حرام ہوگی۔

3۔۔۔۔وہ عورت اور وہ شخص جس سے نکاحِ ثانی ہوا ہے اور اس نکاح میں تمام شرکت کرنے والے اور اس سے خوش اور راضی رہنے والے اور باوجود قدرت کے اس کو نہ روکنے والے سب کے سب گنہگار ہیں۔ سب کے ذمہ واجب ہے کہ علی الاعلان توبہ کریں اور عورت کو پہلے شوہر کے پاس پہنچانے کی کوشش کریں۔ البتہ جن لوگوں کو پورا حال معلوم نہیں بلکہ ناواقفیت سے نکاح میں شریک ہوئے، وہ گناہ گار نہیں ہوئے۔ (فتاوی جدید فقہی مسائل: ص 297)

کافر کے گھر کا گوشت کھانا:

سوال: کافر کے یہاں گوشت کھانا کیسا ہے جبکہ وہ کہے کہ حلال ہے؟

جواب: اس میں ان کا قول شرعاً معتبر نہیں۔ لہذا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔

(فتاوی جدید فقہی مسائل: ص 221)

نکاح میں شرکت کے لئے غیر مسلموں کو مسجد میں لانا:

سوال: مسجد میں نکاح ہونے پر غیر قوم کو بھی شرکت کی دعوت دینا، مسجد کے اندر ہی لاکر بٹھانا کیسا ہے؟

جواب: نہیں چاہئے۔(فتاوی جدید فقہی مسائل:ص280)

کفار کے جنازہ و مذہبی جلوس میں شرکت کرنا:

سوال: کفار کے جنازہ اور مذہبی جلوس میں مسلمانوں کا شریک ہونا کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج 24:ص424)

غیر مسلموں کے میلہ میں جانا اور اُن کے تیوہاروں میں چندہ دینا:

سوال: مسلمان مرد و عورت کا ہندوؤں کے میلوں میں تماشا دیکھنے جانا، ہندوؤں کے تیوہاروں میں جو کھانے پکتے ہیں ایسے کھانے پکا کر کھانا، ہندوؤں کے رسوم پوجا وغیرہ میں چندہ دینا کیسا ہے؟

جواب: یہ سب باتیں ناجائز اور گناہ ہیں۔ اگر ہندوؤں کے تیوہار کی تعظیم کیلئے چندہ دیتا ہے اور شرکت کرتا ہے تو یہ کفر ہے۔ مسلمان کو ایسے اُمور سے توبہ ضروری ہے۔(فتاوی جدید فقہی مسائل:ص414)

کفار و مشرکین کے ساتھ کھانا اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: مشرکین سے ربط ضبط رکھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے :انّما المشرکون نجس فلا یقربو المسجد الحرام بعد عامهم هذا: دوسری جگہ ارشاد ہے :یاایها الرّسل کلوا من الطیّبات واعملوا صالحا: مشرکین و کفار، پاکی و ناپاکی سے بالکل بے خبر ہے، نہ طریقِ غسل سے واقف، نہ پابندی اسلام سے۔

جواب: بلاضرورت کفار سے ربط و ضبط اور تعلقات رکھنا منع ہے: قال اللّٰہ تعالیٰ :یاایها الّذین امنو الاتتّخذو الّذین اتّخذوا دینکم هزواوّلعبا مّن الّذین اوتوا الکتٰب من قبلکم والکفّار اولیـــــآء: ان کے ساتھ بلاضرورت تو یہ کھانا کھانا مکروہ ہے، البتہ عمر میں ایک دو مرتبہ کہیں ایسا ابتلا ہو جائے تو چنداں مضائقہ نہیں، بشرطیکہ ناپاکی کا علم نہ ہو۔ اگر معلوم ہو جائے کہ یہ کھانا پانی ناپاک ہے تو پھر اس کا کھانا پینا حرام ہے، مگر کافر کا ذبیحہ کسی صورت میں درست نہیں، اس سے اجتناب ضروری ہے۔

اور:انماالمشرکون نجس فلایقربوالمسجدالحرام بعدعامهم هذا: میں مشرکین کونجس کہہ کرحج وعمرہ سے منع کیا گیا ہے۔اورنجس کہنے کی وجہ اعتقادی نجاست ہے۔نیزان کی پاکی ناپاکی میں تمیز نہ کرنااور نجاست میں ملوث رہنا بھی نجس ہونے کا سبب ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج18:ص31)

کافرملازم کے ذریعہ گوشت منگانا:

سوال: اگرکافرملازم ہو،اس سے گوشت منگانا جائز ہے یانہیں؟

جواب: نہیں منگانا چاہئے،خداجانے حلال لائے گایاحرام،اوراس میں اس کاقول معتبرنہیں۔

(فتاوی محمودیہ:ج18:ص49)

کافر کے گھر کا گوشت:

سوال: کافر کے ہاں گوشت کھانا کیسا ہے جبکہ وہ کہے کہ یہ حلال ہے؟

جواب: اس میں ان کاقول شرعاً معتبرنہیں،لہذا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔(فتاوی محمودیہ:ج18:ص51)

غیرقوم کے تہوار میں اُن کومبارکباددینا:

سوال: غیرقوم کے تہوار کے دن مسلمانوں کوانہیں مبارکباددینادرست ہے یانہیں؟

جواب: درست نہیں ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج19:ص567)

غیرقوم کے مذہبی اجتماع میں شرکت:

سوال: غیرقوم کےلوگ ہمیں بعض اوقات ان کے مذہبی اجتماع میں شرکت کرنے کیلئے دعوت دیتے ہیں۔ ایسےاجتماع میں شرکت کرناشریعت کےاعتبار سے درست ہے یانہیں؟

جواب: ان کےاجتماع کواپنی شرکت سے رونق دینادرست نہیں ہے:قال النبیﷺ:من کثر سواد قوم فهو منهم:(فتاوی محمودیہ:ج19:ص568)

غیرمسلم کے جنازہ میں شرکت:

سوال: مسلمان کوغیرمسلم کے جنازہ کے ہمراہ جانایاغیرمسلم کومسلم کے جنازہ کے ساتھ چلنا،تکفین وتدفین

میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست نہیں ہے:قال اللّٰہ تعالٰی:ولاتصلّ علٰی احدمّنھم مّات ابداوّلاتقم علٰی قبرہ:(فتاوی محمودیہ:ج8:ص650)

کافر کا مسلم اور مسلم کا کافر کے جنازہ کے ساتھ چلنا:

سوال: آج دنیا میں رواج ہے کہ کافر،مسلمانوں کے ساتھ قبرستان جاتے ہیں بلکہ پایہ بھی پکڑ لیتے ہیں، اسی طرح مسلمان،کافر کے جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں اور ارتھی بھی پکڑتے ہیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پڑوسی کافر بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا اور اس کے ساتھ احسان کرنا تو ثابت ہے،لیکن ارتھی پکڑنا اور اس کو جلانے کے لئے مرگھٹ جانا ثابت نہیں،اس سے بچنا لازم ہے،اسی طرح سے برعکس۔

(فتاوی محمودیہ:ج9:ص 39)

غیر مسلم کو ایصالِ ثواب بخشنا:

سوال: غیر مسلم کو قرآن پاک وغیرہ کا ثواب بخشنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:استغفرلھم اولاتستغفرلھم،ان تستغفرلھم سبعین مرّۃً فلن یّغفراللّٰہ لھم،ذلک بانّھم کفروابااللّٰہ ورسولہ،واللّٰہ لایھدالقوم الفٰسقین:(فتاوی محمودیہ:ج9:ص 248)

غیر مسلم کو ثواب پہنچانا:

سوال: غیر مسلم کو قرآن پاک وغیرہ کا ثواب بخشنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:ماکان للنّبیّ والّذین امنواان یّستغفرواللمشرکین:(فتاوی محمودیہ:ج3:ص89)

مشرک کے جنازہ کی نماز پڑھانے والے کی امامت:

سوال: جو شخص مشرک انسان کی نماز جنازہ پڑھتا ہے،اس کے پیچھے نماز کیسی ہے؟

جواب: جس کا خاتمہ شرک پر ہوا ہو،اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا قطعاً جائز

نہیں:قال اللّٰہ تعالیٰ:ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین: جوآدمی علم کے باوجود ایسا کرے اس کو امام بنانا جائز نہیں۔(فتاوی محمودیہ:ج6:ص186)

کافر کا جھوٹا پانی پینا:

سوال: کیا کافر شخص کا جھوٹا پانی پینا، کراہت یا بلا کراہت کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس کے منہ میں شراب یا حرام گوشت وغیرہ نجاست نہ ہو تو اس کا جھوٹا پانی پاک ہے، ناپاک نہیں۔ مگر ایسے لوگوں کے ساتھ بلا ضرورت کھانا پینا اور میل ملاپ رکھنا مکروہ ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج5:ص237)

کفار سے تعلقات رکھنا اور اُن کے بیجہ کا حکم:

بلا ضرورت کفار سے ربط ضبط و تعلقات رکھنا منع ہے۔قال اللّٰہ تعالیٰ:یٰایّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا الّذین اتّخذوا دینکم ھزوا وّلعبا مّن الّذین اوتوا الکتٰب من قبلکم والکفّار اولیآء:

ان کے ساتھ بلا ضرورت تو یہ کھانا کھانا مکروہ ہے، البتہ اگر عمر میں ایک دو مرتبہ کہیں ایسا ابتلاء ہو جائے تو چنداں مضائقہ نہیں، بشرطیکہ ناپاکی کا علم نہ ہو۔ اگر معلوم ہو جائے کہ یہ کھانا، پانی، ناپاک ہے تو پھر اس کا کھانا پینا حرام ہے، مگر کافر کا ذبیحہ کسی صورت میں درست نہیں، اس سے اجتناب ضروری ہے۔(فتاوی جدید فقہی مسائل:ص232)

کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا:

جس شخص کا عقیدہ کفریہ ہو، اس کا امام بنانا اور اس کی اقتداء کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں، اس کے پیچھے نماز درست نہیں۔(فتاوی محمودیہ:ج6:ص260)

دینی مدارس میں اتوار کے دن تعطیل کرنا غیروں کے ساتھ تشبّہ ہے:

اتوار کے دن تعطیل کرنے میں تشبہ ہے غیروں کے ساتھ۔ دینی مدارس میں اس کو ہرگز اختیار نہ کیا جائے۔

:قال رسول اللّٰہ ﷺ:من تشبّہ بقوم فھو منھم:(فتاوی محمودیہ:ج8:ص363)

منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا:

ابتداءً منافقین کے ساتھ ظاہری طور پر مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاتا تھا، جب عبداللہ بن ابی بن سلول کا واقعہ

پیش آیا تو اس کے بعد منافقین پر نماز جنازہ کی ممانعت ہوگئی، اور کفار پر تو نماز جنازہ کبھی نہیں پڑھی گئی۔

(فتاوی محمودیہ:ج8:ص607)

مشرک کا نماز جنازہ پڑھنا:

ابو طالب کے مرنے پر حضرت علیؓ نے عرض کی، آپ ﷺ کا گمراہ چچا مر گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا، اسے دبا دے۔انہوں نے عرض کیا کہ وہ مشرک مرا ہے، آپ نے پھر بھی فرمایا: جا، اسے دبا دے۔

(فتاوی محمودیہ:ج8:ص609)

کفار کے مذہبی اجتماع اور میلوں میں شرکت کرنا:

فقہائے کرامؒ نے کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت پر بہت سخت حکم لگایا ہے۔اسی طرح ان کی ہر مذہبی رسم اور ہر مذہبی اجتماع سے بھی ممانعت ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج18:ص116)

کفار سے دوستی کرنا:

کفار سے دوستانہ تعلق اور دلی محبت حرام ہے:لقولہ تعالیٰ:یاایّھاالّذین اٰمنوا لاتتّخذوا الّذین اتّخذوا دینکم ھزوا وّلعبا:(فتاوی محمودیہ:ج 19:ص546)

کافرہ سے نکاح کرنا:

کافرہ سے مسلم کا نکاح حرام ہے۔لقولہ تعالیٰ:ولاتنکحواالمشرکات:

(فتاوی محمودیہ:ج 19:ص217)

مشرک کے لئے دعائے مغفرت کرنا:

جو شخص شرک کی حالت میں مرے، اس کیلئے دعائے مغفرت ناجائز ہے:لقولہ تعالیٰ:ولاتصلّ علی احدمّنھم مّات ابداوّلاتقم علی قبرہ،الایۃ(فتاوی محمودیہ:ج24:ص421)

کفار سے محبت رکھنا:

کفار سے محبت اور دوستی کا تعلق رکھنا شرعاً ناجائز ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج18:ص174)

کافر کے لئے دُعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرنا:

جس کیلئے کفر کا یقین ہو، اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا جائز نہیں: و الحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافر:(فتاوی محمودیه:ج9:ص252)

مسلمان پر غیر مسلم کی ولایت:

مسلم عورت کا ولی غیر مسلم نہیں ہو سکتا۔ غیر مسلم کو نکاح میں وکیل بھی نہ بنایا جائے۔

(فتاوی محمودیه:ج10:ص467)

صدقہ واجبہ کا گوشت غیر مسلم کو دینا:

جس قربانی کا گوشت صدقہ کرنا واجب ہے جیسے نذر، اس کا گوشت غیر مسلم کو نہ دیا جائے۔

(فتاوی محمودیه:ج17:ص435)

کفار کے ساتھ معاملات کرنا:

بلا ضرورت مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کے ساتھ معاملات نہ کئے جائیں۔(فتاوی محمودیہ:ج18:ص43)

گوشت کے حلال یا حرام ہونے میں کافر کے قول کا حکم:

کسی گوشت کے حلال وحرام ہونے کے متعلق کافر کے قول کا اعتبار نہیں، مثلاً اگر کوئی کافر کوئی گوشت خرید کر پکائے اور کہے کہ:یہ گوشت حلال ہے: تو یہ قول معتبر نہیں۔(فتاوی محمودیه:ج18:ص52)

کفار کا دعوت قبول کرنا:

میلانِ قلبی کے ماتحت دعوتِ کافر اور اس کا قبول ممنوع ہے، مصالحِ شرعیہ کے پیش نظر حسب المصالح مشروع ہے۔(فتاوی محمودیه:ج18:ص114)

غیر مسلموں سے تعلقات رکھنا:

بلا ضرورت غیر مسلموں سے اختلاط و تعلقات مکروہ ہے۔(فتاوی محمودیه:ج18:ص115)

اصلاح کی نیت سے بدعات میں شرکت کرنا:

سوال: بعض مقامات پر دیوبندی، بریلوی سے قطع نظر ہو کر صرف آبائی تقلید کی وجہ سے بعض بدعات اس طرح گھٹی میں پڑی ہیں کہ اگر منع کریں تو مانع کو خارج از محبتِ رسول ﷺ سمجھتے ہیں۔ تو ان کی اصلاح کی خاطر بنیتِ اصلاح داخل ہو جائیں اور بدعات کو اختیار کرلیں اور رشدہ شدہ سنت کے طریق پر لانے کوشش کریں تو یہ مستحسن ہوگا یا نہیں۔

جواب: بدعات میں کسی کی خاطر شرکت کرنے کے بعد شدہ شدہ اصلاح کرنا دشوار ہو جاتا ہے بلکہ بدعات کا بدعات ہونا بھی ذہن سے نکل جاتا ہے، پھر اصلاح کا خیال بھی نہیں رہتا، اگر رہا بھی تو جس چیز کو اپنے عمل سے پختہ کردیا گیا ہے اس سے عوام کو منع کرنے کی ہمت باقی نہیں رہتی، اگر منع کیا جائے تو لوگ ہرگز تسلیم نہیں کرتے، بلکہ ایسے مقتدا کو غیظ کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی سخت مخالفت کرتے ہیں، اس کی نظائر بھی موجود ہیں۔

غور سے سنئے!

دو چیزیں ہیں۔ پہلی حفاظتِ دین، دوسری اشاعتِ دین۔ اوّل مقدم ہے ثانی مؤخر، ثانی کی خاطر اوّل کو ضائع کرنا تو دین و دانشمندی نہیں۔ (فتاوی محمودیہ: ج3: ص53)

اصلاح کی نیت سے بدعتیوں کے ساتھ امام صاحب کی کھانے میں شرکت:

سوال: ایک شخص جو کہ عالم بھی ہے اور جائز ناجائز سے بھی اچھی طرح واقف ہے وہ ایک جگہ پر امامت کرتے ہیں، مقتدی ان کے اکثر بدعتی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور مروجہ تیجہ، چالیسواں وغیرہ سب کچھ کرتے ہیں۔ یہ عالم صاحب بجائے ان کو منع کرنے اور سمجھانے کے خود بھی خندہ پیشانی کے ساتھ ان کی جملہ مبتدعہ رسومات میں شریک ہوتے ہیں اور دعوت وغیرہ کا کھانا وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔ جب ان سے دوسرے لوگوں نے سمجھانے کے طور سے کہا تو جواباً فرمایا کہ آپ بھی تو بے نمازی، داڑھی منڈوں کے ساتھ کھاتے ہیں۔ پس جس طریقہ سے وہ ناجائز و حرام ہے اسی طریقہ سے تیجہ، چالیسواں بھی سمجھ لیجئے۔ اور پھر فرمایا کہ اگر ہم آپ کی بات کو تسلیم کرلیں اور ان کی رسومات میں شریک نہ ہوں اور نہ ہی ان کے رسمی کھانے کو کھایا جائے تو ہمیں اپنی امامت کے چلے جانے کا خطرہ ہے۔

ایک موقع پر ایک دوسرے عالم صاحب سے اس سلسلہ میں گفتگو کرنے کا موقع ملا تو عالم صاحب نے فرمایا کہ اگر تم ان کی اصلاح کی غرض سے جاتے ہو تو اس میں گنجائش ہے ورنہ نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے عالم صاحب کے

سامنے عذر رکھا کہ میں تو صرف ان کی اصلاح کی غرض سے شرکت کرتا ہوں،اور پھر اپنے ہمنوا لوگوں سے یہی فرمایا کہ میں تو فلاں عالم سے بھی کہہ آیا ہوں کہ میں تو برابر اسی طریقہ سے شرکت کرتا رہوں گا۔اب یہ پوچھنا ہے کہ:

1....عالم صاحب کا ان کے ساتھ شریک ہو کر دعوت کھانا، تیجہ اور چالیسواں وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

2....عالم صاحب کی یہ مثال پیش کرنا کہ بے نمازی اور داڑھی منڈوں کے ساتھ کھانا پینا بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ تیجہ، چالیسواں کا کھانا۔آیا عالم صاحب کی یہ تمثیل صحیح ہے یا دونوں کھانوں میں کوئی فرق ہے؟

3....محض امامت کے چلے جانے کے خطرے سے ایسی رسومات میں شرکت کرنے کی گنجائش ہے؟

4....امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

5....ایسے امام سے میل جول رکھنا از روئے شرع روا ہے یا ممنوع؟

6....عالم ثانی کا قول کہ اصلاح کی غرض سے جانے کی گنجائش ہے، یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: 1....نا جائز رسوم و بدعات میں شرکت کرنا مداہنت اور ممنوع ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا تقعدوا مع القوم الظّٰلمین:اس سے ان بدعات کو فروغ ہوتا ہے،حالانکہ ان کی اصلاح لازم ہے۔

2....داڑھی منڈانا حرام ہے،لیکن جو شخص داڑھی منڈے کے ساتھ کھانا کھاتا ہے وہ کھانا کسی رسم قبیح اور بدعت کا کھانا نہیں بلکہ اگر اصلاح کی نیت ہو اور نرمی سے سمجھایا جائے تو اخلاق سے متاثر ہو کر اصلاح کی توقع ہے۔اس لئے یہ مثال صحیح نہیں۔یہ مثال اُس وقت صحیح ہوتی کہ اس کی خاطر داڑھی منڈا دی جاتی۔

3....امامت تو دین کو قائم کرنے کیلئے ہے،محض روپیہ کی خاطر بدعات کو فروغ دینا اور مقتدیوں کی ہاں میں ہاں ملانا منصب امامت کے خلاف ہے اور اس منصب جلیل کو ذلیل کرنا ہے۔

4....جو مقتدی ان بدعات میں مبتلا ہیں وہ تو ان ہی سے بہت خوش ہوں گے،اور جو مقتدی متبع سنت اور بدعات سے متنفر ہیں اُن کو پریشانی ہوگی۔بہتر یہ ہے کہ امام صاحب کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ وہ بدعات سے پرہیز کریں۔اگر امام صاحب نہ مانیں گے بلکہ بدعات پر مصر رہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

5....ان کے ساتھ بدعات میں شریک ہونا تو جائز نہیں،معاملات کی اجازت ہے۔

6....اصلاح کرنا لازم ہے مگر ان کے ساتھ بدعات میں شرکت کرنے سے امام صاحب دوسروں کی تو کیا اصلاح کرتے خود مبتلا ہو جاتے ہیں۔ہاں اگر ان کی بات میں اثر ہے اور وہاں جا کر بدعات کو روک دیں اور لوگ توبہ کرلیں تو یقیناً اعلیٰ مقام ہے۔(فتاوی محمودیہ:ج3:ص 54)

بدعتی سے میل جول:

سوال: اگر کوئی شخص عبادت گذار پابند صوم وصلوۃ ہو لیکن بدعات میں مبتلا ہو اُس کے یہاں کھانا کھانا، میل جول رکھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر اس کے ساتھ میل جول رکھنے اور اس کے یہاں کھانا کھانے سے اس کی اصلاح کی توقع ہو تو میل جول رکھنا بہتر ہے۔ اگر اس سے خود بدعات میں مبتلا ہونے یا بدعات کی تائید کا اندیشہ ہو تو میل جول نہیں رکھنا چاہئے۔ (فتاوی محمودیہ: ج3: ص56)

مدرسہ چلانے کے لئے مجلس میلاد میں شرکت کرنا:

سوال: زید نے ایک مدرسہ ایسی جگہ قائم کیا جہاں اہل بدعت ہیں مگر خود بدعات سے گریز کرتا ہے، مگر اس مصلحت کے پیش نظر کہ اگر بدعت میں شرکت نہ کی تو یہ لوگ مدرسہ میں بچے نہیں بھیجیں گے۔ ان کی بدعات میں شرکت کر لے تو کیسا ہے؟ بالفرض تبلیغ کی نیت سے ان کے میلاد میں شرکت کرے، زید کا یہ فعل کیسا ہے؟ اور ایسی صورت میں زید کیا کرے؟

جواب: زید کیلئے مصالح مدرسہ کی خاطر ان مجالس بدعت میں شرکت کرنا جائز نہیں۔ یہ ایسا ہو گیا جیسا کہ باجے بجا کر لوگوں کو جمع کیا جائے اور پھر انہیں نماز کی طرف دعوت دی جائے، اس کی اجازت نہیں۔

(فتاوی محمودیہ: ج3: ص245)

اصلاح کی نیت سے عرس میں شرکت کرنا:

سوال: اعراس وغیرہ میں شرکت بغرض وعظ وتقریر کرنے یا علمائے واردین کے مواعظ سننے، شرکت کرنا درست ہے یا نہیں؟ چونکہ مقصود شرکت سے صلح واصلاح ہے جیسا کہ دیگر جلسوں میں کی جاتی ہے۔

جواب: اصلاحی مواعظ کی خاطر بھی اعراس میں نہ جائیں بلکہ دوسری جگہ یہ سلسلہ کیا جائے اور نرمی وشفقت سے تفہیم کی جائے۔ اعراس میں تقریر کرنے سے اعراس میں شرکت ہوگی۔ اور جو شخص کسی منکر میں خود شریک ہو، اُس کی تقریر سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اس میں اہل بدعت کے ساتھ تشبہ بھی ہے جو کہ ممنوع ہے۔

(فتاوی محمودیہ: ج3: ص244)

بدعتی کی امامت:

سوال: اگر امام بدعتی ہو، تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے: أبی اللّٰہ ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعته: ابن ماجه: اسی طرح بُرے گمراہ فرقوں کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بدعتی امام ایسی بدعت میں مبتلاء ہے جس کی وجہ سے کفر عائد ہو جاتا ہے تو اس کی امامت جائز نہیں، اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔ اگر اس کی بدعت ایسی بدعت نہیں اور نماز کے فرائض وواجبات کی رعایت کرتے ہوئے نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔

اور ایسی حالت میں اس کی نماز قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس سے راضی نہیں، اور اس کو قُرب خداوندی حاصل نہ ہوگا لیکن ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے: کراھة تقدیم الفاسق کراھة تحریم: اس عبارت سے ہر فرقہ کی امامت کا حکم معلوم ہو گیا۔ (فتاوی محمودیه:ج:6:ص258)

اہل بدعت کے مجالس میں شرکت کا حکم:

ممنوعہ غیر مشروعہ اور بدعات ضلالہ والی مجالس میں شرکت جائز نہیں۔

(فتاوی محمودیه:ج:2:ص380)

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم:

وتب علینا انّک انت التّوّاب الرّحیم:

(ختم شد:جلد.....دوم)

(صفحات.....477)